Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین
محمد وآلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین اما بعد یہہ خاکسار ذرہ
بیمقدار خادم دین احمدی محمد علی تجاوز اللہ عن سیاتہ الخفی والجلی عرض کرتا ہی
کہ اثنائے مین کچھہ مناظرہ تحریری درمیان پادری عماد الدین صاحب اور مجتہد صاحب
لکھنوی کے ہوا تہا اور صورت اسکی یہہ ہوئی تہی کہ پہلے عماد الدین صاحب نے چند سوالات مجتہد
صاحب سے کیئے اُدہر سے مجتہد صاحب نے جواب دیئے پہر عماد الدین صاحب نے کچھہ تحریر کیا ان سب
تحریرات کو ایک عیسائی نے جمع کرکے رسالہ طیار کیا اور نام اسکا نغمہ طنبوری رکہا اس
طرف سے یعنے منجانب اہل اسلام امن رسالہ کے دو جواب دیئے گئے ایک مولوی
ابو المنصور صاحب بلوی نے لکہا اور ایک مجتہد صاحب لکھنوی نے اور دونون جوابون
کا نام لحن داؤدی رکہا گیا چنانچہ یہہ دونون رسالے طبع ہوکر شایع ہو چکے ہین الفصل
کسی پادری صاحب نے دکھن کی طرف سے وہی سوالات پادری عماد الدین صاحب کے پاس بہیجے
کہ انکا کوئی جواب لکھے بعض احباب نے وہ سوالات میری پاس بہیجے

Marfat.com

اول مینے بسبب ہجوم اشغال عذر کیا اور یہہ بھی کہا کہ ان سوالون کے جواب ہو چکے ہین
لیکن بباعث اصرار چند احباب مینے اُن سوالون کے جواب لکھنے کا قصد کیا اور قبل از تحریر
جواب کے اُن شرائط مین کلام کرنے کے جنہین سائل نے تحریر جواب کے لیئے بیان کیا تھا سائل کے
پاس بھیجدیا تاکہ اُن شرائط کا تصفیہ ہونیکے بعد جواب لکھا جاوے مگر اُدھر سے کچھہ جواب
نہ آیا اسکے بعد اس غرض سے کہ شاید کوئی اور عیسائی اُسکا جواب دے مینے اُس تحریر کو اخبار
منشور محمدی بنگلور مین طبع کرادیا مگر افسوس ہے کہ کسی صاحب عیسائی نے اُسکے جواب لکھنے مین
جرأت نہ کی اور وہ تحریر یہہ ہے - سائل نے قبل سوال کے تین شرطین جواب کے لیئے قائم کی
ہین یعنے جو شخص جواب لکھے ان تینون شرطونکا پابند رہے **اول** یہہ کہ جواب تحقیقی ہون
الزامی نہون **دوم** یہہ کہ جواب مختصر سلیس اردو مین ہون - **سوم** یہہ کہ حدیثون
سے دلیل لاکر کوئی بات نہ لکھی جاوے صرف قرآن سے ہی جواب دیئے جاوین -
مجھے ان شرطون مین کچھہ کلام ہے اسلیئے مین چاہتا ہون کہ پہلے ان شرائط کا تصفیہ
ہولے اُسکے بعد جواب لکھا جاوے - شرط دویم تو مجھے منظور ہے مگر اتنا خیال ہے کہ شاید
جواب مختصر سائل کے فہم مین نہ آوے اور پھر اُلٹا اسطرف الزام لگادے اتنی اور غرض ہے
کہ اگر کوئی بات علمی آجاوے اور وہ عوام کے فہم مین نہ آوے تو مین معذور رہون اور سائل
کی پہلی اور دوسری شرط کمال تعجب انگیز ہے پہلی شرط سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل اپنے
مذہب کے عیبونپر واقف ہے اور جانتا ہے کہ میری مذہب مین عیب ہے کیونکہ اگر وہ اپنے مذہب کو
بے عیب سمجھتا تو الزامی جواب سے کیون ڈرتا کچھہ تو دال مین کالا ہے جسکے سبب سے سائل نے
یہہ پیش بندی کی ہے علاوہ اسکے اس شرط سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سائل کو طلب حق
منظور نہین اگر طلب حق منظور ہوتا تو یون لکھتا کہ الزامی جواب کے ساتھہ تحقیقی جواب
بھی ہونا چاہیئے شاید پادری صاحب تحقیقی جواب کو اسلیے طلب کرتے ہین کہ کچھہ نہ کچھہ کلام
کرنے کی جگہہ باقی رہے گی گو وہ کلام محض لغو اور مہمل اور اہل انصاف کے نزدیک ناپسند ہو

Marfat.com

گر عوام کے نزدیک یہ سرخروئی رہیگی کیونکہ عوام کو جواب تحقیقی سمجھنے کی لیاقت کم ہوتی ہے اور
جواب الزامی مین سوائے سکوت کے کچھہ بن نہین پڑتا اور اگر کچھہ کلام کرے تو عوام بھی اُسکو مہمل
جانتے ہین اس دور اندیشی سے سائل نے یہہ شرط لگائی مگر ہم تو خوب سمجھتے ہین ؎ بہر رنگ کہ
خواہی جامہ مے پوش - من انداز قدت را مے شناسم - خیر ہم بھی اسمین زیادہ بحث نہین کرتے
صرف اتنا کہتے ہین کہ اس شرط کو ہم منظور کرتے ہین مگر سائل ہماری بھی ایک بات منظور کرے
وہ یہہ ہے کہ اپنے مذہب کے عیبوں کا صراحتاً اقرار کرے اور کہدے کہ ہمارا مذہب تو بلا شک معیوب ہے
مگر دین محمدی کے تحقیق چاہتے ہین اُسوقت ہم انشاء اللہ جواب الزامی کا نام زبان پر نہ لائینگے
جبتک سائل یہہ اقرار نہ کرے تو کوئی وجہ نہین ہو سکتی کہ سائل کو الزامی جواب دیا جاوے اُسوقت
کوئی عاقل جواب الزامی کو بُرا نہین کہہ سکتا الزامی جواب سے صرف یہہ غرض ہوتی ہے کہ محنت
نہ پڑے اور معترض یا تو اپنے اعتراض کو لغو سمجھے یا اپنے دین کو بُرا جانکر دست بردار ہو اور ہر
ہم سے آکر طالب تحقیق ہو اُسوقت ہم اُسکو طالب حق جانکر وہ تحقیقی جواب سناوینگے کہ وہ بھی
اش اش کر جاویگا - اور شرط سیوم اسلیئے حیرت انگیز ہے کہ سائل اگر بطور اصول سلام پر اتفاق
ہے تو اُسکو لازم ہے کہ جن اصول کو اہل سلام مانتے ہین اُنہین وہ بھی تسلیم کرے اور اگر اسلامی
اصول کا منکر ہے تو پھر قران سے اہل سلام کے عقاید کا ثبوت چاہنا اور اُس سے جواب طلب
کرنا محض بیمعنی ہے کیونکہ اُسکے نزدیک جیسا قرآن مجید ویسی ہی احادیث اور اگر سائل نے ہمارے
قرآن مجید کو تسلیم کر لیا ہے اور حدیث کو نہین تسلیم کیا تو بہت اچھا مگر اسکے ساتھہ یہہ بھی ہوگا
کہ جو کچھہ ہم اُسے ثابت کرین اُسکو تسلیم کرنا پڑیگا کیونکہ سائل جسنے بعض عقاید کو محض قرآن مجید
کی سند سے تسلیم کرتا ہے تو بعض کے تسلیم نہ کرنیکی کیا وجہ ہے علاوہ اسکے وہ تو قران مجید کو
تسلیم کر چکا پھر اب جو کچھہ اس سے ثابت ہوا اُسکو ماننا ضروری ہو جاویگا اور اگر کسی امر کو تسلیم
نہ کریگا تو معلوم ہوا کہ سائل کو طلب حق منظور نہین صرف جھگڑا ہی کرنا منظور ہے اور عوام کو دھوکہ
دینا چاہتا ہے چونکہ سائل نے اپنے ذہن مین سمجھہ لیا ہے کہ ان سوالونکا جواب قرآن مجید سے نہین

Marfat.com

ہو سکے گا اسلیئے قران سے سند مانگتا ہے اور جب سند دیجاویگی تو فوراً کہدیگا کہ ہم قران کو نہین
مانتے دلیل سے ثابت کرو جیساکہ عماد الدین نے نغمہ طنبوری مین کیا ہے غرض کہ سائل کا یہہ
شرط لگانا محض فریب اور دہوکہہ ہے علاوہ اسکے ہم سایل سے سوال کرتے ہین کہ احادیث
صحیحہ کے نہ ماننے کی کیا وجہہ ہے تعجب ہی کہ ادہر اُدہر کے خطوط اور خانگی چہٹیان اور مرقص اور
لوقا وغیرہما کی تاریخ جسکو اب انجیل سے تعبیر کرتے ہین تسلیم کیئے جاوین اور کلام الہی مانا جاوے
اور کلام رسول جسکی نسبت اللہ تعالے یون فرماتا ہی وما ینطق عن الھوی ان ھو
الا وحی یوحی قبول نہ کیا جاوے اور خوبی تو یہہ ہے کہ سائل کے پاس کوئی بہی ایسی
سند نہین ہے جس سے اس امر کا یقین کیا جاوی کہ یہہ اناجیل مروجہ اُنہین کی ہین کہ جنکی طرف
منسوب ہین ہمارے پاس تو احادیث صحیحہ کا سلسلہ متصل موجود ہے پہر نہایت افسوس ہے
کہ انجیلین تو تسلیم کیجائین اور احادیث مسلم نہ ہون اور اگر سائل یہہ عذر پیش کری کہ احادیث
اُن پانچ دلیلون سے غیر معتبر ہین جنکو پادری فنڈر صاحب نے میزان الحق مین لکہا ہے تو اسکا
جواب یہہ ہے کہ اُن پوچ لچر دلیلونکا استفسار اور ازالۃ الاوہام اور صیانت الانسان وغیرہ مین
شافی جواب ہو چکا ہے سائل اچہی طرح پر ملاحظہ کرے صرف یہہ کہدینا کہ جواب شافی نہین ہوا کچہہ
مفید نہین جواب شافی تو ایسا ہوا ہے کہ پادری عماد الدین صاحب نے بہت کچہہ لن ترانیان ہانکین مگر اتنی
بہلی طاقت نہوئی کہ اُس جواب مین دم ماری فقط جاہلون کے بہکانے کو کہدیا کہ دلیلونکا جواب شافی
نہین ہوا پادری صاحب کا یہہ کہنا تو تب زیبا تہا کہ اپنی تصانیف مین سے کسی تصنیف مین اُن جوابون
کا رد کیا یہہ تا یون منہ سے کہنے کو تو ہر ایک کہہ سکتا ہی عقلمندون کے نزدیک کیا سند ہو سکتی ہے
کاش ان سبکو جانے دو مین موجود ہون ۔ مصرعہ ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گوئی جس عیسائی
اچہا نہین چاہے اس امر مین گفتگو کرلے پہر ہم دیکہینگے کہ اناجیل کی سند کو احادیث کی سند پر کیونکر
کا جی ناچ دیتا ہے الغرض شرط سیوم منظور کرنے کے لائق نہین جبتک سائل حدیثون کے خارج کرنیکے
ترجیح کی وجہہ معقول نہ بیان کرے یا قران مجید کی تمام مضمون کو تسلیم نہ کرلے ۔ اب مین اس مضمون کو

کوئی

ختم کرتا ہون اور سایل سے امیدوار ہون کہ ازراہ انصاف ان شرطونکا تصفیہ کرے اور اگر پادری عماد الدین صاحب ادہر توجہ کرین تو اُنکی بڑی عنایت ہوگی کیا مجتہد صاحب پر ہی داؤ چلانا آتا تہا ذرہ ہمارے مقابلہ مین بہی آئیے پہر دیکہئے کہ نغمہ طنبوری کی کیسی گت بنتی ہے انتہے - اسکے بعد مینے چاہا کہ سائل کی آرزو کو بہی پورا کرون اور اُن شرائط کو مانکر جواب دون اگرچہ یہہ امر مجہکو ضرور نتہا کہ بلا تصفیہ شرائط منظور کرکے جواب لکہون مگر مینے دیکہا کہ سایل بیچارہ یہہ تحریر دیکہکر حیران ہوگیا نہ تو میری بات کو تسلیم کرسکتا ہے کیونکہ بات مین فرق آتا ہے یا روٹیون مین خلل پڑتا ہے اور نہ اپنی شرائط کو ثابت کرسکتا ہے بہرحال اُسکے دل کی آرزو دل ہی مین رہی خدا جانے کیا پیش بندیان کرکے اُسنے یہہ شرطین لگائی تہین اب بڑی حسرت سے یہہ مصرعہ پڑہتا ہوگا مصرعہ اہی بسا آرزو کہ خاک شدہ - اور یہہ گمان کرتا ہوگا کہ ہماری شرائط کو تسلیم کرکے کوئی جواب نہ لکہہ سکا اسلیئے مینے چاہا کہ سائل کا بہی حوصلہ باقی نہ رہی اُسکی شرائط کو تسلیم کرکے جواب دیا جاوے مگر قبل جواب کے چند امور کا بیان کرنا ضرور ہے +

امور قابل بیان

امر اول - سائل نے چودہ سوال کیئے ہین اُنمین سے آٹہہ سوال تو متعلق بہ نجات اور شفاعت ہین اُن سوالون سے سایل کی یہہ غرض معلوم ہوتی ہے کہ کسیطرح یہہ ثابت ہوجائے کہ دین اسلام مین کوئی صورت نجات کی نہین ہے اور پانچ سوال نبین عصمت انبیاء کے متعلق ہین اس سے سایل کی یہہ غرض معلوم ہوتی ہے کہ کتب عہد عتیق مین جو انبیاء کی نسبت اتہام کبائر مثل زنا اور بت پرستی وغیرہ کے لکہا ہے اور وہ خاص و عام کی نظرون مین نہایت قبیح ہے اسلیئے سائل چاہتا ہے کہ کسیطرح پر یہہ الزام ہماری کتاب سے اُٹہہ جائے اور ایک سوال مین ثبوت نبوت طلب کیا ہے اور ایک سوال مین کتب احادیث سے استفسار کیا ہے اور ان امور کا ثبوت قرآن سے چاہا ہے مگر مین حیران ہون کہ سائل ہمارے عقائد کا ثبوت قرآن سے کیون طلب

Marfat.com

کرتا ہے اگر مطلقاً ان عامد کی ثبوت مین دلائل طلب کرتا تو ایک عقل کی بات ہی +

امر دویم - ہماری اعتقاد مین شفاعت کی ایسی ضرورت نہین جیسے عیسائی اپنے ذہن مین خیال کر رہے ہین یعنے بلا شفاعت نجات نہین ہو سکتی اگر بلا شفاعت خدا کیسکو بخش دی تو خدا کا عدل باقی نہ رہیگا شفاعت کا طریق بھی انہون نے ایسا نکالا ہی جسکے سبب نعوذ باللہ خدا کی سفاہت اور ظلم لازم آتا ہے یعنے خدا خود مجسم ہوکر آیا یا اپنے بیٹے کو بھیجا اور لوگونکے گناہ اپنی ذمہ لیکر صلیب پر چڑہ گیا کہ اُن لوگونکو نجات دیوی - ہم اہل اسلام شفاعت صرف اسکو کہتے ہین کہ قیامت کے روز اللہ تعالے اپنی مقربین انبیا اور اولیا وغیرہ کو اذن دیگا کہ گنہگارون کے لیئے سپارش کرین یہہ لوگ برطبق اسکے التجا کرینگے اور اللہ تعالے قبول کریگا اور گناہگارون کے گناہونکو اپنی رحمت کاملہ سے بخش دیگا اور یہہ امر صرف واسطے اظہار تقرب شافعین کے ہوگا یہہ بات نہین کہ بلا شفاعت خدا معاف نہ کر سکے جس شخص کو ذرہ بھی اللہ تعالی نے عقل سلیم عنایت کی ہے وہ ہرگز اس طریقہ کو خلاف عدل نہین کہہ سکتا ظاہر ہے کہ اگر کسی بادشاہ کا کوئی مجرم ہو اور خاص بادشاہ کے حکم عدولی کرے اور بادشاہ اُسکو ازراہ کرم کہدی کہ تو نے جرم تو کیا تہا مگر خیر ہم نے معاف کیا یا کسی اپنے وزراء اور امراء مین سے کسیکو اشارہ کری کہ تم اس مجرم کی سفارش کرو اور بعد اُسکی سپارش کے مجرم کے گناہونکو عفو کردی تو پھر بھلا کون ایسے شخص کو ظالم کہہ سکتا ہے نہایت تعجب ہے کہ عیسائی اس طریقہ کو تو خلاف عدل کہتے ہین اور جو طریقہ اُنکا ایجاد ہے جو فی نفسہ متروک اور مردود ہے اُسکو مطابق عدل کہتے ہین عیسائیونکی طریق شفاعت کی مثال ایسی ہے کہ ایک بادشاہ اپنے مجرم کو نہ تو خود چھوڑ سکے اور نہ اپنے اراکین دولت کی سپارش سے معاف کر سکے بلکہ یا تو خود اُس مجرم کے بدلے سولی چڑہے یا قید ہوگے یا اپنے پیارے بیٹے بیگناہ کو اُسکے عوض سولی دیدی اہل انصاف غور کرین کہ کیا یہہ طریق شفاعت ہی کیا ایسے بادشاہ کو لوگ بیوقوف اور ظالم نہ کہینگے کہ مجرم کو چھوڑا اور ایک بیگناہ کو سولی دیدیا کیا اسکو یون عفو کر دینا دشوار تہا بھلا ممکن ہے کہ کوئی یون کہہ سکے کہ اپنے مجرم سے درگذرنا اور عفو

Marfat.com

کرنا ظلم ہے اگر یہی ظلم ٹہریگا تو حضرت مسیح کی وہ تعلیم جسپر عیسائی بڑا فخر کرتے ہین جو انجیل متی کے پانچ باب مین مرقوم ہے نہایت بُری تعلیم ہوجائیگی اُسمین اول سے آخر تک اپنے مجرم سے درگذرنے کی تعلیم ہی خیال کرنے کا مقام ہے کہ جب ہمکو اپنے مجرم سے درگذر کرنا زیبا اور لائق ہے پہر اُس رحم الراحمین کے شایان کیونکر نہوگا جو سب حیمون سے زیادہ رحیم ہے۔

امر سیوم ۔ عصمت انبیا ایک ایسا ظاہر اور بدیہی امر ہے کہ کوئی عاقل اُسکا انکار نہین کرسکتا اگرچہ اہل عرب گو جاہل تہے مگر اس امر کو ضروری سمجھتے تہے یہہ خیال اُنکے دل مین یہانتک سمایا ہوا تہا کہ انسان کو منصب نبوت کے لائق نہین سمجھتے تہے بلکہ یہہ منصب ملائک سے خاص کرتے تہے کیونکہ یہہ بالکل معصوم ہی ہین اور لوازم بشریٰ اُنمین نہین ہین چنانچہ اللہ تعالے نے کفار کے قول کو اسطرح پر بیان فرمایا ہے قالوا لو شاء ربنا لانزل ملئکۃ فانا بما ارسلتم بہ کافرون کہا اُنہون نے اگر چاہتا پروردگار ہمارا تو البتہ اُتارتا فرشتے پس تحقیق کہ ہم ساتہہ اُس چیز کے کہ بہیجی گئی ہو تم ساتہہ اُسکے منکر ہین اور ظاہر ہے کہ اگر انبیا معصوم نہونگے تو بعثت انبیا لغو ہوجائیگی اور اُنکے کلام پر اعتماد نرہیگا مگر چونکہ یہہ امر بہت ظاہر تہا اور اہل عرب کے ذہن مین بہی راسخ تہا اسلیئے اللہ تعالے نے قران مجید مین اسکا ذکر اور اثبات ایسا نہین کیا جیسے اور امور کا مثل اثبات توحید اور نبوت وغیرہ کے شارع اور ناصح کا حال مثل ایک طبیب کے ہے کہ جیسا مرض دیکہے ویسی ہی دوا دی اور شریعت مثل نسخہ مجرب کے ہے پس چونکہ حکیم علے الاطلاق نے دیکہا کہ یہہ مریض اس مرض مین مبتلا نہین ہے اسلیئے اُس مرض کے نسخہ کی شریعت مین رعایت نہین کی یعنے کوئی ایسی دوا نہین ہوئی کہ بالخاصیت اُسکو مفید ہو گو ضمناً اوسکا علاج بہی موجود ہے علاوہ اسکے جب یہہ امر نزدیک عقل کے ایسا ضروری اور بدیہی ٹہرا اور شریعت بہی اہل عقل کو عنایت ہوتی ہے تو ضرور ہوا کہ ایسے امر کا ہم اعتقاد رکہین گو بالفرض اللہ تعالی نے اپنی کلام مین تصریح نہ کی ہو جب اللہ تعالے نے ہمکو ذی عقل بنایا ہے اور ہمکو شریعت دی ہے تو ہمپر فرض ہے کہ امور شریعت مین عقل سے کام لین اور جن امور کو عقل درک کرسکتی ہے اور اُنمین

Marfat.com

پہونچ سکتی ہے اُنمین دخل دین یہہ نہایت سفاہت کی بات ہے کہ عقل کو طاق مین رکھکر اور چراغ شعور کو گل کرکے اندہونکی طرح چلین مجھے نہایت تعجب ہے کہ جو لوگ ایسے بدیہی امر مین عقل کو بیکار سمجھکر صرف اٹکل پچو رائے زنی کرتے ہین وہ کس بنا پر دوسرے مذہب پر معترض ہوبیٹھتے ہین اب مین پادری صاحبونکی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ ذرہ بنظر انصاف اس رسالہ کو ملاحظہ فرماوین عناد اور تعصب کی راہ سے نہ دیکھین اور اگر اسکا جواب لکھین تو ان امور کا معہ تحریر باستقرار کے پہلے جواب لکھکر مجھے الطاعدین جیسے مینے پہلے الطاعدی تہی اب مین اللہ سے مدد مانگکر جواب شروع کرتا ہون +

شروع جواب

پہلا سوال انسان کی نجات قیامت کے دن کیونکر ہوگی آیا صرف اعمال حسنہ کے سبب سے یا کسی شفیع کی شفاعت سے یا اعمال حسنہ اور شفاعت کے اجتماع سے +

جواب - اصل مین مدار نجات کا صرف اللہ تعالے کے فضل اور رحم پر ہے جسپر اللہ کا فضل ہوا اُنکی نجات ہوگئی سورہ دخان مین اللہ تعالے متقی اور پرہیزگارونکی تعریف کرکے ارشاد فرماتا ہی ووقیہم عذاب الجحیم فضلا من ربک یعنے بچالیا اُنکو عذاب جہنم سے تیری رب کے فضل نے اور اسی سورت مین دوسری جگہہ وارد ہے یوم لا یغنے مولی عن مولی شیئا ولا ہم ینصرون الا من رحم اللہ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آویگا اور وہ مدد نہ دئے جاوینگے مگر جسپر اللہ نے رحم کیا اور سورہ نور مین ہے ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ فی الدنیا والاخرہ لمسکم فیما افضتم فیہ عذاب عظیم اگر نہوتا فضل اللہ کا تمپر اور رحمت اُسکی دنیا اور آخرت مین البتہ پہونچتا تمکو بیچ اُس چیز کے کہ شروع کیا تہا تمنے اُسمین بڑا عذاب - ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ نجات اللہ کے فضل پر موقوف ہے مگر اب یہہ دریافت کرنا چاہیئے کہ قابل رحم اور لائق فضل کون شخص ہے سو اسی بہی اللہ

تعالے نے اپنی کلام مین مصرح کردیا ہے چنانچہ سورہ جاثیہ مین ارشاد ہوا فاما الذین
امنو وعملو الصالحات فیدخلھم ربھم فی رحمتہ ذالک ھو الفوز
المبین بہرحال جولوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے پس داخل کریگا انہین پروردگار اُنکا اپنی
رحمت مین یہی ہے مراد ہمنے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو اللہ اور رسول پر ایمان لایا اور نیک کام
کئے وہ قابل رحم ہے جب لایق رحم ایماندار ٹہرے تو معلوم ہوا کہ نجات اُس شخص کی ہوگی
جو ایمان لائے اللہ اور رسول پر اور اُسکے حکمونپر چلے اسیواسطے اللہ تعالے جا بجا مومنین اور
صالحین سے مغفرت کا وعدہ فرماتا ہے اور اتباع رسول پر نجات کا حصر کرتا ہے چنانچہ سورہ
آل عمران مین ارشاد ہوا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
ویغفر لکم ذنوبکم کہدی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تم دوست رکھتے ہو اللہ کو تو میری
تابعداری کرو اللہ تمہین دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دیگا اور سورہ محمد مین فرماتا ہے
والذین امنوا وعملوا الصالحات وامنوا بما نزل علی محمد وھو الحق
من ربھم کفر عنھم سیاتھم واصلح بالھم اور جولوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے
اور مانا جو کچھ اُتارا گیا محمد پر اور وہی ہے سچا دین تمہارے رب کی طرف سے دور کیں اُنسے بُرائیان
اُنکی اور سنوارا حال اُنکا - ان دونو آیتون سے ظاہر ہوتا ہے کہ بغیر اتباع محمد الرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے نجات نہوگی کیونکہ اللہ کا فضل اور رحم رسول کے اتباع پر موقوف ہے اگر رسول کا
اتباع نہوگا تو فضل الہی نہوگا جب فضل الہی نہوا تو نجات ہونا محال ہے اس مضمون سے قرآن
شریف مالا مال ہے جسکا جی چاہے ذرہ غور سے پڑہکر دیکھ لے اب اگر کوئی ایمان لایا اور پورا
اتباع رسول کا اُس سے نہوا بلکہ بعض امور خفیف مین خلاف ارشاد رسول اُس سے ظہور مین آیا
تو اُسکے لئے اللہ تعالے یون فرماتا ہے ان الحسنات یذھبن السیئات بے شبہ
نیکیان بیجا تی ہین بدیون کو یعنے ایک شخص نیک کام کرتا ہے اُس سے کبھی بُرے کام خفیف سے
ہوجاتے ہین تو خدا وند کریم غفور الرحیم بسبب اُن نیک کامون کے اُن خفیف گناہونکو بخشدیتا ہے

Marfat.com

اور اگر بسبب شامت نفس کے اُس سے بڑی بڑے گناہ ہوئے اور بعد اسکے وہ نادم ہوا اور اللہ کی طرف رجوع کیا اور اُسکے دربار مین رویا اور گڑگڑایا اور اپنی عفو تقصیر چاہی تو اُسکے لیئے اللہ تعالے بہ تقاضائی کمال رحمت یون فرماتا ہے فمن تاب من بعد ظلمه واصلح فان الله یتوب علیه ان الله غفور الرحیم یعنے جسنے توبہ کی بعد نافرمانی کے اور اچہی راہ اختیار کی تو اللہ قبول کر لیگا توبہ اُسکی بلاشک اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے اور دوسری جگہہ فرمایا ہے هو الذی یقبل التوبة عن عباده ویعفوا عن السیئات وہی اللہ قبول کرتا ہے توبہ اپنی بندون سے اور بخشتا ہی گناہون کو۔ اس بیان سے ثابت ہوا کہ جو لوگ ایمان لائے اور اتباع رسول پورا کیا یا بعد نافرمانی کے توبہ کی اُنہین شفاعت کی حاجت نہین اللہ تعالے اُنہین بغیر شفاعت کے بخشدیگا باقی رہے وہ لوگ جنہون نے بعد ایمان لانی کے گناہ کیئے اور توبہ بہی نہ کی ایسے اشخاص کے لیئے شفاعت ہوگی اور انبیا اور اولیا اور ملائک شفاعت کرینگے اسکا ثبوت قرآن مجید کی متعدد آیات سے ہوتا ہے منجملہ اُسکے اختصاراً چند آیات کو یہان لکہا جاتا ہے (۱) من ذا الذی یشفع عنده الا باذنه بقرع (۲) ما من شفیع الا بعد اذنه (یونس (۳) لا تنفع الشفاعة عنده الا لمن اذن له الرحمان (سباع) نہ فائدہ دیگی شفاعت اُسکے پاس مگر اُس شخص کے لیئے کہ اجازت ہو اُسکے لیئے (۴) یومئذ لا ینفع الشفاعة الا من اذن له الرحمان ورضی له قولا (طہ) اس آیت کی تفسیر مفسرین نے دو طرح پر کی ہے ایک تفسیر کے موافق تو یہہ معنے ہوتے ہین کہ قیامت کے دن کسیکی سپارش کام نہ آئیگی مگر اُسکی کہ جسکو اللہ تعالی نے سفارش کی اجازت دی ہو اور اُسکے کہنے سے راضی ہوا اور دوسری تفسیر کے مطابق یہہ معنے ہوتے ہین کہ اُسدن کسیکو سپارش فائدہ نہ دیگی مگر اُسکو جسکے اللہ تعالی نے سپارش کا اذن دیا اور اُسکے قول سے راضی ہوا۔ مثال اُسکی ایسی ہے کہ کوئی مجرم بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوا بادشاہ کو اُسکی خستہ حالی دیکہکر رحم آیا اپنی مقربین سے ایک مقرب کو اشارہ کیا کہ اُسکی سپارش کری حسب ارشاد جب اُسنے سپارش کی بادشاہ نے مجرم کو چہوڑ دیا الغرض کوئی

Marfat.com

یعنے ہون اتنی بات اس آیت سے ثابت ہوئی کہ بعد اجازت کے سپارش فایدہ دیگی اگر دوسرے
معنے لیئے جائینگے تو ایک بات اور بہی ثابت ہوگی وہ یہہ کہ جو ایمان لایا اور صدق دل سے کلمہ
لا الہ الا اللہ پڑہا اُسکے لیئے شفاعت ہوگی گو وہ فاسق ہو کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہی ورضی لہ
قولا اور پسند آیا اللہ کو اُسکا قول - یہہ جملہ بیان ہی اپنے ماقبل کا مطلب یہہ ہوا کہ شفاعت
کا اذن اُسکے لیئے ہوگا جسکا قول اللہ تعالی نے پسند کیا حضرت ابن عباس فرماتے ہین کہ قول
سے مراد کلمہ لا الہ الا اللہ ہے اور وجہ اسکی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ اس مقام پر قول مطلق واقع
ہوا ہے اور جب مطلق بولتے ہین تو اس سے فرد کامل مراد لیا جاتا ہے اور ظاہر ہی کہ فرد کامل اقوال
کا کلمہ طیبہ ہی اسلیئے کلمہ طیبہ مراد لیا گیا جو بنیاد ایمان ہے پس معلوم ہوا کہ مومن کی شفاعت ہوگی
اگرچہ گناہگار ہے تفسیر فتوحات الہیہ مین ہے ھذہ الآلاھیۃ من اقوی الدلائل علی
ثبوت الشفاعۃ فی حق الفساق (۵) لا یشفعون الا لمن ارتضی وھم
من خشیتہ مشفقون (انبیا) نہین شفاعت کرینگے رسول مگر جسکے لیئے اللہ شفاعت
پسند کری اور وہ اللہ کے ڈر سے تہرتہراتے ہونگے - قبل اس آیت کے رسولونکا ذکر ہے اُنہین کی طرف
یشفعون کی ضمیر پہرتی ہی اس سے ثابت ہوا کہ انبیا شفاعت کرائینگے (۶) کم من ملک
فی السموات لا تغنی شفاعتہم شیئا الا بعد ان یاذن اللہ لمن یشاء
ویرضی (نجم) بہت فرشتے آسمانونمین ہین کام نہین آئیگی اُنکی شفاعت کچہہ مگر جب حکم دی اللہ
جسکو چاہی اور پسند کری یعنے فرشتون مین سے جسے اللہ اجازت دیگا اُسکی شفاعت مقبول ہوگی
(۷) لا یملکون الشفاعۃ من اتخذ عند الرحمان عھدا (مریم) نہین اختیار
پاوینگے شفاعت کا مگر وہ جنہون نے عہد باندہا اللہ سے یعنے جو ایمان لائے اور نیک کام کرکے شفاعت
کرنیکے لائق ہوگئے اُنکو شفاعت کا اختیار دیا جاویگا (۸) ولا یملک الذین یدعون
من دونہ الشفاعۃ الا من شھد بالحق (زخرف) اور نہین اختیار رکہتے جنہین
لوگ پکارتے ہین سوائے اللہ کے شفاعت کا مگر وہ جنہنے گواہی دی حق بات کی ان دونون آیتون سے

Marfat.com

ظاہر ہوا کہ جو ایماندار اور نیکوکار ہین وہ شفاعت کرینگے (۹) الاخلاء یومئذ بعضھم لبعض عدو الا المتقین (زخرف) دوست اُسدن بعض اُنکے بعضون کے دشمن ہونگے مگر پرہیزگار یعنے متقی تو اُسدن دوستی کرینگے اور کام آوینگے اور مجرم گنہگار کچھہ کام نہ آوینگے بلکہ دشمن ہو جائنگا اور ظاہر ہے کہ قیامت کے دن دوستی یہی ہوگی کہ کوئی کسیکی شفاعت کرائی سوائی اسکے اور تو وہان کوئی کام نہوگا جسمین کسیکی دوستی کام آوی پس معلوم ہوا کہ قیامت کے روز بیشک صالحین شفاعت کرینگے بفضلہ تعالیٰ آیات مذکورہ سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ قیامت کے دن ملائکہ اور انبیا اور صلحا شفاعت کرینگے یہانتک تو عام انبیاء وغیرہ کی شفاعت کا ذکر کیا گیا اب مین خاص شفاعت سید المرسلین شفیع المذنبین حضرت محمد الرسول احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی طریقون سے ثابت کرتا ہون

طریق اول - آیات مذکورہ سے ثابت ہوا کہ متقی اور صلحاء شفاعت کرینگے جب اتقیاء اور صلحا کو یہہ منصب عنایت ہوا تو حضرت رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والثنا کو بطریق اولی اور سب سے اول ہوگا کیونکہ آپ تو سرور اتقیا اور سید الصلحا ہین صلحاء کو حضرت ہی کے اتباع سے یہہ مرتبہ ملا پھر جب حضرت کی تابعدار شفاعت کرینگے تو حضرت کا کیا پوچھنا ہی - خیال کریگا مقام ہے کہ جسکے خادم اس مرتبہ کے لائق ہین اُس مالک مخدوم کا کیا کچھہ نہ مرتبہ ہوگا عقیل اور فہیم آدمی اسی طریق اول سے حضرت کے مرتبہ کو وزن کر سکتا ہے

طریق دویم - تحریر ماسبق سے ظاہر ہوا کہ جسے اللہ اجازت دیگا وہ شفاعت کرائیگا پس متعدد آیتون سے ثابت ہوتا ہی کہ خداوند کریم نے حضرت کو شفاعت کی اجازت دی چنانچہ سورہ توبہ مین فرماتا ہے - واستغفر لھم ان اللہ غفور الرحیم مغفرت مانگ اُنکے لیئے تحقیق اللہ بڑا بخشنیوالا نہایت ہی مہربان ہے یہی مضمون سورہ نسا اور آل عمران مین ہے ان آیات مین خداوند تعالیٰ آنحضرت کو صاف امر فرماتا ہے کہ لوگون کے لیئے مغفرت طلب کرین اور یہی اذن شفاعت ہی ان دونون مقامون کے ملانے سے ظاہر ہوا کہ حضرت شفاعت کرینگے اور آپکی شفاعت مقبول ہوگی -

طریق سوم - اللہ تعالیٰ نے صاف صاف حضرت کی شفاعت کا مقبول ہونا اس آیت مین بیان فرمایا ہے ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فیستغفرون اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما

Marfat.com

اور جب گناہ کرکے لوگ آوین تیرے پاس ای رسول پس استغفار کرین اور رسول اُنکے لیئے مغفرت مانگے تو بلاشک پائینگے اللہ کو بڑا بخشنیوالا - اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ جسکے لیئے آنحضرت شفاعت کرینگے اللہ اُسے بخشدیگا اور ہم اسیکو شفاعت کہتے ہین اور دوسرے مقام پر یون ارشاد فرماتا ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی اور البتہ دیگا تجھے اللہ تعالی پس تو راضی ہوگا - اس آیت سے حضرت کا شفاعت کرانا اور اُس شفاعت کا مقبول ہونا دو طرح سے ثابت ہوتا ہے ایک یہہ کہ اللہ نے اسقدر دینے کا وعدہ فرمایا کہ حضرت راضی ہوجائینگے اور ظاہر ہے کہ بموجب ارشاد واستغفر لھم کے آپ مغفرت طلب کرینگے اور بحکم اس آیت کے اللہ حضرت کی دعا قبول فرماکر حضرت کو راضی کردیگا یعنی آپکی شفاعت سے بخشدیگا - دوسری یہہ کہ کلام عرب مین اعطاء کا مفعول اسلیئے حذف کرتے ہین تاکہ عموم اور شمول پر دلالت کرے زید معطی اُسجگہہ پر بولتے ہین جہان یہہ قصد ہو کہ زید ہر شے دیتا ہے اور ہر طرح کی سخاوت کرتا ہے جو اُسکی قدرت مین ہے اُسکی بخشش کسی امر سے خاص نہین اسیطرح اللہ نے اپنی کلام مین یعطی کا مفعول ثانی بیان نہین کیا تو مطابق محاورہ اہل عرب کے اس آیت کے یہہ معنے ہوئے کہ جو شئے قابل دینے کے ہے وہ تیرا پروردگار تجھے عنایت کریگا - اس وعدہ مین جمیع فضل و کمال اور تمام مراتب علیا اور مقاصد کاملہ آگئے اور اسمین مرتبہ شفاعت کبری ابھی شامل ہے بہرحال حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت ہوگیا اللھم ارزقنا شفاعتہ یوم القیامۃ - باقی تفصیل اسکی آٹھوین سوال کے جواب مین آئیگی اس بیان سے بخوبی ظاہر ہوگیا کہ عماد الدین صاحب پانی پتی نے نغمۂ طنبوری مین یہہ جو لکھا ہے کہ شفاعت کے بارہ مین احادیث قرآن کے خلاف ہین اور اُسکی تکذیب کرتے ہین پادری صاحب کا یہہ لکھنا سراسر اونکی ناواقفیت پر دلالت کرتا ہے جس شفاعت کا ذکر قرآن مین آیا ہے اُسیکی تفصیل احادیث مین موجود ہے **طریق چہارم** اگر ثبوت شفاعت کو اصول دین مین قرار دین تو ایک وجہہ ہوسکتی ہے مگر تعین شافع کسیطرح اصول دین مین شمار نہین کیا جاسکتا کیونکہ غرض تو نجات سے ہے کسیکے ذریعہ سے ہو جب تعین شافع اصول دین سے ٹھہرا تو ہم اُسکو احادیث سے ثابت کرسکتے ہین کیونکہ پادری عماد الدین صاحب نے نغمہ طنبوری کے صفحہ ۳۵

Marfat.com

ہین لکھا ہی کہ دین کے اصول اور عقاید ضروری کلام الہی سے ثابت کرنے لازم نہین ہین مگر فروعات
ہر ایک فرقہ کے انکی رائے کے مطابق جدا جدا ہوا کرتے ہین خواہ وہ حدیثون سے ہون یا اجماع
و قیاس سے (انتہی) گو یہہ کلام پادری صاحب کا مہمل ہے مگر ہم بنا بر انکے اصول مقررہ کے کہتے
ہین کہ اصل دین یعنے ثبوت شفاعت کلام الہی سے کر دیا باقی رہی فرع یعنے تعین شافع وہ
حدیث سے ثابت ہے چنانچہ پادری بہی اس بات کے مقر ہین اور پادری صاحب ہدایت المسلمین کے
صفحہ ۷۷ مین لکھتے ہین کہ ہم لوگ بہی بعض وقت مقابیس یا جودت کتب حدیث سے بعض مضمون
کی سند پکڑتے ہین (انتہی) پس جسطرح پادری صاحب بعض مضمون کی سند پکڑتے ہین اگر ہم بہی
سند پکڑین تو کیا گناہ ہوگا الحمد اللہ کہ چار طریقون سے شفاعت حضرت خاتم النبین شفیع المذنبین
کی ثابت ہوئی انمین سے پہلے تین طریق تو مطابق شرط اور حجت تامہ ہر ایک مقابل کے لیے ہین اور
طریق چہارم خاص عماد الدین صاحب کے لیئے ہے الحاصل شریعت حقہ محمدیہ مین مدار نجات فضل الہی
پر ہی اور مورد فضل مومنین ہین اب فضل الہی انپر خواہ بہ سبب اعمال حسنہ کے ہو یا بباعث شفاعت
مقربین کے اہل اسلام ہرگز اس بات کو گوارا نہین کرتے کہ احد جل جلالہ کا بیٹا یا کوئی مقرب یا
وہی خود مشکل بشکل انسان ہوکر ہماری عیوض سولی پر چڑہایا جاوے اور جہنم مین جاوے اور ہم بیٹے
چین کرین ٭

دوسرا سوال - اگر نیک اعمال پر نجات ہے تو نیک اعمال سے کیا مراد ہی آیا کل اوامر و نواہی
کا بجالانا یا جسقدر ہو سکے ٭

جواب - اس سوال کا جواب پہلے سوال کے جواب سے بخوبی ظاہر ہو گیا ہے حاصل اسکا یہہ ہی کہ
اگر کل اوامر و نواہی بجا لائے جاوین جیسا کہ چاہیئے تو بیشک احد کا فضل اوپر ہوگا اور اسکی نجات
ہوگی اور اگر کچھہ قصور ہوا تو اسکی نجات توبہ یا شفاعت سے ہوگی غرض یہہ ہی کہ سب ہمنے ثابت
کر دیا کہ نجات کا مدار احد کی فضل پر ہی اور اسکا فضل تین طرح کے لوگونپر ہوگا تو سائل کا یہہ سوال فضول
اور بیکار ہو گیا کیونکہ ہم مدار نجات صرف اعمال حسنہ کو نہین قرار دیتے ٭

Marfat.com

تیسرا سوال - اگر شفیع کی ضرورت ہی تو اُسکی شرائط اور وجہ خصوصیت کیا ہی یعنے کون کون شرطین شفیع مین چاہیئے جس سے اُسکی شناخت ہو اور کونسی اُسمین زیادتی ہے جسکے سبب سے اس منصب پر ممتاز ہوا +

جواب - ہماری نزدیک شفیع کی ایسی ضرورت نہین جیسے سائل اور اُنکے ہم مذہب سمجھتے ہین یعنے اگر خدا چاہے تو بلا شفاعت بخشدی جیسا کہ ہم امر دوم مین بیان کر آئے ہین البتہ قران مجید کی آیات سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ شفاعت ہوگی مگر ایک شئے کا ہونا امر دیگر ہی اور اُسکی ضرورت امر دیگر جب ضرورت ثابت نہوئی تو یہہ سوال لغو ہوگیا اور اگر سائل یہہ دریافت کرے کہ شفاعت کی ضرورت نہ سہی مگر اُسکے ہونیکے لیئے کیا شرط ہی اور وجہ خصوصیت شفیع کی کیا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ شرط شفاعت اذن جناب باری ہے اور اذن باریتعالے انبیا اور اولیا اور صلحا اور ملائکہ کو ہوگا چنانچہ ہم سوال اول کے جواب مین ثابت کر چکے ہین اور وجہ خصوصیت اُنکی قرب الی اللہ ہی - ظاہر ہے کہ بادشاہ کے دربار مین وہی شخص سپارش کریگا جسکو تقرب حاصل ہوگا اور حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ظاہر ہی کیونکہ آپکو قرب خدا اسقدر حاصل ہوا کہ اللہ نے اُنکو اپنا رسول بنایا اور اُنکا چال چلن ایسا پسند آیا کہ ارشاد فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اللہ تعالے فرماتا ہی کہ کہدی اے محمد اگر اللہ کو دوست رکھتی ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تمہین دوست رکھیگا اس سے بڑھکر اور کیا قرب ہوگا کہ اللہ نے اپنی محبت کو آنحضرت کی اتباع پر حصر کر دیا پادری عماد الدین صاحب نے نغمہ فنبوری کے صفحہ ۲۴ مین جو کچھہ لکھا ہے محض لغو اور مبنی علے التعصب ہی جب ہمنے کلام الہی سے یہ براہین قاطع و دلائل ساطع آنحضرت کا شفیع ہونا اور مقرب ہونا ثابت کر دکھلایا پھر اُنکو کیا کلام ہے اُنہون نے اسقدر شرط کی تہی کہ یہہ امور قران سے ثابت کر دو سو وہ ہمنے کر دیئے اور اگر قران کی آیات پر اعتماد نہین رکھتے تو پھر کیون اتنی زور کے ساتھہ کہا تہا کہ قران سے ثابت کر دو اب جو امور قران سے ثابت ہوگئے چاہیئے کہ اُنکو تسلیم کیا جاوی +

چوتھا سوال - ہر ایک پیغمبر اپنی اپنی امت کا شفیع ہے یا خاص ایک شخص تمام اولین اور

Marfat.com

آخرین کی شفاعت کے لیئے مقرر کیا گیا ہے +

جواب - اس سوال کا جواب بھی پہلے سوال کے جواب سے ظاہر ہوگیا ہے کہ ایک شخص خاص سب کا شفیع نہین بلکہ جسکو اذن ملیگا وہ شفاعت کریگا اور حضرت رسالت مآب کو اذن ہو چکا پس آپکا شفاعت کرانا ایک یقینی امر ہے اور پادری عماد الدین صاحب نغمہ طنبوری کے صفحہ ۴۴ مین یہہ جو تحریر کرتے ہین کہ ہم بھی یہی اعتقاد رکھتے ہین کہ ایک ہی شخص شفیع ہے بہت سے شفیع نہین ہو سکتے مین کہتا ہون کہ یہہ دعوی اُنکا کہ ایک ہی شخص شفیع ہی محض بے دلیل ہے ذرہ ہماری روبرو پادری صاحب کوئی برہان عقلی یا نقلی پیش کرین پھر ہم بھی دیکھین کہ وہ کیسی دلیل ہے تار عنکبوت سے زیادہ مضبوط ہی یا نہین +

پانچوان سوال - قرآن مین وہ کونسی آیت ہی جسمین جناب محمدؐ نے اقرار کیا ہی کہ مین شفاعت گناہگاران کراؤنگا +

جواب - یہہ سوال بالکل مہمل ہے اور سائل کی اس سے کمال جہالت ثابت ہوتی ہے قرآن مجید کے اقرار کو تلاش کرتا ہی قرآن تو اللہ کا کلام ہے کسی بندہ کا کلام نہین اگر سائل یہہ کہتا کہ وہ کون سی حدیث ہی کہ جسمین محمدؐ نے یہہ اقرار کیا ہی تو البتہ درست تہا کیونکہ مضمون حدیث اگرچہ اللہ کی طرف سے ہی مگر حضرت نے اُس مضمون کو اپنی عبارت مین بیان کیا ہی اُسمین البتہ ایسا اقرار ملسکتا ہے علاوہ اسکے جب سائل یعنے عماد الدین صاحب حضرت کی اقرار کو تسلیم نہین کرتے جیسا کہ صفحہ ۴۳ نغمہ طنبوری سے ظاہر ہی پھر حضرت کا اقرار کیون دریافت کیا جاتا ہے اصل بات یہہ ہے کہ سائل کو مکابرہ منظور ہے نہ کہ مناظرہ جہان جو موقعہ پایا کہدیا کہین اقرار ہے کہین انکار ہی +

چھٹا سوال - سورہ بنی اسرائیل کے ۹ رکوع مین ہے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا لفظ مقاما محمودا کی نسبت تفسیر بیضاوی مین یون لکہا ہے کہ ھو مطلق فی کل مقام یتضمن کرامتہ یعنے مقام محمود عام ہی ہر مقام کو جسمین عزت ہو حالانکہ اوپر نیچے کی آیت دیکھنی سے ظاہر ہے کہ مکہ سے مدینہ جاکر حضرت کو عزت ملنے کا ذکر ہے پس اگر یہہ مطلق اس قرائنی قرینہ سے خاص مدینہ والی عزت سے مخصوص سمجہا جاتا تو عین انصاف اور قرین قیاس تہا مگر ابی ہریرہ

Marfat.com

کی حدیث کے سبب قرآنی قرینہ چھوڑکر شفاعت کے مقام مین یہہ مطلق کس دلیل سے خاص کیا جاتا ہی +

جواب - سائل کو کیا شعور ہے کہ بیضاوی کے مطلب کو سمجھے اور کلام معجز نظام کے قرائن اور دقائق کو دریافت کرسکے اگرچہ سائل نے چند روز اہل سلام کیخدمت مین علوم ابتدائیہ مین کچھہ تعلیم پائی ہی مگر چونکہ مادہ قابل نہ تہا اسلیئے اثر نہوا سب جانتی ہین کہ چکنے گھڑی پر کچھہ اثر نہین ہوتا کلام الہی کے معنے ہم سے سنیئے - اس مقام پر مقام محمود سے مقام شفاعت ہی مراد ہے جیسے چنانچہ اس آیت مین یہہ معنے ہوتے ہین اور کوئی معنے نہین ہوتے اللہ تعالی بنی اسرائیل کے آٹھوین رکوع کی چھٹی آیت مین ارشاد فرماتا ہے کہ لوگ تجھسے گھبراتے ہین اس زمین سے تاکہ تجھکو نکالدین وہان سے پہر اسی رکوع کے ساتوین آیتہ مین اپنے نبی کی تسلی کرتا ہے کہ تم اسکا کچھہ رنج نہ کرو یہہ کچھہ نئی بات نہین پہلے بہی جو رسول ہمنے بہیجے تہے اُن سے بہی لوگ ایسے ہی پیش آتے تہے پہر اللہ تعالے نوین رکوع مین فرماتا ہے - اقم الصلوۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقران الفجر ان قران الفجر کان مشھودا ومن اللیل فتھجد بہ نافلۃ لک عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا یعنے اے نبی لوگونکی بات پر خیال نہ کر تو اپنے کام مین مشغول ہو وہ کام یہہ ہی کہ نماز پڑہ دوپہر ڈہلی سے رات کی اندہیری تک اور قرآن پڑہ یا نماز پڑہ صبح کی بیشک قران پڑہنا صبح کا ہوتا ہے روبرو اور کچھہ رات تک جاگتا رہی یہہ زیادہ ہی واسطے تیرے اور یہہ عبادت اور محنت اسلیئے ہی کہ تیرا رب تجھے اُٹہاویگا مقام محمود مین یعنے اُس مقام مین جہان تو شفاعت کریگا یعنے شفاعت کا منصب تجھکو ملے گا جسکو ہم سے تقرب ہوگا اور تقرب اعمال کے جہت سے ہوگا اور چونکہ ہمکو منظور ہے کہ ہم تمکو منصب شفاعت عنایت کرین اسلیئے ہم تمہین وہ باتین تعلیم کرتے ہین جنکے سبب سے تم تقرب حاصل کرسکے اس منصب پر فائز ہو اور اس بیان سے غرض صرف حضرت کی تسلی اور اظہار مرتبہ منظور ہے یعنے آٹھوین رکوع کی چھٹی آیت مین کفار کے تنگ کرنے کا بیان ہے اُسکے بعد پہلی تو یون تسلی دی کہ پہلے رسولون سے بہی لوگون نے ایسا ہی کیا ہے یہہ کچھہ نئی بات نہین ہے پہر اُسکے بعد اس سے زیادہ تشفی دی

Marfat.com

اور واسطے رفع حزن و ملال کے بہت بڑی منصب دینے کا وعدہ فرمایا گویا یون ارشاد ہوا کہ ہم
تمکو بڑا مرتبہ عنایت کرینگے تم ان لوگون کے کہنے کا کچھہ خیال نہ کرو علاوہ اسکے پہلے اللہ تعالی
نے نماز کا امر فرمایا پھر اُسکے جزا کی طرف اشارہ کیا یعنے جب تم ہمارا امر بجالاوگے تو ہم اُسکا
بدلہ تمکو یہہ دینگے کہ تمکو ایک بڑی مرتبہ پر یعنے شفاعت پر فائز کرینگے یہی بڑا قرینہ ہی کہ مقام
محمود سے مراد مقام شفاعت ہی نہ کہ مدینہ طیبہ کیونکہ جزائی اعمال کے لیئے خداوند تعالی نے قیامت
کو مقرر کیا ہے اور جب اُس مرتبہ کا ملنا جزائی اعمال ٹہرا تو لامحالہ قیامت کو ملیگا اس وعدہ کو کسی مرتبہ
دنیاوی پر حمل کرنا سراسر بیمعنے اور خلاف قرینہ ماسبق ہے جسطرح یہان اللہ تعالی نے آنحضرت
کی تسلی و تشفی کی اور وعدہ فرمایا ایسا ہی سورہ طہ مین فرماتا ہی۔ فاصبر علی ما یقولون
وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها ومن اناء اللیل فسبح
اطراف النهار لعلك ترضی یہانتک تو اوپر کی آیت سے ربط بیان کیا گیا اب بعد
کی آیت کا حال دیکھیئے وهو هذا وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی
مخرج صدق واجعل لی من لدنك سلطانا نصیرا اور کہہ اے رب داخل کر مجھکو
اچھا داخل کرنا اور اچھا نکالنا نکال مجھکو اور کردے مجھکو اپنے پاس سے ایک حکومت کی مدد حاصل
اسکا یہہ ہوا کہ اللہ تعالے نے اپنے رسول کو دعا تعلیم کی کہ تم اسطرح دعا کرو کہ اللہ مجھکو اچھی
طرح اور اچھی جگہہ داخل کرے اور اچھی طرح اور اچھی جگہہ نکالے اسمین کسی جگہہ کے نکالنے اور
کسی جگہہ کے داخل کرنے کی تصریح نہین نہ مدینہ کی نہ کہین کی۔ اب مفسرین نے اسکی تفسیر مین اختلاف
کیا ہے ابوالبرکات نسفی مدارک التنزیل مین لکھتے ہین ادخلنی القبر ادخالا مرضیا
علی طهارة من الزلات اخرجنی منه عند البعث اخراجا مرضیا ماقی
با الکرامة امنا من الملامة دلیله ذکره علی اثر ذکر البعث (انتہے)
یعنے داخل کر مجھکو قبر مین اچھا داخل کرنا تمام برائیون اور لغزشون سے پاک و صاف اور نکال تو
مجھے قبر سے قیامت کے دن اچھی طرح بزرگی کے ساتھہ بیخوف ملامت سے دلیل اس مطلب کی لانا

Marfat.com

اس آیت کے پیچھے ذکر قیامت کا ہے - دیکھیئے ان مفسرین نے مدینہ کا ذکر ہی نہین کیا اور یہی مطلب
بیضاوی نے اختیار کیا ہے اور دراصل یہی یہی مطلب عمدہ ہے اور پہلی آیت اسی مطلب پر دلالت
کرتی ہے چنانچہ صاحب مدارک نے بھی اسیطرف اشارہ کیا ہے یعنے چونکہ پہلی آیت مین قیامت کا ذکر آیا
اسلیئے یہان بھی وہی مراد لیا گیا اب سائل بیان کرے کہ وہ کونسی آیت اوپر نیچے کی ہے کہ جسکے
دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مکہ سے مدینہ جاکر آنحضرت کو عزت ملنے کا ذکر ہے البتہ بعض مفسرین نے
اس آیت مین مکہ سے نکلنا اور مدینہ مین داخل ہونا مراد لیا ہے جسکو بیضاوی نے ضعیف قول کرکے
لکھا ہے جیسا کہ کہتا ہے قیل المراد ادخال المدینة والاخراج من مکة مگر جنہون نے
یہہ تفسیر اختیار کی ہے وہ یہہ بھی کہتے ہین کہ یہہ آیت اُسوقت اُتری ہے جبکہ مکہ سے ہجرت کرنیکا
حکم ہوا - جلالین مین ہے ونزل لما امر بالهجرة وقل رب ادخلنی پس معلوم ہوا کہ انکے
نزدیک اس آیت کو اوپر کی آیت سے کچھہ تعلق نہین اس صورت مین اوپر کی آیت کے مطلب مین اس
آیت کو دخل دینا محض جہالت ہے اسیواسطے جو مفسر اس آیت سے دخول مدینہ مراد لیتے ہین وہ
مقام محمود سے جو اوپر کی آیت مین مذکور ہے مقام شفاعت ہی مراد لیتے ہین چنانچہ جلالین مین
بھی ایسا ہی لکھا ہے بہرحال مقام محمود سے مقام شفاعت ہی مراد ہے اسیواسطے جمہور اسی طرف گئے
ہین چنانچہ مدارک مین لکھا ہے کہ وهو مقام الشفاعة عند الجمهور اور یہی جلالین
اور معالم التنزیل مین ہے اور تفسیر فتوحات الہیہ مین لکھا ہے کہ فی الخطیب قال الواحدی
اجمع المفسرون علی ان مقام الشفاعة تفسیر خطیب مین ہے کہ واحدی نے کہا
کہ تمام مفسرون نے اتفاق کیا ہے اسبات پر کہ مقام محمود وہی مقام شفاعت ہے اور امام
فخر الدین رازی علیہ الرحمتہ اپنی تفسیر کبیر مین واحدی کا قول نقل کرکے لکھتے ہین کہ الفاظ
آیات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے پھر دو دلیلین بیان کرکے امام موصوف لکھتا ہے کہ -
واذا ثبت هذا وجب ان یکون المراد من قوله عسی ان یبعثک ربک
مقاما محمودا هو الشفاعة فی اسقاط العقاب علی ما هو مذهب

Marfat.com

اہل السنة ولما ثبت ان لفظ الایاق مشعرا بهذا المعنی اشعارا قوی تتم وددة
الاخبار الصحیحة فی تقریر هذا المعنی فوجب حمل اللفظ علیه (انتہے) اور شیخ محمد طاہر
علیہ الرحمتہ نے مجمع البحار مین لکھا ہے کہ فیوذن له فی الشفاعة وهو مقام المحمود اور ایسا ہی
امام نووی علیہ الرحمتہ نے شرح مسلم مین لکھا ہی باقی رہا یہہ امر کہ تفسیر بیضاوی مین مقام محمود سے مطلق
مراد لیا ہے جیساکہ سائل بیان کرتا ہے یہہ اُسکی نری کج فہمی اور ہٹ دہرمی ہے بیضاوی کا یہہ
مطلب نہین کہ جو سائل سمجھہ بیٹھا ہے بیضاوی کی عبارت یہہ ہے وهو مطلق فی کل مقام تضمن
کرامته والمشهور انه مقام الشفاعة لما روی ابوهریره انه علیه السلام قال
هو المقام الذی اشفع فیه لامتی ولاشعاره تعالی بان الناس یحمدونه لقیامه
فیه وماذاک الا مقام الشفاعة (انتہے) اس عبارت کا مطلب یہہ ہے کہ لفظ مقام محمود
مطلق ہے جو مقام بزرگی پر مشتمل ہو اُسے مقام محمود کہہ سکتے ہین مگر مشہور یہہ ہی کہ وہ خاص
مقام شفاعت ہی اور اُسپر دو دلیلین ہین پہلی یہہ کہ جسپر یہہ کلام نازل ہوا اُنہین نے خود اُسکی
شرح کردی یعنے کہدیا کہ مقام محمود سے مراد مقام شفاعت ہی دوسری دلیل یہہ ہے کہ
اُسی کلام سے اُسکی تخصیص ثابت ہوتی ہے تفصیل اُسکی یہہ ہے کہ لفظ مقام محمود کے یہہ معنے ہین
کہ مقام قیام سجد القائم فیه یعنے وہ مقام کہ جسمین کہڑا ہونے والا تعریف کیا جاوے اور سب لوگ
اُسکی مدح کرین اب بیضاوی والا کہتا ہے کہ یہہ معنے مطلق ہین جو مقام ایسا ہو کہ جسمین کہڑی ہونے
والے کی تعریف کیجاوی اُسکو مقام محمود کہہ سکتے ہین مگر یہہ قاعدہ مقرر ہو چکا ہے کہ جب مطلق
بولا جاتا ہے تو اس سے ایک ہی فرد مراد لیا جاتا ہے کل مراد نہین ہوتی اسلیئے ضرور ہوا کہ اس سے
کوئی خاص فرد مراد لین اور وہ خاص فرد جمہور کے نزدیک مقام شفاعت ہے دو وجہ سے ایک تو
رسول اللہ کا فرمانا اور دوسرے اُسی کلام سے سمجھا جاتا ہی کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے یبعثك
ربك مقاما محمودا کہڑا کریگا تجھکو اللہ ایسی جگہہ کہ سب لوگ تیری تعریف کرینگے اور
ایسا کوئی مقام نہین مگر وہی مقام شفاعت پس اس بیان سے صاف ظاہر ہو گیا کہ بیضاوی والا

Marfat.com

بہی اُس مقام سے وہی مقام شفاعت مراد لیتا ہی جو اور مفسرین نے لکھا ہے یعنی مقام محمود مقام شفاعت ہی اور اول جو بیضاوی والے نے لکھا ہی کہ ہو مطلق لکل مقام اُس سے غرض صرف لغوی معنونکا بیان کرنا منظور ہے نہ یہہ کہ آیت مین بہی یہی معنے مراد ہین اور اگر ہم تسلیم بہی کرلین کہ بیضاوی والا مقام محمود کو عام کہتا ہے جو ہر مقام کرامت سے مراد لیا جاتا ہے تو بہی بیضاوی کا مطلب صرف اسیقدر ہو سکتا ہے کہ یہہ لفظ کل مقام کرامت کو شامل ہی اُسمین مقام شفاعت بہی ہے جب سائل بیضاوی کی سند لاکر مقام محمود کو عام کہتا ہے تو پہر تعجب ہے کہ خاص مقام شفاعت کی دلیل کیون دریافت کرتا ہے اُس عام مین تو وہ خاص بہی آگیا اب پہر ہمکو کیا حاجت ہی کہ خاص کی دلیل بیان کرین ہمارا مدعا تو معہ شئے زائد پایہ ثبوت کو پہونچگیا یعنے اللہ تعالے آنحضرت کو مقام شفاعت مین کہڑا کریگا اور باسوائے مقام شفاعت کے اور بزرگی کے مقامون بہی آنحضرت کو کہڑا کیا جاویگا سائل تو یہہ کہے کہ اُسکو عموم کا ثبوت کیا مفید ہو سکتا ہے یہان تو وہی مثل ہے کہ میرے دو فوٹہے اگر خاص ہے تو چشم ما روشن اگر عام ہے تو دل ما شاد ناحق پادری صاحب تفسیر بیضاوی کو دیکھکر دہوکہ مین پڑگئے اُنہین تفسیر بیضاوی کے سمجھنے کا کیا دماغ مادہ تو اُنکا اس درجہ تک ہے کہ سورہ یاسین کو تمیرے سپارہ مین تلاش کرتے ہے اور بیطرس کا نام قرآن مجید مین تبلاتے ہے بہلا خیال کرو کہ جس شخص کو اتنی علمیت اور اتنا مادہ ہو وہ تفسیر بیضاوی کے متعلق اور نکاتکو کیونکر پہنچ سکتا ہے استغفر اللہ +

ساتوان سوال - سورہ بقر کے ۳۴ رکوع مین ہے کہ من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ اس مقام پر شفاعت کے باب مین آنحضرت کی نسبت وجہ خصوصیت قرآن سے کسطرح پیدا ہوتی ہے کہ اُنہین کو اذن ہوگا دوسرے کو نہین +

جواب - ہم یہہ نہین کہتے کہ حضرت ہی کو اذن ہوگا دوسرےکو نہین ہوگا پہلے سوال کے جواب مین اسکی تفصیل ہو چکی ہے +

آٹہوان سوال - سورہ والضحیٰ مین ہے کہ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ

Marfat.com

خدا تجھہ دیگا تو راضی ہوگا جلالین مین ہے کہ آخرت مین اچھی چیزین دیگا تفسیر بیضاوی مین ہے کہ غلبہ دین اور کمال نفس دیگا تفسیر حسینی مین ہے کہ مرتبہ شفاعت دیگا تفسیر مدارک مین ہے کہ ثواب اور مقام شفاعت دیگا پس اس عام بات کو خاص مرتبہ شفاعت کس دستراني آیت کی بر نگنیختگی سے سمجھا جاتا ہے +

جواب - اس عام بات سے خاص مرتبہ شفاعت سمجھی جانے کی وجہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین مولنا سائل تفسیرونکا حوالہ دیتا ہے اسلیئے عبارات تفسیر کا بھی واضح طور پر مطلب بیان کیا جاتا ہے افسوس ہی کہ سائل کم فہم تو تھا ہی لیکن ساتھہ ہی اُسکے خیانت کی بھی عادت ہی ناظرین اول تفسیرونکا مطلب ملاحظہ کرین پھر سائل کی کج فہمی اور خیانت کو دیکھین جلالین کی عبارت یہہ ہے ولسوف یعطیك ربك فی الاخرة من الخیرات عطاءً جزیلا فترضیٰ به فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذن لا ارضی وواحد من امتی فی النار اور بیشک دیگا تجھہ کو تیرا رب آخرت مین عمدہ چیزین اور بڑی بڑی مرتبے پس تو اُنسے راضی ہوگا جب یہہ آیت اُتری تو آنحضرت نے فرمایا کہ مین راضی نہونگا جبتک کہ ایک شخص بھی میری امت کا جہنم مین رہیگا اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ آخرت مین ہر ایک طرح کی عمدہ چیزین ملینگی اور اُنمین سے مقام شفاعت بھی ہے چنانچہ جلالین کا یہہ قول کہ فقال رسول اللہ الخ اسپر دلالت کرتا ہی دیکھیئے کہ سائل نے ایک فقرہ کا ترجمہ تو بیان کر دیا اور اُسکی بعد کی عبارت کو چھوڑ دیا جس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ درجہ شفاعت بھی عمدہ چیزونمین شامل ہے بیضاوی کی یہہ عبارت ہی کہ ولسوف یعطیك ربك فترضی وعد شامل لما اعطاه من کمال النفس وظهور الامر وعلو الدین ولما ادخر له مما لا یعرف کنهه سواه تعالی یہہ وعدہ شامل ہے اُس چیز کو کہ دیا اللہ نے حضرت کو کمال نفس اور ظہور امر اور غلبہ دین سے اور شامل ہی اُسکو کہ جمع کر رکھا ہی اللہ نے حضرت کے لیئے جسے کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے یعنے اللہ نے جو کچھہ عنایت کیا ہے دنیا مین اور جو کچھہ آخرت مین مرتبہ عنایت کریگا سب کو یہہ وعدہ شامل ہے اور اسی مین

59842

Marfat.com

مرتبہ شفاعت بہی داخل ہے ناظرین سائل کی خیانت کو ملاحظہ کرین کہ بیضاوی کا ایک لفظ لیا اور باقی کی ساری عبارت چہوڑدی جو اُسکے مدعا کے مخالف تہی - مدارک کی یہہ عبارت ہی ولسوف یعطیک ربک فی الاخرۃ من الثواب ومقام الشفاعۃ وغیر ذالک فترضی وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن لا ارضی وواحد من امتی فی النار اور بیشک دیگا تجہے تیرا رب آخرت مین ثواب اور مقام شفاعت اور سوائے اسکے اور مرتبہ سو تو راضی ہوگا اور جب یہہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اب مین ہرگز راضی نہونگا تاوقتیکہ ایک شخص بہی میری امت کا جہنم مین ہے اب اہل دانش انصاف فرماوین کہ ان سب تفسیرونکا مطلب ایک ہی ہے یا نہین ہر ایک تفسیر مین یہی لکہا ہے کہ آخرت کی عمدہ چیزین اور اعلے مراتب اللہ تعالے اپنے حبیب کو عنایت کریگا البتہ بیضاوی نے آخرت کی نعمتون کے ساتہہ دنیاوی نعمتونکو بہی شمار کیا ہے جب آخری نعمتونپر سب کا اتفاق ہے تو مرتبہ شفاعت بہی اُسمین شامل ہوگیا اور جس کسینی اس آیت کی تفسیر مین فقط شفاعت کا ہی مرتبہ بیان کیا ہے جیسے صاحب تفسیر حسینی نے وہ تو ظاہر ہے پادری صاحب فرماوین کہ اُنہین اس عموم کے ثبوت سے کیا فائدہ ہوا مدعا تو ہر طرح ثابت ہی خواہ آیت کو عام لیجئے یا خاص مجتہد صاحب لکہنوی نے آنہوں سوال کے جواب مین لکہا تہا کہ کسی تفسیر کی عبارت دوسری تفسیر کے منافی نہین یہہ جواب مجیب صاحب کا نہایت معقول ہے جسکی تشریح مین ابہی بیان کر چکا ہون اسکے جواب مین صاحب نغمہ طنبوری کیسا بے سُرا راگ گاتے ہین اور فرماتے ہین کہ یہہ کیسی بات ہے کہ آپکے نزدیک الفاظ غلبہ دین کامل نفس آخرت مین ابہی چیزین ثواب - شفاعت وغیرہ سب مراد فات ہین ان سب لفظون کے ایک ہی معنے ہین یہہ ہرگز نہین بیشک مختلف معنے ہین اور تفسیرون مین منافات ہی (انتہے نغمہ) اقول پادری صاحب اول یہہ فرمایئے کہ اسقدر الفاظ جو آپنے نقل کیئے ہین کیا فی الحقیقت تفسیرون مین اسقدر ہین ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد - ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ پادری صاحب نے از راہ خیانت تفسیرونکی پوری پوری عبارت نقل نہین کی کل عبارتکے دیکہنے

Marfat.com

سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ سب مفسرونکا ایک ہی مدعا ہی پادری صاحب کی قابلیت تو دیکھیئے کہ اُنکے نزدیک ..... لفظون مین ترادف نہو تو منافات ہونا ضروری ہے اور اختلاف کو منافات لازم سمجھتے ہین سبحان اللہ اسی پر دعوی مولویت ہے ع باین خواری امید ملک داری ۔ طفل مکتب بہی جانتے ہین کہ عدم ترادف کو منافات لازم نہین مثلاً حیوان و انسان مین ترادف نہین تو کوئی جاہل بہی نہ کہے گا کہ ان دونو مین منافات ہے اب فرمائیے کہ اگر تفسیرون کے الفاظ مین ترادف نہوا تو بہی آپکا مدعا کیونکر ثابت ہوگا کیونکہ آپ تو منافات کا دعوی کرتے ہین اور دلیل سے ہرگز یہہ ثابت نہین ہوتا کیا کرون تحریر کے طول ہونے کا اور عوام کے نہ سمجھنے کا خوف ہی ورنہ پادری صاحب کی مولویت کی قلعی کہول دیتا کاش اگر اہل علم کے روبرو زبانی تقریر ہوا سوقت ہم دیکہین کہ پادری صاحب کی کیسی قابلیت ہے +

نوان سوال ۔ عصمت انبیا کے کیا معنے ہین آیا پیدایش سے موت تک اُنکا گناہ مین پڑنا ناممکن ہے یا نبوت کے بعد گناہ نہین کر سکتے یا کوئی اور معنے عصمت انبیا کے ہین +

جواب ۔ عصمت انبیا کے یہہ معنے ہین کہ بعد نبوت کے گناہ کبیرہ مطلقاً نہین کرتے نہ سہواً نہ قصداً اور گناہ صغیرہ عمداً نہین کرتے شرح موقف مین ہے کہ المختار عندنا جواز الانبیاء فی زمان نبوتھم معصوم عن الکبائر مطلقا و عن الصغائر عمداً (انتہی) اور وہ جو پادری صاحب نے صفحہ ۹۴ نغمہ طنبوری مین عصمت کے معنے لکہے ہین اُس توجیہ پر کوئی عقلی اور نقلی دلیل قائم نہین کیجا سکتی اگر کوئی ہو تو پادری صاحب بیان کرین اور اُنکا یہہ کہنا کہ یہہ صفت سوائے حضرت مسیح کے اور کسی مین پائی نہین جاتی یہہ دعوی محض بلا دلیل ہے جسطرح کی شکوک پادری صاحب اور انبیا پر کرتے ہین اُسیطرح کے شک انجیل سے حضرت مسیح پر ہوتے ہین +

دسوان سوال ۔ لفظ صالحین اور معصومین مین کیا فرق ہے +

جواب ۔ معصوم باعتبار معنے اصطلاحی کے خاص ہے اور صالح عام مگر کسی کلام مین بباعث قرائن کے مساوی بہی ہو سکتا ہے +

Marfat.com

گیارہوان سوال - قرآن مین وہ کونسی آیت ہی جو عصمت انبیا پر نص ہے سورہ اور آیتہ کا نشان بتلاکر وہ آیت اور اُسکے معنے کسی معتبر تفسیر سے لکھدین +

جواب - اول تو عصمت انبیا ایسی ضروری اور بدیہی چیز ہے کہ کوئی عاقل اُس سے انکار نہین کرسکتا اگر انبیا معصوم نہون تو بعثت انبیا بالکل بیکار ہوجاوے اور اُنکی کلام پر ہرگز اعتبار نہو وہ شخص پرلے سر یکا نادان ہے جو ایسے بدیہی امر کا انکار کرتا ہے پس اس واضح اور بدیہی امر کا قران مجید مین بیان کیا جانا کچھہ ضرور نہ تہا مگر پھر بہی قران مجید مین اسکا ثبوت ہی مثلاً سورہ آل عمران مین اللہ تعالے فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہدی اے محمد اگر تم دوست رکہتے ہو اللہ کو تو میرا اتباع کرو اللہ تمہین دوست رکہے گا اس آیت مین اللہ نے اتباع رسول کا حکم فرمایا اور رسول کے اتباع کو ہمپر واجب کیا اور ظاہر ہے کہ اگر رسول معصوم نہون تو ہمکو اُنکا اتباع حرام ہو اللہ مطلقاً اُنکے اتباع کا حکم کرتا ہے اگر معصوم نہوتے تو ہرگز ایسا حکم نہ کیا جاتا - سورہ احزاب مین ہے - لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ بیشک تمہارے لیئے اچہی ہے پیروی رسول اللہ کے کام مین - ان آیتا سے بہی مثل آیتا مذکورہ کے عصمت انبیا ثابت ہوتی ہے سورہ حجرات مین ہے - یا یہا الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا - اے ایمان والو اگر آوے تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لیکر تو تم اُس سے تحقیق کرلو - مطلب اس آیت کا یہہ ہے کہ فاسق کی خبر کا کچھہ اعتبار نہین جب وہ اور گناہ کرتا ہے تو جھوٹہ بولنے مین اُسکو کیا تامل ہوگا پس چاہیئے کہ جب ایسا شخص کوئی خبر دے تو تحقیق کرلو - اب خیال کرنیکا مقام ہے کہ جب اللہ تعالے نے دنیاوی امور مین فاسق کی گواہی معتبر نہ رکہی اور ایماندارون سے فرمایا کہ ایسے اشخاص کی بات پر اعتبار نہ کرو تو پھر بہلا دین کی بات مین کیونکر فاسق کا قول معتبر ہوسکتا ہے اور کیون اللہ فرماتا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول اللہ یعنے اللہ اور رسول کی تابعداری کرو اگر انبیا معصوم نہوتے اور گناہ کرتے تو کیا مخاطبین اُسکے جواب مین یہہ نہ کہتے کہ جب اللہ کہہ رہا ہے کہ فاسق کی خبر کا اعتبار نہ کرو پھر کیونکر ہم اُنکا اتباع کرین اور کسطرح تحقیق

Marfat.com

اور یقین کرین کہ جو کچھہ یہہ کہتے ہین سچ کہتے ہین ما کان لنبی ان یغل نہین ہے واسطے کسی نبی کے خیانت کرنا بیضاوی اور مدارک مین لکہا ہے لان النبوۃ تنافی الخیانت تحقیق نبوت منافی ہے خیانت کی یعنے نبی کا خائن ہونا محال ہے جب بندون کے حق مین نبی خیانت نہین کرسکتا پہر اللہ کے حق مین کسطرح خیانت کریگا حقوق اللہ مین تو بدرجہ اولی اُس سے خیانت نہوگی اور یہہ بات ظاہر ہے کہ جو اللہ کے حکم کے خلاف کرتا ہے وہ اللہ کے حق مین خیانت کرتا ہے جب اللہ نے نبی سے خیانت کی نفی کی تو ضرور اُنہین معصوم ہونا چاہیئے خیانت کی نفی کرنا گویا یہہ کہنا ہے کہ نبی معصوم ہوتے ہین ٭

بارہوان سوال - لفظ عصیان و ذنب بعض پیغمبرونکی نسبت قرآن مین مرقوم ہے اور بعضی کبیرہ گناہ جیسے قتل کذب امر شکنی کا بہی ذکر بعض پیغمبرونکی نسبت لکہا ہے مثلاً آدم کا امر شکنی کرنا موسے کا قبطی کو قتل کرنا ابراہیم کا یہہ جہوٹہہ کہنا کہ مین بیمار ہون یا آنحضرت کا غفران ذنوب ہونا جیسا کہ مذکور ہے اور اُسکی تاویل یون کرنا کہ یہہ ترک اولے اور زلات کا بیان ہے وہ کونسی قرانی آیت ہے جسکے سبب یہہ تاویل کیجاتی ہے ٭

جواب - معلوم کرنا چاہیئے کہ اصل گناہ وہ ہے کہ جسکے کرنے سے ہر شخص ماخوذ ہوسکے اور اُسکی بُرائی عام ہو خاص لوگون سے خاص نہو اور ہر عاقل جانتا ہی کہ بعض باتین ایسی ہوتی ہین کہ خاص لوگونکی بہ نسبت وہ قبیح معلوم ہوتی ہین اور عام لوگونکی بہ نسبت اُسمین کچھہ عیب نہین ہوتا دیکہیئے خاص وزراء اور امراء جو بادشاہ کے آداب اور لحاظ جانتے ہین اور کرتے ہین اور گنوار وغیرہ اُنسے واقف نہین ہوتے بعضے امور ایسے ہوتے ہین کہ اگر گنوار سو بار بادشاہ کے روبرو اُنکو کرے تو بادشاہ اُنکو کچھہ نہ کہے گا اور نہ اور لوگ اُسکو معیوب جانینگے اگر وہی کام بادشاہ کے مقربین مین سے کوئی کرے تو بادشاہ کو ناگوار معلوم ہو اور لوگ بہی اوسے معیوب سمجہین کہ مقرب بادشاہ ہوکر ایسا کام کرنا اچہا نہ تہا ایسے گناہ کو اصلی گناہ نہین کہتے اگرچہ بادشاہ بہ سبب اُنکے تقرب کے ایسے امر کو گناہ قرار دے پس جہان کہین قران مین لفظ

Marfat.com

ذنب بعضے پیغمبرون کے حق مین مرقوم ہے اُس سے مراد اصلی گناہ نہین بلکہ مجازی گناہ ہے
جسے اللہ تعالے نے بہ سبب اُنکی تقرب کے گناہ قرار دیا ہی اب جو کوئی اس امر کا مدعی ہو کہ اس سے
مراد اصلی گناہ ہے وہ ثابت کرے علاوہ اسکے ہم نوین سوال کے جواب مین لکھہ چکے ہین
کہ انبیا بعد نبوت کے معصوم ہوتے ہین اب اگر کوئی گناہ قبل نبوت کی صادر ہو تو کچھہ بعید
نہین اور یہہ جو سائل کہتا ہے کہ بعضے گناہ کبیرہ بعض پیغمبرون سے سرزد ہوئی ہین یہہ اُسکی
محض جہالت اور کج فہمی ہے حضرت آدم کا اثر سکنی کرنا ہماری جب مخالف ہو کہ بعد نبوۃ کے
اس امر کا ہونا پادری صاحب ثابت کرین اور اسکا ثبوت دشوار ہے اگر فرض کرین کہ نبوت کے
بعد ہوا تو بہی کچھہ قباحت لازم نہین آتی کیونکہ کوئی گناہ بغیر قصد کے نہین ہوتا اور آدم کا یہہ
فعل بقصد گناہ نتہا چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے فنسی ولم نجد له عزما یعنی جو کچھہ
آدم نے کیا وہ بقصد عصیان نہ تہا بلکہ بطور نسیان تہا - جب اللہ تعالے خود فرماتا ہے کہ آدم
نے یہہ قصور جانکر نہین کیا تو معلوم ہوا کہ جو کچھہ تنبیہ و عتاب اسپر ہوا وہ محض بسبب تقرب
حضرت آدم کے تہا کہ ایک لغزش پر ایسی تنبیہ کی گئی علاوہ اسکے یہہ بہی ہو سکتا ہے کہ حضرت
آدم سے اجتہادی خطا ہوئی ہو یعنے اللہ تعالے نے جو نہ کہا اُنکا حکم کیا آپ اُس سے یہہ سمجہے
ہون کہ یہہ امر کچھہ وجوبی نہین ہے بلکہ استحبابی ہے اس صورت مین بہی اُنکا گناہ ثابت نہین
ہو سکتا ایسا ہی حضرت ابراہیم کا کذب بہی ثابت نہین کیونکہ حضرت نے یہہ فرمایا کہ انی سقیم
اس قول کا کذب جب لازم آوے کہ حضرت ابراہیم اپنی تمام عمر مین کبہی بیمار ہی نہوئے ہون صیغت
کے صیغہ مین یہہ ضرور نہین کہ ضرور حال ہی کے معنے لیئے جائین بلکہ طفل مکتب بہی جانتے ہین کہ کبہی
ماضی اور مستقبل کے معنے مین بہی آتا ہے اگر پہر حضرت ابراہیم نے زمانہ ماضی یا مستقبل مراد لیا
ہو تو کیا قباحت لازم آتی ہے اور اگر بالفرض زمانہ حال ہی مراد لین اور یہہ کہین کہ حضرت
ابراہیم نے تکلیف روحانی کو بیان کیا ہے یعنے تمہاری صحبت سے میری روح کو صدمہ ہی ہین
تمہارے ساتہہ نہین جاتا یا یہہ مراد ہو کہ مین عشق الہی مین مبتلا ہون تپ عشق کی مجہہ پر شدت

Marfat.com

ہے اور حضرت موسی نے کسیکو قتل نہین کیا صرف تنبیہاً ایک تہپڑ مارا تہا اتفاقاً وہ مرگیا اسکو قتل
نہین کہتے یہہ ہرگز گناہ کبیرہ نہین ہوسکتا اور سوائی اسکے یہہ فعل قبل نبوت کے ہوا اور اوپر معلوم
ہو چکا ہی کہ اگر قتل نبوت کی ایسا فعل ہوجاوے تو کچہہ قباحت نہین اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی نسبت جو ذنب کا لفظ آیا ہی اُس سے وہی سہو اور نسیان اور زلات مراد ہی جو بہ نسبت عام کے گناہ نہین
اور حمل کرنے کی دو وجہ ہین ایک تو یہہ کہ کوئی گناہ حضرت سے ظہور مین نہین آیا دوسری یہہ کہ اللہ تعالے
خود فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ اور دوسرا یہہ کہ
ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی جسکا بیان اوپر گذر چکا ان آیات مین اتباع رسول کا حکم
دیا گیا ہے پس معلوم ہوا کہ آنحضرت معصیت نہین کرتے ہے جب یہان سے عصیان کی نفی ہوئی
تو جہان ذنب کی نسبت دی گئی ہے ضرور وہان نسیان ہی مراد ہوگا +

تیرہوان سوال - قران سے کون کون علامت نبوت آنحضرت کی نسبت ثابت ہی +

جواب - تمام قران شریف علامت نبوت ہے ایک اُمی شخص سے ایسا ایک کلام ظہور مین آنا
اور ایسی تعلیمات نافع موثرہ کا ہونا کہ تہوڑے ہی دنون مین ایک ملک سے قلب ہیت ہوگئی
اور عالم مین نور وحدانیت پہیل گیا ایسی پر تاثیر تعلیم سوائی نبی کے اور کوئی نہین کرسکتا اسکی تصدیق
اہل انصاف تاریخ عرب کو دیکہکر بخوبی کرسکتے ہین کہ قبل بعثت آنحضرت کے عرب کا کیا حال تہا اور بعد
دعوت اور تعلیم حضرت کے کیا حال ہوگیا اور اہل عرب کیسی بدتر حالت مین تہے کہ جسکی کچہہ نہایت ہی
نہین تہی مشرکین عرب کی ضلالت اور گمراہی کا تو کیا ذکر ہے اہل کتاب بہی وہان کے ایسے
خراب ہوگئے تہے کہ مشرکون سے کم نہ تہی چنانچہ اہل یورپ بہی اسکا اقرار کرتے ہین اور اگر سائل
کی غرض یہہ ہے کہ قران مین اللہ تعالے نے کیا کیا علامتین حضرت کی نبوت کی بیان کی ہین اور
کن امرون سے اثبات نبوت کیا ہی تو اُسکا جواب بہی سن لے مگر چونکہ یہہ جواب ایک بسط و تفصیل
چاہتا ہے اور اس مختصر مین اُسکی گنجایش نہین ہوسکتی اسواسطے بطور اختصار کچہہ لکہا جاتا ہے
اول معلوم کرنا چاہیئے کہ خداوند رحیم نے اپنے نبی کریم کو ایسے ملک مین مبعوث کیا کہ جہل کی تاریکی

Marfat.com

شب دیجور ہو رہا تہا صرف کمال تہا تو یہہ تہا کہ زبان دانی اور فصاحت اور بلاغت مین اپنا مثل
نہ رکہتے تہے اور اپنے روبرو اور لوگونکو بے زبان سمجہتے تہے اس فن مین البتہ ایسا کمال پیدا کیا تہا
کہ نہ اُنکے قبل کسیکو حاصل ہوا اور نہ اُنکے بعد کوئی حاصل کر سکا اور خداوند کریم کو یہہ منظور ہوا کہ اول
یہہ قوم جاہل جو بدترین عالم ہو رہی ہے تعلیم پاکر بڑی بڑی تعلیم یافتہ لوگونپر سبقت لیجاوے
اور پہر اس قوم کے ذریعہ سے تمام عالم کو تعلیم دیجاوے تاکہ دلیل نبوت ہر کہہ و مہہ پر خوب ظاہر و ہویدا
ہو جاوے اسلیئے اللہ تعالے نے قران مجید مین اُنہین عرب کا سا طرز اختیار کیا تاکہ وہی لوگ خوب سمجہین
کہ متاخرین کا طرز اُسمین نہین ہے اثبات الوہیت اور وحدانیت اور نبوت قرآن مین بہت جگہہ اور
متعدد طور سے کیا ہے مگر اُنہین عرب کے طرز پر خواہ مقدمات قطعیہ سے ہو یا خطابیہ مشہورہ مسلمہ سے
اسیواسطے بعض دلائل تقینیہ اسطور سے بیان ہوئی ہین کہ عوام کے نظر و یمن عمدہ نہین معلوم دیتے
اور بعض جاہل اسوقت کی بہ سبب اپنی جہل مرکب کے اُنہین دلیل تام نہین سمجہتے مثلاً اللہ تعالے
نے ابطال الوہیت مسیح مین یون فرمایا کہ کانا یاکلان الطعام اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
حضرت مسیح اور مریم کو الوہیت مین شامل کہتے ہو حالانکہ وہ تو کہایا پیا کرتے تہے بہلا تم ہی غور
کرو کہ جو شخص کہانے پینے کی طرف محتاج ہے وہ کیونکر معبود ہو سکتا ہے اب مین کہتا ہون کہ یہہ
دلیل ایسی قوی اور تقینی ہے کہ کسی اہل تثلیث کو مجال نہین کہ اسکے جواب مین دم مار سکے مگر اللہ
تعالے نے اسطور پر بیان کیا کہ اسوقت کے جاہل عرب سمجہہ لین اگر متاخرین کے طور پر بیان کیا جاتا
تو ہرگز اُنکی سمجہہ مین نہ آتا اور تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ جب کوئی بات مخالف کی سمجہہ مین نہین
آتی تو وہ اُسی مہمل اور لغو سمجہتا ہی مخالف کی ذہن مین کبہی یہہ بات نہین آتی کہ میرا فہم قاصر ہے
بلکہ اس قصور کو کلام کی طرف عاید کرتا ہے اسیواسطے یہہ مشہور مقولہ ہے کہ تکلم الناس علے قدر عقولہم
یعنے بات کرو لوگون سے موافق اُنکے عقلون کے اب مین اس دلیل کو متاخرین کی طرز پر بیان کرکے
دکہاتا ہون تاکہ اسوقت کے مخالفین بہی جان لین کہ یہہ وہی دلیل قاطع ہے کہ جسکے جواب مین قلم
اُٹہانا محال ہے وہ طرز یہہ ہے کہ اس امر کو سب تسلیم کرتے ہین کہ حضرت مسیح مین لوازم بشر ہی ہے

Marfat.com

اور جب لازم پائے گئے تو ملزوم بھی پایا جائیگا یعنے مسیح بشر اور انسان ہونگے اور جب انسان ہوئے تو اُنکا خدا ہونا محال ہے کیونکہ مسیح کا انسان ہونا مستلزم ہے کہ مسیح ممکن بالذات ہو اسلیئے کہ انسانیت ماہیات ممکنہ سے ہی اور خدا ہونا موجب ہے اسبا تکا کہ واجب بالذات ہو اور ایک شیئے کا واجب بالذات اور ممکن بالذات ہونا بدیہہ البطلان ہے کیونکہ وجوب اور امکان ماہیّات متضادہ مین سے ہین اگر یہہ دونو ایک محل مین جمع ہوجاوین تو اجتماع ضدین لازم آویگا اور یہہ محال ہے اور یا اسطرح تقریر کرین کہ واجب کہتے ہین اُس ذات کو کہ اُسکا ہونا ضروری ہو اور ممکن اُسے کہتے ہین کہ اُسکا ہونا اور نہونا دونو ضروری نہون اور جب ایک ذات واجب بھی ہو اور ممکن بھی ہو تو اجتماع نقیضین لازم آویگا یعنے ایک شیئے بلحاظ اپنے نفس ذات کے ضروری بھی ہو اور ضروری بھی ہو وہو محال والمستلزم للمحال محال اور یہہ بھی یاد رہے کہ یہان بیان فرق اعتباری سے کچھہ کام نہین چلے گا کیونکہ وجوب اور امکان یہان دونون ذاتی ہین اور فرق حیثیت سے ذات نہین بدل جاتی براہین قاطع مین ہم نے اُسکی زیادہ تفصیل کی ہے وہان دیکھنا چاہیئے اب اگر کسی اہل تثلیث کو دعوی ہو تو اسکا جواب دی یہانتک تو تمہید ہی تھی اب اصلی مدعا بیان کیا جاتا ہے قران مجید مین کئی طور سے حضرت کی نبوت پر استدلال کیا گیا ہے اور متعدد دلائل اثبات نبوت مین پیش کیے ہین پہلے وہ اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ حضرت سرور عالم مین پائے جاتے ہین جو شایان نبوت ہین دوسری دلیل باوجود اُمی ہونیکے ایسی عمدہ تعلیم کرنا کہ جامع ہو تمام خوبیون پر اور کوئی دقیقہ سیاست اور تدبیر منزل اور تہذیب اخلاق کا باقی نہ رہے اور کوئی مرتبہ وعظ و پند اور ابطال مذاہب باطلہ کا اوٹھا نہ رکھے تیسرے دلیل انبیائے سابق کا خبر دینا چوتھی دلیل خوارق عادات اور معجزات کا ظہور مین آنا چونکہ یہہ ہر چہار دلائل تشریح طلب ہین لہذا یہ تفصیل انکی تشریح کیجاتی ہے۔ **تشریح دلیل اول** - جسقدر اوصاف کمالیہ قرآن مجید سے آنحضرت کی نسبت ثابت ہوتے ہین اُنکے علیحدہ علیحدہ بیان کرنے کو تو ایک دفتر چاہیئے اسلیئے صرف ایک وصف کو تفصیلاً اور باقی کو اجمالاً بیان کیا جاتا ہے وہ وصف یہہ ہے کہ بے طمع

Marfat.com

اور بلا غرض دنیاوی خلقت کو تعلیم کرنا اور اُسکے سبب سخت مصائب اُٹھانا یہہ وہ وصف ہی کہ انبیاء
ماسبق نے اپنی منکرین کے مقابلہ مین اسکو پیش کیا ہے اور تعالے نے اپنی کلام پاک مین جا بجا
انبیا کے قول نقل کیئے ہین چنانچہ حضرت ہود کا قول اسطرح منقول ہے یا قوم لا اسئلکم
علیہ اجراً ان اجری الا علی اللہ الذی فطرنی افلا تعقلون اے قوم مین
تم سے کچھہ مزدوری اسپر نہین مانگتا میری مزدوری اللہ پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے کیا تمکو
سمجھہ نہین یعنے حضرت ہود اپنے منکرین کے مقابلہ مین فرماتے ہین کہ مین بے طمع ہوکر تمکو تعلیم کر رہا
ہون اور تم سے کچھہ غرض نہین رکھتا پھر کیا تمہین اتنی سمجھہ نہین کہ تمہاری ہاتھہ سے اسقدر تکلیفین
اُٹھائین اور پھر اپنے دعوی سے باز نہ آئی یہہ امر بلا کسی نہایت قوی وجہہ کے ہرگز نہین ہوسکتا
اور وجہہ دنیاوی تو کوئی نہین ہے لامحالہ یہی امر ہوگا جسکا ہم دعوی کرتے ہین یعنے اللہ نے ہمکو
اسی لیئے بھیجا ہے اسیطرح حضرت نوح کا قول ہے یا قوم لا اسئلکم علیہ مالا ان اجری
الا علی اللہ اے قوم مین تم سے کچھہ مزدوری نہین مانگتا ہون میری مزدوری اللہ پر ہے اسیطرح
حضرت صالح اور حضرت لوط اور شعیب کا قول سورۃ شعرا مین منقول ہے جسطرح ان انبیاء نے اپنی نبوت
اس دلیل سے ثابت کی اسیطرح اللہ تعالے آنحضرت کو تعلیم فرماتا ہے قل لا اسئلکم علیہ
اجراً الا المودۃ فی القربی کہدی اے محمد مین تم سے اسپر مزدوری نہین مانگتا مین تو آپس کی
محبت چاہتا ہون پھر دوسری جگہہ ارشاد فرمایا قل لا اسئلکم علیہ من اجر الا
من شاء ان یتخذ الی ربہ سبیلا کہہ اے محمد مین تم سے اسپر مزدوری نہین مانگتا ہون
مگر یہہ کہ جو کوئی چاہے اللہ کا رستہ اختیار کرے یعنے مجھے اس تعلیم و ہدایت سے کچھہ غرض نہین سوا اسکے
کہ تم اللہ کی راہ اختیار کرو - اب اہل انصاف غور کرین کہ بے طمع اور بغرض دنیاوی ایسا کام سر پر
اُٹھا لینا کہ جسکے سبب غربت آبائی سبہ خاک مین ملجائے اور تمام خویش و اقارب اکابر و اصاغر اور اپنا
اور بیگانہ دشمن بنجائے وطن مین رہنا دشوار ہو نہ کوئی ساتھی نہ مددگار ہو بھلا پھر کیونکر خیال
مین آسکتا ہے کہ بغیر تائید ایزدی اور امداد رحمانی ایسا امر ظہور پائے - اہل دانش خوب جانتے

Marfat.com

ہین کہ بے طمع شخص کا کلام نہایت موثر ہوتا ہے اور عقل سلیم کا بھی یہی مقتضا ہی کہ جو شخص بلا طمع کوئی بات کہتا ہے یا کوئی خبر دیتا ہی تو بلاشک وہ سچا ہے خاصکر اُسوقت مین کہ جو بات قائل بلا طمع کہہ رہا ہے وہ ایسی ہے کہ اُسکے سبب تمام جہان اُسکا دشمن ہوا جاتا ہے اور وہ قائل خوب جانتا ہے کہ اس کلمہ کو مُنہ سے نکالتے ہی اپنا اور بیگانہ جان و مال کا خواہان ہو جائیگا ایسی حالت مین تو کسی منصف مزاج کو کسیطرح کا شک و شبہہ اُسکی تصدیق مین نہوگا اور باریتعالی نے جو بار بار اس دلیل کو پیش کیا ہے اسکی یہی وجہ ہے کہ یہہ دلیل عام فہم ہے ہر عامی اس با تکا یقین کرتا ہے کہ ایسا شخص سچا ہے الغرض یہہ ایک وصف قران شریف مین ایسا بیان کیا گیا ہے کہ صرف یہی ایک وصف ثبوت نبوّت کے لیئے کافی ہے باقی اور صفات کو ان دو تین آیتون مین ختم کر دیا - اول - انک لعلی خلق عظیم دویم لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر بلاشک یہی تمہارے لیئے بیچ رسول اللہ کے اچھی پیروی جنکو امید ہے اللہ اور دن قیامت کی یعنے جنکو یقین ہے کہ اللہ سے ملنا ہے اور قیامت آنیوالی ہے وہ رسول اللہ کا اقتدا کرے - آیت سیوم قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہدو اے محمد اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تمہین دوست رکھیگا - خیال کرنے کا مقام ہے کہ جب اللہ نے حضرت کی اقوال اور افعال کے اتباع پر اپنی محبت کو حصر کر دیا تو اس سے بڑھکر اخلاق کی اور کیا تعریف ہوگی خیر کلام اللہ سے تو حضرت کے اخلاق حمیدہ ثابت ہوتے ہی ہین خوبی تو یہہ ہے کہ مخالفین اور منکرین کے اقوال سے ثابت ہون لہذا بعض علماء مسیحی کے اقوال آنحضرت کی مدح مین لکھے جاتے ہین جس سے آپکا بے طمع اور بیغرض ہونا ثابت ہوگا اگرچہ یہہ امر سائل کے سوال سے تعلق نہین رکھتا مگر طالبان حق کی اطمینان کے لیئے کچھہ لکھنا ضرور ہے - واشنگٹن آرونگ نے اپنی انگریزی کتاب تاریخ محمدی مین اُن تالیس باب حضرت کی تنقیح حال کے لیئے موضوع کیا ہے اُسکے صفحہ ۱۹۴ مین صاحب موصوف لکھتا ہے کہ اُنکے اوائل زمانہ سے وسط حیات تک کے حالات سے تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اُنکو ایسے نازیبا اور عجیب افترا سے جسکا اُنپر الزام لگایا جاتا ہے کس

Marfat.com

مقصد کا حاصل کرنا مراد تہا کیا حصول مال مقصود تہا خدیجہ کے ازدواج سے تو فی الحال وہ صاحب
ثروت ہو چکے تہے اور اپنی وحی ادعائی کے اظہار سے تو سالہا سال پیشتر اُنہون نے صاف کہدیا تہا کہ مجھے
اپنی سرمایہ کے اضافہ کی خواہش نہین تو کیا حصول جاہ مقصود تہا حالانکہ وہ پہلے ہی اپنے وطن مین عقل
اور امانت مین رفیع المرتبہ اور قریش کے عالیشان قبیلہ اور اوسکی نہایت معزز و ممتاز شعبہ مین سے تہے
تو کیا حصول منصب مطلوب تہا مگر کئی پشتون سے تو تولیت کعبہ اور امارت حرم خاص اُنہین کے قبیلہ
مین تہی اور اُنکو اپنی وقعت اور حالات سے اور بہی عالیمرتبہ ہونے کا یقین تہا لیکن جس دین مین
اُنہون نے نشو و نمائی پائی تہی اُسکے استیصال کرنے مین تو اُنہون نے اُن مناسب منافع کی بیخ کنی
کر دی حالانکہ اُسی مذہب پر اُن کے قبیلہ کی جاہ و عزت کا دار مدار تہا اُسکی بیخ کنی کرنے سے
ضرور ہوا کہ اُنکے اقربا کی عداوت اور اہل شہر کا غیظ و غضب اور تمامی اہل ممالک عابدین کعبہ کا تعنّت
و عناد پیدا ہو کیا انکی تمشیت خدمات نبوت مین کوئی شئے ایسی روشن اور صریح تہی جو انکے مصائب کے اجر
جزیل ہوتے اور جسکے طمع کے دہوکہ مین پڑتے بلکہ برخلاف اسکے ابتدا تو استہزاء و استہتار مین
ہوئی برسون تک تو اُسمین کوئی معتدبہ کامیابی نہوئی جیسے جیسے اُنہون نے اپنی تعلیمات کا اظہار
اور وحیون کو آشکار کیا ویسے ہی اور اُسیقدر لوگون نے تمسخر اور استہزاء شروع کیا اور آخر کو بڑی
بڑی طرح سے اذیّتین دین جس سے اُنکے اور اُنکے رفقاء کی ریاستین برباد ہو گئین اور چند
اُنکے اقرباء اور اصحاب ارض غیر مین مستامن ہونے پر مجبور ہوئی اور اُنہین خود بہی اپنے شہر مین جیسا
رہنا پڑا اور بالاخر اور کہین بے ٹہکانی گہر دہونڈنے پہرنے کے لیئے ہجرت کرنی پڑی پس کس غرض
سے وہ برسون تک اسی تزویر کی صورت مین اصرار کرتے کہ جس سے اسطرح اُنکی سب نیوی دولتین
اور نکی زندگی کی ایسے وقت مین کہ اُنکو پہر مجدداً حاصل کرنے کا زمانہ بہی نہ رہا تہا خاک مین ملجائین

(انتہے) **قول طامس کارلیل** عمدۃ المتکلمین طامس کارلیل اپنی کتاب کے لکچر ۲ صفحہ ۵۰ مطبع
۱۸۴۱ء مین لکہتے ہین کہ محمدؐ کا یہی حوصلہ تہا کہ راستبازی سے دنیا مین گذران کرین اُنکا شہرہ جمیل
یعنے اُنکے جان پہچان والونکا حسن ظن اُنکے حق مین کافی تہا ابہی وہ کہولت کے سن تک نہین

Marfat.com

پہونچنے پائی تہے کہ اُنکی تمام خواہشین منطفی ہوگئی تہین اور جو کچہہ اس دنیا مین اُنکا حصہ تہا وہ یہی تہا کہ روز بروز اُنمین آشتی اور صلح بڑہتی جاتی تہی تو کیا اُنہون نے اب طریقہ ہوسناکی کا اختیار کیا اور سب گذشتہ نیکنامی کو چہوڑکر جس چیز سے متمع نہو سکتے تہے اُسکے حاصل کرنیکو دغا باز اور مزور بنگئے حاشا مین ہرگز اسکو باور نہ کرونگا (انتہے) **قول اڈوارڈ گبن صاحب** - مرآۃ مورخین انگلستان اڈوارڈ گبن صاحب اپنی کتاب تاریخ رومتہ الکبری کے باب ۵۰ جلد ۶ مین لکہتا ہے کہ ہر ایک مذہب مین بانی مذہب کی سیرت سے اُسکی تحریری مکاشفات کی تکمیل ہوتی ہے چنانچہ محمدؐ کی حدیثین بہت سی امر حق کی نصیحتین اور اُنکے افعال بہت سی نیکی کے نمونے ہین اور اُنکی ازواج اور اصحابنے اُنکی بہت سی خلوت اور جلوت کے مانثر جمیلہ ماخوذ کر رکہے ہین (انتہے) **قول راڈویل مترجم قرآن** یورنیڈ جی ایم راڈویل دیباچہ ترجمہ قرآن شریف کے صفحہ ۲۲ مطبوعہ ۱۸۶۱ء مین لکہتا ہے کہ بلکہ دلیلون سے ثابت ہے کہ محمدؐ کے سب کام اس نیک نیتی کی تحریک سے ہوتے تہے کہ اپنے ملک کے لوگونکو جہالت کے ذلت اور بت پرستی سے چہوڑائے اور یہہ کہ نہایت مرتبہ کی خواہش اُنکی یہہ تہی کہ سب سے بڑے امر حق یعنے توحید الہی کا جو اُنکی روح پر بدرجہ غایت مستولے ہو رہی تہی اشتہار کرین (انتہے) **قول ڈاکٹر اے سپرنگر** - ڈاکٹر اے سپرنگر اپنی تاریخ محمدیؐ صفحہ ۸۹ مین لکہتے ہین کہ محمدؐ تیز فہم اور نہایت مرتبہ کے عالی نظر اور صاحب رائے صائب اور عالی مذاق تہے اُنکے خیال مین ہمیشہ خدا کا تصور رہتا تہا اُنکو نکلتے ہوئے آفتاب اور برستے ہوئے پانی اور اوگتی ہوئی گہاس مین خدا ہی کا ید قدرت نظر آتا تہا اور رعد کی کڑک اور پانی کی آواز اور طیور کے نغمہ حمد الہی مین خدا ہی کی آواز سنائی دیتی تہے اور سن سان جنگلون مین اور پرانے شہرون کے خرابات مین خدا ہی کے قہر کے آثار دکہلائی دیتی تہے (انتہے) اب اہل انصاف ملاحظہ کرین کہ علمائے مسیحی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کیسے کیسے وصاف اور مداح ہین اب اس سے بڑہکر آپکے اوصاف حمیدہ پر اور کیا دلیل ہوگی - **تفصیل دلیل دوئم** - اللہ تعالے فرماتا ہے کہ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوریۃ والانجیل یامرھم بالمعروف

Marfat.com

وینھٰھم عن المنکر ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث وہ لوگ جو اتباع
کرتے ہین رسول کا جو ان پڑہا اور جسے پاتے ہین توریت اور انجیل مین حکم کرتا ہی اُنکو بہلی باتون
کا اور منع کرتا ہے اُنکو بُری باتون سے اور حلال کرتا ہے اُنکے لیئے ستہری چیزین اور حرام کرتا
ہے اُنپر ناپاک چیزین اس آیت کریمہ مین اللہ تعالے نے اپنے نبی کی نبوت پر دو طرح سے استدلال
کیا ہے ایک یہہ کہ اس نبی اُمّی کی خبر تورات اور انجیل مین ہی - دوسری یہہ کہ باوجود اُمّی ہونیکے
تعلیم عمدہ ہی پہلا استدلال تو دلیل سیوم مین بیان کیا جائیگا دوسرے استدلال کو یہانپر بیان کیا
جاتا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ یہہ نبی اُمّی ہے اسنے کسی سے تعلیم نہین پائی باوجود اُمّی ہونے
کے پہر ایسی عمدہ تعلیم ہے کہ جتنی بُری باتین ہین اُنسے تمہین منع کرتا ہے اور عمدہ باتونکا حکم
کرتا ہے پہر غور کرنیکا مقام ہے کہ بلا نبوت ایسی عمدہ تعلیم کیونکر ہوسکتی ہے بہلا اُمّی سے
تو ایسی تعلیم ہونے کا کیا ذکر ہے ایسے شخص سے تو ایسی تعلیم ہونا از قبیل محالات ہے یہان تو
بڑی بڑی تعلیم یافتہ افلاطون زمان اور بقراط دوران عمر بہر سر مارتے ہین پہر اُنکی تعلیم مین سیکڑون
عیوب ہوتے ہین خوبی تو یہہ ہے کہ آنحضرت جنکی تعلیم پر مخالفین بہی لوٹ ہوجاتے ہین خود بہی
اُمّی اور جن لوگونمین پرورش پائی اور نشو ونما ہوا وہ بہی محض اُمّی اور ضلالت و کفر و شرک مین
پہنسے ہوئے تہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض
الملک القدوس العزیز الحکیم ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا
علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ترجمہ - اللہ کی تسبیح کرتا ہی جو کچہہ آسمانون
مین ہے اور زمین مین ہے ایسا اللہ کہ بہیجا ان پہڑونمین ایک رسول اُنہین مین سے پڑہتا ہے
اُنپر نشانیان اُسکی اور پاک کرتا ہے اُنکو برائیون سے اور تعلیم کرتا ہی اُنکو کتاب اور حکمت
اب اہل انصاف غور کرین کہ ایک شخص جو خود اُمّی ہو اور اُمیون ہی مین پرورش پاوی اور پہر
ایسی عمدہ اور پرتاثیر تعلیم دی کہ جسکے اثر سے چند روز مین ایک ملک کیا بلکہ ایک عالم کی ماہیت
بدل جائے اور لاکہون بت پرست اور صلیب پرست خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کرنے لگین

Marfat.com

بہلا یہہ امر بلا تائید غیبی کیونکر ہو سکتا ہے جو منصف مزاج اس امر مین تامل کریگا اُسکو حضرت کی نبوت
مین کسیطرح کا شک و شبہہ نہین رہیگا جب تعلیم محمدی کی عمدگی کا ذکر آیا تو ضروری معلوم ہوتا ہے
کہ کچھہ نمونہ اُس تعلیم کا ہدیہ ناظرین رسالہ ہذا کیا جاوے بطریق اختصار چند آیات نقل کیجاتی ہین
جنمین صبر اور تحمل اور عجز و انکساری اور برائی کے بدلہ مین بھلائی کرنے اور دشمن سے بدلہ بھی لین
تو اسقدر کہ جتنا اُسنے ستایا ہے اور عفو تقصیرات کا بیان ہے۔ پہلی آیت۔ وعباد
الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا
سلاما بندے رحمان کے وہ ہین کہ جو چلتے ہین زمین پر آہستہ یعنے اُترا کر اور تکبر کرکے نہین
چلتے بلکہ تواضع اور انکساری سے چلتے ہین) اور جب بات کرے اُنسے جاہل تو کہین صبا سلام
یعنے اگر جاہل سخت سُست کہے تو تحمل کرے اور ملائم جواب دیکر الگ ہو جائین۔ دوسری
آیت فاعف عنھم واصفح ان اللہ یحب المحسنین پس معاف کر اُن سے اور درگذر
اُن سے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالون کو۔ تیسری آیت الکاظمین
الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین جو لوگ باتے ہین غصہ اور معاف
کر دیتے ہین لوگون سے گناہ اُنکے اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والونکو چوتھی آیت
ولتبلغن فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم
ومن الذین اشرکوا اذًی کثیرا وان تصبروا وتتقوا فان ذالک من عزم الامور
اور تم البتہ آزمائے جاؤگے جانون سے اور مالون سے اور البتہ سنوگے اگلی کتاب والون سے اور
شرکون سے بہت بدگوئی اور اگر تم صبر کرو اور پرہیز کرو تو یہہ بہت ہمت کا کام ہے۔
معلوم کرنا چاہیئے کہ یہہ وہی آیت ہے کہ جسمین اللہ نے پیش خبری دی تہی کہ اہل اسلام کو مخالفون
کے ہاتہہ سے تکلیف پہونچیگی چنانچہ ساتہہ ہی اُسکے صبر کی بہی تعلیم کی گئی۔ پانچوین آیت
ودع اذاھم وتوکل علی اللہ اور چہوڑ دو اُنکو ستانا اور بہروسا کر اللہ پر چھٹی آیت
واصبر علی ما یقولون جزاء سیئۃ مثلھا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ

Marfat.com

برائی کا بدلہ برائی مانند اُسکی پس جو کوئی معاف کرے اور سنوارے تو اُسکا اجر ہے اللہ پر ساتوین
آیت ولا تستوی الحسنة ولا السیئة ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی
بینک وبینہ عداوت کانہ ولی حمیم وما یلقھا الا الذین صبروا وما یلقھا الا ذو حظ عظیم اور نہین برابر
ہوتی نیکی اور برائی دفع کر بدی کو ساتھہ اُس خصلت کے کہ جو بہت اچھی ہو یعنے غصہ کو حلم سے تسکین
دے اور گناہ کو ساتھہ عفو کے محو کر پس اُسوقت کہ وہ شخص جو درمیان تیرے اور اُسکے دشمنی ہے
گویا وہ دوست ہی قرابتی اور نہین سکہلائی جاتی یہہ بات مگر جو لوگ کہ صبر کرتے ہین سختیون پر اور نفس کو
بدلہ لینے سے باز رکہتے ہین اور نہین سکہلایا جاتا مگر بڑے نصیب والا یعنے جسکا ایمان نہایت کامل ہے۔
سوائے ان آیات متذکرہ بالا کے اور بہی بہت سی آیات اسی مضمون کی ہین لیکن بطور نمونہ کے چند آیات
پر ہی اکتفا کیا گیا۔ العاقل یکتفی الاشارۃ اور یہہ آیتین صرف بدین لحاظ لکہی گئی ہین کہ
عیسائیونکو اس بات پر فخر ہے کہ انجیل مین صبر اور تحمل کی نہایت عمدہ تعلیم ہے۔ اب اہل انصاف
قرآنی تعلیم متذکرہ بالا کو انجیل کی تعلیم سے مقابلہ کرین اور وقت تقابل اسبات کو بہی پیش نظر رکہین
کہ آنحضرت کے وقت کیسی جہالت شایع تہی آپ بہی اُمی اور اُمیون مین بہی پرورش پائی حضرت مسیح
تو خود بہی تعلیم یافتہ تہے اور بڑے بڑے عالمون اور حکیمون مین پرورش پائی تہی وہ وقت نہایت
علم و حکمت کا تہا اور ہر طرح کے اخلاق کی باتین سننے مین آتی تہین اور کتابین بہی اخلاق وغیرہ کی
شائع اور ذائع تہین چنانچہ توریت اور کتاب طالمود اور ایک رسالہ نصایح مین پرکے ایوب کا اُسوقت
مین موجود تہا اور انجیل مین اخلاق کی کوئی بات ایسی نہین پائی جاتی جو ان کتابون مین نہو اسلیے
یہود کہتے ہین کہ تعلیم اخلاق انجیل نہین کتابون سے ماخوذ ہے۔ اب یقین ہے کہ عیسائی ان
آیات کو پیش کرینگے جنمین جہاد اور قتال کا ذکر ہے مثلاً جاھد الکفار والمنافقین واغلظ
علیھم واقتلوا المشرکین کافۃ وغیرہا اسلیے اسکا بہی جواب دیا جاتا ہے تاکہ معترضین کا رفع شک
ہو اور قرآن مجید کی تعلیم کی عمدگی ہر ایک کہہ و مہ پر ظاہر ہو جاوے جواب جہاد و قتال اہل دانش
پر پوشیدہ نہین ہے کہ ہر ایک امر مین ایک میانہ روی اچہی چیز ہوتی ہے اور افراط اور تفریط ایک مذموم

Marfat.com

امر ہے ہر ایک شے کے لیئے ایک حد مقرر ہے جبتک وہ شے اُس حد پر رہتی ہے عمدہ ہوتی ہے اور
جب اُس سے تجاوز کرتی ہی خواہ کمی مین خواہ زیادتی مین تو اُسیقدر اُسمین نقص ہو جاتا ہے اور کچھہ
نہ کچھہ فساد اُس سے ظہور مین آتا ہے مثلاً تواضع اور علم نہایت عمدہ چیز ہے مگر اُسمین بھی زیادتی
اور کمی موجب ضرر ہے اگر بادشاہ اس مرتبہ کی تواضع اختیار کرے کہ ہو کوئی ڈاکو یا چور یا کوئی اور
مجرم اُسکے پاس آوے اور اپنے جرم کا اقرار کرے اور بادشاہ بہت اُسکی خاطر کرے اور تعظیم سے
پیش آوے اور کچھہ نہ کہے یا نہایت نرمی سے کہدی کہ چوری بُری چیز ہے سوائی اسکے اور کچھہ نکہی
تو دیکھیئے یہہ علم کیا فساد لائیگا اور خلقت کو تباہ کریگا کیونکہ وہ مجرم تو بادشاہ کی اِنہیں باتون سے
ہرگز ارتکاب جرائم سے باز نہین آنے کا یا مثلاً کوئی طبیب ہی ایسا نرم دل اور حلیم الطبع ہو کہ کسی سخت
مریض کو نہ دیکھہ سکے یا کسی مرض مین جسمین چیرنے پھاڑنے کی حاجت ہی یا عضو کے قطع کرنے کی
ضرورت ہے اور وہ طبیب اپنی رحم کو خرچ کرے اور عضو کا قطع کرنا یا چیرنا پھاڑنا موقوف رکھے
صرف ادویہ پر ہی کفایت کرے تو خیال کیجیئے کہ انجام کار حکیم صاحب کا رحم کیا فساد لائیگا یہانتک
کہ بیچارہ مریض کی جانپر نوبت آجائے گی پس معلوم ہوا کہ مطلق تواضع اور رحم ہی اچھا نہین بلکہ
اپنے اپنے موقعہ اور محل پر ہونا چاہیئے جب یہہ معلوم ہو لیا تو اب ہم کہتے ہین کہ قرآن مجید مین جسقدر
تعلیم ہے اُسکا یہی حال ہے یعنی افراط اور تفریط سے بالکل منزہ ہے جہانتک وہ امر محمود ہی وہین تک
اُسکو رکھا ہے چونکہ شریعت محمدیہ سب شرایع کی خاتم ہے اور حضرت کو لقب سرور عالم کا ملا ہی اسلیئے
آپکی شریعت جامع مکارم اخلاق اور سیاست مدن اور تدبیر منزل ہی اپنے محل پر صبر اور حلم کے احکام
ہین اور اپنے موقعہ پر بدلہ و مکافات اور زجر اور توبیخ کے احکام ہین توریت مین تو سیاست کے
احکام بہت ہین اور انجیل مین صبر اور تحمل کے احکام پر کفایت کی گئی ہے لیکن قرآن مجید جو خاتم الشرایع
سابقہ ہے دونو باتونکا جامع ہی اسیواسطے اللہ تعالے نے قرآن مجید مین ارشاد فرمایا ہے کہ الیوم
اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام
دینا اب کامل کیا ہی تمہارے لیئے دین تمہارا اور پوری کین تمپر نعمتین اپنی اور راضی ہوا مین تمہارے

Marfat.com

لیئے دین اسلام کو - چونکہ انجیل مین صرف صبر و تحمل اور عفو عام کا ہی ذکر تہا اسلیئے حکیمون نے انجیلی تعلیم
پر اعتراض کیا ہے کہ یہہ تعلیم نظام عالم اور انتظام معاشرت کے لئے جسکا ہونا بہت ضرور ہی مضر ہے
اور سیاست مدن کے نہایت خلاف ہی دوسرے یہہ کہ خلق اور مدارات مین جب ایک سے سب کر دیے گئے
تو نیک و بد مین کچھہ فرق باقی نہ رہا اور جب دوست اور دشمن کے ساتھہ یکسان معاملہ کیا گیا تو حق دوستی
کچھہ نہ ٹہرا اور اس امر کو کوئی قبول نہ کریگا - اس مختصر مین اسیقدر پر اکتفا کیا جاتا ہے ورنہ یہہ بحث
تو بہت وسعت رکہتی ہے اہل دانش کے لیئے اسیقدر کافی ہے - علمائے مسیحی کا یہہ بڑا طعن تہا جسکا جواب
ابہی اوپر گذر چکا ہے باقی جو اور کچھہ مطاعن ہین اُنکا جواب بہی مختصر لکہا جاتا ہے علمائے مسیحی
تعلیم محمدی کی بابت یہہ کلام کرتے ہین کہ جسقدر تعلیم عمدہ ہی وہ توریت اور انجیل سے ماخوذ ہی اور جو اُسکے
مخالف ہے وہ بُری ہے اسکا جواب ہمارے علماء نے بہت کچھہ دیا ہے مگر مین بہی مختصر بیان کرتا
ہون - مخفی نرہی کہ یہہ اعتراض سائل نہین کر سکتا کیونکہ سائل تو صرف کلام اللہ سے علامت نبوت
چاہتا ہے سو وہ ہمنے بیان کر دی اب اگر سائل کچھہ کلام کریگا تو محض متعصب اور معاند کہلائیگا جبکہ
ہمنے ابتدا تحریر مین بیان کر دیا ہی البتہ اور لوگون کے لیئے جواب بیفائدہ ضرور ہی اسلیئے کچھہ لکہا جاتا ہی
معترض کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم قرآن پر دو طرح سے کلام ہے ایک یہہ کہ تعلیم
قرانی ناقص ہے دوسری یہہ کہ جو تعلیم عمدہ ہی وہ توریت اور انجیل سے ماخوذ ہی اب ہر ایک شق
کا جدا جدا جواب دیا جاتا ہی - اول اعتراض جواب یہہ ہے کہ قرانی تعلیم کو ناقص کہنا یا تو محض تعصب
کی راہ سے ہی یا مقتضائی جہالت ہی کیونکہ تمام مضامین قرآن مجید کا خلاصہ اگر مجملاً بیان کیا جاوے
تو صرف پانچ چیزین ہوتی ہین تعلیم قرآن کی عمل کی کا بیان اول احکام نافع یعنے
مخلوق کو کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہ کرنا چاہیئے اب یہہ احکام خواہ تہذیب اخلاق سے متعلق ہون
یا تدبیر منزل سے یا سیاست مدن سے غرضکہ کسی قبیل سے ہون سب قسم کے احکام قرآن مجید مین
مذکور ہین دوم مناظرہ مخالفین سے خاصکر یہود اور نصاریٰ اور مشرکین اور منافقین سے تیسرے
اللہ تعالےٰ کی صفات کاملہ کا بیان اور اُسکی عجیب عجیب صنعتون کا ذکر چوتھے دنیا کی فانی کو ہیچ بتانا

اور موت کا یاد دلانا اور حشر و نشر کا ثابت کرنا اور اُسکے حالات کا بیان پانچوان بیان انعام
مومنین اور تعذیب کافرین پچھلے حالات انبیا سابقین - اور اگر زائد تفصیل کیجائے تو یہہ کہہ سکتے
ہین کہ قران مجید کی کوئی آیت طویلہ ان چھبیس باتون مندرجہ ذیل سے خالی نہوگی اول بیان
صفات الہی یعنے اللہ ایک ہی اور قادر ہی اور قدوس ہے اور عادل ہے اور سوائے اسکے اور صفات
کمالیہ و عظیم پہہ کہ اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور نقص سے منزہ ہی مثلاً حادث ہونا یا عاجز ہونا
یا جاہل ہونا یا ظالم ہونا یا کسی مخلوق سے تکلیف اُٹھانا وغیرہ ان سب سے خداوند کی ذات پاک ہے
دوسرے خالص توحید کی تعلیم کرنا اور شرک سے منع کرنا بالخصوص تثلیث سے کہ وہ بھی شرک کا ایک
شعبہ ہے تیسرے ذکر انبیا کرام اور اُنکا شرک اور کفر اور ذنب اور عصیان سے پاک ہونا پانچوین
انبیا پر ایمان لانے اُنکی تعریف چھٹے جو انبیاء سے منکر ہوئے اُنکی بُرائی ساتوین تمام
انبیا پر ایمان لانے کی تاکید آٹھوین ایمانداروں سے اس بات کا وعدہ کہ انجام کار منکرون پر
غالب ہونگے نوین قیامت کا بیان اور اُسروز اعمالونکی جزا اور سزا ملنے کا ذکر دسوین
ایمانداروں کی عیش و عشرت کا بیان اور بے ایمانون کی مصیبت اور تکلیف کا ذکر گیارہوین دنیا کی
بےثباتی اور اُسکے بے ثبات اور فانی ہونے کا ذکر بارہوین آخرت کی خوبی اور اُسکے ثبات
اور غیر فانی ہونیکا ذکر تیرہوین حلال اور حرام کا بیان چودہوین تدبیر منزل کے احکام پندرہوین
سیاست مدن کے قواعد سولہوین اللہ اور اہل اللہ کی محبت کی ترغیب سترہوین اُن اشیا کا بیان
جو دور لیجانے ہین قرب الی اللہ کا اٹھارہوین بُرے لوگون کی صحبت سے منع کرنا اُنیسوین
تاکید اس بات کی کہ جتنی عبادات ہین سب مین نیت خالص چاہیے بیسوین ربا اور مکاری کی
سخت مناہی اور کرنیوالونپر تہدید اکیسوین تہذیب اخلاق کی تاکید بائیسوین اخلاق ذمیمہ پر
تہدید تئیسوین اخلاق حسنہ کی تعریف چوبیسوین بُرے اخلاق کی بُرائی پچیسوین اللہ سے
ڈرنے کی نصیحت چھبیسوین اللہ کے ذکر اور اُسکی عبادت کی ترغیب و تحریص - یہہ مضامین قرانی
تعلیم کے ہین انمین کوئی مضمون عمداً یا نقلاً بُرا نہین ہے اگر یہی مضمون بُرے ہونگے تو پھر اچھا کونسا

Marfat.com

مضمون ہوگا ہان جن لوگون کے نزدیک مضامین مسطورالذیل عمدہ ہین وہ قران مجید کی مضامین
کو کیونکر اچھا کہینگے وہ مضامین یہہ ہین اول فلان نبی نے اپنی بیٹی سے زناہ کیا نعوذ باللہ منہا
دویم فلان نبی نے پرائی جورو سے زناہ کیا اور اوسکے خاوند کو حیلہ سے مروا ڈالا - سویم فلان نبی نے
بیچڑا پوجا - چہارم - فلان نبی آخر مین مرتد ہوگیا - پنجم فلان نبی نے اللہ پر افترا کیا اور ایک نبی کو دہوکہ
دیا - ششم اکثر انبیا اولاد زناہ سے ہین - ہفتم - فلان نبی تین روپیہ کی لالچ سے مرتد ہوگیا -
ہشتم اللہ تعالے جنین بنکر نو مہینے تک حضرت مریم کے پیٹ مین رہا اور وہان حیض کا خون پیتا رہا
اور پہر ایک نجس مقام سے خارج ہوا باینہمہ پہر بہی کسیطرح اُسکی قدّوسیت مین بٹا نہ لگا اور آخر کار
بڑی ذلت اور خواری سے مارا گیا اور وقت سولی کے چیختا اور چلاتا رہا اور پہر ملعون ہوکر جہنم
مین گیا نعوذ باللہ من ہذا الخرافات بہلا جن لوگون کے اوہان مین ایسے مضامین عالیہ سمائے
ہون وہ اگر قران کی تعلیم کو پسند نہ کرین تو بجا ہی اب مین اس بحث کو طول نہین دیتا اظہار الحق
اور معیار الحق مین بشرح وبسط مذکور ہے جسکا جی چاہے دیکہ لے اور جو جو خاص تعلیم پر کسینے اعتراض
کیا ہی اُسکا جواب علاوہ کتابون کے اخبار منشور محمدی بنگلور اور اخبار ناصر الاسلام اور مہر درخشان
دہلی مین چہپ گیا ہے اور سب سے بڑہکر یہہ امر ہے کہ خود علمائے مسیحی اہل یورپ نے اسکا جواب دیا ہی
جسکا جی چاہے کتاب مظاہر حق مصنفہ جانڈیون پورٹ صاحب عزہ کو ملاحظہ کرہی کہ اس عیسائی
نے اپنے پوادرکے اعتراضات کا کیسا جواب دیا ہی جب وہ اعتراضات ایسے لغو اور بیہودہ ہین کہ خود
علمائے مسیحی انکو بیہودہ سمجہتے ہین تو ہمین کیہہ ضرور ہی کہ اس مختصر رسالہ مین اُنکے جوابات
سے تعرض کرین - بیان اسباتکا کہ مضامین قران مجید توریت اور انجیل سے ماخوذ
نہین - دوسرے اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ توریت اور انجیل سے مضامین اخذ کرنا دو طرح
سے ہوسکتا ہے ایک تو یہہ کہ حضرت نے خود یہہ کتابین پڑہی ہون یا علمائے یہود اور نصارے
کی صحبت اُٹہاکر اُنسے مضامین سیکہے ہوتے اور تہوڑی صحبت مین بہی یہہ کام نہین ہوسکتا کیونکہ
قران مجید کے مضامین عالیہ ایسے نہین ہین کہ ایک اُمّی شخص تہوڑی سی صحبت مین سیکہہ لے اور یہہ

Marfat.com

دونون صورتین یہان مفقود ہین نہ تو حضرت نے توریت و انجیل پڑہی اور نہ کسی عالم کی صحبت اُٹہائی
اسکا ثبوت یہہ ہی کہ اگرچہ عیسائی اس امر مین متعصبانہ بہت کچہہ تقریرین کرتے ہین مگر اسقدر تو تسلیم
کرتے ہین کہ آنحضرت عبرانی اور یونانی نہین جانتے تہے اور نہ توریت اور انجیل پڑہی ہوئے تہی چنانچہ
فندر صاحب نے میزان الحق کے تیسری باب مین لکہا ہے - بیان اس بات کا کہ توریت و انجیل
کا عربی ترجمہ آنحضرت کے وقت مین نتہا - اور یہہ بہی وہم نہین ہو سکتا ہے کہ توریت اور
انجیل کے عربی تراجم سے مضامین قرآنی اخذ کئے ہون کیونکہ اُسوقت تک کسی عربی ترجمہ کا وجود
نہین پایا جاتا چنانچہ راڈویل صاحب مترجم قرآن صفحہ ۱۹ مقدمہ ترجمہ قران مین اسکی تصریح کرتے ہین
باقی رہی دوسری صورت یعنے صحبت سے حضرت نے یہہ مضامین سیکہے ہین سو یہہ بہی باطل ہے
اگرچہ عیسائی اسکا اتہام کرتے ہین اور عجیب عجیب بے بنیاد تقریرین اسکے ثبوت مین لاتے ہین مگر
حقیقت مین سوائے تعصب اور تعنت کے کچہہ اسکا ثبوت نہین ہے - پادری فندر صاحب میزان الحق
کے تیسرے باب کی تیسری فصل مین لکہتے ہین کہ حضرت اپنے چچا ابوطالب کے ساتہہ تجارت کے لیئے
ملک شام کو گئے اور پہر تنہا بہی کئی مرتبہ گئے الخ - مین کہتا ہون کہ یہہ تو پادری صاحب کا اتہام ہے
کہ آنحضرت کئی مرتبہ تنہا ملک شام کو گئے ہے کتب سیر مین صرف دوبار ملک شام مین آنا جانا لکہا ہے
ایک بار تو آپ ابوطالب کے ساتہہ گئے تہے اور بقول صحیح آپ اُسوقت ۹ برس کے تہے اور دوبارہ
میسرہ کے ساتہہ آپ تجارت کے لیئے گئے اور جلد واپس آگئے چنانچہ اُڈوارڈ گبن صاحب نے تاریخ روم
باب پچاس مین اسکی تصریح کی ہے کہ بہلا ایسی عمدہ تعلیم اس سفر مین کیونکر ممکن تہی وہ موٴرخ
یہہ بہی لکہتا ہے کہ اگر اس قسم کی تلاش اور تفتیش کا قصد بہی کیا ہوگا تو سریانی زبان کی عدم واقفیت
ضرور اسکی مانع ہوئی ہوگی - باقی رہا عرب کے یہودی اور عیسائی وہ اس قابل کہان تہے کہ
یہہ عمدہ تعلیم اور عالی مضامین اُن سے اخذ کئے جاتے اور یہہ براہین اثبات توحید اور ابطال
تثلیث اور تہذیب اخلاق وغیرہ اُنکے خواب مین بہی نہ تہے واشنگن ارونگ لکہتا ہے کہ جو مذہب
اُنہون نے (یعنے حضرت نے) سکہلایا وہ بعض مسیحیون کے مذہب سے بہت اچہا تہا پادری عماد الدین

Marfat.com

صاحب فی بہی ایسا ہی ادعا کیا ہے مگر خدا کی فضل سے سوائے زبان درازی کے اور کچھہ نہو سکا تحقیق الایمان
کے صفحہ ۹۳ مین لکھتے ہین کہ عرب کے لوگون نے آنحضرت کی عہد مین جب دیکھا کہ توریت اور انجیل
کے مضامین نکالکر قرآن مین لکھے جاتے ہین تو شور و غل مچایا ۔
مین کہتا ہون کہ لعنت اللہ علے الکاذبین کون کہتا ہے کہ عرب نے یہہ امر دیکھکر شور و غل مچایا
اگر پادری صاحب کی پاس ثبوت اس دعوی لاطائل کیواسطے کوئی سند ہو تو پیش کرین حاشا وکلا
کوئی سند اُنکے پاس اس دعوی کے اثبات کے واسطے نہین ہی یہہ محض اُنکا افتراء ہی اور اُنکا یہہ
کہنا کہ اس بات کا قرآن کی آیت مین ذکر ہی یہہ محض تصور فہم یا فریب ہی ہے اور آیت مین تو
بعض عرب کی لوگون کے وہم کا رد ہی غرض یہہ ہی کہ جب کفار نے دیکھا کہ یہہ ایک شخص اُمی محض ہمیز
لوگون مین رہا اسی ملک مین نشو و نما پائی پھر اُسکی تعلیم ایسی کہ عقل حیران ہوتی ہے تہذیب اخلاق
ہے تو ایسی ہے تدبیر منزل ہی تو ایسی ہے لطف یہہ کہ مضامین عالیہ کس عمدہ پیرایہ مین ادا
ہوتے ہین اور کن الفاظ فصیحہ اور عبارات نفیسہ کی ساتھہ بیان ہوتے ہین کہ باوجود ہمارے
اس کمال کے ہمکو جواب سے عاجز کردیا ہے فاتوا بسورۃ من مثلہ لاؤ اسکی مثال
ایک سورت ۔ جب منکرین نے یہہ خیال کیا تو سوچی کہ اب کچھہ بات بنانی چاہیئے اُسوقت
یہہ حیلہ روئیہ نکالا کہ کسی سے یہہ سیکھہ لیتے ہین غرض یہہ ہی کہ یہہ صرف اُنکا وہم فاسد اور گمان
کاسد تھا نہ یہہ امر کہ کچھہ دیکھکر اُن لوگون نے کہا چنانچہ اسوقت مین بھی یہہ امر رائج ہی کہ اگر
کوئی شخص جسکو ہم اپنے نزدیک کم لیاقت سمجھتے ہین کوئی تقریر یا تحریر عمدہ کرے تو اکثر
لوگو نکا گمان یہی ہوتا ہے کہ یہہ تقریر یا یہہ تحریر اس شخص کی نہین کسی سے سیکھہ آیا ہی اگرچہ
کسی نے اُسکو سیکھتے نہین دیکھا مگر ظاہر دیکھہ کے لوگ ایسا گمان کرتے ہین بھلا غور تو کرو کہ
یہان حضرت بہ ندائے بلیغ کہہ رہے تھے فاتوا بسورۃ من مثلہ ولو کان بعضکم لبعض
ظھیرا اگرچہ بعض تمہارا بعض کا مددگار رہو لیکن تم لے آؤ اسکی مثال ایک سورت اسمین
تصدیق اور تکذیب کا مدار تھا اور پھر یہہ بھی کہدیا کہ تم سے ہرگز نہوگا اگر یہہ سب دعوی

Marfat.com

آپکو کسی اہل عرب وغیرہ کی تعلیم کے بھروسہ پر تہی تو بہت سہل بات تہی کہ منکرین بہی اوسی کی استعانت سے معارضہ کرتے خیال کرنے کا مقام ہی کہ تمام اہل فرنگ حضرت سرور عالم کی عقل و دانش کے قائل ہین اور بہت بڑا عاقل و دانا سمجھتے ہین پہر بہلا ایسا عاقل کہ جسکی عقل کو دیکہکر بڑی بڑی عقلا دنگ رہتے ہون کسی لوہار یا بڑہئی یا کسی غلام کے بھروسہ پر ایسا بڑا دعوے اس زور شور کے ساتہہ کری کسیکے قیاس مین یہہ بات آسکتی ہے ہرگز نہین ہرگز نہین عاقل کو تو اپنی بات کا بڑا خیال ہوتا ہے کہ ایسا نہو میری بات لغو ہو جاوے جو منصف اسمین غور کریگا وہ یقین کریگا کہ ایسا عظیم دعوی بغیر تائید الٰہی نہین ہو سکتا علاوہ اسکے جن تفسیرونکی عبارت پادری صاحب نے نقل کی ہے اُنمین یہہ بہی تو لکہا ہے کہ جس شخص کی تعلیم کا وہ گمان کرتے تہی وہ بہی اسلام لے آیا تہا اب دیکہیے کہ اگر یہہ دعوی اُسکی تعلیم پر ہوتے تو وہ کیونکر اُنہین پر ایمان لاتا کیا اُسکے کہنے کو گنجایش نہ تہی کہ حضرت سے کہتا کہ تم یہہ کیسا دعوی کرتے ہو تمہین تو مینے تعلیم کیا ہی اور ایک بات اور بہی سوچنے کے لائق ہے کہ جو شخص آپکو تعلیم کیا کرتا تہا اور اوسکی ایسی عمدہ تعلیم تہی جیسے کہ قران مین درج ہے تو ضرور ہی کہ اُسکے پاس اور لوگ بہی حصول تعلیم کے لیئے آتے ہونگے اور دور دور اُسکا شہرہ ہوگا اور لوگون نے حضرت کو تعلیم پاتے دیکہا ہوگا کیونکہ یہہ تو عادت روزگار کے خلاف ہی کہ ایسا معلم صاحب کمال مشہور نہو اور اوسکے ارشد تلامذہ کا لوگونکی زبانون پر تذکرہ نہو اور یہہ بہی ضرور ہی کہ ایسے صاحب کمال کا اور بہی کوئی شاگرد ہوگا جسکی شہرت اور خوبی تعلیم مثل حضرت کے ہوگی مگر اُنمین سے تو کسی کا نشان بہی نہین ملتا نہ اُس معلم کو کوئی جانتا ہی نہ اُسکے درس اور تدریس کا کوئی ذکر کرتا ہے اور نہ کوئی حضرت کا تعلیم پانا بچشم دید بیان کرتا ہی اور نہ کسی اُسکے شاگرد کا پتہ ملتا ہے جبان باتونکا ثبوت نہوا تو خلاف عقل ہی کہ حضرت نے کسی سے سیکہکر تعلیم دی ہو۔ **تصریح دلیل سوئم** - باوجود اس امر کے کہ بائبل مین بہت کچہہ خرابیان ہوگئین مگر اب بہی ہمارے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نشارت جس صراحت کے ساتہہ پائی جاتی ہے کسی دوسرے نبی کے نہین پائی جاتی یہانتک

Marfat.com

کہ بعض بشارتون مین آپکا نام و نشان اور آپکا لقب تک بیان کردیا گیا ہی مگر مین اُس مخصوص
وہ بشارت بیان کرتا ہون کہ جس بشارت کی طرف اللہ تعالے نے اپنی پاک کلام قران مجید مین
اشارہ کیا ہے سورہ صف مین فرمایا ہی واذ قال عیسی ابن مریم یابنی اسرائیل انی
رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰیۃ ومبشرا برسول
یاتی من بعدی اسمہ احمد اور جب کہا عیسے بیٹے مریم نے کہ اے بنی اسرائیل بیشک مین
رسول ہون اللہ کا تمہاری طرف سچ بتانیوالا اُس چیز کو کہ پہلے مجھسے ہی یعنے توریت اور
خوشخبری دینیوالا ہون ایک رسول کی کہ میرے بعد آویگا نام اُسکا احمد ہی - یہہ وہ بشارت
ہی کہ جسکو یوحنا نے اپنی تاریخ مین جسے انجیل یوحنا کہتے ہین باب ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ مین نقل کیا ہی
عربی تراجم جو ۱۸۳۱ء و ۱۸۳۱ء و ۱۸۴۴ء مین لندن دارالخلافہ انگلستان مین چھپے ہین
چودہ باب ۱۶ ورس ۱ سطر چہرے - وانا اطلب من الاب فیعطیکم فارقلیط آخری
لیثبت معکم الی الابد اور اسی طرح اُس موعود کو تراجم مذکورہ مین باب ۱۵ ورس
۲۶ - اور باب ۱۶ ورس ۷ مین بلفظ فارقلیط تعبیر کیا ہے اور ترجمہ فارسی ۱۸۴۱ء مین ایسا ہی
ہے مگر بعض اردو تراجم مین اسطرح ہے نسخہ ۱۸۱۰ء - ۱۶ - اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینیوالا
بھیجیگا - اب ہم کہتے ہین کہ فارقلیط ترجمہ ہی لفظ احمد کا اور یہہ بشارت ہماری آنحضرت کی ہی
اور عیسائی کہتے ہین کہ یہہ خبر اُس روح کی ہے جو حواریون پر بعد عروج حضرت مسیح کے مثل
چنگاریون کے اُترے ہین اس امر مین دو بحثین قائم کرتا ہون - بحث اول مین تو ثبوت
اس امر کا ہی کہ یہہ بشارت حضرت خاتم الرسل احمد مجتبی علیہ الصلوۃ والسلام والثنا کی ہی - اور
بحث دوم مین جواب ہی اُن شبہات کا جنہین عیسائی بطور معارضہ پیش کرتے ہین - بحث
اول مین دو امر ہین - امر اول تحقیق لفظ مین گاڈفری ہگنس اپنی کتاب کے صفحہ ۱۷۰ مین لکھتا
ہے کہ یہہ لفظ سریانی یا خالدیہ یا عربی ہے اور اسکے معنے ستودہ کے ہین جو بعینہ ترجمہ ہی احمد کا
اور یونانی مین بجائے اس لفظ کے پیری کلیوطاس یا پارکلیطاس ہے لفظ اول بعینہ ترجمہ ہے

Marfat.com

لفظ احمد کا اور یہی صحیح ہے پہلے امر کا بیان یہ ہی کہ سر ولیم میور صاحب نے تاریخ محمدی کی جلد ۲ باب
صفحہ ۳۱۲ کے حاشیہ پر لفظ احمد کی نسبت لکھا ہی کہ لفظ محمد کا ایک دوسرا صیغہ ہی اور اُسکے معنے بھی سیطرح
ستایش کردہ شدہ کے ہین دیکھو یوحنا باب ۱۶ ورس جہان بعضے ناقص یا اپنی مطلب کے لیئے منتخب کیئے
ہوئے ترجمہ مین بجائے پارا کلیطاس کے پیری کلیوطاس لکھا گیا ہوگا اور جلد اول کے صفحہ ۱۰ مین لکھا ہے کہ
کسی قدیم ترجمہ مین غلطی کی راہ سے لفظ احمد بجائے تسلی دینے والے کے یعنے لفظ پیری کلیوطاس
بجائے پارا کلیطاس کے آگیا ہوگا الخ اور مترجم قران راڈویل صاحب سورہ والصافات کے حاشیہ پر
لکھتے ہین کہ محمد نے سنا ہوگا کہ عیسیٰ نے پیری کلیطاس کے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا غالباً اس خطاب کو
اُنہون نے لہجہ کی مشابہت سے پیری کلیوطاس سمجھ کے اپنے نام محمد کی طرف منسوب کیا اور اس نام
کا بھی وہی مصدر اور وہی معنے ہین جو احمد کے ہین اور یہہ بھی اسمائے نبی مین سے ہے (انتہے)
اور گاڈفری ہگینس صاحب بھی کتاب کے دفعہ ۱۵ وغیرہ مین لکھتا ہے کہ پیری کلیوطاس کے معنے
محمود اور ممتاز کے ہین جو عربی لغت مین محمد کے معنے ہین (انتہے) ان علمائے مسیحی کے اقوال سے ثابت
ہوا کہ پیری کلیوطاس اور احمد کے ایک ہی معنے ہین اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ بعض نسخون مین
پیری کلیوطاس ہے وہی صحیح ہے اور جن نسخونمین پارا کلیطاس ہے اُنمین یا تو سہواً غلطی
ہوئی ہے یا بسبب تشابہ لفظ کے کاتب ہی بجائے پیری کلیوطاس کے پارا کلیطاس لکھا گیا یا قصداً
تحریف کی گئی اور اسی تحریف کے چھپانے کو قدیم نسخہ غارت کردیے گئے۔ ہگینس اپنی کتاب کی دفعہ ۱۵
مین لکھتا ہی کہ تحریرات دستی کے غارت ہونے کا انکار نہین ہو سکتا اور یہہ وہ بات ہی کہ جسکی نسبت جواب
باصواب دینا مشکل ہے قدیم کتابونکی نسبت تو یہہ ہے کہ چوتھی صدی سے قبل کا کوئی نسخہ بھی نہین
ملتا (انتہے) اور ایسا ہی دفعہ ۱۶۱ مین لکھتا ہے اور ہماری دعوی کی ایک قوی سند یہہ ہے کہ
سنٹ جیروم نے چوتھی صدی مین جو لاطینی ترجمہ کیا ہے اور عہد جدید کو ترجمہ کا ماخذ ایک
اور ترجمہ ہے جو قدیم اطالیہ کہلاتا ہے اُسمین پیری کلیوطاس ہے نہ پارا کلیطاس۔ اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ اُس قدیم ترجمہ مین بھی پیری کلیوطاس تھا جس سے جیروم نے نقل کیا۔ امر دویم مین

Marfat.com

بیان اُن وجوہ کا ہی جن سے ثابت ہوجاوی کہ یہہ بشارت حضرت سرور عالم کی ہی اُن چنگاریون
کی خبر نہین ہے جنکا ذکر اعمال کے باب ۲ مین ہے مگر قبل اس بیان کے ایک مقدمہ لکھا جاتا ہے
اُسکو بگوش ہوش سننا چاہیئے وہ یہہ ہے کہ قبل ظہور حضرت سرور عالم کے بعض نے یہہ دعوی کیا تہا
کہ حضرت مسیح نے جس فارقلیط کا وعدہ کیا تہا وہ مین ہی ہون مثلاً مانٹی نس عیسائی نے دوسری
صدی مین یہہ دعوی کیا کہ مین وہی فارقلیط موعود ہون اور یہہ شخص نہایت مرتاض اور متقی تہا
اسلیئے بہت لوگون نے اسکا اتباع کیا چنانچہ سر ولیم میور صاحب نے تاریخ کلیسیا کے باب ۳ قسم دوم
مین اسکا ذکر کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ لوگونکو فارقلیط کا انتظار تہا ورنہ کیون اُسکے معتقد
ہوجاتے بلکہ حضرت سرور عالم کے وقت تک انتظار رہا چنانچہ صاحب لب التواریخ لکھتا ہی کہ محمد کے
وقت مین یہودیون اور مسیحون کو ایک نبی کے آنے کا انتظار تہا اس سبب سے محمد کو بہت کچھہ نفع
حاصل ہوا کیونکہ جسکے وہ منتظر تہے وہی ہونے کا آپنے دعوی کیا (انتہے) واقعی یہہ امر بہت
صحیح ہے کیونکہ بہتا عیسائی اور یہودی آنحضرت پر ایمان لائے اگر بموجب اپنی کتاب کے حضرت مسیح
کو خاتم النبیین سمجہتے تو کیون ایمان لاتے دیکہیئے نجاشی بادشاہ حبش کا حضرت کا نامہ پہونچتہی ہی
ایمان لایا اور جارود ابن العلا جو ایک علمائے مسیحی مین سے ہی ایمان لایا اور کہا کہ مینے آپکی تعریف اور
بشارت انجیل مین پائی ہے۔

مین کہتا ہون کہ اگر مطابق تحقیق سابق کے لحاظ کیا جاوی کہ جسکی خبر حضرت مسیح نے دی تہی وہ لفظ
یونانی مین پیری کلیوطاس ہے جو بعینہ ترجمہ ہی احمد کا تب تو نہایت ظاہر ہے کہ یہہ حضرت کی بشارت
ہی اور اس سے بڑہ کر اور کیا پیش خبری ہوگی کہ نام کی تصریح کر دی گئی اور اگر یہہ بہی تسلیم کیا جائے
کہ یہہ لفظ پارا کلیطاس ہے جسکے معنے تسلی دہندہ یا معلم یا مالک کے ہین یعنے تمامتر الاخذ کی بہی
کا (گاد فری ہگنس دفعہ ۱۶۶) یا وکیل یا شافع کے ہین تو بہی ہماری کچھہ مضر نہوگا بلکہ یہہ سب الفاظ
ہمارے حضرت پر صادق آتے ہین اور پہر بہی بوجوہ چنداس خبر کے مصداق آنحضرت ہی ٹہرتے ہین
نہ وہ چنگاریان جو حواریون پر نازل ہوئی تہین اب مین اسکے ثبوت مین چند وجہین پیش کرتا ہون۔

Marfat.com

وجہہ اول - حضرت مسیح فرماتے ہین کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا کہ وہ تمہین دوسرا تسلی دینے
والا بخشیگا اور مطابق اہل تثلیث کے روح القدس اور حضرت مسیح بلکہ خدا ایک ہی ہین دو نہین پہر
اسکے کچہہ معنے نہونگے کہ دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا البتہ ہمارے حضرت پر بے تکلف یہہ عبارت
جمتی ہے - وجہہ دوم - یوحنا ۱۴/۲۶ مین ہے کہ وہ تمہین سب چیزین سکہلائے گا اور سب
باتین یاد دلائیگا - یہہ فقرہ بہی حواریون کے اُس فیض معہود پر نہین جمتا کیونکہ کسی عہد جدید کے
رسالہ سے ثابت نہین ہوتا کہ حواری حضرت مسیح کی باتین بہول گئے تہے اور بعد آنے روح کے یاد آگئین
اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ شخص موعود ایسا ہوگا کہ جو باتین عیسائی بہول گئے ہون اُنہین تعلیم
کرے اور جو کچہہ اُنکے مذہب مین بباعث بے احتیاطی اور امتداد زمان کے کفر اور شرک اور بدعات مل گئے ہون اُنہین
بیان کردے یہہ بات ہمارے حضرت پر خوب صادق آتی ہے کیونکہ جب حضرت پیدا ہوئے تو تمام دنیا مین
کیسا ظلم اور جہل اور کفر پہیلا ہوا تہا اور عیسائیون کے فرقے خراب ہو رہے تہے توحید کی جگہہ تثلیث شامل
کردی گئی کوئی حضرت مسیح کو خدا کہنے لگا کوئی حضرت مریم کو سجدہ کرنے لگا کوئی حضرت موسی وغیرہ کو
چور و بٹ مار بتانے لگا وغیر ذالک من الخرافات - غرض کہ بہت باتین جو حضرت مسیح نے کہی تہین عیسائی
بہول گئے تہے ہمارے حضرت نے یاد دلائین اور یہہ خطاب حضرت مسیح کا عام ہے خاص حواریون سے نہین ہے
چنانچہ اسکا بیان آئندہ آتا ہے - وجہہ سیوم - حضرت مسیح فرماتے ہین کہ مینے تمہین اُسکے واقعہ ہونے سے
پیشتر کہا تہا کہ تم ایمان لاؤ (۱۴/۲۹) اس فقرہ سے بہی اظہر من الشمس ہے کہ یہہ خبر روح معہود کی نہین ہے
کیونکہ حضرت مسیح نے خبر دینے کی حکمت یہہ بیان کی کہ بعد اُسکے تم ایمان لاؤ اس سے معلوم ہوا کہ وہ آنیوالی
ایسی چیز ہے کہ بعد آنیکے لوگ اُسمین شک کر سکتے ہین اور اس امر کا احتمال ہے کہ بعد اُسکے ظہور کے لوگ
اُسپر یقین نہ کرین اور یہہ امر اُس روح پر صادق نہین آتا جو حواریون پر نازل ہوئی کیونکہ جس شخص پر
فیضان الہی ہوا اور روح القدس اُتری اُس شخص کو کسی طرح اسمین شک نہین ہو سکتا ورنہ لازم آتا ہے
کہ انبیاء کو اپنی نبوت کا یقین نہو اور تمام کارخانہ نبوت درہم برہم ہو جائے اور خاصکر اُس شخص پر فیض ہو
جو پہلے بہی اُسکی چاشنی چکہہ چکا ہو علاوہ اسکے انپر تو روح القدس پہلے ہی اُتر چکی تہی اور وہ ایمان لا چکے تہے

Marfat.com

پہر اس کہنے کے کیا معنے ہین کہ مین اُسکے واقعہ ہونے سے پہلے خبر دیتا ہون تاکہ بعد واقعہ ہونیکے ایمان
لاؤ۔ وجہہ چہارم۔ حضرت مسیح فرماتے ہین کہ وہ میری گواہی دیگا (۱۵/۲۶) یہہ فقرہ بہی اُس
روح پر کسیوجہ سے نہین جمتا اول یہہ کہ حضرت مسیح اُسکو اپنا شاہد قرار دیتے ہین اور شاہد کے لیئے یہہ امر
ضرور ہی کہ خارج مین موجود ہو تاکہ شہادت قابل اعتبار ہو اور روح القدس تو خارج مین موجود ہے
پس وہ شاہد کس طور پر ہو سکتی ہے دوسری یہہ کہ اُسنے کسی کے روبرو گواہی نہین دی جن حواریون پر
نازل ہوئی تہی اُنکو تو شہادت کی کچہہ حاجت نہ تہی کیونکہ حواری تو خوب حضرت مسیح کو جانتے تہے اُنہین
شہادت کی کیا حاجت تہی البتہ منکرون کو حاجت تہی تو اُنکے روبرو اُسنے شہادت نہین دی۔ تیسری یہہ کہ اُسوقت کے منکرون کے
روبرو شہادت محض بیکار تہی کیونکہ جن لوگون نے حضرت مسیح کو دیکہا اور اُنکے معجزات کو بچشم خود معائنہ
کیا اور پہر ایمان نہ لائے تو بہلا وہ لوگ چنگاریون کو دیکہکر یا جو ایک شے غیر محسوس جواہریون مین جلجل
کی ہوئی تہی اُسکی شہادت کب تسلیم کرینگے اُنکے روبرو ایسی شہادت کیا مفید ٹہر سکتی ہے جسمین وہ لوگ
بیس طرح کے احتمال اور اشکال تکذیب کے لیئے نکال سکتے تہے یہہ امر نہایت عقل سے بعید ہی چوتہے یہہ کہ یہ
قرینہ لاحقہ بہی اسی بات پر دلالت کرتا ہی کہ وہ روح القدس معہود نہو وہ یہہ ہی کہ ورس ۲۰ مین ہے
کہ اور تم بہی گواہی دوگی۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ فارقلیط کے اور حواریون کی دو گواہی ہونی
چاہیئن اب اگر روح القدس مراد لین تو ہرگز اسپر یہہ بات صادق نہین آتی کیونکہ وہ روح تو حواریون
مین حلول کر گئی تہی اُس روح کا گواہی دینا بعینہ حواریون کی شہادت ہی البتہ ہماری حضرت محمد آل اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر بی تکلف صادق آتی ہے کہ بعد مدت دراز کے جب وہ لوگ نہ رہی اور صدہا برس
گذر گئے لوگونکی طبیعتین پلٹ گئین اُسوقت حضرت نے مسیح کی شہادت دی اور اُنکو نبی برحق فرمایا اور
یہودیون کے الزام سے بچایا اور حواریون کی شہادت تو ایک جداگانہ امر تہی اور فارقلیط کی شہادت تو
ایک جداگانہ تہی اور جو وصف شاہد مین ہونا ضرور ہی یعنے خارج مین موجود ہونا یہہ بہی حضرت مین پایا
جاتا تہا۔ وجہہ پنجم۔ گاڈفری ہیگنس اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰۴ مین لکہتا ہے کہ قوانین دینیہ کی کتاب
مین کہین نہین پایا جاتا کہ یہہ زبانہای آنجیل جن سے سب زبانین بولنے کی طاقت عطا ہوئی

Marfat.com

تہی تشفی دہندہ موعود ہوا اور جو ایسا ہوتا تو ضرور کتاب مذکور مین ہوتا اور دفعہ ۱۶۱ مین بیان کرتا ہے کہ حواریون کے قوانین اور خود عیسائیونکی کتاب سے کسیطرح نہین پایا جاتا کہ روح القدس کا حواریون نہین آجانا تشفی دہندہ موعود کا آنا ہوا اور صرف زبان سے ایسی دعوی کی تصدیق نہین ہوسکتی

وجہ ششم - حضرت مسیح فرماتے ہین کہ تمہارے لیئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہی کیونکہ اگر مین نہ جاؤن تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آئے گا (۱۶/۷) یہان حضرت مسیح اُسکے آنیکو موقوف کرتے ہین اپنے جانے پر - اس سے معلوم ہوا کہ وہ آنیوالا ایک ایسی شے ہی کہ جب یہہ مقولہ حضرت مسیح نے فرمایا اُسوقتتک وہ نہ آیا تہا اور روح القدس تو حضرت مسیح کے پیشتر اور حضرت مسیح کے وقت نازل ہوئی تہی اور حواری بہی اُس سے معمور ہو چکی تہی اور حضرت مسیح کا وقت ہونا بعینہ روح القدس کا ہونا ہی کیونکہ مطابق عقیدہ اہل تثلیث کے دونون مین اتحاد ہی جب روح القدس اُسوقت مین موجود تہی اور حواری اُسکے فیض سے معمور تہی تو پہر اُسکے کیا معنے کہ میرا جانا تمہارے لیئے فائدہ ہے اور اگر اسی روح کے آنیکا فائدہ ہے تو پہر اُنکا کیا فائدہ ہے کیونکہ وہ تو ایک ایسی شے ہی جو پہلے سے بہی اُنکو حاصل تہی اور اس قول کے کیا معنے ہونگے کہ اگر مین نہ جاؤن تو وہ روح القدس نہ آئیگا جب ایک شے خود موجود تہی تو اُسکے آنیکو کسی امر پر مشروط کرنا کیسی نادانی ہے - غرضکہ ہمارے حضرت پر یہہ امر بے تکلف صادق آتا ہے کہ اُنکا آنا حضرت مسیح کے جانے پر موقوف تہا آنحضرت کے آنیکے بعد کیسا فائدہ ہوا کہ ایک عالم نور ہدایت سے منور ہو گیا اور عیسائیونکو یہودیون کے کس دار و گیر سے چہوڑایا اگر کوئی کہی کہ حواریونکو تو کچہہ فائدہ نہوا اُسکا یہہ جواب ہی کہ ہم پہلے کہہ آئے ہین اور بعد بہی ذکر آئیگا کہ ہرگز مسیح کا خطاب عام لوگون سے ہی خاص حواری ہی مخاطب نہین یہانتک کہ جتنی وجہین مینے بیان کی ہین اُنمین سے کسیکا جواب عیسائیون کے رسالونمین آجتک میری نظر سے نہین گذرا البتہ پادری فنڈر صاحب نے چہٹی وجہ کے ایک جز کا جواب میزان الحق کے باب ۳ فصل ۱ مین اسطرح دیا ہی کہ روح القدس پہلے بہی آچکا تہا مگر اس وعدہ سے مراد ایک خاص طور اور کمال کے ساتہہ آنا مراد ہی جس طور کے ساتہہ کبہی کسی نبی پر نازل نہین ہوئی مگر پادری صاحب کا یہہ جواب اہل دانش کے نزدیک ہرگز قابل سماعت نہین کیونکہ اول تو کئی

Marfat.com

وجہین جو پیشتر بیان ہولین اور آیندہ اور بیان ہونگی وہ اس توجیہ کی معارض ہین دوسرے پادری
صاحب کا یہہ کہنا کہ اس کمال کے ساتھہ کسی نبی پر نازل نہین ہوئی ہمارے نزدیک محض لغو اور دعوی بلا
دلیل ہے علاوہ اسکے تقریر سے لازم آتا ہے کہ حضرت مسیح پر جو بعد بپتسما لینے کے جو روح القدس
نازل ہوئی تھی وہ بھی کمال کے ساتھہ نہوئی تھی کیونکہ پادریصاحب کی تقریر سے صاف ثابت ہوتا
ہے کہ جس کمال کے ساتھہ اُترنے کا وعدہ ہے اُس کمال کے ساتھہ کبھی نازل نہین ہوئی تو اس صورت
مین چاہیئے کہ حواریون کا مرتبہ حضرت مسیح سے بڑہجائے تیسری یہہ کہ مطلق خاص طور کا آنا تو مراد نہین
ہوسکتا بلکہ اس طور کا آنا مراد ہوسکتا ہے کہ کچھہ اُنکے مفید بھی ہو کیونکہ حضرت مسیح کہہ رہے ہین کہ تمہارے
لیئے میرا جانا مفید ہے اب مین کہتا ہون کہ جسوقت حضرت مسیح جو عین روح القدس ہین اور اُسکا فیض
عنایت کرنیوالے خود موجود ہین اور اونکی تعلیم کر رہے ہین پھر اس طور سے بڑھکر اور کون طور ہوگا
جو اُنکے مفید ہوگا خیال کرنے کا مقام ہے کہ یہہ کیسی بیہودہ بات ہے کہ جب حواریون کے پاس دو اقنوم
خدا کے جنہین دو حصہ کہنا چاہیئے موجود ہون اسوقت تو اُنکو کچھہ مفید نہون اور جب صرف ایک اقنوم
اُنکے پاس آوے تو مفید ہو یہہ عجیب بات ہے جبتک روح القدس مع اقنوم ثانی کے نازل ہوکر نہین رہتے
تو یہہ نزول اور رہنا ناقص طور کا ہوا اور جو صرف روح القدس نازل ہوکر اُنکے پاس رہے تو یہہ نزول
کمال کے ساتھہ ہوا - ان ہذا لشیئی عجاب ماشاء اللہ پادریصاحب کی کیا توجیہین ہوتی ہین گویا کشت
زعفران ہے طفل مکتب بھی دیکھکر سنکر خوش ہوتے ہین ایسے جوابونکو عماد الدین کہتے ہین کہ خدا صاحب
نے جواب شافی لکھدیا ہے اگر جواب اسی کا نام ہے تو تثلیث کی تمام شد - وجہہ ہفتم - حضرت مسیح فرماتے
ہین کہ بہت سی باتین ہین کہ مین تمہین کہون پھر تم اب اونکی برداشت نہین کر سکتے (۱۲/۱۶) یوحنا
یہہ فقرہ بھی روح القدس پر صادق نہین آتا کیونکہ اُسنے کوئی حکم ایسا نہین بتایا جس حکم کے اُٹھانے
کی طاقت حواری پہلے بھی نہین رکھتے تھے اور پھر فرمایا کہ وہ اپنی نہ کہیگے لیکن جو سنیگے سو کہینگے
یہہ صفت صاف ہمارے حضرت کی ہے اللہ تعالے مطابق اسکے قرآن مجید مین فرماتا ہے وما ینطق
عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اور نہین کہتا کچھہ اپنی خواہش سے مگر جو اللہ

Marfat.com

کی طرف سے وحی کیجاتی ہے اور مطابق عقائد اہل تثلیث کے یہہ نہایت منافی ہی کیونکہ انکے نزدیک تو روح القدس عین خدا ہی پہر اسکے کیا معنے کہ وہ اپنی نہ کہیگا جب وہ خود خدا ہوا تو اپنی نہ کہیگا تو اور کسکی کہے گا۔

بحث دویم۔ اس بحث مین عیسائیونکی شبہات کا جواب ہی۔ عیسائی اس بشارت پر چار شبہہ کرتے ہین۔ شبہہ اول۔ فارقلیط کی تفسیر مین روح القدس اور روح حق آیا ہی اور یہہ دو نام ہین اُسی اقنوم ثانی کے جو حواریونپر نازل ہوا اور محمد کسی مقام پر روح القدس اور روح الحق نہین کہلائی۔

جواب۔ قطع نظر اسبات کی کہ تفسیر روح القدس کی الحاقی ہے ہم یہہ کہتے ہین کہ معترض کو اُسوقت اس بات کی کہنے کی گنجایش ہو کہ روح القدس اور روح حق بمعنے پیغمبر نہ آیا ہو حالانکہ نامہ اول یوحنا باب ۴ ورس ۶ مین روح اللہ نسخہ عربیہ اور ورس ۶ مین روح الحق پیغمبر کو لکہا ہے اور ترجمہ اردو مطبوعہ مرزاپور ۱۸۷۰ء مین بجائی روح اللہ اور روح الحق کے اس مقام پر خدا کی روح اور سچائی کی روح لکہی ہے اور پادری فندر صاحب اپنی کتاب حل الاشکال اور مفتاح الاسرار مین لکہتے ہین کہ روح اللہ اور روح القدس اور روح الصدق کے ایک ہی معنے ہین پس جب روح اللہ بمعنے پیغمبر ہوا تو روح القدس اور روح الحق بہی پیغمبر ہو سکتا ہی اور معترض کا یہہ کہنا کہ محمد کبہی روح الحق نہین کہلائی محض غلط حضرت کا نام روح القدس بہی ہی اور روح الحق بہی حضرت کی بہت سی نام ہین انمین سے یہہ دو نام بہی ہین غرضکہ یہہ تفسیر بہی ہماری کچہہ مضر نہین بلکہ مفید ہی کیونکہ حضرت مسیح نی دو تین نام آنحضرت کی بیان فرمائی ایک احمد دوسرا روح القدس تیسرا روح الحق یا یون کہین کہ تین صفتین حضرت کی بیان کین۔ شبہہ دویم۔ فارقلیط کے حق مین کہا گیا تہا کہ وہ سب چیزین حواریون کو سکہلائیگا اور مسیح کی بات اونہین یاد دلائیگا اور ہمیشہ تمہاری ساتہہ رہے گا یہہ باتین محمد الرسول اللہ پر کیونکر صادق آسکتی ہین کیونکہ وہ تو پانسو برس بعد پیدا ہوئی پہر وہ حواریونکو مسیح کی باتین کیونکر یاد دلا سکتے ہین اور انکے ساتہہ کیونکر رہ سکتے ہین جواب یہہ سب توہمات باطلہ اور خیالات فاسدہ فرع ہین اسبات کی کہ اس خطاب کی مخاطب حواری ہون اور یہہ کچہہ ضرور نہین بلکہ جائز ہی کہ بعد کے

Marfat.com

لوگ ہون چنانچہ انجیل متی کے باب ۲۶ ورس ۶۴ مین حضرت مسیح کا خطاب کاہنونکی طرف اس طرح پر ہی کہ اب تم ابن آدم کو قادر مطلق کے داہنے ہاتہہ بیٹہے اور آسمان سے بادلو پر اُترتے دیکہوگے اب دیکہیے کہ اگر یہہ خطاب اُسوقت کے موجودہ لوگون سے تہا تو لازم آتا ہی کہ حضرت مسیح کا کلام جہوٹا ہو کیونکہ اٹہارہ سو برس سے زیادہ زمانہ گذر گیا لیکن ابتک اسکا ظہور نہوا جن لوگون سے دیکہنے کا وعدہ تہا اُنکا نام ونشان بہی باقی نہ رہا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح کبہی اپنے معاصرون سے خطاب کیا کرتے تہے اور اُنسے پہلے زمانہ کے لوگ مراد ہوتے تہے پس ایسے ہی اس بشارت مین ہے علاوہ اسکے ہم پوچہتے ہین کہ اگر یہہ خطاب خاص حواریون سے ہی تو چاہیے تہا کہ حواری ابتک زندہ رہتے اور کبہی نہ مرتے کیونکہ حضرت مسیح کہتے ہین کہ وہ ہمیشہ تمہارے ساتہہ رہیگا اور ظاہر ہی کہ اُس روح کا ہمیشہ ساتہہ رہنا موقوف ہے اسبات پر کہ حواری بہی زندہ رہین اور جب حواری نہ رہے تو روح کا ساتہہ رہنا بہی ثابت نہوا اسکے جواب مین پادری اسوقت کے عذر بدتر از گناہ پیش کرتے ہین کہ وہ روح ہم مین موجود ہی قطع نظر اسکے کہ جو علامتین صاحب روح القدس کی انجیل مین لکہی ہین ہم کسی مین نہین دیکہتے۔ ہمارا مدعا اب بہی حاصل ہی یعنے حواری خاص اس خطاب کی جب مخاطب ہین تو اور کیونکر ہو سکتے ہین اگر اُنسے خطاب ہوگا اور اس وعدہ سے روح القدس معہود مراد لیا جائیگا تو وہ خرابیان لازم آینگی جنکو ہم سات وجہون متذکرہ بالا مین بیان کر آئے ہین اور جنکا جواب کسی عیسائی سے آجتک نہو سکا البتہ ایک وجہہ کا جواب فندر صاحب دینے بیٹہے تہے ہو کیا خوب جواب دیا کہ جسکو طفل کتب بہی دیکہکر ہنستے ہین غرضکہ یہہ بہی صفت ہمارے حضرت کی ہے بمعنی اس کلام کے یہہ ہین کہ تم سے لوگونکو میری باتین سکہاوینگا اور یاد دلاوینگا یعنے جو لوگ سینہ صاف اور عناد اور تعصب سے بری ہین وہ لوگ اُسکی تعلیم قبول کرینگے اور جنکے دل عناد و تعصب کی ظلمت سے تاریک ہین وہ اُس سے فیضیاب نہونگے جیسا کہ قدیم سے دستور ہی اور وہ تمہارے ساتہہ ہمیشہ رہیگا یعنے اوسکا دین ہمیشہ رہیگا اُسے خاتم النبیین کا لقب دیا جائیگا۔ اہل دانش نے معلوم کر لیا ہوگا کہ اس مقام پر اگر خطاب حواریون کی طرف ہو جب بہی ہمارا مدعا حاصل ہی۔ شبہہ سوم۔ فارقلیط کا ایک صفاتی

Marfat.com

ہی ہے کہ دنیا اُسے نہین دیکھتی اور محمدؐ کو تو سب لوگون نے آنکھون سے دیکھا پھر کیونکر یہہ خبر انکی
ہوسکتی **جواب**- اس فقرہ کے یہہ معنے ہین کہ دنیا اُسکی مرتبہ کو نہین دیکھتی ہے اور نہ اوسکے
قدر کو جانتی ہے- بائبل مین ایسا محاورہ بہت ہی جسکا جی چاہے پڑھکر دیکھ لے چنانچہ انجیل بمتی
کے باب ۱۱ ورس ۲۷ مین مسیح کا قول ہے کہ کوئی بیٹے کو نہین جانتا مگر باپ اور کوئی باپ کو نہین جانتا
مگر بیٹا اور جسکے باب ۱۳ ورس ۱۳ مین ہے وہ دیکھتے ہوئے نہین دیکھتے اور سنتے ہوئے نہین
سنتے اور نہین سمجھتے- ۱۴- اور اُنکے حق مین یشعیاہ نبی کی نبوت پوری ہے کہ تم کانون سے
تو سنوگے مگر سمجھوگے نہین اور آنکھون سے دیکھوگے مگر دریافت نہ کروگے- ۱۵- اُنہین نے
اپنی آنکھین موند لین تاکہ ایسا نہو کہ وہ آنکھون سے دیکھین- ۱۶- مبارک وہ مبارک تمہاری
آنکھین کیونکہ وہ دیکھتے ہین اور مبارک تمہارے کان کہ سنتے ہین الخ ان مقامون سے معلوم ہوا کہ
کبھی دیکھنے سے مراد ظاہری دیکھنا نہین ہوتا بلکہ دیدہ دل سے ایک شے کا مرتبہ اور خوبی کا دیکھنا مراد
ہوتا ہے اور اکثر عظیم الشان اور عالیمرتبہ کو کہا کرتے ہین کہ اُسے جانتا نہین یا دیکھا نہین اسیطرح
اس خبر مین ہے چونکہ حضرت مسیح ایک نبی اولوالعزم کی خبر دیتے ہین اور ظاہر ہے کہ ایسے شخصون کو
دنیا کے لوگ دیدہ دل سے نہین دیکھتے اور اُنکے مرتبہ کو نہین پہچانتے اسلیئے اُسکی صفت مین فرمایا
کہ دنیا اُسے نہین دیکھتی- **شبہہ چہارم**- اعمال کے باب ۱ ورس ۴ مین مذکور ہے کہ مسیح نے
اپنے صعود سے پہلے اپنے شاگردون سے کہا کہ یروشلم سے باہر نہ جاؤ بلکہ کسی اُس وعدے کی راہ دیکھو
اور جبتک وہ نہ آئے یروشلم سے باہر مت جانا اب اگر محمد ہوتے تو چاہیئے تہا کہ حواری
چھ سو برس تک زندہ رہکر حضرت محمد الرسول اللہ کا انتظار کرتے **جواب**- یہہ معترض کا عجیب
خیال خام ہے معترض نے کس دلیل سے ثابت کرلیا کہ جس وعدہ کا ذکر لوقا بیان کررہا ہے وہی وعدہ
فارقلیط ہے جسکو یوحنا نے بیان کیا ہے اگر کسی عیسائی کے پاس دلیل ہو تو پیش کرے اور اگر روح القدس
اُنکے گمان مین پہونگ گیا ہے تو ویسا کہے کیا معترض کے نزدیک یہہ امر محال ہے کہ حضرت مسیح نے
فارقلیط کا جدا وعدہ کیا ہو اور نزول روح کا جدا غایت الامر یہہ ہے کہ اُس وعدے کو کسی اور انجیل

Marfat.com

مین بیان نہین کیا جیساکہ فارقلیط کی خبر کو کسی اور نے سوائے یوحنا کے بیان نہین کیا اور یہہ کچھہ تعجب کی بات نہین بہت ایسی باتین ہین کہ ایک نے بیان کی ہین اور دوسرے نے چھوڑ دی ہین اور جب ہم دلایل سے ثابت کر چکے کہ فارقلیط اور روح القدس معہود دونو ایک نہین ہو سکتی اور وعدہ فارقلیط وعدہ معہود نہین ہو سکتا تو بالضرور لوقا کا بیان فارقلیط سے متعلق نہین ہے اور اگر تسلیم کر لیا جاہے کہ جس وعدہ کو لوقا بیان کر رہا ہے وہ وہی وعدہ ہے جسکو یوحنا نے بیان کیا ہے تو اس کلام کے یہہ معنی معلوم ہوتے ہین کہ حضرت مسیح اپنے متبعین سے کہتے ہین کہ تم وعظ و پند کرنے بنی اسرایل کے سوا اور کہین مت جاؤ کیونکہ مین خاص بنی اسرایل کیطرف بہیجا گیا ہون اُس فارقلیط کی راہ دیکھو جب وہ آئیگا تو تمام خلقت کی دعوت کریگا چونکہ یروشلم کو بنی اسرایل سے ایک خاص تعلق تہا اسلیے یروشلم سے حضرت مسیح نے بنی اسرایل کی قوم مراد لی +

تصریح دلیل چہارم - مخفی نہ رہے کہ قران مجید معجزات مصطفوی کا حاوی نہین ہے اور نہ ایکے معجزات کثیرہ کا شارع اور مفصلاً بیان کرنیوالا ہو سکتا ہے وجہہ اسکی ظاہر ہے کہ قران مجید کچھہ حضرت کی حالات کی تاریخ نہین مثل اناجیل کے کہ حواریون نے بعد حضرت مسیح کے جو حالات اُنکی دیکھے اور سنے تہے اور جو کچھہ حضرت مسیح سے تعلیم پائی تہی موافق اپنی یاد کی اُسے ضبط کیا قران مجید کا تو یہہ حال ہے کہ حضرت کو جیسے حاجت اور مصلحت وقت داعی ہوتی اُسیقدر کلام نازل ہوتا تہا اور یہی وجہہ ہے کہ اگر معجزات کثیرہ جو حضرت سے ظہور مین آئے ہین بشرح و بسط قران مجید مین درج ہوتے تو جن لوگون کے روبرو وہ معجزے صادر ہوئے تہے اور وہ منکر تہے اُنکو لیئے تو وہ بیان فضول ہو جاتا اور بعد کے معاندین کو یہہ وہم ہوتا کہ اسقدر معجزے بہر دیئے ہین کہ نبی کے افعال بہان متی کا تماشا معلوم ہوتا ہے بہر حال معاندین کے ہاتہہ سے کسیطرح چھٹکارا نہ تہا اسلیے ضروریات پر کفایت کی گئی مگر پہر بہی یہہ اسر نہین کہ مطلقاً ذکر ہی نہو نہین بقدر ضرورت اجمالاً اور تفصیلاً وہ نوطرح ذکر آیا ہے - اولاً مین بعض اُن مقامات کو بیان کرتا ہون جہان اجمالاً معجزات کا ذکر آیا ہے - **اول** - واذا رأوا ایات یستخرون وقالوا ان ھذا الا سحر مبین) صافات ع ۱ (اور جب دیکھتے ہین

وہ کوئی نشانی اور معجزہ ٹہٹہا کرتے ہین اور کہتے ہین بے شک نہین ہین یہہ مگر جادو صریح - دویم
یعرضوا ویقولوا سحر مستمر) قمر ع ۱ (اور اگر دیکہین کوئی معجزہ تو کہین جادو ہی ہمیشہ کا
سویم - کیف یھدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانھم وشھدوا ان الرسول
حق وجاءھم البینات) آل عمران ع ۹ (کیون ہدایت کریگا اللہ اُس قوم کو کہ منکر ہوئی بعد
ایمان لانیکے اور حال یہہ کہ شہادت دی اُنہون نے اس امر کی کہ رسول حق ہے اور لایا اُنکے پاس
معجزے - ان آیات سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرت سے متعدد معجزے ہوئے بعض معاندین کہتے
ہین کہ لفظ آیت مشترک ہے قرآن کی آیت کو بہی کہتے ہین پہر کیونکر یقین ہو سکتا ہے کہ مقامات
مذکورہ مین آیت سے مراد معجزہ ہی جائز ہے کہ آیت قرآن مراد ہو اسکا جواب یہہ ہی کہ لفظ آیت مشترک
معنوی ہے معنے اسکے علامت اور نشانی کے ہین اب وہ علامت خواہ عظمت اور قدرت الہی کی ہو یا
خارق عادت اور معجزہ ہو جو علامت ثبوت ہے اور قرآن کے کسی مضمون یا پارہ کو بہی آیت اسی
لحاظ سے کہتے ہین کہ وہ بہی ایک دلیل نبوت ہی اور جب یہہ لفظ مشترک معنوی ٹہرا اور اسکے معنے
کے کئی فرد ہوئے تو چاہیئے کہ جب یہہ لفظ اطلاق کیا جائے تو جتنے افراد کو اُسکے معنے شامل ہون کل
ثابت ہونا چاہیئے اگر کوئی قرینہ اُس کلام مین کسی فرد کی مراد لینے سے مانع نہو اور اگر کوئی قرینہ
مانع ہی تو جس فرد خاص کے اُس قرینہ سے نفی ہو گئی ہے وہ مراد نہ لیا جائیگا اور باقی جتنے اُسکے افراد
ہین وہ بدستور قائم رہینگے اور اگر سوائے دلالت لفظ کے کوئی قرینہ کسی فرد خاص کی مراد لینے کا موید
ہو تو دو حال سے خالی نہو گا یا تو قرینہ ایسا ہی کہ اُسکے سبب سے معنے کا ایک فرد خاص متعین ہو جائیگا
یا اُس فرد کا ظہور زیادہ ہو جائیگا یہہ امر نہین ہے کہ ایک لفظ مشترک المعنی ہو اور کئی فرد اوسکے تحت
مین ہون تو وہ لفظ انہی معنے کے کسی فرد مین قطع الدلالت نہو اور حجت نہو سکے بلکہ ہر فرد اُس معنے کا
اُس سے ثابت ہوتا ہی سوائے اُس فرد کی جس سے کسی قرینہ عقلیہ یا لفظیہ وغیرہ نے منع کر دیا ہی جب یہہ
یہہ امر معلوم ہو لیا تو اب معلوم کرنا چاہیئے کہ آیات مذکورہ مین کوئی قرینہ معجزہ مراد لینے سے مانع ہی
یا نہین سو ہر ذی شعور یقیناً یہہ بات کہہ سکتا ہے کہ کوئی قرینہ مانع نہین ہے اور جب کوئی قرینہ مانع

Marfat.com

نہوا تو آیات مذکورہ مین لفظ آیت کا معجزہ کو شامل ہا خیر لفظ آیت بلحاظ اپنے معنے کی تو معجزات کو شامل ہے اب دیکھنا چاہیئے کہ قرینہ بہی کسی معنے کا موید ہی یا نہین سو بعد تامل کے معلوم ہوتا ہے کہ قرینہ سابقہ اور لاحقہ دونو اس امر کے موید ہین کہ آیت سے مراد یہان معجزہ ہی کیونکہ اولاً یہہ کہنا کہ اذا راوا ایۃ یعنے جب دیکھتے ہین نشانی صاف دلالت کرتا ہی کہ معجزہ مراد ہی کیونکہ اگر مضمون قرآن مراد ہوتا تو یون ارشاد ہوتا وان یسمعوا - یعنے جب سنتے ہین کسی آیت کو چنانچہ مقتضائے عقل بہی یہی ہے اور محاورہ قرآنی بہی اسی کا شاہد ہی مثلاً انا سمعنا قرانا اگرچہ سماعت قرآن کے ساتھہ متعلق ہے مگر ظاہر ہی کہ جسطرح قران سے سماعت کو تعلق ہے ویسا ہی پارہ قرآن سے ہونا چاہیئے یہہ تو قرینہ سابقہ ہی اور قرینہ لاحقہ یہہ ہی کہ وہ کافر اوس آیت کو سحر اور جادو کہتے ہے ہین انہین قرائن کے وجہ سے مفسرین نے ان آیتونکی تفسیر مین معجزہ ہی کو بیان کیا مثلاً بیضاوی اور مدارک اور جلالین اور تفسیر کبیر وغیرہ مین اسکی تفسیر صرف معجزہ کی ہے اور جہان کوئی قرینہ نہین ہوتا وہان دونو احتمال بیان کر دیتے ہین یہی حال ہے لفظ بینات کا - الغرض متعدد آیات سے مجملاً معجزات کا ثبوت ہے -

معجزات تفصیلی - معجزات تفصیلی دو قسم ہین - ایک پیشگوئیان سوا اظہار الحق وغیرہ مین بکثرت بیان ہوئی ہین مگر مین اُنمین سے بعض بیان کرتا ہون - **پہلی پیشین گوئی** - قل ان کانت لکم الدار الاخرۃ عند اللہ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ولن یتمنوہ ابدا کہدی ہے اگر تمہارہی لیئے دار الاخرت اللہ کے نزدیک نہ اور لوگون کے لیئے پس تمنا کرو موت کی (پہلے تو کہا پہر خبر دی) اور ہرگز تمنا نہ کرینگے کبہی - دیکہیئے کیسی پیشخبری ہے کہ باوجود اسبات کے کہ یہود نہایت معاند تہے جب آپنے کہا تہا کہ موت کی تمنا کرو تو مخالفین کو اس تمنا کرنے سے کون امر مانع تہا مگر یہہ اعجاز تہا کہ ایسا سہل امر نہو سکا اور عماد الدین صاحب جو اپنی غلط فہمی سے کہدیا کرتے ہین کہ یہہ پیشینگوئی نہین فراست ہی قطع نظر اسکے اعجاز کی حقیقت سے وہ واقف نہین ہین اس محل مین اس کلام کی گنجایش بالکل نہین کیونکہ کوئی عاقل خاصکر وہ شخص کہ مدعی نبوت ہو ہرگز ایسا دعوی نہین کر سکتا بلا تائید ربانی کوئی عاقل یہہ بات

Marfat.com

نہین کہہ سکتا اور خاصکر ایسا شخص جو جانتا ہو کہ میرا قول اگر چھوٹا ہو گیا تو تمام کارخانہ درہم برہم
ہو جائیگا اور جس دعوی کی بدولت خویش و اقارب بلکہ تمام جہان کو دشمن کر لیا ہے وہ سب خاک میں
ملجائیگا کیونکہ دشمنوں کو ذرہ لب ہلاتے ہوئے کیا دیر لگتی ہے - **دوسری پیشینگوئی**
یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت
رسالتہ واللہ یعصمک من الناس اے رسول ہو پہنچا دے جو کچھہ اوتارا گیا تجھہ پر تیرے
رب کی طرف سے اور اگر نہ کیا تو تو نے نہ پہنچایا اُسکا پیغام اور اللہ بچائیگا تجھکو لوگون سے - دیکھئے
کیسی پیشین گوئی ہے کہ ایسے وقت پر آشوب مین کہ ایک زمانہ آپکا دشمن ہو رہا تھا غیرونکا تو کیا
ذکر ہی خویش و اقارب بلکہ سچہ بچہ خونکا پیاسا تھا - ایسے وقت مین یہہ کہنا کہ تیرہی دشمن کچھہ نہ کر سکینگے
اور اللہ ان دشمنون کے ہاتھہ سے تجھہی محفوظ رکھیگا اور پھر ویسا ہی ہوا - اب اہل انصاف لاحظہ
کرین کہ اس سے بڑھکر اور کیا پیشین گوئی ہوگی **تیسری پیشین گوئی** - انا نحن
نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون بے شک ہمنے اوتارا ذکر یعنے قران اور ہم اُسکے لئے
البتہ نگہبان ہین - دیکھئے یہہ پیشخبری کیسی پوری ہوئی کہ آج قریب تیرہ سو برس کے گذرتا ہے
کہ قران دست بدست چلا آتا ہے اور آجتک کسیطرح تغیر و تبدل نہین ہوا یہانتک کہ تمام حرکات اور
سکنات اور حروف مین بھی کچھہ فرق نہین آیا جو رسول اللہ کے مونہہ سے سنا تھا وہی اب تک ہی کہ
جسکی تفصیل مینے کتاب التماس مخلصانہ جواب نیاز نامہ مین بخوبی کی ہے جسکا جی چاہی دیکھہ لے
اب مین اسی پر اکتفا کرتا ہون ورنہ اور پیشین گوئیان بہت ہین چنانچہ دس پیشین گوئی سے مولوی
رحمت اللہ صاحب کرانوی نے اپنی کتاب ازالۃ الاوہام مین بیان کی ہین اُنکی نسبت عماد الدین
صاحب پانی پتی نے جو کچھہ کلام کیا ہے اُسکا جواب بالتوضیح معیار التحقیق اور صیانۃ الانسان
وغیرہ مین دیا گیا ہے - **دوسری قسم کے معجزون مین بڑا وہ معجزہ ہے** جسکو بار بار اللہ تعالے نے
اپنے نبی کے اثبات نبوت مین پیش کیا ہے یعنے مثل اس قرآن کے ایک سورۃ لے آؤ باوجود اس بات
کے کہ تم بھی عربی ہو اور تمکو فصاحت اور بلاغت کا دعوی بھی اسقدر ہی کہ اور لوگونکو اپنے روبرو بے زبان

Marfat.com

جانتے ہو علاوہ اسکے تم لوگ اس فن مین کمال بہی رکہتے ہو اور مین محض اُمّی ہون پہر کہتا ہون کہ تم
اسکی مثل لے آؤ اور اسکے ساتہہ یہہ پیش خبری بہی دیدی کہ ہرگز نہ لا سکوگے چنانچہ ارشاد ہوا وان کنتم
فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فأتوا بسورة من مثله وادعوا شهداءکم
من دون الله ان کنتم صادقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار
التی وقودها الناس والحجارة اعدت للکافرین اگر ہو تم شک مین اُس
کلام سے جو اُتارا ہمنے اپنے بندہ پر لے آؤ ایک سورت مثل اُسکی اور بلاؤ جنکو حاضر کرتے ہو اللہ کے
سوا اگر تم سچے ہو پر اگر نہ کرو تم اور ہرگز نہ کروگے تو ڈرو آگ سے جسکا ایندہن آدمی اور پتہر ہین
تیار کی گئی ہے واسطے منکرون کے ۔ خیال کرنیکا مقام کہ کفار عرب آپکے کیسے دشمن تہے اور کس مرتبہ
تک آپکی تکذیب کی حریص تہے اور فصاحت مین بہی نہایت کمال تہا اور پہر آپ نے کس سختی کے ساتہہ معارضہ
طلب کیا مگر اُن فصحا اور بلغاء سے کچہہ نہو سکا یہانتک کہ جان دینا اختیار کین اور مال و متاع اپنا خراب کیا
مگر معارضہ نکر سکے ۔ ایک اور امر قابل غور ہے کہ اہل دانش بنظر انصاف ملاحظہ کرین کہ تمام مخالفین متقدمین
اور متاخرین حضرت کی عقل اور دانائی اور عاقبت اندیشی کے مقر ہین اسصورت مین ہرگز نہین ہو سکتا
کہ آنحضرت باوجود کاذب ہونے کے ایسا صریح و صاف دعوی کرتے اور اس سختی کے ساتہہ معارضہ طلب کرتے
عاقل آدمی کو اپنی بات کا نہایت پاس ہوتا ہے خاصکر ایسے شخص کو جو جانتا ہو کہ اگر میری ایک بات
مین بہی دروغ کا شائبہ پایا گیا تو تمام کارخانہ درہم برہم ہو جائیگا اور جس امر کے لیے مینے تمام جہان
کو دشمن کر لیا ہے وہ کسیطرح فروغ نہ پائیگا اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ کسی جہوٹے آدمی مکار کو اپنی بات
کا یقین کامل نہین ہوتا اگر آنحضرت کو اس امر مین ذرہ بہی شک ہوتا تو ہرگز اس تاکید کے ساتہہ نہ کہتے
کہ ہرگز نہ لا سکوگے ان امور مین غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بیشک آنحضرت اپنے دعوی مین
بالکل سچے تہے عماد الدین صاحب نے جو کچہہ اس بارہ مین زبان درازی اور ہرزہ درائی کی ہے اُسکا
جواب ساطع البرہان وغیرہ مین بخوبی دیا گیا ہے اس مختصر رسالہ مین ہم اُنکو ذکر نہین کرتے علاوہ اسکے
سائل کو تو وہ اعتراض کرنا کسیطرح ہی لازم نہین کیونکہ وہ قرآن سے ثبوت چاہتا ہے سو قرآن سے

Marfat.com

ہم نے اعجاز ثابت کر دیا اگر اب مضمون قران پر اعتراض ہے تو سائل نے خود شرط لگائی تہی کہ قران
سے ہر ایک امر ثابت کرو حاصل یہہ ہے کہ دو وجہہ سے ہم عیسائیون کے تمام خدشات کو اس رسالہ مین
بیان نہین کرتے ایک یہہ کہ جسکے سوالونکا جواب ہم لکھہ چکے ہے ہین اُنکے مقابلہ مین اُنکی کچھہ حاجت نہین
اُسکی شرط سے یہہ بحث خارج ہے جب ہم نے قران سے ثابت کر دیا تو سائل کو اپنی شرط کی بموجب تسلیم کرنا
ضروری ہے - دوسرا یہہ کہ ہمارے علماء اچھی طرح سے ان خدشات کی جواب دے چکے ہین خاصکر مین
بھی اس بحث مین ایک رسالہ لکھہ چکا ہون - دوسرا معجزہ شق القمر ہے جسکا بیان اللہ تعالے نے
اس آیت مین فرمایا ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا ایۃ یعرضو
ویقولوا سحر مستمر قریب ہوئی قیامت اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھین کوئی معجزہ تو مونہہ
پھیرین اور کہین یہہ جادو ہے ہمیشہ کا اگر سائل یہہ کہے کہ بعض نے اسکے یہہ معنے لیے ہین کہ چاند قیامت
کو پھٹے گا تو اسکا یہہ جواب ہے کہ یہہ قول بعض کا محض بے دلیل اور الفاظ قران کے خلاف ہے کیونکہ
ایک تو انشق ماضی کا صیغہ ہے اسکے معنے پھٹ گیا کے ہین پھر مستقبل کے معنے لینا بلا وجہ نہایت بے انصافی
ہے - دوسرے یہہ کہ اُسکے آگے قرینہ بھی موجود ہے یعنے یہہ کہنا کہ جب کوئی معجزہ دیکھتے ہین تو جادو بتا
ہین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالے ایک معجزہ کا ذکر کرکے کہتا ہے کہ دیکھو معجزہ دیکھتے ہین اور اُسے سحر
بتاتے ہین - تیسرا یہہ کہ ایک قرات مین قد انشق ہے یہہ قرات بھی اسکی موید ہے اب مین سائل سے
کہتا ہون کہ تفسیر مقام محمود مین جو متفق علیہ قول ہے اُسکو تو آپ بہ سبب اسکے کہ آپکے ذہن مین خلاف قرینہ
ہی چھوڑتے ہین اور یہان بے پتہ بے ٹھکانے بعض کا قول مخالف جمہور خلاف قرینہ اختیار کرتے ہین -
پادری صاحب یہان قرینہ کہان چلا گیا ایسی بے انصافی تو نہ چاہیئے اس مقام پر مین انہین دو معجزونپر
اکتفا کرتا ہون جس سیکو یہہ تفصیل دیکھنا منظور ہو اظہار الحق وغیرہ مین ملاحظہ کرے - ایک اور امر قابل بیان
ہے وہ یہہ ہے کہ معجزہ کثیرہ جو آنحضرت سے ظہور مین آئے گو ہر ایک معجزہ کو متواتر نہ کہین مگر اسمین کچھہ شک
نہین کہ قدر مشترک معجزات کی متواتر ہے یعنے اتنا امر بالیقین متواتر ہے کہ آنحضرت نے معجزے دکھائے پس
یہہ قدر مشترک اثبات نبوت کے لیے کافی ہے - جب معجزات کا ذکر آیا تو ضرور ہوا کہ اُن آیات کو بھی

Marfat.com

بیان کرین جنسے علمائے عیسائی معجزات کی نفی ثابت کرتے ہین اگرچہ اُن آیات کا جواب استفسار اور ازالۃ الاوہام
وغیرہ مین بخوبی دیا گیا ہے اور بعد اُسکے فاضل بے عدیل مناظر عدیم المثیل ذو الفضل والجاہ مصنف
سوط اللہ نے نہایت خوب جواب لکہا ہے مگر مختصر کچہہ بیان کیا جاتا ہی ذکر اُن آیات کا جن سے
پوادر معجزات کی نفی ثابت کرتے ہین - مخفی نرہی کہ کسی آیت سے نفی معجزات کی ثابت نہین
ہوتی جن آیات کو پادری لوگ پیش کرتے ہین وہ محض اُنکی نافہمی یا ہٹ دہرمی کا نتیجہ ہے یہہ بیان
دو مقدمونپر موقوف ہے - پہلا مقدمہ - اول عادت اللہ اسطرح جاری ہے کہ جب نبی سے لوگ
معجزہ طلب کرین اور مطابق اُنکے طلب کے وہ معجزی ظہور مین آئے اور پہر لوگ ایمان نہ لائین تو اللہ کا
سخت عذاب نازل ہوتا ہے چنانچہ حضرت مسیح کا قصہ اسپر شاہد ہے یعنی جب لوگون نے حضرت مسیح سی مائدہ
اُتارنے کا معجزہ طلب کیا اور حضرت مسیح نے دعا مانگی تو اُسکے جواب مین اللہ تعالے یون ارشاد فرماتا
ہے قال اللہ انی منزلہا علیکم فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ عذابا
لا اعذبہ احدا من العلمین کہا اللہ نے تحقیق مین اُتارنیوالا ہون اُسکو اوپر تمہارے
پس جو کوئی منکر ہوئے بعد اُسکے تم مین سے پس تحقیق مین عذاب کرونگا اوسکو عذاب کہ نہ کرونگا وہ
کسیکو جہانمین تقاضائے عقل بہی یہی ہے کہ بعد اتمام حجت کے عذاب نازل کیا جائے یعنے جب نبی
نے مطابق طلب کے معجزہ دکہایا اور اپنے نبوت ثابت کردی اور پہر بہی لوگ منکر رہے تو اب کوئی
طریقہ فہمایش کا باقی نہ رہا پہر ایسے سرکش لوگونپر غضب الہی نہ کیونکر جوش کریگا - مقدمہ دویم کفار
عرب بطور عناد کے معجزہ طلب کرتے تہے طالب حق نہ تہے یہہ بات قرآن کی متعدد آیات سے
ثابت ہوتی ہے مثلاً اول وان یروا کل آیۃ لا تومنوا بہا اور اگر دیکہین تمام نشانیان نہ ایمان
لائین ساتھ اُنکے - دویم الذینا آتیناہم الکتاب یعرفونہم کما یعرفون ابناءہم
جن کو دی ہمنے کتاب وہ جانتے ہین اُسکو یعنے نبی کو جیسا کہ پہچانتے ہین اپنی اولاد کو اس سے بڑہکر
اور کیا عناد ہوگا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ کتنے ہی معجزے دیکہین مگر یہہ ایمان نہ لائینگے اور یقیناً
جانتے ہین کہ تو نبی ہے مگر تصدیق نہین کرتے اور یہہ عناد اُنکی کلام سے ظاہر ہے - سیوم

Marfat.com

الذین قالوا ان اللہ عھد الینا الا نؤمن لرسول حتی یاتینا بقربان تاکلہ النار
کہا اُن لوگون نے تحقیق عہد کیا ہے اللہ نے ہم سے کہ ہم یقین نہ کرینگے کسی رسول کا
جبتک نہ لائے ہمارے پاس نیاز جسکو کہا جائے آگ دیکھو یہہ عناد نہین ہے تو اور کیا ہے کہ
کسی معجزے کو نہ مانینگے سوا ایک کے اسواسطے اللہ تعالے اُنکے جواب مین فرماتا ہے
قل قد جاءکم رسل من قبلی بالبینات وبالذی قلتم فلم قتلتموہ ان کنتم
صادقین تو کہہ کہ تحقیق آئے تمہارے پاس کتنے رسول پہلے مجھ سے نشانیان لیکر اور یہہ
بھی جو تمنے کہا پھر اُنکو کیون مارا تمنے اگر تم اپنے قول مین سچے ہو یعنے اگر تم ایمان لانا چاہتے
ہو تو پہلے انبیا نے یہہ معجزہ دکھا دیا تھا پھر تم کیون ایمان نہ لائے الغرض بطور عناد کے
معجزہ طلب کرتے تھے جب یہہ امر معلوم ہو لیا کہ معجزہ طلب کرنے والے معاند ہے تو ظاہر ہے
کہ اگر معجزہ بھی مطابق اُنکی طلب کے ظہور مین آتا تو بھی وہ لوگ ایمان نہ لاتے اور پھر موجب
عادت الہی کے عذاب کے مستحق ہوتے اور چونکہ آپکی نبوت عام تھی اسلیئے عذاب بھی نازل ہوتا
تو عام ہوتا اور حضرت کی ذات بابرکات ایسی نہ تھی کہ بموجود گی آپکے عذاب عام نازل ہوتا
اللہ تعالے فرماتا ہے وما کان اللہ معذبھم وانت فیھم اور نہین ہے
اللہ اُنپر عذاب کرنے والا اُسوقت کہ تو انمین ہے - یعنے اللہ تعالے حضرت سے خطاب
کرکے فرماتا ہے کہ باوجود تیرے ہونے کے مین تمام خلقت پر اپنا عذاب نازل نہ کرونگا جب
یہہ امر قرار پا چکا تھا کہ حضرت خاتم النبیین رحمۃ للعلمین کے وقت مین عذاب
نازل نہوگا - تو ضرور ہوا کہ معاندین کے روبرو معجزے سے انکار کیا جائے اسواسطے
اللہ تعالے اُن معاندین کے جواب مین کہین تو یہہ ارشاد فرمایا کہ قل انما الایات
عند اللہ یعنے کہہ دے اے محمدؐ کہ بلاشک نشانیان اللہ کے پاس ہین جب
چاہے ظاہر کرے اور جب چاہے نہ کرے - اس آیت سے معجزات کی نفی کس طرح مفہوم
نہین ہوتی صرف اُس وجہ خاص سے معاندین سے ایک طرح کا اعراض ہے اور پھر اعراض

Marfat.com

اس خوبی کے ساتھہ جو اہم اور راس الطاعات ہے جو آپکی بعثت کا ایک بڑا باعث تہا
جس شیئے کی آپکو اشاعت ہر وقت اور ہر لحظہ منظور نظر تہی یعنے توحید اوسکی تعلیم یہی
ہے کیونکہ غرض اسکے کہنے سے یہہ ہے کہ اللہ کو ہی یہہ قدرت ہے کہ جسوقت جو چاہے
کرے اور کسیکو یہہ طاقت نہین - اہل انصاف اس جواب کو اور جو حضرت مسیح نے معاندین کو
دیا تہا مطابق کرین - حضرت مسیح کا یہہ قول ہے کہ اسوقت کی بدکار معجزہ طلب کرتے ہین
اُنکو ہرگز معجزہ نہ دکہایا جاویگا اور کہین یہہ ارشاد ہوا - وما منعنا ان نرسل
بالایات الا ان کذب بہا الاولون - پادری فنڈر صاحب نے میزان الحق مین
اس آیت کو اس دعوے کے ثبوت مین پیش کیا ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ نے
نہ کبہی معجزہ دکہایا اور نہ دکہلانے کی طاقت رکہتے ہے مین کہتا ہون کہ پادری فنڈر صاحب
کا ایسا کہنا محض جہالت کی دلیل ہے اس آیت مین معجزات خاصہ کی نفی ہے کیونکہ اس آیت
کے یہہ معنے ہین کہ نہین منع کیا ہمکو اس بات سے کہ ہمبھیجین ہم اُن نشانیونکو مگر یہہ کہ جھٹلا
پہلے لوگون نے اس آیت مین لفظ الآیات پر الف لام عہد کا ہے اُس سے مراد معجزات خاصہ ہے
یعنے وہ معجزے جو کفار طلب کرتے ہے - وجہ یہہ ہی کہ کلام عرب مین الف لام کی وضع واسطے
عہد کے ہے اور جس مقام پر یہہ لفظ استعمال کیا جاویگا وہان سب سے اول شیئے معہود خارجی مراد
لیجائے گی یعنے ایک شیئے معین البتہ جب یہہ معنے نہ بن سکین تو استغراق یا جنس کے معنے
لیئے جاوینگے اور ظاہر ہے کہ اس آیت مین پہلے معنے درست ہو سکتے ہین مثلاً یون کہین کہ کفار
کو لوگون نے کہا تہا کہ ہم ایمان نہ لاوینگے جبتک کہ ہمارے سامنے ایک نیا زندہ لاوے اور اوسکو
آگ کہا لیوے یا بعض کفار نے اور معجزے طلب کیے تہے جنکا ذکر سورہ بنی اسرائیل مین ہے
انہین معجزات خاصہ کی نسبت جناب باری کہتا ہے وما منعنا ان نرسل بالایات
انہین منع کیا ہمکو اس امر سے کہ ہمبھیجین ہم ساتھہ اُن معجزات خاصہ کے جنہین تم طلب کرتے ہو مگر
جہٹلانیکی تکذیب نے یعنے معاندین کا یہہ حال ہے کہ پہلے معجزہ طلب کرتے ہین اور یہہ اگر

Marfat.com

ظہور مین آیا تو ایمان نہین لاتے اور بحکم مقدمہ اول مستحق عذاب ہوتے ہین لہذا کفار
عرب کو معجزات مطلوبہ نہ دکہائے گئے کیونکہ وہ لوگ معاند تہے تو لامحالہ انکار کرتے
اور بموجب مقدمہ اول مستحق عذاب ٹہرتے اور بموجب مقدمہ ثانی عذاب نہین آسکتا
تہا اسلیئے ضرور ہوا کہ وہ معجزے ظہور مین نہ آئین اور اگر الایات مین الف لام استغراقی
ہو جب بہی اس سے نفی معجزات کی مفہوم نہین ہوتی کیونکہ جب الآیات سے مراد
کل معجزے ہوئے اور پہر اوسکی نفی کی گئی تو عموم کی نفی ہوئی - اس سے مطلقاً
معجزات کی نفی نہین ہوتی اسکی مثال یہہ ہے کہ مثلاً کوئی بادشاہ یا امیر کہے کہ ہم نے
کل نوکرونکو انعام نہین دیا یا اسطرح کہے کہ ہر نوکر قابل انعام نہین - اس قول کے
معنے یہہ نہین ہون گے کہ کسی نوکر کو انعام دیا ہی نہین یا کوئی نوکر قابل انعام نہین
بلکہ یہہ معنے ہون گے کہ سب نوکرونکو انعام نہین دیا گو بعض کو دیا ہو اور تمام نوکر قابل
انعام نہین ہین گو بعض قابل انعام ہون اسیطرح آیت مین سمجہنا چاہیئے علاوہ اسکے
ہم تو پہلے خود قرآن مجید سے معجزات اجمالی اور تفصیلی ثابت کر آئے ہین پہر کیونکر
یہان سے مطلقاً معجزات کی نفی ہو سکتی ہے ایک اور امر قابل لحاظ ہے - وہ یہہ ہی
کہ اس آیت مین پادری لوگ آیات کے معنے معجزہ کے لیتے ہین اور پہر نفی معجزات کی ثابت
کرتے ہین اور جہان یہہ لفظ ایسے مقام پر آیا ہے کہ وہان سے معجزات کا ثبوت ہوتا ہے
تو پہر پادری صاحب کہنے لگتے ہین کہ آیت کا لفظ مشترک ہے اسکے معنے خاص معجزے کے
نہین ہین اب کون انسے یہہ کہے کہ جب آیت کا لفظ مشترک ہی اور اسکے معنی خاص معجزے کے نہین
ہین تو یہان بہی وہی لفظ مشترک ہے تو پہر نفی معجزات کی آپ کس طرح ثابت کرتے ہین جب
ایک لفظ بسبب اشتراک کے آپکی نزدیک قابل احتجاج نہ رہا پہر نفی مین اُس سے کیون حجت پکڑی جاتی ہے
چودہوان سوال - کون کون کتاب علم حدیث کی معتبر موافق قران کے سمجہی جاتی ہی اُنکے نام بیان فرماکر اُنکے
مولفونکے نام بہی بتلاوین اور ہر ایک کتاب کی تالیف کا سنہ بہی براہ نوازش کتاب کے حوالہ سے لکہدین جواب

جب سایل مطلقاً حدیث کو ہی نہین جانتا تو پہر حدیث کی کتابون کو کیون دریافت کرتا ہی ہمکو کچہہ ضرور نہین
کہ ایسے لغو سوالونکا جواب دین اگر سایل یہہ اقرار کرے کہ معتبر حدیثون کو مین تسلیم کرونگا تو البتہ
ہم بیان کرین خیر ہمکو سائل سے تو اس مقام پر چندان غرض نہین ہے مگر طالب حق کے لئے کچہہ لکہا
جاتا ہے معلوم کرنا چاہئے کہ ہماری یہان علم حدیث کی متعدد کتابین ہین مثل صحیح بخاری اور صحیح مسلم
وغیرہما مگر ہمارے یہان اعتبار حدیث کا صرف اسپر نہین ہے کہ یہہ حدیث کتاب مین لکہی ہے
بلکہ پہلے حدیث کو از راہ اصول حدیث اوسکی صحت و سقم دریافت کرتے ہین بعد ازان اعتبار اور
عدم اعتبار کا حکم کیا جاتا ہے اہل اسلام مین حدیث کے سقم و صحت دریافت کرنے کے لئے دو علم
بڑے بڑے مدون کئے گئے ہین ایک اصول حدیث اور دوسرا اسماء الرجال ان دونو علمون سے
حدیث کی ایسی نقادی ہو سکتی ہے جیسے سیم و زر کی کسوٹی پر۔ الحمد للہ کہ سوالون کا جواب تو باحسن
وجوہ تمام ہوا امید ہے کہ ناظرین انصاف پسند بنظر غور اسکو ملاحظہ فرماوینگے اللہم اہدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین ثم آمین۔

تمت بالخیر

سوالات

چونکہ مین بہی کچہہ سوال کرنا چاہتا ہون اور جمیع پادریان سے خصوصاً پادری عماد الدین صاحب
سے جواب کا امیدوار ہون مگر جو صاحب جواب لکہین وہ شرایط مسطور الذیل کا ضرور لحاظ رکہین
شرط اول - جواب تحقیقی ضرور ہو الزامی کا مجیب کو اختیار ہے **شرط دویم** - اوس انجیل
سے جواب تحریر فرمائین جسپر تمام فرق عیسائیونکا اتفاق ہو کوئی فرقہ اوس کا منکر نہ ہو اور اس
انجیل مین غیر الہامی کلام خلط نہو بالاتفاق ساری انجیل الہامی ہو جسطرح کہ قرآن مجید ہی ایسی
انجیل سے کوئی جواب تحریر نہ فرماوین جسکو بعض فرقہ عیسائیونکے کلام الہی نہ جانتے ہون

Marfat.com

یا کلام الہامی غیر الہامی خلط ہو اہل انصاف پر ظاہر ہے کہ اظہار امر حق کے لئے یہہ شرائط ضروری ہین اور مین نے بہی ان شرایط کا لحاظ رکہا کیونکہ ناظرین نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ تمام سوالو کے جواب تحقیقی ہے اور ہر سوال کا جواب اوس کتاب سے دیا گیا ہے جسکو تمام فرقہ اہل اسلام مانتے ہین اور کوئی یہہ نہین کہتا کہ غیر الہامی کلام اس مین خلط ہے۔

سوال اوّل۔ اعمال حسنہ کو نجات مین دخل ہے یا نہین اور اگر دخل ہے تو دخل تام ہے یا ناقص۔

سوال دوم۔ کفارہ مسیحی نجات کے لئے کافی ہے یا نہین اگر کافی ہے تو عام عالم کے لئے ہے یا کسی کی خصوصیت ہے اور اگر خصوصیت ہے تو کس وجہ سے سمجہی جاتی ہے۔

سوال سوم۔ آیا خدا اس بات پر قادر تہا یا نہین کہ بغیر ذلت و خواری اوٹہاے اور صلیب پر چڑہے اپنے بندونکو نجات دیسکے۔

سوال چہارم۔ بغیر سزا اور بلا عوض عفو کرنا تقصیر کا جایز ہے یا نہین اگر جایز ہے تو جو امر عام ہے یا بندون سے خاص ہے یعنے خدا تعالے بغیر سزا معاف نہین کرسکتا بندے معاف کرسکتے ہین

سوال پنجم۔ انبیا کا معصوم ہونا کسی امر مین شرط نہین کل امور مین غیر معصوم ہین یا کسی خاص امر مین معصوم ہونا شرط ہے بر تقدیر شق اول نبی کے کلام پر کیونکر اعتبار کیا جاویگا اور بر تقدیر ثانی تخصیص کی کیا دلیل ہے۔

سوال ششم۔ سچے نبی اور جہوٹے نبی کی کیا شناخت ہے حضرت مسیح کی نبوت کن دلایل سے ثابت ہے۔ فقط۔

تمام شد

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

کتاب الموسوم بہ

نور محمدیؐ

مصنفہ

جناب فضیلتمآب سلطان فن مناظرہ اہل کتاب مولنا مولوی

محمد میرزا موحد صاحب سلمہ اللہ الصمد متوطن شہر جالندہر

جواب رسالہ

شریف نسبتین مولفہ پادری رجب علی ایڈیٹر اخبار سفیر ہندوستان امرتسر

در مطبع بحر الاسلام واقع بنگلور باہتمام محمد شریف

طبع شد سنہ ۱۲۹۶ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوناگون تحمید اوس خالق واحد کو لایق ہی جو تثلیث کی تہمت سے منزہ اور عیوب ترکیب و تجسم سے مبرا ہی - اور بوقلمون توصیف اوس خاتم النبین سید عالم کو زیبا ہی جس کے مبشر خدا نے انبیای سابقین کو بنایا ہی - بعد سپاس خالق عالم و نعت جناب رسول اکرم شایقین حق پسند کو بشارت و معاونین دین اسلام کو اشارت ہو کہ اس فقیر محمد میرزا موحد جالندہری کو جناب غلام حسین خان صاحب صوبہ دار رجمنٹ نمبر ۲۸ پنجاب نے ایک رسالہ مسمی بہ شریف نسبتین مصنفہ پادری رجب علی واسطے لکھنے جواب کے دیا اور کہا کہ اس رسالہ کا جواب آج تک نصاری کو نہین دیا گیا اور مصنف رسالہ مذکور نے اپنی عادت جبلی کے موافق کلمات ناشایستہ اور الزامات ناگفتہ بہ حضور علیہ السلام پر لگائے ہین بہتر ہوگا کہ مصنف رسالہ ممدوح کے مونہہ مین تہذیب کی شکر دیجائے اور اسکے پیر بھائیون کا غرور بے جا توڑا جاے - صاحبو اگرچہ فقیر ایک سر ہزار سودا رکھتا ہی باین ہمہ اپنے بھائی غیر تمند صوبہ دار موصوف کا ارشاد بجالاکر رسالہ مسطور کے جواب لکھنے مین مصروف ہوا - اور مسئلہ متنازعہ فیہ کے باب مین پہلے پہل ایک مقدمہ لکھا - اور اس رسالہ کا نام نور محمدی رکھا کیونکہ اول ماخلق اللہ العقل اور حدیث مین ہی اوسیکو روح اعظم بھی کہتے ہین اور یہی نور محمدی جو مراد اول ماخلق اللہ نوری سے ہی - مقدمہ کے بعد المختصر غلط فہمی حضرات پر اور قلمبند ہے جس سے پادریون کی عقل عجیب کے قلعی کھلتی معلوم ہوتی ہی - اوسکے بعد شریف نسبتین کا جواب پادری رجب علی کو حرف بحرف دیا گیا ہی - اغلب ہی کہ پادری رجب علی اور اسکے پیر بھائی

Marfat.com

ہمارے اس رسالہ کو صدق دل سے پڑہکر اپنی غلطی کی اصلاح کرینگے اور اگر تعصب مذہبی نے جوش نہ مارا اور مشن کی نوکری کا خیال مانع نہوا تو اور کچہ نہین اسکو مطالعہ کرکے ندامت تو ضرور ہی اٹھائینگے جواب الجواب لکھنا تو درکنار اونکی تہذیب اور نئی انسانیت کے رنگ روپ سے عیسائی اور مسلمانون کو تو مسرت اور اگاہی حاصل ہوگی - اب مین خدا تعالی سے دعا کرتا ہون کہ جو کوئی اس کتاب کا سیر و مطالعہ کرے خدا اوسکا انجام بخیر کرے آمین اور پو اور کو خدا ہدایت بخشے کہ وہ اس کتاب کے مضمون سے اگاہ ہوکر اپنی عاقبت کا فکر کرین فقط اب مسئلہ متنازعہ فیہ سنئے -

مقدمہ

کتاب استثنا باب ۱۸-۱۵-۱۸- قایم کرے گا تیرا معبود موجود تیرے لئے تجہ مین سے تیرے بھائیون مین سے مجہسا اسکو مانیو - انکے بھائیون مین سے بنی تیرا سا قایم کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہہ مین دونگا - اور جو کچہ مین اس سے کہونگا وہ ان سے کہیگا - واضح ہو کہ توریت کی ان آیتون مین جناب محمد مصطفے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی ایسی صاف اور ایسی مستحکم بشارت ہی جس سے کوی بھی انکار نہین کرسکتا خدا نے حضرت موسی علیہ السلام سے کہا کہ بنی اسرائیل کے بھائیون مین سے ایک نبی مثل موسی کے مبعوث کریگا اور کچہ شبہ نہین ہوسکتا کہ بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسمعیل ہین اور بنی اسمعیل مین بجز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نبی نہین ہوا - اور اس سے صاف ثابت ہوگیا کہ یہہ بشارت ہمارے ہی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی - علاوہ اسکے ان آیتون مین دو اور لفظ ہین پر غور کرنی چاہیئے اول یہہ کہ "اپنا کلام اسکے منہہ مین دونگا - دوم یہہ کہ "مثل تیرے یعنے موسی کے" ان دونون لفظون کا مصداق سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوی نہین ہے - یہودی اور عیسای دونون اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ انبیاء بنی اسرائیل پر سوائے احکام عشرہ موسی کے جو وحی آتی تھی اسکے لفظ وہی نہین ہین جو توریت و زبور و صحف انبیا مین لکھے ہوے ہین بلکہ انبیاء کو صرف مطلب القا ہوتا تھا اور پھر وہ اس کو اپنے زبان و محاورہ مین لوگون کے سامنے بیان کرتے تھے - انا جیل

Marfat.com

اربعہ جواب معتمد اور قابل سند عیسائیون مین تسلیم ہوتے ہین ان کے الفاظ تو وہی ہین جو عیسیٰ کی زبان مبارک سے نکلے تھے کیونکہ حضرت عیسیٰ کی عبرانی زبان تھی اور وہ انجیلین یونانی مین تحریر ہوے ہین ہان البتہ قرآن مجید ایسا ہی کہ اس کے لفظ پیغمبر کے منہہ مین دئے گئے اور وہی لفظ پیغمبر نے لوگون کو پڑہ سناے پس یہہ الفاظ اس بشارت کے کہ اپنا کلام اس کے منہہ مین دونگا سواے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پر صادق ہی نہین آتی - اب دوسری بات پر غور کرو کہ حضرت موسی کے مانند کونسا پیغمبر ہوا ہے - بنی اسرائیل مین تو کوی پیغمبر مثل حضرت موسیٰ کے نہین ہوا - کیونکہ حضرت عزیر پیغمبر نے جب توریت کو بعد قید بابل کے تحریر فرمایا تو اس مین یہہ لکھا ہی کہ اور پھر قایم نہوا کوی نبی بنی اسرائیل مین موسی کے مانند جس نے پہچانا اللہ کو روبرو توریت کتاب پنجم باب ۳۴-۱۰-

غلط فہمی حضرات پوادر

مخفی نرہے کہ آیات مذکورہ بالا کے غلط فہمی مین حضرات پوادر نے جو غلطی کہائی ہی وہ ذیل مین معہ جواب کے قلمبند کیجاتی ہی - اول یہہ کہ ہم کہتے ہین کہ پادری فنڈر صاحب نے جو میزان الحق مین اسکے توجیہات کی ہی وہ سب خام ہین اور محض تضیع کیونکہ میزان الحق مین لکہا ہی کہ تم مین سے کے بعد تمہارے بھائیون سے واسطے تاکید کے ہی سو یہہ تاویل محض بناوٹ ہی - ہان ہوا واسطے کہا گیا کہ تم بھی ابراہیم سے ہو وہ بھی ابراہیم سے ہوگا - اور تمہارے بھائیون سے اسواسطے کہ تم اسحاقی ہو وہ اسماعیلی ہوگا واضح رہے کہ بنی اسرائیل کی کتب بیبل مین دو نام سے لکھے گئے ہین جہان پر خدا کی طرف سے انکی نسبت کوئی بات لکہی ہے وہان پر اونکو بنی اسرائیل اور بنی اسحاق کے بھای لکہا گیا ہی کیونکہ خدا کے نزدیک ضرور وہ لوگ بھائی بنی اسرائیل کے ہین - چنانچہ ابراہیم کو کہا گیا تھا کہ اسمعیل بھی تیری نسل ہی جسکا ذکر انشاء اللہ تعالی آیندہ تحریر ہوگا - اور جہان پر بنی اسرائیل کیطرف سے اونکو کوئی خطاب ہوا ہی وہان پر غیر قوم کے لفظ سے لکہا ہی کیونکہ بنی اسرائیل سب کو اپنے زعم مین غیر قوم اور اپنے تئیں کو خدا کا قوم سمجہتے تھے یہان تک کہ اولاد انبیا مین کو بھی غیر قوم سمجہتے تھے اور قسم

Marfat.com

صانی تھی کہ کوی اپنی دختر بنیامین کو ندیوے چنانچہ کتاب القضاۃ کے ۲۱ باب کے ورس ۱-۲۰-۲۱
وغیرہ مین درج ہی اور باوصف اسکے ورس ۶ باب مذکور مین بنیامین کو لفظ برادر سے لکھا گیا ہی جسکی
یہہ عبارت ہی کہ بنی اسرائیل نے اپنے برادر بنیامین کی نسبت پشیمان ہوکر کہا اسی طرح یہان پر تیرے
بھائیون سے مراد بنی اسماعیل ہی اور تیرے درمیان سے مراد ابراہیمیون سے ہی - **دوسری غلطی**
عماد الدین عیسائی اپنی کتاب تحقیق الایمان مین لکھتا ہی کہ عیسائی کہتے ہین عیسی محمد صاحب کی
پیدایش سے پہلے چھہ سو برس اس خبر کو اپنے حق مین مبلا چکے ہین - **جواب** ہم کہتے ہین کہ عیسے
کا کوی کلام یا اوسکی کوی کتاب عیسائیون کے پاس نہین جس سے یہہ ثابت ہووے پھر یہہ دعوی
عیسائیون کا لغو ہی اور حضرت عیسی نے اس معاملہ مین کچھ نہین کہا جب تک عیسائی مسیح کی کوی
کتاب نہ کہلا سکین تب تک ایسا ادعا نکرین - یہہ بات علمای اسلام اپنے اپنے تصانیف رد
نصاری مین ثابت کرچکے ہین کہ حواریون کی بھی کوی کتاب نہین اور یہہ اناجیل اور اعمال اور نامجات
معلوم نہین کہ کس کس کے تصنیف ہین پس ایسی مجہول الحال کتابون کے حوالہ سے کون دانا اعتبار
کرسکتا ہی اور ان کتابون کا الہامی ہونا بھی ثابت نہین - معلوم نہین کہ عماد الدین کسطرح انکو الہامیہ
سمجھتا ہی - یہہ کتابین تو کسی زمانہ کے عیسائیون نے بطور تواریخ کے تصنیف کرکے اپنی سمجہ کے
مطابق ان مین بعض ورس مندرجہ عہد عتیق کو درج کردیا ہی اور اکثر اونکے حوالے غلط بھی ہین
چنانچہ متی کی انجیل مین لکھا ہی کہ وہ جو کسی نبی کے معرفت کہا گیا تھا کہ وہ ناصری کہلاویگا حالانکہ
بیبل کے مجموعہ مین کسی پہلی کتاب مین ناصری کہلانے کا ذکر نہین - اسی طرح انجیل متی کے باب ۲۷
ورس ۹ مین ہی تب جو یرمیا نبی کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہو کہ اونہون نے وہ تیس روپیہ لیے اسکے
ٹھہرائے ہوے دام جسکی قیمت بعضے بنی اسرائیل نے ٹھہرائی تھی ۱۰ اور اونہین کمہار کے کھیت
کی قیمت دیا جیسا خداوند نے مجھے حکم دیا - حال انکہ یرمیا کی کتاب مین کہین اسکا ذکر نہین اصل
مین نہ ترجمہ مین - پس جسطرح انجیل نویسون نے ان حوالون کے لکھنے مین غلطی کھائی ہی اور اپنی عقل
کی تکمین لگائی ہین اسیطرح اس بشارت کے سمجہ اور تحریر مین غلطی کی ہے -

Marfat.com

باب اول شریف نسبتین کے پہلے حصہ کے جواب مین

تیسری غلطی رجب علی کرسچن سابق نیٹو پریچر امریکن مشن گونڈہ ملک اودہ مصنف رسالہ شریف نسبتین حال ایڈیٹر اخبار سفیر ہند امرتسر اس آیت مین بہت ہی غلطی کرتا ہی - یاد رہے کہ رجب علی عیسائی نے آیت مذکورہ بالا کے سمجھنے مین بہت دہوکا کھایا جو اونہون نے ناحق مسیح پر اوسکو جمایا حالانکہ کسی نوع سے یہہ آیت جناب مسیح پر چسپان نہین ہوسکتی وہ اس آیت کے شہاب سے جناب مسیح علیہ السلام کو ناحق رنگنے لگے اتنا بھی نہ سمجھے کہ توریت مین تو لکہا ہی کہ کاذب نبی مارا جائیگا پس اگر مسیح مصلوبی مانند موسی علیہ السلام تھے تو پھر قتل کسواسطے کئے گئے اور کیون تصلیب ہوے اور مارے گئے چیختے چلاتے ہای وای کرتے سولی پر چڑہے - اب سب کو معلوم ہو کہ جناب مسیح کو حضرت موسی علیہ السلام سے مشابہت کلی نہین ہی اب ہم رجب علی کے رسالہ مذکور کا جواب اول سے لیکر آخر تک لکہتے ہین **صفحہ ۱ دعا قولہ** ای قادر مطلق رحمن الرحیم آسمانی باپ تو ہی اکیلا بندگی اور تعریف کے لایق ہی اور دعا کے خاتمہ پر لکہا ہی کہ ہمارے خداوند عزیز بیٹے کے وسیلے سے یہہ ہووے آمین الخ **اقول** یہہ دعا ہرگز قابل قبولیت کے نہین ہی کیونکہ دعا مانگنے والے نے لفظ بیٹے کے کہنے سے شرک فی العبادت کردیا ہی جب کہ داعی نے اوسکو اپنا عقیدہ یہہ ظاہر کیا اور خدا کی توحید بیان کی کہ تو ہی اکیلا بندگی کے لایق ہی تو پھر توحید مین دیکہا دہینگے بیٹے کو کسواسطے شامل کیا پس یہہ دعا بجاے دغا ہوگئی جب عقل سلیم اسکو قبول نہین کرسکتی تو خدا کے حضور یہہ دعا کبہی قبول نہوگی - دوم یہہ دعا عیسای عقیدہ کے خلاف اور کفارہ کو رد کرتی ہی رحمن الرحیم جب خدا ہی تو وہ بغیر کفارہ کے اپنی رحمت ازلی سے گناہ بندون کو بخش سکتا ہی اتنا بکہیڑا کفارہ کا اوسکو کرنا کیا ضرور تھا اگر مقتضاے عدل کفارہ سمجہا جاے تو یہہ بہی اوسکے عدل کے خلاف ہوگا کہ جناب مسیح بے گناہ کو سولی دیکر کفارہ کرنا سراسر ظلم اور تعدی ہی بہر صورت رحم بطلان کفارہ ہی - الحاصل ناظرین کو معلوم کہ پہلے بسم اللہ ہی غلط ہی تو آگے کیا کہتا ہی مشتی نمونہ از خروار کا معاملہ یاد آیا بہارے کہ از نکوئش پیدا کا

معلوم ہوتا ہی کہ رجب علی نے بغیر مطالعہ انا جیل کے اور عمداً یہ رنگ و روپ مین آتی ہی یہہ رسالہ پادریون کے خوش کرنیکے لئے
اور اپنا رنگ جمانے کے واسطے پہلے پہل لکھا ہوگا نہین تو فی الحال لکھتے تو ایسی غلطی صرف دعا مین نکرتے
خیر آیندہ کو دعا کیلئے خدا سے مانگا کرین اور تثلیث مین خدا کو لاکر تین تیرہ نکرین۔ شعر خوف خالق
سے در دای مشرکو ؛ اک خدا کو تین تیرہ مت کرو ؛ صفحہ ۳ و ۴ قولہ شریف نسبتین مسیح و
موسی مین خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیون مین سے میرے
مانند ایک نبی قایم کریگا تم اوسکی طرف کان دھریو استثنا ۱۸ باب ۱۵۔ آیت اس آیت مین
ایک عجیب پیشین گوی کا ذکر ہی جسکا بیان مفصل کیا جائیگا اور پیشین گوی یا پیشخبری اسکو
کہتے ہین کہ ایک نبی صاحب الہام ایک واقعہ کو چند مدت وقوع کے پیشتر بیان اور ظاہر کرے
اور شرط یہہ ہی کہ مقررہ عرصہ کے پیچھے پیشین گوی مذکورہ کے مطابق وہ ماجرا ظہور مین آوے
الحاصل جسوقت مذکورہ پیشین گوی موسی نے روح القدس کی ہدایت سے ظاہر کی اوس سے بنے
اسرائیل ذرہ کم توجہ کرتے تھے مگر جسوقت ٹھیک ٹھیک یہہ پیشین گوی پوری ہوی سب نے یقین
کیا کہ فی الحقیقت یہہ پیشین گوی سچی ہے اور اگرچہ مقدس کتاب سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جس کے
حق مین یہہ پیشین گوی موسی نے بیان کی تھی اور بھی پوری ہوی۔ اسوقت یہہ کہنا کہ یہہ پیشخبری
کسکے حق مین پوری ہوی ضرور نہین کیونکہ بیان آیت مذکورہ سے خود بخود ثابت ہوجائیگا کہ کسکے
بارہ مین کہی گئی تھی اور کسکے ظہور مین پوری ہوی الخ **اقول** ہم کہتے ہین اور دعوی کرتے ہین
اور ثبوت کر دکھاتے ہین کہ یہہ ثبوت اس پیشین گوی کا مقدمہ مین کر آئے ہین اور کچھ آگے چلکر کرینگے
یہہ پیشین گوی ہمارے حضور علیہ السلام کے بارہ مین کی گئی تھی اور انکے ظہور مین پوری ہوی اور
رجب علی کا یہہ لکھنا سراسر فضول ہی کہ اس پیشین گوی کے وقت بنی اسرائیل کم توجہ کرتے تھے
افسوس رجب علی اپنی تحریر مین اوپر پیشین گوی اور پیشخبری کے معنے لکھتا ہی اور تمام بنی اسرائیل
کو حضرت موسی جیسے پیغمبر کے پیشین گوی پر کم توجہ دلاتا ہی کیا بنی اسرائیل پیش خبری کے معانی
سے اگاہ نہ تھے کیا بنی اسرائیل نے حضرت موسی کے پیشخبری اونکے حین حیات مین نہ دیکھی اور

Marfat.com

ہزارہا معجزات کا ملاحظہ نہ کیا اور ہر وقت مین ایک نہ ایک نبی اونکی ہدایت کے لئے مبعوث ہوتا رہا
اور کیا بنی اسرائیل اس پیشین گوئی سے نہ آشنا تھے کیا اونکو اس پیشین گوی پر اعتماد اور اعتبار
نہ تھا کیا وہ خود بدولت رجب علی کے طرح دلیل یقین اور سست ایمان تھے کہ جب جنگ کے جہلخانہ
سے رہای پای اور ۳ ضرب بید کھاکر بذریعہ گزٹ گورنمنٹ پنجاب ۱۸۶۱ء صفحہ ۶۵ مین دیکھہ لو
مانع روزگار ہوے تو پیغمبر اسلام کی نبوت سے انکار کرکے پیٹ کے کارن عیسای ہوگئے۔ نہین صاحب
بنی اسرائیل کو اس پیشین گوی پر کمال توجہ تھی بلکہ جناب مسیح علیہ السلام کے زمانہ تک دیکھو یوحنا
کی انجیل پہلا باب ۲۰ ورس اور اوسنے (یعنے یوحنا نے) اقرار کیا اور انکار نکیا بلکہ اقرار کیا کہ مین
مسیح نہین ہون ۲۱ اور اونہون نے اوس سے پوچھا پس کیا تو ایلیاہی اور اوسنے کہا مین نہین ہون
کیا تو وہ نبی ہی اوسنے جواب دیا نہین۔ اب مثل آفتاب نیمروز کی روشن ہے کہ وہ لوگ یعنے
یہودی اوس نبی کے منتظر تھے کہ جس کے پیشین گوی حضرت موسی علیہ السلام نے آیت مذکورہ کتاب
استثنا مین کے ہی اگر مسیح کے ہوتے تو وہ یون یحیی علیہ السلام سے اسطرح نہ پہونچتے کہ کیا تو
وہ نبی ہی اونہون نے صاف صاف پوچھا کہ کیا تو مسیح ہی کیا تو ایلیاہی کیا تو وہ نبی ہی پس بتلاؤ
وہ نبی کون ہے۔ صفحہ ۵ و ۶ مین رجب علی نے سات وجہ دل سے گھڑکر اور عجب طرح سے
موسیٰ اور عیسیٰ کو ایک ہی رنگ مین رنگ دیا ہی کشمشی دہانی نافرمانی رنگون کا کچہ خیال نہین
کیا اور آپ ہی اپنے مونہہ سے میان مٹھو بن کر آپ سے آپ اون وجہونکا خراب سر اسا جواب
جیسا نیل کا مسکا بگر۔ اہوا ہو دیا ہی **قولہ** محمدی دعوی کرتے ہین کہ موسی والدین سے پیدا
ہوا اور محمد بہی مگر مسیح صرف والدہ سے پیدا ہوا ہی یہہ خیال اونکا باطل ہی کیونکہ نہ صرف
محمد اکیلا والدین سے پیدا ہوا بلکہ قاہن اور ہابیل سے آج تک سب لوگ والدین سے پیدا ہوئے
اور اب بہی ہوتے ہین پس نہ محض اکیلا محمد موسیٰ کے مانند ہوا بلکہ سب لوگ موسی کے مانند
ہوے حتی کہ حرامکار اور بت پرست وغیرہ بہی موسی کے مانند ہوے حالانکہ یہہ بات سب کے
نزدیک باطل ٹھہرتی ہی اس صورت مین صرف اس مناسبت سے محمد کا موسی کے مانند ہونا کچہ

Marfat.com

خصوصیت نہین رکہتا پس محمدیون کا دعوی بدرجہ اولی باطل ہی انتہی **اقول** واہ واہ یان بھی رجب علی صاحب کو نیل کے مٹکے مین برابر رنگنے لگے انبیا اور اولیا حرامکار اور بت پرست کی پیدائش کو برابر کر دیا اور جناب مسیح علیہ السلام کی بھی پیدائش کا کچہ خیال نکیا اور اناجیل تو ایک طرف رہین معلوم ہوتا ہی رجب علی نے متی کی انجیل کا پہلا باب پہلی آیت بھی نہین دیکہی دیکہو متی لکہتا ہی نسب نامہ یسوع مسیح داؤد اور ابرہام کے بیٹے کا - اور دیکہو لوقا باب ۳ ورس جیسا کہ اوسنے اپنے پاک نبیون کی زبانی جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہین کہا الخ پاک نبیون کو حرامکارون سے تشبیہ دینا رجب علی کا کام ہی - حضرت یحی یعنے یوحنا کو کہ وہ اپنی ماکے پیٹ ہی سے روح القدس سے بھر گئے اور نبیون کے طرح معصوم ہین لوقا باب ۱ ورس ۱۵ اور اب رجب علی سے ہم پوچہتے ہین کہ کسی حرامکار اور بت پرست کی نسبت بھی کسی آسمانی کتاب یا زمینی کتاب مبین ایسا لکہا ہی کہ وہ روح القدس سے بھر گئے یون تو جناب مسیح بھی جسم کیطرف سے داؤد علیہ السلام کی نسل سے ہوے ہین اور عام لوگون کے مانند پیدا ہوے ہین انکی پیدائش بھی اب آپ کے نزدیک ویسی ہوی جیسے کہ آپ کے قول مذکورہ سے ظاہر ہی نعوذ باللہ خدا ایسے عقیدہ سے ہر ایک بشر کو محفوظ رکہے - افسوس وہ نبی یعنے حضرت موسی علیہ السلام کہ جسکو خدا نے کہا دیکہہ یعنے تجھے فرعون کے لئے خدا سا بنایا اور تیرا بھائی ہارون تیرا نبی ہوگا - خروج ۷ باب ۱ ورس رجب علی ایسے نبی عالی شان کو زنا سے نسبت دیتا ہی - اردوم اب ناظرین ذرا خیال فرماوین کہ رجب علی نے اپنی دلیل کا آپ بھی کچہ جواب ندیا حالانکہ مسلمانون کی توجیہہ اور دلیل کو رد کرنے لگے تہے یان تو اپنے پاؤن پر وہ آپ ہی کلہاڑی مار بیٹہے - جبکہ وہ پہلی دلیل مین یہہ دعوی کرتے ہین اور اوس دعوے کو محمدیون سے منسوب کرتے ہین تو اونکو مناسب کیا بلکہ فرض تہا کہ اوسکا جواب کافی و وافی دیتے اگرچہ یہہ دلیل کچہ قوی نہین اور کامل نسبت نہین ہی قبول کر دم مگر رجب علی کی سمجہہ اور عقل کے نزدیک یہہ بھی بڑی قوی دلیل ہوگی کہ وہ اسکو بھی کچہ حل نکر سکے تو پس بتلاؤ موسی کے مانند بعد حضرت موسی کے والدین سے کونسا نبی پیدا ہوا ہی والدین سے مراد یان آدم کی نسل ہی یعنے بنی آدم ہی

Marfat.com

یعنی جیسا حضرت موسی صلب پاک سے پیدا ہوے اونکی مانند کون ایسا نبی بعد موسی کے سوا حضور
علیہ السلام کے پیدا ہوا ہے کوئی نہین رہے حضرت عیسی سو وہ روح القدس سے پیدا ہوے بلکہ عیسائیون
کے عقیدہ کے موافق وہ تو خدا کے بیٹے اور خدای مجسم استغفر اللہ ہوے۔ اسواسطے عیسائیون
کو لازم ہی کہ اوسکا یعنے جناب عیسی کا شجرہ نسب روح القدس اور خدا سے ملانا چاہئے اون کو
آدمیون سے کیا نسبت اور جناب موسی علیہ السلام سے کیا علاقہ زمانہ خاتم النبیین سید المرسلین
تک جو نبی آئے سب آدم زاد تھے چونکہ حضرت موسی علیہ السلام بھی آدم زاد تھے سو اونکے مانند
جس نبی کے آنیکا وعدہ کیا گیا وہ بھی اونکے مانند آدم زاد ہونا چاہئے اب رجب علی آپ ہی انصاف
کرے کہ کسکا دعوی باطل اور کسکا برحق ہی۔ اگر کوی عیسائی رجب علی کا بھائی یہہ عذر پیش کرے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے دو جسم تھے ایک روحانی ایک جسمانی تو اسکا جواب بھی کافی ہی کہ اسطرح
تو ہر ایک بشر کے دو جسم ہو سکتے ہین ایک روحانی کہ جسکو روح کہتے ہین دوسرا جسمانی جو جسم
رکھتا ہی باقی رہا مسیح کے جسم مین خدا کا حلول ہونا سو یہہ محالات سے ہی کیونکہ وہ غیر محدود ہی جسم
کے قید مین وہ محدود نہین ہو سکتا۔ علاوہ اسکے جسم کھانے پانی وغیرہ حاجت کا محتاج ہی
سو [illegible] سے پاک وصاف ہی۔ سوم جناب مسیح جسم مین اگر تغیر و تبدیلی رکھتے
تھے کبھی جنین تھے کبھی پیدا ہوے کبھی لڑکے تھے کبھی جوان کبھی سولی پر چڑھے اور مرے اور قبر مین
رہے وغیرہ سو خدا کی ذات اس تغیرات سے بھی پاک وصاف ہی۔ اب ثابت ہو گیا کہ نہ تو
روحانی اور جسمانی کسی طور سے حضرت مسیح کو حضرت موسی سے مشابہت نہین ہو سکتی۔ آیت
متنازعہ فیہ مین کلمہ مانند کا موجود ہی جب کوی چیز بیش تر کم ہو اوسکو مانند نہین کہا کرتے پس ہمارے
پیغمبر اسلام کو جناب موسی سے مشابہت کلی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسی کے
مانند پیدا ہوے یعنے آدم زاد نبی ہوے۔ القصہ رجب علی نے اپنے مونہہ پر آپ ہی طمانچہ
مارا اور اپنے دعوے سے آپ ہی قایل ہو گیا اور مسلمانون کا دعوی اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ
حضرت موسی کے مانند جو نبی ہو گا وہ آدم زاد ہونا چاہئے کیونکہ حضرت موسی آدم زاد تھے سو فہو المراد

Marfat.com

صفحہ ۷ دوسری دلیل قولہ محمدی خیال کرتے ہین کہ موسی زن و فرزند رکھتا تھا اور محمد بھی الا یسوع مسیح مجرد تھا ہم کہتے ہین کہ اونکا یہہ ادعا بھی پوچ ہی اس لئے کہ نہ صرف اکیلا محمد زن و فرزند رکھتا تھا بلکہ اکثر لوگ زن و فرزند رکھتے تھے اور بھی رکھتے ہین تو اس وجہ سے سب لوگ موسی کے مانند ہوے حتی کہ زانی اور چور اور ڈاکو بھی بشرط زن و فرزند رکھنے سے موسی کے مانند ہین مگر یہہ امر باتفاق عقل و نقل باطل ہی پس محمدیون کا دعوی بدرجہ اولے باطل ہی علاوہ اسکے ہر ایک کو معلوم ہی کہ موسی ایک بی بی رکھتا تھا اور محمد چودہ بی بیون پر بھی صبر نہین کرتا تھا اس لئے ماریہ قبطیہ سے جماع کیا اور اپنے مریدون کو چار عورتون تک شادی کرنے کا حکم دیا اس صورت سے کبھی محمد موسی کے مانند نہین ہو سکتا اور نہ ابد تک ہوگا اور بس الخ **اقول** اس دلیل کا بھی رجب علی نے جواب ہیچ و پوچ و لچر دیا مناسب تھا اگر وہ مسیح کو اپنے زعم مین موسی کے مانند سمجھتا تھا یا اوسکو اوسکے مانند کیا چاہتا تھا تو اوس نسبت کو دیکھتا نہ کہ ایسا فحش بکتا اور بکواس کرتا کہ زانی اور چور اور ڈاکو بھی مانند موسی کے ہین توبہ توبہ رجب علی اپنی جبلی عادت سے لاچار ہی اگر اوسکو جناب مسیح بھی یہ دن کے دریا مین غوطی دیکر صاف کیا چاہین تو بھی وہ اپنے عادت سے باز نہ آویگا کیونکہ لکھا ہی اونٹ کتارون سے الخیر نہین مل سکتے ایک ادنی و کمینہ آدمی کی نسبت کوی ایسا کلمہ نہین کہہ سکتا جو رجب علی انبیا کی نسبت استعمال کرتا ہی یہہ اوسکی شرافت کا تقاضا ہی کہ وہ نیا مہذب ہو کر پیغمبرون کو صلواتین سناتا ہی - اب ہم پوچھتے ہین کیونکر محمدیون کا دعوی عقل و نقل سے باطل ہی بلکہ وہ عقلاً و نقلاً مسلم اور درست ہی کہ آنحضرت موسی کے مانند حرم رکھتے اور صاحب اولاد تھے اور جناب مسیح بالکل مجرد تھے اگرچہ اونکے شاگردون کو اونکے مجرد روی پر شبہہ تھا مگر ہم اونکو معصوم تصور کرتے ہین اور ہمارا امام علیہ السلام کی نسبت یہی عقیدہ ہی کہ عصمت شرط نبوت ہی دیکھو یوحنا کی انجیل باب ۴ ورس ۲۷ کہ حضرت عیسی ایک عورت اجنبی سے باتین کر رہے تھے کہ آپ کی شاگرد وہان آئے تو اونکو بڑا تعجب ہوا لیکن بپاس ادب آپ سے کوی یہہ نکہہ سکا

Marfat.com

کہ تو کیا چاہتا ہی یا اوس سے کس لئے باتین کرتا ہی سو یہہ آیت خلاف بزرگی اور پرہیزگاری کی
ہی کہ جسے آپکے شاگردون کو بھی بڑا تعجب ہوا اب تو سب کو معلوم ہوگیا کہ بی بی نرکہنی اور صاحب
اولاد نہونی سے حضرت موسی سے حضرت عیسی کا نمبر کم ہوگیا یا ان تو وہ اونکے مانند نہوے پس
موسی کے مانند اس نسبت سے وہی ہوگا جو زن و فرزند رکھتا ہو ہم نہین جانتے کہ رجب علی کو
کہ جس کے مغز مین سواؤن کی سی بھی عقل نہین اوسکو کس نے پادری بنادیا ہی ذکر انبیا کا ہو
کہ ایا وہ نبی جو زن و فرزند رکھتا ہو وہ بدمعاشون اور لچھون اور زانیون کو اس بحث
مبارک مین شریک کرتا ہی کجا درجہ نبوت کہان فاسق شہوت پرست ناواقفی رجب علی کی
علاوہ اسکے اس سے ظاہر ہی کہ وہ لکھتا ہی حضرت موسی ایک بی بی رکھتا تھا حالانکہ حضرت
موسی علیہ السلام کے دو بی بیان تھین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین عورات تھین اور
حضرت یعقوب علیہ السلام کی چار عورت تھین حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہزار تک نوبت
پہونچادی تھی اور حضرت داؤد علیہ السلام کے بہت عورات تھین باانیہمہ پھر تعدد نکاح کا
اعتراض کرنا سراسر رجب علی کی بے وقوفی ظاہر کرتا ہی۔ ہمنے اپنے رسالہ جواز تعدد نکاح مین
از روے نقل و عقل تعدد نکاح ثابت کردیا ہی جسکا جی چاہے اس مسئلہ کو اسمین دیکھ لے۔
باقی رہا رجب علی کا یہہ اعتراض کہ محمد صاحب ماریہ قبطیہ سے ہم بستر ہوے۔ اکثر عیسای یہہ بھی
کہا کرتے ہین کہ آنحضرت نے جو ماریہ قبطی سے قربت کی اس سے اور جورون ناراض ہوئین پس
حضرت نے قسم کھالی کہ دوبارہ ماریہ قبطیہ کے پاس نہ جاؤن گا تھوڑے ہی عرصہ مین یہہ آیت
سنائی یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک یعنی ای نبی تو کیون حرام کرتا ہی اوس چیز کو جو حلال
کیا اللہ نے واسطے تیرے۔ اب اسکا جواب سنئے کہ آنحضرت کو شہد پینے کا بہت شوق
تھا زینب کے گھر سے آپ پیا کرتے تھے اس لئے کچھ دیر ہوجاتی بعض ازواج کو یہہ بات ناگوار
معلوم ہوی اونہون نے آپس مین کونسل کی کہ جسوقت حضرت ادہر تشریف لائین گے تو ہم کہین گے
کہ آپ کے دہن مبارک سے ایسا واضح ہوتا ہی کہ جناب نے بھبول کے چھال کا عرق پیا ہی علی ہذا

Marfat.com

اونہون نے آنحضرت سے ایسا ہی کہا - القصہ حضور علیہ السلام کو خوشبو سے بڑا انس تھا اسواسطے فرمایا
کہ آئندہ ہم شہد نہ پئین گے - خدا یتعالی نے اس ارادہ سے آپ کو روکا - اب کہئے اسمین قباحت
کیا ہی اگر کسی کو یہہ قباحت معلوم ہوتی ہی کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کرنا سراسر تجاوز کرنا ہے
سو ایسے احکام توریت اور اناجیل مین کثرت سے موجود ہین کہ کئے مرتبہ خدا یتعالی نے فرمایا کہ
مین بنی اسرائیل پر عذاب کرونگا مگر موسی کی شفاعت سے باز رہا چنانچہ کتاب یرمیا مین
خدا نے فرمایا کہ مین پہلے ارادہ سے پچتایا ہون - لوجی تجاوز تو بالای طاق ہی یہان پچتانا
ثابت ہی اوس عورت کی طرف خیال کرو کہ پہلے پہل حضرت عیسی نے اوسکو صاف جواب
دیا تھا آخر اوسکی عاجزی دیکھکر اوسکے بیٹے کو شفا دی - ایک شی کو جو فی نفسہ حلال
ہو کہدینا کہ مجہ پر حرام ہی کچہ مخل نبوت نہین کتاب اعمال سے ظاہر ہی کہ جسوقت چرندپرند چادر
مین لپٹے ہوے دکہلائے گئے اوسکے ذبح کرنے مین جب پطرس نے انکار کیا اور کہا مین نے کبھی
کوئی حرام چیز نہین کہائی تو حکم ہوا جس چیز کو ہمنے پاک کیا اوسکو تو حرام مت کہہ - الحاصل
کر کہے ہوئی بات سے تجاوز کرنا قباحت مین داخل ہی یا ایک شی حلال کو اپنے نفس پر حرام
کرلینا مخل نبوت ہی تو اول جناب خدا ے تعالی اور جناب مسیح پر طعن کرلو اور جناب پطرس
کا بھی رسول ہونا باطل سمجہ لو پھر یہہ طعن کرنا - اور رجب علی کا پیغمبر اسلام پر یہہ الزام لگانا
کہ وہ چودہ بی بیون پر بھی صبر نہین کرتا تھا سراسر حماقت اور جہالت ہی - اگر بنظر انصاف
دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ جناب پیغمبر علیہ السلام علاوہ محاسن افعال و مکارم اخلاق کے
خاصۃً ازواج کے بارہ مین زیادہ زہد و عفت کو کام فرماتے تھے - کیونکہ یقینًا ثابت ہی کہ
۵۳ - ۵۴ برس کی عمر تک جناب پیغمبر نے ایک ہی عورت سے بسر کی اور یہہ اک قطعی دلیل ہی
کہ انکی مخالفون کا پیغمبر کو پابند خواہش نفسانی قرار دینا صریح تہمت نالایق ہی یہہ اک دلیل
ایسی جناب پیغمبر کے تقدس اور پارسائی کی ہی کہ اس سے مخالف بھی انکار نہین کرسکتے - ایک
عمدہ مسیحی مورخ کا قول ہی کہتے ہین کہ اپنی ایام جوانی مین محمد نے پارسائی بسر کئے اور ۲۵ برس

Marfat.com

کی عمر مین اک زن بیوہ چہل سالہ سے شادی کی اور پچیس برس تک اسی اکیلی عورت سے وفاداری
سے معاشرت کی فقط سیرت محمدی مصنفہ انر ہیل ولیم میور جلد ۳ ص ۳۰۹) اور اک اور عالے
سند مشہور فاضل کا قول ہی کہ محمدؐ نفسانی خواہشون کے آدمی نہ تھے اگر ہم اونکو اک عالی عیاش
لذایذ رذیلہ مین مشغول نہین بلکہ کسی قسم کے تلذذات مین مصروف تصور کرین تو ہم بڑی غلطی مین
پڑہین - طامس کارلیل - لکچر ۲ ص ۶۳) اور ایسا ہی جان دیونپورٹ صاحب نے کیا
خوب تقریر کی ہی کہ محمدؐ کے زمانہ مین کثرت ازواج ممالک کے اطراف مین جاری تھی اور کوی
اسکو قبیح نہین جانتا تھا مگر اسبات کا لحاظ رکہنا چاہئے کہ پچیس برس کی عمر سے پچاس
برس تک محمدؐ ایک ہی عورت پر قانع رہے اور جب تک اسنے (یعنے خدیجہ رضؓ نے) ۶۳ برس کی
عمر مین بغیر کسی اولاد نرینہ کے وفات پائی تب تک جناب پیغمبرؐ نے دوسرا نکاح نہین کیا تھا اسمین
ہی کہ کوی نفسانی آدمی ایسے ملک کا جہان کثرت ازواج کے رسم عام ہو ۲۵ برس تک
ایک ہی عورت پر وہ بھی جو ۱۵ برس عمر مین اس سے زیادہ ہو قناعت کر سکتا ہی - اور کیا یہ
امر قرین قیاس نہین کہ محمدؐ نے اپنی عمر کے ۱۳ سال آخری مین حصول اولاد نرینہ کے
غرض سے کثرت ازواج کی ہو انتہی - (کتاب اپالوجی ب ۲ ص ۲۶۲ - اب آخر مین ہم اپنے محق
و معترض سے گزارش کرتے ہین کہ ہمارے جواب جو عین حق اور صواب ہین آپکے نادانی اور عد
واقفیت کے اعتراض دفع کرنیکے لئے کافی ہین اور امید ہی کہ آپ اسمین غور کرین کہ ۵۳ یا
برس کے سن رسیدہ آدمی سے جو امور خیر اور محاسن افعال مین پیشوای خلق اور اور سرگروہ
انام اور زہد و امانت عفت و پارسائی مین مشہور اور شب و روز خوف الٰہی اور مواعظ حسنہ
مین بسر کرتا ہو اور اسقدر عمر اسکی وحدت زوج کی حالت مین گذر گئی ہو (باوجودیکہ ملک
کی رسم اور مزاج قوم اور وہان کی آب و ہوا کثرت ازواج کے موئد ہون) اور اس تکمیل
اور تحصیل تقرب الٰہی کے بعد رسم کثرت ازواج کو عمل مین لاوے اور آفت رسیدہ و رحمت
کشیدہ اصحاب کے بیکس عورتون کے مراعات شفقت و مرحمت کی نظر سے بیوہ اور بے سہارا

۱۵ عفیفہ کن ایسی بیوہ یا معلومہ اور اکثر کنایہ بیوہ ازواج نبی پر۔

سے نکاح کرے تو ایسا شخص نفسانی خواہشون کا مورد ملام ہو سکتا ہی اور ہم یہہ بھی مکرر ظاہر کرتے
ہین کہ آیا ممکن ہی جو شخص ہوا جس نفسانی کا خواہشمند ہو گا تو وہ ایسے احکام ممانعت اور
نفس کے مخالفت اور خواہش نفسانی کے برعکس اپنے نقصان کے احکام صادر کریگا حالانکہ
جناب پیغمبر کے ذاتی احکام جو اونکی مفید مطلب ہو سکتے تھے صریح انکی خواہش کے خلاف اور
عموماً انسانی ہوای نفس اور میلان قلب کے برعکس ہین - پس کوی صاحب عقل ایسے احکام مین
جہوٹ بنا لینے اور خدا پر تہمت لگا لینے کا احتمال کر سکتا ہی ہرگز نہین اور بھی ایک آیت لایحل
لک النسأ من بعد ولا ان تبدل بہن من ازواج ولو اعجبک حسنہن - اس دلیل سے کہ وہ
خلاف ہوای نفس اور برعکس تقاء بشریت ہی ثابت ہوتا ہی کہ جناب پیغمبر تمام تبلیغ وحی مین
سچے تھے ورنہ وہ اپنی قہر نفس اور خلاف مشتہیات قلب کے احکام صادر کرتے مین اپنے آپ کو
مجبور اور اجراے خواہشہای نفسانی مین دلتنگ نہ کرتے - قد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ
حسنۃ - **قولہ** اور اپنے مریدون کو چار عورتون تک شادی کرنے کا حکم دیا الخ **اقول** چہوڑا
کہین جا لگا کہین اسکو کہتے ہین ذکر کچہ تھا اپنی جودت طبع سے رجب علی وہی پرانا راگ گانے
لگے پادری فنڈر صاحب کا یہہ مشہور اعتراض ہی جو میزان الحق صفحہ ۲۶۲ مین سورۂ احزاب
کی آیۃ - انا احللنا لک ازواجک سے خالصۃ لک من دون المومنین تک نقل کرکے
فرماتے ہین قرآن کے اس قول کے موافق جو سورۂ نسا کی اوایل مین ہی نہی ہوی تھی کہ تابعان
محمدین کوی شخص چار عورت سے زیادہ نکاح مین نہ لاوے پس محمدؐ نے سورۂ احزاب کے
آیۂ مذکورہ مین اپنے لئے اک خاص اذن وارد کر لیا تاکہ اسکے بی بیان اور لونڈیان اسپر
حلال ہون فقط واضح ہو کہ اس اعتراض پر تمام ہندوستان کے کالے کرسچن مثلاً عماد الدین
و ماسٹر رامچندر و صفدر علی وغیرہ مکہی مارتے چلے آئے ہین سو رجب علی نے بھی مکہی پر مکہی
ماری ہی اب اسکا بھی جواب سنئے جبکہ عنایت الہی اور لطف ربانی ملک عرب مین اون کے
رسوم و عادات معاشرت اور امور تدبیر منزل اور سیاست کی اصلاح پر متوجہ ہوی اور

Marfat.com

عقاید اور اخلاق کی تکمیل سے فراغت کرکے رسوم مناکحت اور اقسام زنان محارم خصوصًا تعداد
ازواج مین احکام الہی کے صدور کا وقت آیا تو عرب کے زنان جاہلیت کے رسوم وعادات کی اصلاح
جسکی نسبت غالبًا حضرت موسیٰ وعیسیٰ نے بھی باانہمہ ارشاد وہدایت خلق واصلاح انور کوی تجویز
نہین فرماتے تھے اسطور پر ظاہر ہوی کہ کثرت ازواج کے رسم کی نسبت ایک حکم عین مصلحت و
حکمت کا دیا گیا اور بشرط عدالت چار تک عدد ازواج گھٹا کر اور کہئی پہلو سے قید اور بند
کرکے جایز قرار دیا ساوری جو ایک فرانس مترجم قرآن ہی سورۂ نساء کے حاشیہ پر لکھتا ہی کہ
جب یہہ آیت (یعنے فانکحوا ماطاب لکم) نازل ہوی تو عرب کے لوگون مین سے اکثر
کے پاس آٹھہ آٹھہ دس دس عورتین تھین اور وہ ایسی بدسلوکی سے پیش آتے تھے - کثرت
ازواج کا ممالک مشرقی مین ہمیشہ دستور رہا ہی محمدؐ نے اسے گھٹا کر بہت کم کردیا فقط چونکہ اس
وقت تک جناب پیغمبر نے ملک کی رسم اور قوم کے دستور کے موافق عدد ازواج مین کثرت
کی تھی تو اسے حکم واصلاح کی رعایت سے انکو بھی آیندہ کے لئے قطعی ممانعت کی گئی لایحل
لك النساء من من ولا ان تبدل بهن من ازواج - الا ازواج او سوقت تک
(یعنے جسوقت تک کہ عرب کے رسوم متعلقہ ازواج مین اصلاح وتہذیب کی گئی) ہوچکی تھین انکے
حلال اور جایز ہونے پر جیساکہ وہ ملک کی رسم کے موافق جایز تھین ایک ضابطہ کا حکم دیا گیا اور
تنزیل مین اسکی حلت منصوص فرمائی چنانچہ آیۃ انا احللنا لك ازواجك الایہ - اسی حکم
کو ظاہر کرتی ہی - خلاصہ یہہ کہ اس آیت نے جو ازواج اسوقت تک عقد نکاح پیغمبر مین آچکی
تھین انکی حلت کو ظاہر فرمایا اور چونکہ ازواج کی تعداد نصاب شرعی یعنے عدد دہم کے مقرر
ہونے سے پہلے اس عدد سے متجاوز ہوچکے تھے لہذا اسی عدد کو جو اسوقت مجتمع تھا
قرار دیا اور اسکے بعد اور علاوہ کسی نئی زوجہ کے زیادہ کرنے یا ان مین سے کسی کے عوض
قایم کرنے کی ممانعت صریح صادر فرمای - پس اس آیت کا حکم کوی نئی بات پیدا نہین کرتا بلکہ
محض ایک ضابطہ کا حکم ہی کہ جو کچھ نزول آیہ اوایل سورۂ نساء کے پہلے ہوچکا ہی اس

Marfat.com

جایز قرار دیتا ہی اور محض گذشتہ امر کی صورت کو بحال ٹھہراتا ہی نہ کہ کسی نئی بات کے ایجاد
کو جایز کیا ہو یا کسی امر غیر موجود کے پیدا ہونیکا حکم دیا ہو یا اسکی وجہ سے آیندہ کے لئے کسی نئی بات
کا استحقاق قایم ہوا ہو۔ پس جبکہ یہہ صورت اور منشا اس حکم کے ہی تو اسکو حکم اوایل سورۂ نساء
کے خلاف سمجھنا غلط فہمی ہے۔ پادری صاحب نے یہہ دیکھہ لیا کہ سورۂ نساء ہم پارہ مین اور احزاب
۲۲ مین ہی تو اونکو ایسی بدگمانی کرنیکا موقع ملگیا مگر محقق کی نظر مین ازواج کے متعلق کے آیات
اور احکام قریب العہد بلکہ ہمعصر ہین۔ اب صرف اسپر اتنی شبہ کی گنجایش باقی رہے کہ اگر سورۂ
احزاب والی آیت صرف اتنا ہی کرتی ہی کہ جتنی عورتین نصاب شرعی کے مقرر ہونے تک جناب
پیغمبر کے پاس موجود تھین صرف اونکی حلت ظاہر کرتی ہی اور کوی نیا حکم یا جدید استحقاق قایم
نہین کرتی تو پھر خالصۃً لک من دون المومنین سے کیا مراد ہی۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ جب کثرت
ازواج کی اک حد خاص اور وہ بھی شرط عدالت سے مشروط مقرر کی گئی تو جو لوگ زاید از نصاب شرعی
پر قابض تھے انکو عدد زاید سے کنارہ کرنا پڑا تھا چنانچہ ایک خبر مین ہی عن ابن عمر ان غیلان
بن سلمۃ الثقفی اسلم وله عشرة نسوته فی الجاهلیة فاسلمن معه فقال
النبی ص امسك اربعًا وفارق سائرهن رواه احمد والترمذی وابن ماجه
وعن نوفل بن معاویة قال اسلمت وتحتی خمس نسوة فسالت النبی ص
فقال فارق واحدة وامسك اربعًا رواه فی شرح السنة مگر چار تک انکا
عدد معین تھا نہ کہ منکوحات کی تعین و تخصیص۔ اور انکو اختیار تھا کہ درصورت طلاق یا وفات کے
اور عورتون سے عدد کی تکمیل کر سکتے تھے۔ مگر جناب پیغمبر کے حق مین اس تعداد موجود کی تعین
اور تخصیص بہ نسبت اشخاص و منکوحات تھے یعنے وہی خاص عورتین جو اسوقت تک ہو چکی تھین
وہ جایز اور حلال رہین الا ان مین سے کسی کے وفات پر یا (اگر ہو سکے تو) طلاق پر جایز نہ تھا
کہ اوسکا بدل اور کوئی عدد قایم ہوتا لا یحل لك النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج پس یہی تخصیص تھی جو من دون المومنین تھی۔ اور یہہ تخصیص تو ایک گونہ کی

Marfat.com

بلکہ بہت کرکے ممانعت اور قید کی صورت مین تھے نہ کہ آزادی اور خود مختاری کی حالت مین - کیونکہ عوام مسلمین کی نسبت صرف عدد کا تعین تھا نہ کہ منکوحات کا اور ممکن ہی کہ موت یا طلاق کی صورت مین ہمیشہ اول بدل ہوتا رہے اور پیغمبر کے حق مین تخصیص تھی منکوحات کی اور اس تعین کی وجہ سے امر نکاح مین وہ خود مختار رہے بلکہ عدد نکاح اور منکوحات دونون مین قید لگ گئی اور جو آزادی عوام مسلمین اور تمام قوم کو حاصل تھی اس سے ممانعت شدید کی گئی - اب رہا عیسائیون کا یہہ اعتراض

قال پس محمدؐ نے جو سورۂ نسا کی آیت کے حکم سے تجاوز کرکے چار عورت سے زیادہ اپنی نکاح مین لی تھین اسواسطے سورۂ احزاب کی یہہ آیت وارد کرکے اپنی تجاوز پر پردہ ڈالا انتہی

اقول ازواج کا عدد کثیر تو سورۂ نسا کی آیت سے پہلے ہو چکا تھا نہ کہ بعد پھر ان آیتون کے احکام مین تخالف اور اس سے تجاوز سمجھنا درست نہین جب سورۂ نسا کی آیت تحدید ازواج کی ظاہر ہوی اسکے ساتھ ہی جناب پیغمبرؐ کے ازواج سابقہ کی تحلیل کی گئی اور آیندہ کے واسطے قطعی ممانعت بلکہ تبدیل کی بھی حرمت شدیدہ کا حکم ہوا - پس دونون آیتون کا حکم علیحدہ تھا سورۂ نسا کی آیت مین عامہ مسلمین کے احکام نکاح مین اور سورۂ احزاب والی آیت مین جناب پیغمبرؐ کے ازواج کے احکام مین پس ان دونون کا مورد ایک نہین تو تجاوز کیا افسوس ہی ایسی کج فہمی اور بعید پر حضرات پر اور ایسا گمان کرتے ہین کہ جناب پیغمبرؐ کو ازواج کے بارہ مین بہ نسبت عام مسلمین کے آزادی حاصل تھی اور اون کے حق مین چند خاص رعایتین مفید مطلب تھین حالانکہ بنظر انصاف اور راستی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ بہ نسبت عامہ مسلمین کے جناب پیغمبرؐ کو ازواج کے بارہ مین زیادہ وقت اور قید اور سخت پابندی اور حدبتی کیونکہ غیر نبی کو تبدیل ازواج کا در صورت افتراق اختیار تھا برخلاف جناب پیغمبرؐ کی کہ اونکے واسطے یہ لا یحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بہن ایک سخت مانع اور احصان شدید تھا کیونکہ ان ازواج کے غیر موجودگی کے حالت مین بھی انکا بدل حاصل نہین کر سکتے تھے - اگر کوی حکم خاص کسی رعایت کا یا کوی پروانگی بالتخصیص پیغمبرؐ کے مفید مطلب نازل ہوتی گو ایسے تخصیص اور پروانگی کا صدور خدا سے ناممکن نہو - اسپر مخالفین کو

Marfat.com

تہمت لگانے اور بدگمانی کرنے کی گنجایش تھی مگر یہہ صریح ناانصافی ہی کہ امتناعی احکام قہر نفس اور تحصن شدید اور بڑی قید اور بندگی مقتضای بشریت پر صبر اور میلان خاطر پر بھی صبر کرنے کی اور ہوای نفس کے خلاف جناب پیغمبر کے یان موجود ہین انپر یہہ الٹی سمجہہ کے آدمی طعنہ زن ہوتے ہین - یہہ احکام جو اپنی ہوای نفس کے خلاف مشتہیات قلب کی ضد اپنی بے اختیاری کے باتون پر بھی صبر اور بے بسی کی حالت مین میلان خاطر پر بھی صبر کرنے کی موجود ہین (ولو اعجبک حسنہن) جناب پیغمبر کے تقدس اور پارسائی اور عفت اور زہد کے ہزارون دلیلون کے برابر ہین کیونکہ جو شخص اپنے ہوای نفس کا تابع نفسانی خواہشون کا فکرمند ہو اس سے اپنی ذات کی نسبت ایسے احکام امتناع اور قہر نفس کے ظاہر کرنے کی امید نہین ہی - بعض عیسائی بے علم اکثر یہہ اعتراض بھی کر بیٹھتے ہین سو اسکا بھی جواب لکہہ دیتا ہون تاکہ آیندہ کو وہ اپنی کج فہمی کی اصلاح کرین **قال** بلکہ آیت کے مضمون سے یہہ بھی سمجہہ سکتے ہین کہ محمد کو ایک خاص حکم دیا گیا ہی لونڈیون اور عورتون سے جتنے اوسکا جی چاہے نکاح مین لاوے **اقول** ایسا سمجہنا بڑی غلط فہمی ہے دو وجہ سے اول اس آیت مین احللنا جو ماضی کا صیغہ اور خبر کی صورت مین ہی اس سے آیندہ کی جواز اور جتنی جی چاہے اتنے نکاح کرتے جانیکا حکم نہین نکلتا - اور ایسا ہی اون ازواج کے متعلق جو اور الفاظ مین اتیت اجورہن (جنکا تو مہر دے چکا ہی) مما ملکت یمینک (جنکا تیرا دست راست مالک ہو چکا ہی) مما افاء اللہ علیک کہ جو خدا نے تجھے دلوای ہین یہہ سب ماضی کے صیغے ہین جنسے ان مذکورات اور منکوحات کا وجود قبل اس حکم کے ثابت ہوتا ہی - پس آیندہ کا جواز اور نئے امر کا احداث سمجہنا بیجا ہی (۱) جایز ہی کہ امراۃ مومنۃ کی تنکیر تعظیم کی وجہ سے ہو اور ظاہر ہی کہ امراۃ مومنۃ داخل ازواج متذکرہ و مندرجہ آیہ انا احللنا لک ازواجک ہی - اور ایسے اجمال کی تفصیل والعرب تملک الاشیاء جملۃ ثم تخصص شیاء منہا بالتسمیۃ تنبیہا علی فضل فیہ اور (۲) ممکن ہی کہ ان دہبت مین صرف ان تعلیل یا قد کے معنے مین ہو کیونکہ ہر جگہہ اور ہمیشہ ان شرطیہ ہی نہین ہوتا ہی دوم اسکے

Marfat.com

بعد آیت لا یحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بھن من ازواج و
لو اعجبک حسنھن الا ما ملکت یمینک یعنے تجھکو اوسکے بعد عورتین نکاح
کرنے حلال نہین اور نہ اونکا بدلنا جایز ہی گو تجھے پسند بھی آوین مگر وہی جو تیری ملک مین یعنے
ازواج جو تحت و تصرف مین تھین صاف اور صریح آیندہ کی ازواج سے بلکہ اس عدد موجودین سے
بدلنے سے بھی ممانعت کرتی ہی پس معترض کا بالکل اسکے خلاف سمجھنا سراسر کج فہمی ہے۔ بعض خوش
فہم یہان پر بحث کرتے ہین کہ آیندہ کے ازواج کی ممانعت تو تھی الا ملک یمین یعنے لونڈیون
کو بلا تعداد خاطر خواہ جایز قرار دیا ہی مگر یہان پر ملک یمین سے لونڈیان مراد لینے صحیح نہین کیونکہ
(۱) ظاہر ہی کہ نساء کی تحت مین لونڈیان بھی داخل ہین تو پھر ایک ہی شی محل احکام متناقضہ
اور مورد تحریم و تحلیل کیونکر ہو سکتی ہی (۲) ملک یمین سے وہی ازواج مراد ہین جنمین شرایط
نکاح سے ملک ثابت ہوی ہی کیونکہ نکاح سے بھی اور مہر سے اور نفقہ سے ملک حاصل ہوتی ہی
اور فی تفسیر مجمع البیان ثالثھا الا ما ملکت ایمانکم بالنکاح او بالثمن ملک
السماع بالمھر و النفقة الخ جز خامس) اور (۳) قرینہ لفظ نساء سے اسپر دلیل ہی یعنے
چونکہ لا یحل لک النساء من نساء کا عموماً ناجایز ہونا فرمایا تھا تو بادی الرائے اور اول نظر
مین اس سے ازواج موجودہ کی حریت ہی مفہوم ہوتی تھی اس لئے اسکی تشریح اور تصریح کردی
کہ الا ما ملکت یمینک یعنے بجز انکے جو ابھی گروہ ازواج مین شامل اور عقد نکاح مین داخل
ہو چکے ہین اور آیندہ سب کو ممنوع اور انکے عوض بدلنا بھی غیر مشروع ہوگا۔ الغرض بادرے
رحب علی کے غلطی اور پوادر کی غلطی کے ساتھ اصلاح اچھی طرح کی ہوگی اور ثابت ہوگیا
کہ حضور علیہ السلام موسی کے مانند ہین اور مخالفون کے اعتراض کا جواب دندان شکن دیا گیا۔

تیسری دلیل قولہ محمدی کہتے ہین کہ موسیٰ ایک شریعت لایا اور محمد بھی مگر یسوع
مسیح کوی شریعت نہین لایا ہم کہتے ہین کہ محمدیون کا یہہ دعوی بھی بے اصل ہی کیونکہ آج تک
قرآن کا جسکو وے شریعت گردانتے ہین منزل من اللہ ہونا ثابت نہین ہوا اور شاید تاگ ہوگا

Marfat.com

اور شریعت الٰہی موسیٰ کے جمیع مذاہب کے لوگ قایل ہین اور خصوصًا محمدی بھی اقرار کرتے ہین
کہ موسیٰ کی شریعت خدا سے ہی لیکن تعجب ہے کہ شریعت موسیٰ یعنے استثناء ۱ باب مین حکم ہی
کہ بہت سے جورو ان نکرے محمد نے برخلاف اسکے سورۂ نساء مین کہا ہی کہ چار عورتین تک
جایز ہی اور آپ اس حکم سے بھی تجاوز کرکے چودہ عورتین کین علاوہ اسکے اور بہت سے اختلاف
ہین مگر اسوقت فرصت نہین یہہ سمجہ لو کہ قرآن جسکو محمدی شریعت کہتے ہین کیا شریعت ہی ہرگز
نہین غرض کہ اس وجہ سے محمد کا موسیٰ کے مانند ہونا باطل ہی اور یسوع مسیح وہ شریعت لایا
کہ نہ صرف موسیٰ کی شریعت کی طرح سیاہی سے لکہی گئی اور یا پتہر کی تختیون پر بلکہ زندہ خدا
کی روح سے دل کی گشتین تختیون پر لکہی ہوی ہے بلکہ شریعت کی غایت مسیح سے کہ ہر ایماندار
راستبازی پاوے الخ **اقول** لاریب جو نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مانند ہوگا سو مانند
اہل شریعت ہوگا سو ہمارے پیغمبر علیہ السلام شریعت لائے اسواسطے حضرت موسیٰ کے مانند
شریعت مین نسبت رکہتے ہین برخلاف اسکے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اونکے شاگرد
شریعت موسوی کے خلاف کام کرتے تھے جناب پولوس فرماتے ہین جنتون کا شریعت
کے عملون پر بھروسا ہی لعنت کے تحت ہین گلاتیون ۳ باب ۱۰ - اس سے زیادہ باب مذکور
کے آیت ۱۳ مین فرماتے ہین کہ مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چہڑایا - سبحان اللہ
کیا عمدہ شریعت کی توقیر کی گئی خدا کی شریعت ہو اور اوسپر لعنت کا کلمہ استعمال کیا جاے شریعت
کے پابند البتہ لامذہب لوگ نہین ہوا کرتے اکثر انجیل مین احکام خلاف شریعت ہین دیکہو متی
۵ باب ۲۳ درس اگے صرف پانی مت پیا کر بلکہ ہاضمہ اور کمزوریون کے واسطے تہوڑی شراب
پیا کر - اب اہل انصاف شریعت عیسوے اور محمدی شریعت کا مقابلہ کرین اور دیکہین دیکہو علیحدہ
شریعت اور تعلیم کیا ہی - (۱) صرف بپتسما دینا یعنے پانی لیکے سر پر چہڑک دینا - (۲) پھر کبھی
کبھی عشاء ربانی کرنا یعنے رات کو اکٹھے ہوکے روٹی توڑ کر اوسکے ٹکڑے مسیح کا بدن سمجھکر
کہا لینا اور شراب لیکر عیسیٰ کا خون سمجھکر پی جانا (۳) اتوار کے دن گرجا مین جاکر بیٹہ رہنا

Marfat.com

مردون اور عورتون کا جمع ہوکر دعا مانگنا کہ ای برے باپ اپنے بیٹے خدا کو جلدی دنیا مین
بھیجدے (۴) اور یہہ عقیدہ رکھنا کہ کوی انسان بنے ہو یا ولی گناہ سے پاک نہین اور نہ کوئی
گناہ سے بچ سکتا ہی اسواسطے مسیح کا خون ہمارے گناہون کو دہوکر معاف کرچکا ہی اب کوی سزا
کسی گناہ کی ہمپر نہین رہے کھلے دل جو کچہ چاہین کرتے ہین - جاے غور ہی اہل انصاف بتاین کہ یہہ
کیا شریعت اور روحانی تعلیم ہی - اور مسلمانون مین جو نماز روزہ حج زکوۃ وضو غسل عبادت
ریاضت توکل صبر تسلیم رضا قناعت محبت عصمت عفت احسان اتفاق خیرات
اعتاق فطرہ قربانی کظم تخیط عفو صلاح سراد تقوی عجز انکسار فروتنی راستی
عدالت اخلاص صدق شجاعت سخاوت پاکی اتقای ظاہری اور باطنی وغیرہ مدارج
بے شمار ہین اور وہ روحانی تعلیم ہین یا عیسائیون کے وہ چار باتین جنکو روحانیت مین کچہ دخل
نہین علاوہ قرآن وحدیث کے جو کتابین علمای اسلام نے قرآن وحدیث سے اخذ کرکے مثل
احیاء العلوم اور کیمیای سعادت اور کشف المحبوب اور محاسن سنن وغیرہ بے شمار کرر کے
ہین جن مین علم ظاہر شریعت اور باطن طریقت اور حقیقت اور معرفت کو مفصل لکہا ہی دیکہکر
عیسائیون کے مجموعہ اناجیل وغیرہ کتب مذہبی سے مقابلہ کیا جاوے تو بخوبی معلوم ہوسکتا ہی کہ
کن مین علم روحانی اور رحمانی ہی اور کن مین تعلیم جسمانی اور نفسانی ہی مگر جسکی قسمت مین
کچہ نہو وہ کیونکر پاسکے رجب علی وعماد الدین ومکسٹر صفدر علی باوجودیکہ سالہا سال ظاہر مین
مسلمان رہے لیکن انکو کچہ فائدہ نہوا **شعر** ہی دستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را ؛ رجب علی کے عیسائی ہونے پر چندان افسوس
نہین کیونکہ وہ جب بنام نہاد مسلمان تھا تو ہمیشہ خلاف شرع کام کرتا تھا محمدی شریعت کا کچہ
پابند نہ تھا اول تو وہ بے علم آدمی ہی محمدی شریعت کی کوی کتاب اوسنے نہ دیکہی نہ پڑہے اسکے
اعمال کے موافق خدا نے اوسکو سزا دی کہ وہ تین برس جیلخانہ جہنگ مین قید رہا جب وہان
سے چہٹا تو بیت کے کارن عیسائی ہوگیا - بیشک موسوی شریعت کے مسلمان قایل ہین مگر عیسائی

Marfat.com

بالکل اوسکے برخلاف ہین تعدد نکاح اور چودہ عورتین اور سورۂ نساء پر جو اعتراض تھا اسکا
جواب ہم پہلے پہل لکھہ آئے ہین اگر تعدد نکاح خلاف شریعت ہوتا تو انبیا سلف اوسکے پیرو
نہوتے حالانکہ حضرت ابراہیم ویعقوب وموسیٰ وداؤد وسلیمان علیہم السلام جو خدا کے فرزند کہلاتے
تھے ان سب کے بہت عورتین تھین پھر پیغمبر علیہ السلام پر یہہ اعتراض کسی طرح عاید نہین ہوسکتا
بلکہ تعدد نکاح نقلاً وعقلاً جایز ہی ۔ مسیح مصلوبی کوی شریعت نہین لایا بلکہ شراب جو اول روز سے
حرام ہی کتاب امثال ۲۰ باب آیت ۲۰ سے ۳۲ تک دیکھو اون مین حکم ہی کہ تو اون لوگون کے
ساتھہ نہ رہ جو میخوار ہین مسیح نے خلاف اسکے لوگون کو شراب کے خم کے خم بنا بنا کر پلائے اور زانیہ
عورت کو بے سزا دئے چھوڑ دیا اور اونکے شاگرد رشید پولوس نے حکم دیا کہ پاکون کو سب کچھہ پاک
ہی حرام وحلال کھانے پینے کی اناجیل مین کچھہ تمیز نہین ہے جو دل چاہے کھاؤ جو دل چاہے نہ کھاؤ
دل کی مرضی پر انحصار رکھا گیا ہی علاوہ اسکے مسیح نے فرمایا کہ مجھہ سے پیشتر جو آئے سب چور اور
شمار تھے مزید براں جناب پولوس فرماتے ہین پہلا حکم ناقص اور نکما سمجھہ کر منسوخ ہوتا ہی اور
اوسکی جگہہ دوسرا اچھا اور بے عیب دیا جاتا ہی سبحان اللہ خدا کا حکم ہو اور پھر وہ ناقص اور
عیبدار ہو خیر اسے جانے دو اب رہا معترض کا یہہ اعتراض کہ قرآن جسکو وے شریعت گردانتے
ہین منزل من اللہ ہونا ثابت نہین ہوا اور نہ ابد تک ہوگا الخ سو اسکا بھی جواب سن لیجئے کہ اول
تو علماء اسلام نے درباب حقیقت قرآن اور رد عقاید باطلہ نصاری مین بہت سے رسایل تصنیف
فرمائے ہین چنانچہ وہ سب کے سب ہندوستان مین معروف ومشہور ہین جیسا کہ (۱) براہین ساطعہ
و (۲) کتاب مرغوب اور (۳) صولۃ الصیغم و (۴) دہماکہ و (۵) تائید المسلمین اور (۶) استفسار و
(۷) کشف الاستار جواب مفتاح الاسرار اور (۸) احسن الحدیث فی ابطال تثلیث (۹) جواب دیگر
مفتاح الاسرار اور (۱۰) معدل اعوجاج المیزان جواب میزان الحق اور (۱۱) تقلیب المطاعن جواب
(۱۲) تحقیق دین حق اور (۱۳) بروق لامعہ خصوص در اثبات نبوت اور (۱۴) ازالۃ الاوہام و
(۱۵) ازالۃ الشکوک اور (۱۶) استبشار در جواب حل الاشکال اور (۱۷) اعجاز عیسوی و (۱۸) ظہار الحق

Marfat.com

ودافع البہتان ۱۷	اور تشخیص المقال ۱۸	وتعلیقات ۱۹	جواب تاریخ محمدی ۲۲	لحن داؤدی ۲۳
جواب نغمہ طنبوری	والزام عام ۲۴	جواب آئینہ اسلام ۲۵	ہر زمیت عمادیہ	ورقیمۃ الوداد ۲۶
جواب نیاز نامہ	ابحاث ضروری	وبطلان اصول مذہب عیسائی ۲۷		صیانت ۲۸
الانسان فی رد تحقیق الایمان	تنزہیق البطلان فی رد تحقیق الایمان ۳۰			واظہار ۳۱
الاسلام	ومجموعہ رسایل بحث مذہبی	دوسرا حصہ مباحثہ مذہبی ۳۳		کشف الاسرار
واستیصال مسیح الدجال ۳۴	جواب مسیح الدجال ۳۵	تصحیح التاویل ۳۶	جواب تفسیر مکاشفات ۳۷	و
تائید الاسلام	ومعجزہ فرقان ۳۸	وہشت کونسل	وافحام الخصام ۳۹	جواب تفتیش
الاسلام ۴۰	وعقوبت الضالین	جواب ہدایت المسلمین ۴۲		قرآن حرز جان ۴۳
دولت فاروقی ۴۴	ونوید جاوید	ہای کورث آسمانی ۴۵		جواب شکوک کفارہ ۴۶
نور محمدی	جواب شریف نسبتین ۴۸	رد نصاری ۴۹	مولد شریف	آفتاب عالمتاب ۵۱
سیف المسلمین	رسالہ کفیل	تبین الکلام	تحفہ مسیحان	کشف الاوہام

وغیرہ اور علاوہ اوسکے چند کتابین منصف مزاج اور بے تعصب عیسائیون نے جو خاص یورپین ہین اور علم تواریخ مین یگانہ روزگار ہین اونہون نے تائید دین اسلام مین لکھے ہین چنانچہ مؤید الاسلام وحمایۃ الاسلام ومحمد والاسلام - اور واضح ہو کہ رسایل مسبوق الذکر مین سے اکثر علمای اسلام سے اشتہار پنجابی اخبار اور مہر درخشان اخبار دہلی نمبر ۴ جلد ۱ مین دیا گیا کہ جو کوی عیسائی رقیمۃ الوداد یا لحن داودی یا استیصال مسیح الدین کا جواب لکھے گا تو اوسکو دو سو روپیہ انعام فی کتاب دیا جائیگا اور پادری صاحبون کے اخبار نور افشان لودیانہ مطبوعہ ۱۱ مارچ ۱۸۷۵ء نمبر ۱ جلد ۳ مین ایک اشتہار اسی طرح کا طبع ہو چکا کہ تینون مصنف ابتک زندہ ہین یعنے پادری عماد الدین صاحب ومسٹر رامچندر صاحب اور پادری صفدر علی صاحب اور صاحب نور افشان نے اشتہار کے آخر یہہ کلمات لکھے کہ مین نہایت ادب سے بخدمت ان تینون صاحبان مصنف عیسائیون کے التماس کرتا ہون کہ اس بے جا غرور توڑنے کے لئے ضرور انکا جواب

Marfat.com

عنایت فرماوین - الغرض عیسائی اخبارون اور ہندو اور مسلمانون کے اخبارون مین یہہ اشتہار
مدت تک چھپتا رہا ان تینون عیسائیون کے علاوہ اور کسی عیسائی کو جرأت نہوے کہ ان کتابون
کا جواب انعام کے سوا اپنے مذہب عیسائی کی تائید مین لکہتا بیچارہ رجب علی تو کس شمار اور
کس قطار مین ہی جب اوس کے پیش امامون مین سے کسی کو اتنی جرأت نہوے کہ ایک رسالہ کا جواب
لکھے تو رجب علی کا یہہ بکواس کہ آج تک قرآن منجانب اللہ ثابت نہین ہوا سراسر بیہودہ
اور لغو بلکہ مجذوبانہ بڑ ہے چونکہ یہہ دلیل نہایت قوی ہی کہ جب ان کتابون کا جواب جو حقیقت
قرآن شریف اور ثبوت نبوت آنحضرت ؐ مین علمای اسلام نے لکہین اونکو عیسائی مان گئے اور
اوسکے جواب سے لاچار ہو گئے تو قرآن کا منجانب اللہ ہونا خود بخود ثابت ہو گیا اگرچہ ظاہرا بطمع دنیاوی
اور بباعث ملازمت مشن انکار کئے جائین کہ نعوذ باللہ قرآن شریف کلام اللہ نہین ہی مگر ان
کا مان لینا اور مجبور ہونا اور جواب نہ لکہنا سب کو معلوم ہو گیا کہ عیسائیون کا دعوی بے معنی اور
بیہودہ ہی اگر کسی کو جرأت ہی تو اب جواب لکہہ دے مگر یہہ کہاوت سچ ہی ؎ نہ نو من تیل ہوگا
نہ رادہان ناچے گی - جب رسالت و نبوت حضور علیہ السلام کے کتب سابقہ سے بطور بشارت اور نیز
معجزات وغیرہ سے پایہ اثبات کو پہونچ گئی تو قرآن شریف کا کلام اللہ ہونا خود بخود ثابت ہو گیا
اور سنئے قرآن کا ثبوت تو سب سے اعلی ہی کیونکہ اوسکے مقابل کوی کتاب اہل کتاب کے پاس نہین
ہی قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت اس اعلی درجہ پر ہی کہ طاقت بشری سے خارج ہی - واضح
ہو کہ آنحضرت ؐ نے تحدی کرکے فرمایا کہ قرآن مین سے کسی چہوٹے سورۃ کے برابر بنا لاوین اور اونکو
عام اجازت دی گئی اور جلسہ عام مین کہا گیا فاتوا بسورۃ من مثلہ - پھر وہ لوگ باوصف کہ عربی
زبان بھی تھی اور بڑی بڑی عقاید اور خطبہ فصیح و بلیغ کہا کرتے تھے تب بھی اوسکے چہوٹے سورۃ
کے برابر نہ بنا سکے اور معجزہ اسیکو کہتے ہین کہ پیغمبر کوئی ایسا امر خارق عادت کر دکہلاے
جسکے برابر معارض نکر سکین گو وہ کام قدرت بشری مین داخل ہو بلکہ مقدورات بشری مین عاجز
اور مغلوب ہو کر معاوضین کا رہ جانا کمال درجہ اعجاز پر دلالت کرتا ہی علاوہ بران آج تک

Marfat.com

کسی سے اسکے برابر تصنیف نہین ہوسکے اور نہوسکے گی زبان سے بیہودہ گوی کرلینی اور بات ہی اور تصنیف
کرکے دکہا دینا اور بات ہی - جناب من اور سنئے جسطرح آفتاب اپنی روشنی پر آپ ہی قادر ہی
ویسے ہی خدا کا کلام خدا کے کلام سے پہچانا جاتا ہی کوئی چیز آفتاب کو روشن نہین کرسکتی جب
آپ ہی نکلتا ہی تو سب کو معلوم ہوتا ہی کہ وہ آفتاب نکلا ہی - سو کلام ربانی کی بھی یہی پہچان اور
شناخت ہی کہ وہ الہام سے خالی نہو اپنی صداقت اور پاکیزگی سے آپ سے آپ روشن ہو -
اور اسمین یہہ شرایط ہون (۱) الہامی کتاب ایسی رہ بتای جس سے روح کا تقاضا و تمنا پورا
ہو (۲) شرط یہہ ہی کہ آدمی کے اضاف دلی سے برخلاف نہو جس سے آدمی پہلے برے ظلم و عدا
خدا کے ناپسند ہونیکی تمیز اور سزا و جزا کے لایق ہونے کو دریافت کرسکتا ہی - (۳) شرط یہہ ہی کہ
خدا مطابق اضاف دلی کے اجر دینیوالا نیکو کار و نکا اور سزا دینیوالا بدکار و نکا ہی پس چاہے
کہ الہام حقیقی بہی خدا کو انہین صفتون مین بیان کرے (۴) شرط یہہ ہی کہ الہام خدا کو قدیم و قادر
مطلق و غیر متغیر و واحد و عالم و حکیم و رحیم وغیرہ بیان کرے - سو یہہ سب شرطین کلام ربانی
یعنے قرآن شریف مین پای جاتے ہین اس سے ہم دعوی کرتے ہین کہ قرآن شریف کلام اللہ ہی
اعتقادات کا ملہ اور اعمال صالحہ اور قرآن ان دونون قسمون پر بوجہ اکمل مشتمل ہی لہذا ہم دعوی
کرتے ہین کہ قرآن شریف تقاضای روح کا بخوبی رفع کرتا ہی اور اس راہ سے بھی خدا کا کلام ہے
اب رجب علی کس دانای اور کن معنے سے کہتا ہی کہ قرآن منزل من اللہ ہونا ثابت نہین ہوا اور
نہ ابد تگ ہوگا یہہ دعوی محض زبانی بیجا اور بغیر دلیل اور ثبوت کے باطل ہی یون تو ہر ایک شخص
کہہ سکتا ہی کہ توریت اور انجیل خدا کا کلام نہین انجیل اور توریت کے کلام اللہ ہونیکا کوی
ثبوت نہین اور نہ ابد تگ ہوگا - ہان اگر کوئی ثابت کر دکہاوے کہ انجیل خدا کا کلام نہین ہے
تو البتہ ہم اوسکو مان سکتے ہین ورنہ مدعی کا دعوی باطل ہے - ایسا ہی رجب علی کا دعوی
از قسم اضغاث احلام یعنے ایک خواب پریشان ہی - جاننا چاہئے کہ قرآن اول سے آخر تک
ان سب نائیس باتون مفصلہ ذیل سے بھرا پڑا ہی اوسمین کوی لنبی چوڑی آیت ایسی نہین ہے

Marfat.com

جس مین ان ستائیس باتون سے کوی نکوی بات موجود نہو (۱) قرآن مین خدا کی صفات کاملہ کا بیان ہی مثلاً اوسکا واحد اور قدیم اور ازلی وابدی اور قادر اور عالم اور سمیع اور بصیر اور متکلم اور حکیم اور خبیر اور آسمان وزمین کا خالق ہونا اور رحیم اور رحمان اور صبور اور عادل اور قدوس اور محی اور ممیت یعنے جلانے والا اور مارنیوالا ہونا وغیرہ (۲) قرآن مین نقایص اور عیوب سے خدا کا منزہ ہونیکا بیان ہی مثلاً حادث ہونا عاجز ہونا جاہل ہونا اور ظالم ہونا وغیرہ (۳) قرآن مین توحید خالص کی دعوت ہی شرک سے مطلق منع کیا ہی اور تثلیث سے بھی جو یقینا شرک کے ایک شاخ ہی منع کیا ہی (۴) قرآن مین پیغمبرون کا تذکرہ ہی (۵) قرآن مین پیغمبرون کو بتوں کے پوجنے اور کفر وغیرہ سے پاک وامن بتایا ہی (۶) قرآن مین پیغمبرون پر ایمان لانے والون کی مدح ہی - (۷) قرآن مین پیغمبرون کے منکرون کی مذمت ہی (۸) قرآن مین عموماً سب پیغمبرون پر ایمان لانے اور خصوصاً حضرت عیسی مسیح علیہ السلام پر ایمان لانے کی تاکید ہی (۹) قرآن مین وعدہ ہی کہ ایمان لانے والے آخر کار منکرون پر غالب ہونگے (۱۰) قرآن مین قیامت کی حقیقت اور قیامت کے جزا کی ماہیت کا بیان ہی (۱۱) قرآن مین بہشت ودوزخ کا مذکور ہی (۱۲) قرآن مین دنیا کی مذمت اور اوسکی ناپایداری کا بیان ہی (۱۳) قرآن مین عقبی کی مدح اور اسکی پایداری کا بیان ہی - (۱۴) قرآن مین چیزون کے حلال وحرام ہونیکا بیان ہی (۱۵) قرآن مین احکام تدبیر منزل کا بیان ہی - (۱۶) قرآن مین سیاست مدن کے احکام کا بیان ہی (۱۷) قرآن اللہ کی اور اللہ والون کی محبت اور پیار رکھنے پر اوبھارتا ہی (۱۸) قرآن مین ایسی چیزون کا بیان ہی جو خدا تک پہونچ جانیکا ذریعہ ہی (۱۹) قرآن فاجر وفاسق لوگون کی صحبت وہم نشینی سے منع وزجر کرتا ہی (۲۰) عبادات بدنی ومالی مین خالص نیت خدا کے واسطے رکھنے کی قرآن تاکید کرتا ہی (۲۱) ریا وسمعہ یعنے دکھانے سنانے کے واسطے کوی عبادت وکام کرنے سے قرآن تہدید کرتا یعنے دھمکاتا ومنع کرتا ہی (۲۲) تہذیب اخلاق قرآن مجمل اور مفصل تاکید کرتا ہی (۲۳) قرآن اخلاق ذمیمہ پر بالاجمال تہدید کرتا ہے

Marfat.com

(۲۴) اخلاق حسنہ مثلاً حلم و تواضع و کرم و شجاعت و عفت وغیرہ کی قرآن مدح کرتا ہی (۲۵) اخلاق قبیحہ مثلاً غصہ و تکبر و بخل و نامردی و ظلم وغیرہ کے قرآن مذمت کرتا ہی (۲۶) قرآن تقوی و دلی پرہیزگاری کے واسطے وعظ و نصیحت کرتا ہی (۲۷) یاد خدا اور عبادت خدا کی رغبت دلاتا ہی فقط اور کچھ شک نہین کہ یہی باتین عقلا و نقلا محمود و بہتر ہین چنانچہ انہین باتون کا قرآن مین بغرض تاکید و تقریر یعنے خوب ثابت کر دینے اور جمانے اور ذہن نشین کرنے کے واسطے بار بار پھیر پھیر کے آیا ہی اور صاحب اظہار الاسلام نے ان باتون کو اور حقیقت قرآن کو اچھی طرح مفصلاً کہدیا ہی اور تمام کتب رد نصاری مین یہی حقیقت ظاہر کی گئی ہی اب ارشاد فرمائے اگر یہی مضمون قبیح ہون تو پھر کونسا مضمون بہتر ہوگا جو روح کا تقاضا رفع کرے کچھ آپ ہی فرمائے ہان البتہ یہہ بات سچ ہی کہ یہہ عجیب مضمون بیبل والے قرآن مین نہین ملتے اور منزل من اللہ ہونی ثابت نہین ہوی اور نہ ابد تک ہونگے اور نہ قرآن شریف مین ایسے مضمون اور شریعت ہی معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد فلان نبی نے اپنے دونون بیٹیون سے زنا کیا یا فلان نبی نے پرائی عورت سے زنا کیا اور اوسکے شوہر بیچارہ کو حیلہ سے مروا ڈالا یا فلان نبی نے بچھڑا پوجا یا فلان نبی معاذ اللہ آخر عمر مین مرتد ہوگیا اور بت پوجے اور تنجانے نبوا سے وغیرہ ہان ایسے مضمون قرآن مین ابد تک نہ پاوی جائینگے دیکھو بھائیو جب علی نے کیسا دعوی بے دلیل کیا اور یون ہی بے سوچے کہدیا کہ مثلاً کوی کہہ بیٹھے لیکر خان پیر خان کا بیٹا نہین بھلا ایسے کہنے کو کون مانتا ہی کیونکہ ہزارون آدمیون نے پیر خان کو دیکھا اور لیکر خان کے والدہ کو دیکھا اور سند متصل سے ہم کہہ سکتے ہین کہ لیکر خان پیر خان کا بیٹا ہی ایسے ہی قرآن شریف کو ہم ثبوت کر سکتے ہین یہہ بڑا تعجب انگیز معاملہ ہی شاید پادری لوگ قرآن شریف کو بھی مثلا اور کتب مقدسہ کے سمجھتے ہین جو ایسا لغو دعوی کر بیٹھے ہین کیا قرآن متی کی انجیل ٹھہرا جسکے سنہ تالیف کا بھی تک پتا نہین کیا مرقس کی انجیل ہی جسکی زبان ہنوز مشخص نہین ہوی کہ وہ کسن زبان مین لکھی گیا قرآن کو مشاہدات یوحنا ٹھہرایا ہی جسکے مولف کا حال بھی چوتھی صدی تک متحقق نہین ہوا تھا کیا قرآن کا حال نامہ عبرانیان تصور کیا ہی جسکی نسبت یہہ گفتگو ہی کہ آیا وہ پولوس کی تصنیف

Marfat.com

ہی یا نہین اور وہ یونانی مین لکہا گیا تہا یا عبرانی مین **چوتھی دلیل قولہ** محمدیون کی چوتھی
وجہ کے رد مین چنانچہ وہ قایل ہین کہ جیسا موسی جہاد کرتا تہا ویسا ہی محمد الامسیح نے ممانعت کی ہم
کہتے ہین کہ موسی نے جہاد کا فتوی کبہی نہین دیا اور نہ توریت مین حکم ہی کہ جہاد کیا کرو اور لوگون
کو زبردستی سے یہودی کیا کرو ہان البتہ موسی نے بعض بعض قوم کو نیست و نابود کیا مگر یہہ خاص
خدا کی مرضی تہی کہ اوس قوم کو دفعہ کرے کیونکہ خدا نے وعدہ کیا تہا کہ یہہ ملک کہ جسمین آموری اور
فوزی قوم بود و باش کرتے تہے مین بنی اسرائیل کو دی اور بس محمد نے برخلاف اسکے عموماً حکم دیا کہ جب
تک کوی مسلمان نہووے جہاد کرو قتل کرو جیسا کہ سورہ انفال و تحریم و نسا مین درج ہی خلاصہ
کہ موسی جہاد نہین کرتا تہا اور نہ حکم دیا اور نہ محمد اوسکی مانند کیونکہ صاف ظاہر ہی کہ اکثر بادشاہ
اپنے عقیدون کے بموجب غیرون سے جنگ کرتے ہین تو اس صورت سے سب موسی کے مانند ہووے
حالانکہ ایسا کبہی نہین پس اسیطرح محمد ہرگز موسی کے مانند نہین ہو سکتا اور نہ ابد تک ہوگا اور بس اقول
اول آپ کا موسی کے جہاد سے انکار کرنا پھر یہہ پھر کہنا کہ خدا کی مرضی تہی کہ اوس قوم کو دفعہ کرے
کیا معنی رکہتا ہی اس سے دلالت دیتا ہی کہ آپ توریت کے مضمون سے بالکل بے خبر اور ناواقف
ہین بیشک اگر آپ کو توریت کے مضمون سے آگاہی ہوتی تو کبہی ایسا اعتراض نکرتے کیونکہ معترض
کو مناسب ہے کہ وہ ایسا اعتراض کرے جو خود اوسپر عاید نہوتا ہو۔ چوتھی دلیل کا خلاصہ یہہ ہی
کہ جہاد موسوی اور جہاد محمدی مساوی ہی اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موسی علیہ السلام
سے مشابہت کلی ہی برخلاف اسکے مسیح مین یہہ مشابہت پای نہین جاتی سوال کچہ تہا جب علے
نے جواب کچہ دیا نامناسب یہہ تہا اگر عیسی مین وہ مشابہت پای جاتی تو دکہلاتا خیر اب جہاد کی
کیفیت سننے پہلے یہہ معلوم کرنا واجب ہی کہ جو جنگ موسی وغیرہ انبیا نے کئے وہ خدا کے حکم
اور اجازت سے کئے یا بلا حکم۔ پس باب ۳۱ و باب ۲ ۳ و ۳ ۳ و ۴ ۳ گنتی ۴ باب ۲۰ توریت
استثنا وغیرہ مقامات سے بخوبی ثابت ہی کہ وہ سب جنگ اور لڑائیان خدا کے حکم سے کرتے
رہے ہین بلکہ خدا ساتھہ اونکے مدد دیتا تہا۔ دوسری یہہ معلوم کرنا واجب ہے کہ اوس جنگ مین

Marfat.com

فرمایا اکثر مقام مین یہہ بھی لکھا ہی کہ خدا یتعالی نے خود تلوار پکڑ کے اور بذریعہ فرشتون کے جہاد
مین مدد دی۔ باقی رہا رجب علی کا یہہ دعوی کہ اکثر بادشاہ اپنے عقیدون کے موجب غیرون سے
جنگ کرتے ہین تو اس صورت سے سب موسیٰ کے مانند ہوے بالکل لغو ہی کیونکہ بادشاہون کو
انبیا سے کیا نسبت افسوس رجب علی جنگ دنیاوی اور دینی مین بھی فرق نہین کر سکتا الحاصل
جہاد محمدی کو جہاد موسوی سے مشابہت ہی جناب مسیح کو نہین اسواسطے مسیح موسی کے مانند نہین
ہو سکتا اور نہ ابد تک ہوگا اور خیر صفحہ ۹ پانچوین دلیل قولہ اونکا دعوی ہی کہ شریعت
موسی مین حرام وحلال کا ذکر ہی ویسا ہی شریعت محمدی مین مگر یسوع مسیح نے اس امر مین کچھ بیان
نہین کیا ہی ہم کہتے ہین کہ یہہ دعوی بھی باطل ہی کیونکہ شریعت موسی احبار ۱۱ باب مین حکم ہے
کہ اونٹ حرام ہی مگر محمد نے اوسکو حلال کر دیا ہی اسیطرح اور چیزون مین اختلاف ہی پس کس صورت
سے محمد موسیٰ کے مانند ہوا اور یسوع مسیح نے شریعت موسی کے تصدیق کی ہی جیسا کہ ذکر ہوگا اقول
قبول کردم محمدیون کا دعوی نہایت صحیح اور راست ہی اس مشابہت سے بھی آنحضرت کو موسی سے
مشابہت کلی ہے کیونکہ شریعت موسوی مین بھی حرام وحلال کا ذکر ہی ویسا ہی شریعت محمدی مین
برخلاف عیسائیون کے اول تو اونکے یان کسی شریعت کے پابندی نہین اونکی شریعت اونکا دل
ہی مذہب مسیحی مین حرام وحلال کی کچھ تمیز نہین وہان لکھا ہی کہ پاکون کو سب کچھ پاک ہی اور پھر
یہہ بھی لکھا ہی کہ جو دل چاہو کھاؤ کیونکہ خدا کے بادشاہت کھانے پینے کی نہین ہے رومیون ۱۴
باب ۱۷ دیکھو لوقا ۱۰ باب ۷ سطر اوسی گھر مین رہو اور جو کچھ اون کے پاس ہو کھاو پیو کیونکہ
مزدوری مزدور کا حق ہے اور دیکھو پہلا قرنتیون کو ۸ باب ۸ سطر و ۱۰ باب ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ سطر کھانا
ہمین خدا سے نہین ملاتا کیونکہ اگر کھاوین تو ہمارے کچھ برتری نہین اور جو نہ کھاوین تو گھٹتی نہین
جو کچھ قصابون کے دوکان مین بکتا ہی سو کھاؤ اور دینی امتیاز کرکے کچھ نہ پوچھو کیونکہ زمین اور اوسکی
معموری خداوند سے ہی الخ اب رہا رجب علی کا یہہ اعتراض کہ شریعت موسوی مین اونٹ حرام
ہی اور شریعت محمدی مین حلال اور اسیطرح اور چیزون مین اختلاف ہی الخ افسوس رجب علی کو

Marfat.com

اسقدر تمیز نہین اور وہ اتنا بھی نہین جانتا کہ جب اہل اسلام نسخ اور تزاید احکام کے بھی قایل
ہین تو اونپر یہہ اعتراض کسی طرح سے وارد نہین ہوسکتا اور اسطرح کی نسخ اور تحریف مجموعہ میل مین
موجود ہی اور رجب علی اپنی کم فہمی کے سبب اوسکو اختلاف سمجھتا ہی کتاب پیدایش مین اول حکم
آیا کہ سب چیزین ساگ پات کے مانند کھاؤ پھر یہہ حکم نسخ ہوگیا کہ اوسمین جان ہی ذرا خون بہالیا کرو
کتاب احبار مین خلاف اسکے یہہ حکم نسخ ہوگیا وہان حرام وحلال جانورون کے تشریح کردی پس اگر
رجب علی نسخ کو مان لے تو کچہ اختلاف نہین ہی بہت احکام توریت کے جناب مسیح نے نسخ کئے
چنانچہ طلاق کا معاملہ اور کھانے پینے کے بھی احکام علی ہذا شریعت محمدی مین شریعت عیسوی کے
احکام منسوخ ہوگئے اگر رجب علی نسخ اور تحریف کا قایل نہین تو یہہ اوسکی سمجہ کا قصور ہے کیونکہ توریت
وانجیل مین نسخ وتحریف موجود ہی **چہٹی دلیل قولہ** محمدی فخر سے کہتے ہین کہ موسی نبی اسرائیل
تھا اور محمد بھی اولاد ابراہیم سے مگر مسیح والدہ کی نسبت تو بنی اسرائیل سے ہی الا باپ کی نسبت
بنی اسرائیل سے نہین ہم کہتے ہین کہ اسوقت مجکو پولوس کی بات یاد آئی کہ وہ عموماً بنی اسرائیل کو
اولاد ابراہیم نہین کہتا چہ جاے کہ بنی اسماعیل کو ابرہام کی نسل کہے جیسا کہ لیکن ایسا نہین کہ
خدا کا کلام باطل ہوگیا کیونکہ سب جو اسرائیل سے ہوے اسرائیلی نہین اور نہ اس لئے کہ وہ ابرہام
کی نسل ہین سب فرزند ہین بلکہ لکہا ہی کہ اسحاق ہی سے تیری نسل کہلائیگی یعنے نہ جسم کے لڑکے
خدا کے فرزند ہین بلکہ وعدے کے لڑکے نسل گنے جاتے ہین پس ان آیتون سے بخوبی ثابت ہی
کہ بنی اسرائیل وہ ہین جو اسحاق سے پیدا ہوے ہین لیکن محمد آپ قایل ہی کہ ہین اسماعیلی ہون
اور وہ اسماعیلی جو ہاجرہ لونڈی کے شکم سے تھا اور بنی اسرائیل نام یعقوب بیٹے اسحاق
کا ہی پس محمدیون کے دعوی کو آپ محمد باطل ٹھہراتا ہی یہان وہ نقل درست آتی ہی مدعی
گواہ چست **اقول** اسمین کچہ شک وشبہ نہین کہ اسرائیلی اور اسماعیلی اولاد حضرت ابراہیم
علیہ السلام سے ہین اور وہ دونون آپسمین بھائی ہین اور رجب علی نے جو پولوس کے قول
کا حوالہ دیا اس کل دیگر شگفت کا معاملہ ہوا اکثر جگہہ توریت اور اقوال مسیح اور کلام حواریون

Marfat.com

کے برخلاف پولوس کے مسایل ہین اب ہم رجب علی سے پوچھتے ہین کہ آیا اسماعیلی برادران اسرائیلی ہین یا نہین - دوم اسماعیلیون کی نسبت کسی کتاب مسلمہ یہود و نصاری مین وعدہ بھی ہے یا نہین پہلے دیکھو ورس ۱۲ فصل ۱۶ - اور ورس ۱۸ فصل ۲۵ تکوین کو کہ جسمین صاف اسماعیلیونکو برادران اسرائیلی کہا گیا ہی یہان تک کہ عیسو بن اسحاق کی شادی دختر اسماعیل سے ہوی جیسے ورس ۹ فصل ۲۸ تکوین مین ہی اور اسلئے رجب علی نے جو پولوس کے قول کا حوالہ دیا اور یہہ اعتراض کیا اگرچہ یہہ اعتراض کچہ نیا نہین اکثر عیسای کتابون مین یہہ اعتراض لکھا ہوا موجود ہی اور علماے اسلام نے اسکا جواب بھی نہایت عمدہ سے عمدہ دیدیا ہی مگر رجب علی کے غرور بے جا توڑنے کے لئے اس اعتراض کا جواب مفصل لکھتا ہون اغلب ہے کہ عیسائی لوگ خصوصًا عماد الدین اور صفدر علی اور رجب علی وغیرہ اوسکو بانٹ لین گے اور غور کرینگے - واضح ہو کہ پولوس کا وہ حوالہ کہ بلکہ لکھا ہی کہ اسحاق ہی سے تیری نسل کہلائیگی وہ کتاب پیدایش کے ۲۱ باب سے ۱۳ تک ہی اور ورس ۱۲ مین یہہ عبارت ہی کہ تیری نسل اسحاق سے کہلائیگی اور اس کنیز ک زادہ سے بھی ایک امت پیدا کرونگا کیونکہ وہ بھی تیری نسل ہی - پس دیکھو اس ورس مین جیسے اسحاق کو نسل ابراہیم کہا گیا ویسے ہی اسماعیل کو بھی نسل ابراہیم کہا گیا اور دونو سے وعدہ برکت وہی کا ہوا - صرف اتنا فرق ہی کہ کل انبیا بنی اسرائیل اسحاق کی اولاد سے ہوے جو ذریۃ ابراہیم کہلاتے تھے اور صرف محمد صاحب اسماعیل کی اولاد سے اکیلے ہوے اور سب سے اعلی رتبہ پایا اسواسطہ بہ نسبت اسحاق کے بعض آیات مین یہہ خصوصیت بھی آئی ہی کہ ذریۃ ابراہیم زیادہ تر اوسی کی اولاد سے ہوگی اور عیسائی لوگ جو یہہ آیت پیش کیا کرتے ہین پیدایش ۱۷ باب ورس ۱۹ سے ۲۱ تک خدا کا اسماعیل سے بارہ سردار نکالون گا لیکن ہمیشہ کا عہد اسحاق سے کرونگا اسمین عیسای لوگ اپنے مطلب کے ثبوت کرنے کو آیات مین اختصار کر لیا کرتے ہین خصوصًا رجب علی اور عماد الدین کی تصنیفات مین یہہ قاعدہ عام ہی ورنہ اصل آیات مین عہد دایمی اسماعیل کی نسبت بھی سمجھا جاتا ہی صرف اتنا فرق لکھا ہی کہ اسحاق سے ابھی سال آیندہ سے یہہ عہد ہوگا اور اسماعیل کی اولاد سے پھر ہوگا

Marfat.com

چنانچہ اصل عبارت ہم نقل کرتے ہین ۱۹ خدا نے کہا کہ تیری عورت سارہ تیرے لئے بیٹا جنیگی
اوسکا نام اسحاق رکھیو مین اوسکے ساتھ اور اوسکے پیچھے اوسکے اولاد کے ساتھ ایک عہد بجائے
دایمی کرونگا۔ اور اسماعیل کے بابت بھی مین نے تیری دعا سنی ضرور اوسکو بھی برکت دونگا
اور اوسکو برومند کرکے بہت زیادہ بڑہاون گا اور بارہ سردار اوس سے پیدا ہونگے اور اسے
بڑی بھاری امت بناونگا۔ ۲۱ لیکن عہد اپنا اسحاق سے جسکو سارا جنیگی اسیوقت سال آئندہ
سے ثابت کرونگا۔ دیکھو اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ جو عہد اولاد ابراہیم سے دایمی
ہوگا وہ دونو پسران ابراہیم سے ہوگا اور اسمعیل کے ولاد سے پھر ہوگا ورنہ الفاظ اسیوقت
سال آیندہ کے لانے کی ضرورت نہوتی صرف اتنی عبارت کافی ہوتی کہ لیکن عہد اپنا اسحاق
سے ثابت کرونگا پر جب کہا کہ عہد اپنا اسحاق سے اسیوقت سال آئندہ ثابت کرونگا تو معلوم
ہوا کہ اسمعیل سے پھر کسیوقت وہ عہد ثابت ہوگا۔ اور اگر عیسائی یہہ عذر کرین کہ پھر باب ۲۲
ورس ۱۶ سے ۱۸ تک لکھا ہی کہ خدا نے قسم کھائی کہ تیری اولاد کو برکت دونگا اور ساری زمین
کی قومین تیری نسل سے برکت پاوینگے۔ اس سے کچھ خصوصیت اسحاق کی نہین سمجھی جاتی یہہ
ابراہیم سے ہی اور پچھلی اگلی باتون سے واضح ہوتا ہی کہ جسطرح اسحاق کو ابراہیم کی نسل کہا گیا
ہی اسیطرح اسماعیل کو بھی کہا گیا ہی۔ پس اس وعدہ کے بموجب لازم ہی کہ دونون کی اولاد سے
ساری جہان کی اقوام برکت پاوین ورنہ وعدہ خدا کا غلط ٹھہریگا۔ اور بعض عیسائی یہہ اعتراض
کیا کرتے ہین کہ ابراہیم نے اپنا سب کچھ اسحاق کو دیا اور اسماعیل کو بے دخل کردیا ۲۵ باب
ورس ۵ و ۶۔ سو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ صرف وراثت ظاہری کے بابت واسطے خاطر داری
سارہ کے ہوا اس سے اسماعیل کی نبوت یا اوسکی اولاد کی نبوت مین کچھ خلل
علی کا پولوسس کے اس قول پر نازان ہونا سراسر حماقت ہی کہ سب جو اسرائیل سے
نہین اور نہ اس لئے کہ وہ ابراہیم کی نسل ہین سب فرزند ہین بلکہ لکھا ہے کہ اسحاق ہی سے
تیری نسل کہلائیگی یعنے نہ جسم کے لحاظ سے خدا کے فرزند ہین بلکہ وعدے کے لحاظ سے

Marfat.com

ہین الخ افسوس ہزار افسوس رجب علی کو کیا ہوگیا وہ پولوس کے قول مذکورہ بالا کو بھی نہین سمجھا
اول تو ہم عبارت مذکور بالا مین پولوس کے قول اور رجب علی کے اعتراض بے معنی کا جواب کافی
ووافی لکھہ آئے ہین مگر یان بھی کچہ نہ کچہ بیان کرتے ہین اول سمجھا چاہئے کہ پولوس تو اسرائیل کے
اولاد کا ذکر کرتا ہی اور صاف صاف لکھتا ہی کہ سب جو اسرائیل سے ہوے اسرائیلی نہین بلکہ پولوس کے
اس قول سے پایا جاتا ہی کہ اسرائیلی مخلوط النسل ہوگئے اور اونمین غیر نسل کا دخل ہوگیا ہوگا کیونکہ
اگلے فقرہ سے پایا گیا اور نہ اس لئے کہ وہ ابراہیم کی نسل ہین ہم کہتے ہین کہ اسرائیل تو ابراہیم کی
نسل ہی اگر رجب علی کے عقیدہ اور تحقیقات کے روسے اسرائیل ابراہیم کی نسل نہین تو پھر فرمائے
ہمکو کیونکر یقین ہو کہ جناب مسیح اسرائیل کے نسل سے تھے کیونکہ پولوس جو لکھتا ہی کہ سب جو اسرائیل
سے ہوے اسرائیلی نہین سب مین تو جناب مسیح بھی شمار ہوسکتے ہین باقی رہا پولوس کا یہہ قول
کہ وعدے کے لڑکے نسل گنے جاتے ہین - سو اونکا یہہ قول ہمارے دعوی کو تصدیق کرتا ہی کیونکہ جسطرح
اسحاق سے خدا نے برکت کا وعدہ کیا اوسیطرح اسماعیل سے کیا چنانچہ باب ۲۱ ورس ۱۳ سے
۲۱ تک ہی ۱۷ خدا نے آواز لڑکے کی سنی اور خدا کے فرشتے نے ہاجرہ کو آسمان سے آواز کرکے
کہا کہ ای ہاجرہ تجھے کیا ہوا ہی مت ڈر کیونکہ خدا نے تیرے لڑکے کی آواز کو سن لیا ہی ۱۸ اٹھہ
اور لڑکے کو اپنے ہاتھہ سے اوٹھا کیونکہ مین اوس سے بہت بڑی بھاری امت بناونگا ۱۹
اور خدا نے اوسکی آنکھین کھول دین اور پانی کا کنوان دیکھا اور جاکے لوتا بھر لیا اور لڑکے کو
پلایا ۲۰ اور خدا لڑکے کے ساتھہ تھا اور وہ پرورش پاتا رہا اور بیابان مین ساکن ہوکر تیر انداز
ہوا ۲۱ اور بیابان فاران مین ساکن ہوا اور اوسکی ماں نے مصر سے اوسکے لئے عورت لی
الغرض جسطرح خدا یتعالی نے ابراہیم سے وعدہ کیا تھا کہ تیری ساری نسل کو برکت دونگا اور
تیری نسل سے ساری قومین برکت پاوینگے وہ وعدہ اسحاق اور اسماعیل کی اولاد سے اسی طرح
پورا ہوا کہ اسحاق سے کل انبیاء بنی اسرائیل مسیح تک ہوتے رہے اور اسماعیل سے ایک
نبی خاتم الانبیا پیدا ہوا جو سب سے اعلی اور افضل ہوا - علاوہ ازین فاضل اجل مولانا مکمل صاحب

Marfat.com

پنجابی مصنف کتاب تزہیق البطلان وہ اپنی کتاب مذکور مین تحریر فرماتے ہین کہ ورس ۲۰ باب
۱۷ کتاب پیدائش مین یہود اور نصاری نے تحریف بھی کردی ہی کیونکہ عبارت اوسکی عبری زبان
مین اسطرح پر ہی ولیسمعہ سمعنی ہنہ برکتی اتو وہقریتی اتو وہربیتی اتو بمادمادشمیم عشر نشیم یولید و
نیشتولکوی کدول جسکا ترجمہ یہہ ہی کہ یعنے اسمعیل کے واسطے تیری بات سنے ہان مین اوسے
برکت دونگا بہت اور برومند کرونگا بہت اور افزائش دونگا بہت بوسیلہ مادمادکے
اور اوس سے بارہ بادشاہ پیدا ہونگے اور مین اوسکی بڑی امت بناونگا - اب دیکھئے کہ
اس آیت مین جو لفظ مادمادہی اوسکے معنے عیسائی یہہ کرتے ہین کہ لفظ مادکے معنے عبری
مین کثرت کے ہین اور دوسرا مادواسطے تاکید کے ہی اسواسطہ اوسکا ترجمہ یہہ ہوا کہ بغایت
زیادہ کرونگا - لیکن علمای محمدی کہتے ہین حرف باستعانت کا ہی اور مادمادنام محمد صاحب کا
ہی اور ترجمہ یہہ ہی کہ برکت دونگا بذریعہ محمد کے اب عاقل سمجہ سکتا ہی کہ اس ورس مین کچہ تحریف
ہوی ہے اصل مین مادما دتھا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد ہی پہلے میم کے ساتھہ ہمزہ بجاے
محمد کے ہی اور دوسری میم کے ساتھہ الف اظہار حرکت فتح میم ثانی کا - پس محمد اور مادایک ہی لفظ
ہی اور عبری اور عربی زبان مین اسیطرح بعض حروف بعض سے بدل ہوجاتے ہین جیسے یوسف
کو جوزف اور اسماعیل کو سمائیل اور الیاس کو ایلیاہ اور پاول کو ساول اور صدیق کو صدیق
اور صدوق کہتے ہین اور قاعدہ ہی کہ جسقدر حروف قریب المخرج اور مثلی الاوصاف یا قریب الاوصاف
ہین سبکو ایک دوسرے سے بدل لیتے ہین اور حرکات کے جگہہ حرف علت لے آتے ہین اسیطرح
محمد کو اصل توریت مین مادما بولا گیا تھا لیکن چونکہ علمای یہود و نصاری پہلے محمد کے نام سے
واقف نہین تھے اور مادما کے معنے نہین سمجہتے تھے اونہون نے ایک دال زیادہ کرکے مادمادبنا لیا
جسکے معنے کثرت کے تھے پھر بھی دوسرے مادکو تاکید ٹھہرایا پس یہہ لفظ تحریف سے بچا رہا گیا
اگر اب علمای یہود و نصاری تحریف سے انکار کرین تب بھی ہم کہہ سکتے ہین کہ سارا لفظ مادمادبھی
محمد صاحب کا نام ہونا تعجب نہین کیونکہ مسیح کا نام بھی تمہاری زعم مین عمونوایل تھا جسکے معنے

Marfat.com

خدا ہمارے ساتھ ہی جسطرح بعد تولد اور شہرت مسیح کا نام یسوع رکھا گیا عمنوائیل جو پہلے خدا فرما
کی معرفت تبلا چکا تھا نہ رکھا گیا اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ماد و پہلے خدا کے نزدیک تھا
پھر محمد رکھا گیا اور او سمین قرب اور اتحاد بھی ہی عمنوائیل اور یسوع مین زمین و آسمان کا فرق ہی
علاوہ برین اس برس مین وعدہ ہوا ہی کہ بارہ بادشاہ یا سردار اسمعیل کی اولاد سے ہونگے
عیسائی کہتے ہین کہ اسمعیل کے بیٹون سے مراد ہی لیکن یہہ بات غلط ہی کیونکہ اسمعیل کے بیٹے بادشا
اور سردار نہین ہوے پس یہہ بارہ سردار مراد بارہ امام سے ہی جو مطابق مذہب اہل تشیعہ کے بعد
آنحضرت کے ہوے اور منجملہ انکے امام آخرین ہمراہ مسیح کے دنیا مین آوینگے اور اہل سنت و جماعت
بھی اون بارہ امام کو اپنا پیشوا اور امام سمجھتے ہین اور سرداری سے مراد ریاست باطنی اور سلطنت
آسمانی ہی خواہ ظاہر کی سلطنت ہمراہ اوسکے ہو یا نہو - الحاصل رجب علی نے جو اعتراض کیا تھا
اسکا جواب وہ پورا پورا پا چکا ہمنے ثابت کر دیا کہ اسماعیلی برادران اسرائیلی ہین اور خدا کا وعدہ
دونون کے ساتھ برابر ہی اور وہ دونون ابراہیم کی نسل ہین اور جو رجب علی نے قول پولوس کا پیش
کیا تھا اوسکا بھی جواب دیا گیا بلکہ ثبوت کر دکھایا کہ اسماعیلی وعدہ کے لڑکے نسل گنے جاتے ہین
رہا رجب علی کا یہہ اعتراض کہ اسماعیل ہاجرہ لونڈی کے شکم سے تھا - سو اسکا بھی جواب رجب
سن لے اول وہ یہہ سمجھے کہ لونڈی ہونے مین عیب کیا ہی حرم سرای مین جو چھوٹی بی بی ہوتی ہی
لونڈی بولا کرتے ہین - علاوہ اسکے تمام بنی اسرائیل فرعون کے غلام تھے اور برسون غلا
اور حضرت یوسف علیہ السلام بھی عزیز مصر کے غلام ہوے - پس جب لونڈی کے نام اور لونڈ
بچہ سے رجب علی کو نفرت آتی ہی تو غلام کے نام اور اوسکے اولاد سے رجب علی کو ضرور نفر
اور اپنی ذات و برادری سے اغلب ہے کہ وہ کوسون بھاگتے ہونگے - کیا کسی کی لونڈی یا غلا
مین انسان کی ذات کو عیب لگ جاتا ہی اور اسکی انسانیت اور کمالات مین نقص ہو جاتا
یہہ سچ ہی تو پہلے رجب علی اس غلامے کے داغ کو اسرائیلون کے دامن سے دھو ڈالے پھ
پر لونڈی کا داغ لگا کر اپنے دل کا بخار نکالے - کیا رجب علی نے چالیس ضرب بید کا داغ ا

Marfat.com

جہلخانہ کا کلنگ کا ٹیگا دہو ڈالا ہی اور سرکار انگلشیہ کی غلامی مین جو وہ تین برس مقید رہا کیا اس
قید مین رہکر اور قیدی کہلا کر اسکی انسانیت مین فرق آگیا کیا وہ اور اوسکی اولاد ہمیشہ قیدی کہلاوینگے
کبہی نہین تو اب رجب علی کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ بخارزادہ اور غلام اور لونڈی کا درجہ سبزی فروشون
یعنے کنجرون اور رنگریزون اور قیدیون سے کمتر نہین ہے **صفحہ ۱۰ ساتوین دلیل قولہ**
محمدی کہتے ہین کہ موسی اپنی موت سے فوت ہوا اور محمد بھی مگر یسوع مسیح کو رومیون نے صلیب پر
کھینچا ہم کہتے ہین کہ موسی فی الواقع اپنی موت سے فوت ہوا لیکن محمد تو موت سے نہین مرا بلکہ زہر
آلودہ گوشت کھانے سے جو ایک یہودی عورت نے امتحان کے طور کہلایا تھا کہ آیا یہہ نبی ہی تو عالم
الغیب بھی ضرور ہوگا مرگیا جیسا کہ تاریخ محمد ابو الفدا کی تصنیف سے ثابت ہی پس موسی نے محمد کیطرح
موت نہین پائی اور نہ اس وجہ سے محمد موسی کے مانند ہوسکتا ہی اور بس **اقول** حاشا و کلا
ہمارے قرآن مجید مین ہی واللہ یعصمک من الناس وانا لہ لحافظون واردی یعنے
اللہ نگاہ رکہنے والا ہی تجکو آدمیون کے شر سے اور ہم بدرستی واسطے پیغمبر کے ہر آئینہ نگاہبان ہین
اور قرآن مجید مین ہی افان مات او قتل ان قلتم آیا اگر مرجاے نبی مگر یہہ کہ قتل کیا جاوے
ای مسلمانون پھر جاوگے یعنے پھرنا نہین چاہئے اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام نے جیسے متواتر ہی مرض
بخار و درد سر مین وفات پائی اور رجب علی کا تاریخ محمد ابو الفدا کا حوالہ دینا سراسر جہوٹ ہی مناسب
تھا کہ وہ عبارت لکہتا خدایتعالی ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیتا رہا اور یہودی عورت کے
یان زہر آلودہ گوشت کھانے سے جو رجب علی نے آنحضرت کے وفات بیان کی ہی یہہ بیان اوسکا
بھی پایہ اثبات سے خارج ہی کیونکہ اسکا اصل حال یون ہی کہ روز فتح خیبر یہودیہ نے جو دعوت
بکری زہر آلودہ سے کی تو خود گوشت سے آواز آئی کہ لا تاکلنی فانی مسموم یعنے مجکو تناول نفرماو کہ مجہ مین
زہر ہی یہہ معجزہ حضرت علیہ السلام کا صحیح ابو داؤد اور صحیح مسلم مین مذکور ہی پس مشتی نمونہ از خروار رجب
علی کی غلطی جیسے بیان وفات آنحضرت سے ظاہر ہوگی اسیطرح اوسکی اور تحریر کا حال ہی مسلمان
کا دعوی ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نے جیسے موت سے وفات پائی اسیطرح آنحضرت نے اور حضرت

Marfat.com

موسی کی موت کو رجب علی نے مان لیا کہ ہان فی الواقع وہ موت سے فوت ہوے لیکن الخضرت کے وفات جو اوسنے زہر خوری سے بیان کی وہ سراسر اوسکے دہوکا دہی اور مغالطہ تھا سو اوسکا جواب بھی اوسنے سن لیا اغلب ہی کہ آیندہ کو وہ یا اوسکے اور عیسائی بھائی ایسی فاش غلطی نکرینگے اور جھوٹے دعوی سے اجتناب کرینگے ورنہ اونکو بھی ایسی ویسی تحریر اور دروغ گوی سے رجب علی کے مانند ندامت اٹھانی پریگی اور رجب علی کا یہہ لکھنا کہ آیا یہہ نبی ہی تو عالم الغیب بھی ضرور ہوگا انبیا کے شان مین عالم الغیب لکھنا اوسکی نادانی ہی کیونکہ عالم الغیب سوا خدا کے اور کوی نہین ہوا انبیا کو صرف بوساطت وحی خفی وجلی خدا خبر دیتا رہا ہی غیب دان تو جناب مسیح بھی نہ تھے انجیر کے درخت سے پھل وہونڈنا اور پھر نہ پانا دلیل عدم غیب دانی کی ظاہر ہی اور انجیل مین لکھا ہی کہ قیامت کا روز سوا خدا کے کوی نہین جانتا بلکہ مسیح بھی نہین جانتا الغرض رجب علی کے دعوے باطل کی تردید بخوبی کی گئی اور اوسکے سب شبہون کا جواب کافی ووافی نقلاً وعقلاً دیا گیا اور ہمنے یہہ ثابت کردیا کہ الخضرت موسی کے مانند نبی ہین اور عیسی کا موسی کے مانند ہونا ثابت نہین اور نہ ہوا اور نہ ہوگا.....

باب دوم شریف نسبتین کے دوسرے حصہ کے جواب مین

صفحہ ۱۲ قولہ جبکہ ہمنے دلی انصاف سے محمدیون کے ہل خیالون کو رفع کیا اب ان کامل اور صادق وجیہون کو اور بھی شریف نسبتین کو کہ جو حقیقی طور پر موسی اور یسوع مسیح کے درمیان مانند ہونے کی بابت پای جاتی ہین دس نسبتون مین بیان کرینگے اور یہہ بھی بیان کرینگے کہ مسیح اور عیسی مین کیسی مناسبت ہی الخ اقول سبحان اللہ کیا آیگا دلی انصاف ہی کہ جو ظلم وتعدی کو بھی مات کرگیا اول آپ گریبان مین مونہہ ڈالکر دیکھین تو سہی کہ آپ مین یہہ حوصلہ کہان سے اور کب سے پیدا ہوا کہ مذہب کے معاملہ مین بغیر واقفیت علم دلی انصاف کرنے لگے اپنے مونہہ سے میان مٹھو بننا آپ ہی کو آتا ہی بلکہ اس ہرزہ گوئی سے آپ کی قابلیت ظاہر ہوگی اور واقفیت کی قلعی کھلے گی اب جو آپ موسی کو نسبت عیسی سے کرینگے اوس سے اور آپ کی نادانی سب کو معلوم ہوجائیگی اونٹ جبتک پہاڑ نہین دیکھا تو اسکا غرور دور نہین ہوا کرتا اب آپ کا حقیقی طور دیکھا جائیگا ظاہر طور تو آپ کا سب پر کھل گیا ہی قولہ

Marfat.com

موسیٰ کی پیدایش پر بہت سے لڑکے مصر مین فرعون نے ہلاک کرائے دیکھو خروج ۱ و ۲ باب ایسا ہی
یسوع کے ظہور کے وقت یروشلم مین بیشمار لڑکون کو ہیرودس نے مروا یا دیکھو متی ۲ باب مگر محمد کے تولد
ہونے پر ایسا واقع وقوع مین کہان آیا پس یسوع مسیح ظاہری پیدایش کے ماجرا کے بابت موسی کے مانند
ہی اور محمدؐ ہرگز نہین دیکھو کتاب مولود محمدؐ۔ **اقول** یہہ عجب نسبت اور عجب ماجرا ہی نسبت تو
جلال اور کمال باطنی مین ہونی چاہئے نہ کہ اتفاقیہ معاملہ نسبت مین گنا جاتا ہی اس نسبت اور متی
کی ۲ باب کے حوالہ سے تو خاصہ بطلان کفارہ ہی کیونکہ عیسائیون کا دعوی ہی کہ مسیح کے کفارہ ہونے
سے خدا کا عدل و رحم دونون پورے ہوے سو یہہ عجب کفارہ ہوا کہ جس کے پیدا ہونے سے یروشلم
مین بیگناہ لڑکے بیشمار مروا ے گئے اور قتل ہوے یہہ تو خدا کا غضب اور قہر اور ظلم ہوا کفارہ
تو نہوا اگر اسی ظلم کا نام کفارہ ہی تو اس کو ہمارا سلام ہی۔ اور عیسائیون کو بھی اس کفارہ کے
خون سے ہاتھہ دہونی لازم ہین کیونکہ وہ کفارہ عام کے لئے نہوا اون لڑکون نے کیا خصور کیا تھا
کہ وہ کفارہ کے ظہور کے وقت مین قتل کئے گئے لازم تھا کہ جب مسیح پیدا ہوے تھے تو خلاف اسکے دنیا
باب رحمت کہولا جاتا نہ کہ اولتا قہر ظہور مین آتا اس سے بہتر تھا کہ وہ کفارہ پیدا نہوتا تاکہ معصوم
لڑکے مروا ے نجاتے آئے کے ساتھہ وہ ناحق بلیدان ہو گئے اچھا رحم اور عدل پورا ہوا کہ لڑکون کے
جان پر آفت آئی **قولہ** موسیٰ چالیس دن رات تک سینا پہاڑ پر بھوکھا پیاسا خدا سے ہمکلام ہوا
خروج کے ۳۴ باب کو دیکھو ایسا ہی یسوع مسیح چالیس دن رات تک بھوکھا پیاسا بیابان مین
رہا متی کے ۴ باب کو دیکھو لیکن محمدؐ مین یہہ مناسبت نہین پائی جاتی ہی بلکہ اسکے برخلاف عربی
کتابون سے ظاہر ہوا ہی کہ محمدؐ کو مرگی کا آزار لاحق تھا اور جسوقت اس بیماری مین گرفتار ہوا کرتا
تھا تو انکھین سرخ کرکے اور غش کی سی حالت مین اکڑا اور کف منہہ مین بھر کر جوان اونٹ کی طرح
بولا کرتا تھا جسکو عایشہ اسکی بی بی اور ابو ہریرہ اسکا دوست وحی کا آنا خیال کرتے تھے پس
یسوع مسیح امتحان مین موسی سے مناسبت رکھتا تھا اور محمدؐ اسکے برخلاف مخالفت **اقول**
واہ واہ یہہ بھی نسبت عجائب و غرائب پادری صاحب نے بیان کی حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

تو سینا پہاڑ پر جسے کوہ طور کہتے ہین خدا سے ہمکلام رہے اور جناب مسیح باوصفیکہ روح القدس
سے مستفیض ہون اور نصاری کے خدا ہون پھر وہ شیطان ملعون سے آزمائے جائین اور لطف یہہ کہ
شیطان کی مرضی پر چلین اور جسطرف شیطان اونکو لیجانا چاہے وہ چلین کیون صاحبان تو نسبت مسیح
کی موسی علیہ السلام سے پوری نہوی کہان خدا سے ہم کلام ہونا اور کجا شیطان سے ہم کلام ہوکر
آزمایا جانا اور شیطان کی مرضی پر چلنا دیکھو متی کی انجیل ۴ باب کو اور مسیح شیطان کے امتحانمین
فیل ہوگئے افسوس دعوی خدائی ہو اور شیطان سے مغلوب ہوجائین شیطان نے مسیح سے از روے
امتحان کہا متی ۴ باب ۶ ورس اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو اپنے تئین نیچے گرادے کیونکہ لکھا ہی کہ وہ تیرے
لئے اپنے فرشتون کو حکم دیگا اور وے تجھے ہاتھون پر اٹھا لینگے ایسا نہو کہ تیرے پانو کو پتھر سے
ٹھوکر لگے الخ مناسب تھا بلکہ لازم تھا کہ شیطان کا مونہہ بند کرنے کے لئے وہ نیچے گر پڑتے تاکہ
شیطان کو بھی معلوم ہوجاتا کہ مسیح کا دعوی جزو خدا ہونے کا راست ہی نہ کہ سوال از آسمان جواب
ریسمان کہ تو اپنے خدا کو مت آزما اگر عیسای اس سوال کا یہہ جواب دیوین کہ اگر مسیح گر پڑتا تو
مطیع فرمان شیطان سمجھا جاتا یعنے شیطان کے کہنے پر چلنے والا تصور ہوتا اس لحاظ سے وہ نیچے نہیں
گرا - ہم کہتے ہین کہ اگر اوسکو شیطان کے کلام سے نفرت تھی اور وہ اوسکے کہنے پر نہین چلتا
تھا تو پھر وہ اوسکے ساتھ پہاڑ پر کیون گیا اور کسواسطے اوسکے کہنے کے موافق پہاڑون پر
پھرا کیا اور آخر کار اوسکی امتحان مین خام نکلا لازم تھا کہ شیطان کو اپنا معجزہ دکھاتا اور اوسکو
قایل کرتا - یا اوسکے کہنے پر نہ چلتا اور اوسکے ساتھ ساتھ نہ پھرتا واہ رے شیطان تو ہی
اس خطاب کے لایق تھا کہ تو نے مسیح مصلوبی جیسے آدمی کو بھی باانیہمہ دعوی خدائی آزمائی بغیر نچھوڑا
اب رہا عیسائیون کا یہہ دعوی کہ مسیح روح القدس پاکر شیطان سے آزمایا گیا - اچھا صاحب
اب اسکا بھی جواب سن لیجئے کہ کیا روح القدس کے یہی تاثیر ہی کہ انسان روح القدس سے
مستفیض ہوکر شیطان سے آزمایا جاوے کیا روشنی کے ساتھ اندھیرا مل سکتا ہی کیا نعوذ باللہ
ابن اللہ کو شیطان آزما سکتا ہی کیا خود خدا پر شیطان کا جنتر منتر چل سکتا ہی اگر کوئی

Marfat.com

بن ۔ خدا شیطان کے پنجہ مین پڑکر آزمایا جاوے تو وہ جدی بات ہی یان تو اولتے بالنس پہار
کو جاتے دکھائی دیتے ہین کہ بزعم نصاری مسیح مین الوہیت ہو اور پھر شیطان کی آزمایش مین
پڑے اور مزید بران موسیٰ علیہ السلام سے اس برتی پر تتا پانی ہمارے پادری صاحب نسبت
دیوین پس یہہ نسبت بھی مسیح کو موسیٰ سے نہین ہوسکتی اسواسطے پادری کا دعوی دسمس ہوا۔
اور پہاڑ پر بھوکے پیاسے موسی اور عیسیٰ کے نسبت جو رجب علی نے لکھی ہے اور کہا آنحضرت مین یہہ
نسبت نہین یہہ اوسکی نادانی ہی کیونکہ آنحضرت بھی غار حرا مین اسیطرح بھوکے پیاسے عبادت کرتے
رہے ہین ۔ اب آگے اپنے کلام مین پادری نے چند کلمات ناشایستہ اور بے ادبانہ خلاف
تہذیب تعصب کی پٹی آنکھون پر باندھکر پیغمبر اسلام کے شان فلک نشان مین لکھے ہین جو اونکے
عہدہ کے خلاف ہین ۔ اور مسیح کی تعلیم کے برعکس کیونکہ مسیح فرماتا ہی کہ الزام مت لگاؤ تاکہ تمپر
الزام نہ لگایا جاوے دیکھو متی کی انجیل ۷ باب آیت ۵ ای ریاکار پہلے شہتیر کو اپنی آنکھہ سے
نکال تب تنکے کو اپنے بھائی کے آنکھہ سے اچھی طرح دیکھکے نکال سکے گا الخ ۔ پادری موصوف اپنے
جبلی عادت سے لاچار ہی باوجودیکہ پندرہ سولہ برس سے وہ عیسائی ہوئے پھر بھی اونکی وہی
لچھن رہے اشراف آدمی تعلیم یافتہ کبھی کسی نبی اور اوتار کی نسبت ایسا فحش کلام وحشت انگیز
نہین بیان کرسکتا یہہ اونکی ذاتی شرافت کا تقاضا ہی پیغمبر اسلام کو مرگی کے بیماری کا الزام لگانا
اور پر اونٹ سے تشبیہ دینا یہہ پادری کی شایستگی مین داخل ہی ۔ اجی پادری صاحب خدارا سچ
تو فرماؤ کہ جسوقت خود بدولت ٹکٹکی سے بندہے ہوئے چوتڑون پر تڑاتڑ چالیس ضرب بید جھنگ کے
جہلخانہ مین کہاتے تھے اوسوقت آپ خر عیسیٰ کی بولی بولتے تھے یا کسی اور کی تہذیب مانع ہی
ورنہ آپ کی بولیان نمبروار لکھتا ۔ عیاذاً باللہ ذکر کہان کا پیغمبر اسلام پر ناحق الزام لگانے
لگ گئے سچ ہی سالہا خدای کردی ہنوز گاؤ و خر را نشناختی ابھی آپ کو اتنا سلیقہ نہین کہ
بے موقع اور قصہ شروع کرنا عقل سے بعید ہی شاید پادری صاحب اس تحریر سے مشن کو خوش
کرنا چاہتے ہونگے ۔ پس پادری موصوف کا کلام سراسر لغو اور بیہودہ ہی اور پیغمبر اسلام کے شان مین

Marfat.com

ایسا بے ادبانہ بولنا خلاف تہذیب ہی جو خود ہی اونکو نادم کرتا ہی مثل مشہور ہی کہ چاند کا تھوکا
مونہہ پر آیا کرتا ہی - **قولہ** موسیٰ کاہن بنا اور بھی بادشاہ خروج کے ۳ باب کو دیکھو یسوع مسیح
بھی سردار کاہن بلکہ اس سے زیادہ درجہ رکھتا تھا جیسا کہ الٰہی کلام سے ظاہر ہی کیونکہ ایسا سردار
کاہن ہمارے لایق تھا جو پاک اور بے عیب اور گنہگاروں سے جدا اور آسمانوں سے بلند ہی اور اون سردار
کاہنوں کی مانند اسکے محتاج نہین کہ ہر روز پہلے اپنے اور پھر لوگون کے گناہون کے واسطے قربانیان
چڑہاوے کیونکہ اسنے ایک ہی بار ایسا کیا جبکہ اپنے تئین نذر گزرانا کہ شریعت آدمیون کو
جو کمزور ہین سردار کاہن ٹھہراتے ہے مذکور آیتون سے ٹھیک ٹھیک ظاہر ہوتا ہی کہ مسیح ابدی کاہن
ہی اور موسیٰ چند دنون کے لئے سردار کاہن تھا اور وہ بھی ایک خاص قوم کے لئے پر مسیح سب کے
لئے کیا یہودی کیا عربی کیا ایرانی کیا انگلستانی کیا چینی کیا ہندوستانی مگر یہان کہانت کی
مناسبت کا ذکر ہی درمیان مسیح و موسیٰ کے اس لئے کچھ اور ذکر کرونگا اسقدر کافی ہی علاوہ اسکے
۵ باب کی ۵ آیت اور ۹ باب کے ۱۱ - آیت عبرانیون مین مسیح سردار کاہن ابدالآباد کے لئے ہی
اور پھر نہ صرف یسوع مسیح سردار کاہن ہی تھا بلکہ بادشاہ ازلی و ابدی و یزدانی ہی جیسا کہ
الٰہی کلام مین ایک نبی فرماتا ہی کہ ہمارے لئے ایک فرزند تولد ہوتا اور ہمکو ایک پسر بخشا جاتا
اور سلطنت اسکے کاندہے پر ہی اور وہ اس نام سے کہلاتا ہی عجیب مصلح خدائی قادر ہمیشگی کا باپ
سلامتی کا بادشاہ کہ سلطنت کا اقبال اور سلامتی کا دوام داؤد کے تخت پر اور اوسکی ممالک
ہووے کہ وہ اسکا بندوبست کرے اور اب سے ابد تک عدالت اور صداقت سے اسے قیام
بخشے الحاصل کہانت اور بادشاہت کے امر مین یسوع مسیح موسیٰ سے مناسبت رکھتا ہی نہ کہ
محمدؐ کہ وہ بیچارہ آپ اپنے نسل اسماعیل سے کہ ایک لونڈی ہاجرہ کا بیٹا تھا بتلاتا ہی اس سے
بھی درکنار وہ تو ایک بت پرست مکہ کے مجاور عبداللہ نام کا بیٹا تھا موسیٰ سے اسکو کچھ نسبت
نہین ہی ہان مسیح بیشک موسیٰ کے مانند ہی چنانچہ اوپر ذکر ہوا انتہی **اقول** واضح ہو کہ جہاں
پادری کے اور زنگین ہین وہان یہہ بھی ایک زنگ انہون نے مانگ دی ہی کہ مسیح کاہن اور بادشاہ

Marfat.com

ہی خدای دعوی اور زبانی بادشاہی کے دعوی نے تو مسیح کے یہودیون کے ہاتھ سے وہ گت بنائی کہ
صلیب پر کھینچا گیا اور بطور سوانگ کے یہودیون نے مسیح کی بے حرمتی کرکے بادشاہ بنایا دیکھو متی ۲ باب
۲۸ ورس اور اوسکے کپڑے اوتار کر اُسے قرمزی پیراہن پہنایا ۲۹ اور کانٹون سے تاج گوندھکے
اسکے سر پر رکھا اور سرکنڈا اوسکی ہاتھ مین دیا اور اوسکے آگے گھٹنے ٹیککر اسپر ٹھٹھا مارا اور کہا
سلام ای یہودیون کے بادشاہ ۴۲ اُسنے اورون کو بچایا آپ کو نہین بچا سکتا اگر اسرائیل
کا بادشاہ ہی اب صلیب پر سے اوتر آوے تو ہم اسپر ایمان لاوینگے الخ اناجیل اور تواریخ
کلیسا سے ظاہر ہی کہ بطمع نفسانی مسیح کے مرید اوسکے مرید ہوے اور طمع نفسانی کے باعث اوسکے
ایک مرید یہودا اسکریوطی نے اوسکو تیس روپیہ لیکر گرفتار کرادیا اور گرفتاری کے وقت اور مرید
بھاگ گئے جو پکڑے گئے وہ اوسکی مریدی سے منکر ہوگئے پطرس وغیرہ اور اوسکی آخری وقت
اونکو یہی حرص دامنگیر رہی کہ یہہ یہودیون کا بادشاہ ہوگا اور ہم اوسکے وزیر بنین گے مگر افسوس
انسان اپنے ارادون پر کبھی کامیاب نہین ہوسکتا مسیح کے مریدون کے سب خواہشین اوسکے صلیب
دینے اور روپوش ہونے اور اونکے خود طرح طرح کے عذاب مین مبتلا ہونے سے خاک مین ملگئین مصرعہ
ای بسا آرزو کہ خاک شدہ کا معاملہ ہوا بلکہ اکثر اوسکے مریدون نے اوسکی جدائی کے وقت
اوسکو کہا کہ تو اب اپنے بادشاہت قایم کریگا - پس پادری رجب علی کا مسیح کو بادشاہ سمجھنا
اور اوسکی بادشاہی کو موسی علیہ السلام کی بادشاہی سے نسبت دینا سراسر حماقت اور جہالت
ہی اور اناجیل کے آیات مذکورہ بالا اوسکے بادشاہت کی ابطال کے لئے کافی ووافی ہین کہان
مسیح نے بادشاہت کی اور کس پر حکمران ہوا وہ تو بیچارہ اسی بادشاہت کے سودے خام مین صلیب
پر لٹکایا گیا اور بطریق استہزا کے اسکی قبر کے کتابہ پر لکھا گیا کہ یہہ یہودیون کا بادشاہ ہی تاکہ
کوئی اور شخص ایسا جھوٹا دعوی بادشاہت کا نکرے جو کریگا اوسکا مسیح کے مانند حال ہوگا پس یہہ
پادری کی دھوکا دہی ہے کہ وہ بیچارہ مسیح کو بادشاہ تصور کرکے موسی کے مانند دھنگا دھنگی
کرتا ہی - رہی پادری کی یہہ غلطی کہ وہ توریت سے کتاب یشعیا باب ۹ ورس ۵ و ۶ سے یہہ آیت

Marfat.com

کہ ہمارے لئے ایک فرزند تولد ہوا سلطنت اوسکی کاندہ پر ہی الخ بطور بشارت کے نکالتا ہی اور
اکثر بے علم اور ناواقف عیسائی ایسے ویسے آیات نکالا کرتے ہین سو یہہ اونکی بالکل نادانی ہے
کیونکہ ورس اول باب اول کتاب یشعیاہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یشعیا نبی ایام سلطنت عزیاہ
ویوتام واحاز وحزقیا بادشاہان یہود ا مین تھا اور اسیطرح ورس اول ودوم وسوم باب
اول کتاب یرمیاہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یرمیا ایام سلطنت یوشیا ویہویاقم پسر یوشیا بادشاہ
یہود ا مین ہوا ہی - لیکن انکی کتابون مین بعضے خبرین ایسی لکھی ہین کہ داؤد اور سلیمان پر بطور
پیشین گوی کے صادق آتے ہین حال آنکہ داؤد اور سلیمان اون سلاطین سے جنکے عہد مین ہونا
یشعیا و یرمیا کا لکھا ہی پہلے ہو چکے ہین دیکھو باب ۳ کتاب یرمیا کے ورس ۸ و ۹ کے یہہ عبارت
ہی کہ خداوند لشکرون کا فرماتا ہی کہ اوس روز مین واقع ہوگا کہ اوسکے پالہنگ کو تیری گردن
سے توڑ دونگا اور تیرے قید کو توڑ دونگا کہ غیر اونکو پھر کبھی خادم اپنا نکرین کہ اپنے خداوند خدا اور
اپنے بادشاہ داؤد سے کہ اونکی لئے مین پیدا کرونگا خدمت کرینگے فقط اس عبارت سے صاف ظاہر
ہوتا ہی کہ ولادت داؤد سے پہلے کسی نے بطور پیشین گوی کے یہہ خبر کہی ہے پس تین حال سے خالی نہین
اول یہہ کہ پیشین گوی کسی دوسری نبی کے قبل ایام ولادت داؤد سے ہوگی غلطی سے کتاب
یرمیا مین درج ہوگئی ہے **دوسری** یہہ کہ یرمیا نے بطور حکایت زمانہ گذشتہ کے کسی نبی سابق
کے پیشین گوی اپنی کتاب مین درج کردی ہی **تیسری** یہہ کہ جو باب اول کتاب یرمیا مین نام
بادشاہان یہود یرمیا لکھی ہے وہ ورس الحاقی ہی کسی نے غلطی سے لکھدی ہے اور یرمیا داؤد
سے پہلے کسی زمانہ مین ہو چکا ہو جسکے یہہ کتاب تصنیف ہی - بہرحال غلطی سے خالی نہین اسواسطے
جسقدر خبرین کتاب یرمیا مین اس قسم کے موجود ہین جو داؤد اور سلیمان کے حق مین صاف صاف
سمجھے جاتے ہین اونکو ہم اسطرح کے غلطی سمجھینگے - اور جو اونسے عیسائی مسیح مراد لیتے ہین وہ بالکل
دہوکا ہی - اسیطرح کے خبرین یشعیا کی کتاب مین موجود ہین وہ بھی ظاہراً داؤد و سلیمان کے حق مین
سمجھے جاتے ہین پس اوس کتاب کا بھی یہی حال ہے اور یہی تین شق گمان غلطی کے اوسمین عاید ہو سکتے

Marfat.com

ہین جب یہہ حال بخوبی ذہن نشین ہوا تو اب ہم کہتے ہین کہ اس خبر مندرجہ باب ۹ سے بھی مراد
سلیمان علیہ السلام ہین اگر سلیمان سے مراد نہ لیوین تو اوس بادشاہ سے مراد ہی جسکے عہد مین
ہیکل دوبارہ بعد خرابی کے تعمیر ہوی کیونکہ ورس ۱۰ باب مذکور مین اشارہ ہی کہ سنگ تراشیدہ
سے اوسکی تعمیر ہوگی اور درخت سرو آزاد لگاے جاوینگے بہرحال مسیح پر صادق نہین مسیح
کے عہد مین عمارت ہیکل ہوی - واضح ہو کہ مصنفان آناجیل نے جسطرح اور غلطی کے ہی اسی
طرح یشعیا نبی کے کتاب کا حوالہ دیکر ایک مہمل سی عبارت یہہ بھی لکھہ دی ہی مطالعہ کرنے والے
معلوم کر سکتے ہین کہ جو کچھہ یہودیون سے سنے سنائی باتین وہ بطور حوالہ لکھتے ہین بالکل غلط ہین
اب مسیح کا بادشاہ ہونا بالکل غلط نکلا اور جو حوالہ توریت کا پادری نے دیا اور اپنے کتاب مین
لکھا وہ بھی سراسر دہوکا تھا - اب رہا نسل اسماعیل پر لونڈی کا اعتراض سو اوسکا بھی جواب
سنئے ای پادری عقل کے دشمن ذرا غور کا مقام ہی کہ تمام بنی اسرائیل فرعون کی غلامی کر چکے
ہین اور اکثر ایام غلامی مین اونکے اولاد پیدا ہوے تو اب آپکو سمجھنا چاہئے کہ آپکے نزدیک
تمام بنی اسرائیل غلام زادے ہوے غلام زادے اور کنیزک زادہ مین جو فرق ہے وہ آپ کو معلوم
ہی افسوس یوسف بھی مصر مین غلامی کر چکا ہی اور اوسکی اولاد پہ بھی پادری کو طعن ہوگا
اب پادری کی بے وقوفی پہ ہر کوی قہقہہ مارے گا کہ غلام بچہ اور لونڈی بچہ کے اولاد مین عیب
کون سا ہی اور لطف یہہ کہ خود پادری ممدوح رنگریز بچہ ہی جو ملک پنجاب مین نہایت کمینہ قوم
مشہور ہے نہین معلوم وہ عیسائی ہوکر اب کون سے قوم کہلاتے ہونگے ارے مرد آدمی ذرا اپنی
قوم اور اسماعیلی اور اسرائیلی کو دریافت کر کے طعن تو کیا ہوتا - اور طرفہ ماجرا یہہ ہے کہ مسیح نجار
زادہ یعنے یوسف برے کا بیٹا بیل مین مشہور ہے اب آپکو کنیزک زادہ اور نجار زادہ مین
فرق کرنا ہوگا - پس جب بنی اسرائیل کے دامن سے فرعون کے غلامی کا نیل کا داغ نہین چھٹ
سکتا تو اسماعیل کی چادر پہ لونڈی کا داغ لگانا سراسر تمام انبیا پر طعن کرنا ہی اب پادری
کو معلوم ہوگیا کہ مسیح اونکا بنی اسرائیل سے ہی اور بنی اسرائیل فرعون کے غلام ہین پس جو اونسے

Marfat.com

ہوگا وہ پادری کے نزدیک غلام ہوگا - باقی رہا بت پرست مکہ کے مجاور کا اعتراض سو اسکا جواب
یہہ ہی کہ پیغمبر اسلام کو بت پرست کی اولاد سمجھنا پادری کی نادانی اور کم فہمی مین داخل ہے
معلوم ہوتا ہی کہ یہہ پادری جسطرح توریت اور اناجیل کے مطالب سے ناواقف ہی اوسیطرح
کتب اسلامیہ کے مطالب سے بی نصیب ہے - ہمکو یاد ہی کہ ۲۱ - نومبر ۱۸۷۵ع کو یہی پادری رجب
علی امرتسر سے جالندہر مین مسمی غلام حسین صاحب صوبہ دار کے مکان مین آیا تھا ہم اور مولوی
احمد حسن صاحب اور سید رکن الدین صاحب اور سید روح اللہ صاحب وغیرہ اسکے ملنے کو گئے
تھے تو عند الگفتگو اسکے مونہہ سے اوسوقت یہی کلمہ نکلا تھا کہ پیغمبر اسلام کے باپ بت پرست تھے
اور اسوقت ہمنے اسکو سمجھا دیا تھا جو ذیل مین لکھا جائیگا اور اسکی اس غلطی کو اخبار منشور محمدی
نمبر ۲۵ جلد ۴ مین لکھہ دیا گیا تھا اب پادری ممدوح اور اونکے پیر بھائی ذرا ادہر متوجہ ہوکر
ہمارے اس جواب کو سنین اور یاد رکہین کہ آنحضرت کے آبا و اجداد مین حضرت آدم علیہ السلام
کے زمانہ سے حضرت عبد اللہ والد ماجد آنحضرت تک کوئی بت پرست نہین ہوا کیا معنی حدیث
مین وارد ہی کہ انتقلت من اصلاب الاطہار الی اصلاب الاطہار کہ جس سے
ثابت ہوتا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آبا و اجداد مین کبہی شرک نہین ہوا ظاہراً جو بعض
لوگ نافہم یہہ شبہ کرتے ہین کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام آپکے جدامجد تھے اور انکے
باپ آذر بت پرست تھے تو اس سے معلوم ہوا کہ آپ کے جدامجد بہی گویا بت پرست ہوے سو یہہ
صریح کم علمی ہے کیونکہ آذر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تایا تھے نہ باپ چنانچہ تفاسیر مین مصرح ہے
اور اگر کوی جاہل مخالف یہہ اعتراض کرے کہ آنحضرت کے چچا ابوجہل وغیرہ بت پرست
تھے تو سمجھنا چاہئے وہ شخص بڑا نادان ہی جو ایسا اعتراض کرتا ہی کیونکہ گفتگو تو آنحضرت
کے والد امجد کے باب مین ہی نہ چچا مین الحاصل اب ہمنے ثابت کر دیا کہ نہ تو مسیح نصاریٰ
کا بادشاہ ہوا اور نہ کنیزک زادہ اور نجار زادہ اور غلام زادہ رسالت سے محروم رہتا ہی
اور نہ موسی علیہ السلام سے بادشاہت مین مسیح کو نسبت ہوسکتی ہے کیونکہ مسیح بیچارہ

Marfat.com

دوسری ص

بادشاہ نہین ہوا - پادری رجب علی کا مسیح کو بادشاہ بنانا اوسکی ناواقفی ہی پادری کا قول ہی کہ مسیح نہایت پنج و کنگال آدمی تھا دیکھو نورافشان مطبوعہ ۱۹ مارچ ۱۸۸۴ء ضمیمہ نمبر ۱۲ جلد ۲ اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد امجد بت پرست تھے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا - صفحہ ۱۴

قولہ موسیٰ اگرچہ اولاد آدم ہونے کے سبب اور بھی بعضے فعلون سے گنہگار رہتا مگر قصور معاف ہونے کے پیچھے اور نازل ہونے وحی کے ایک طرح کے گناہ سے پاک تھا اور بی عیب اور ایسا ہی مسیح ہر قسم کے خطا سے مبرا اور پاک تھا قرآن کے سورۂ نسا اور سورۂ عمران سے بھی مسیح کا بے گناہ ہونا ثابت ہی الخ

اقول حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہونے کے سبب حضرت موسیٰ علیہ السلام یا کسی اور بشر کو گنہگار تصور کرنا یہہ پادری کی نادانی مین داخل ہی کیونکہ آدم کے گناہ سے دوسرے کو کچھ نسبت نہین ہوسکتی کیا معنی گناہ ایک عارضی شی ہی ناذاتی دنیا مین ہم دیکھتے ہین جو کوی گناہ کرتا ہی وہی اسکی سزا پاتا ہی اور مقتضائے انصاف بھی یہی ہی جو کرے سو بھرے نہ کہ مثل پنجابی صادق آوے (نانی خصم کرے دوتا چھٹی بھرے) یعنے نانی خاوند کرے اور نواسہ پر اولٹا تاوان ہو - آدم کے گناہ سے ہمکو کیا نسبت دیکھو توریت مین لکھا ہی جو گناہ کریگا سو سزا پاویگا باپ کو بیٹے اور بیٹے کو باپ کے گناہ سے کچھ علاقہ نہین ہی - چنانچہ کتاب حزقیل باب ۱۸ ورس ۲۰ وہ جان جو گناہ کرتی ہی سو ہی مریگی بیٹا باپ کے گناہ نہ سہیگا اور نہ باپ بیٹے کے گناہ سہیگا صادق کی صداقت اوسی پر ہوگی اور شریر کی شرارت اوسی پر پڑے گی - دوم پادری کی عقل دیکھو کہ پہلے پہل وہ آدم کو گنہگار تصور کرتا ہی اور پھر اوسکی اولاد ہونے کے سبب آدم کا گناہ موسیٰ پر تھوپتا ہی اور مزید بران موسیٰ کو بھی نعوذ باللہ گنہگار خیال کرکے پھر اسکو عیسیٰ سے نسبت دیتا ہی - حالانکہ نبوت کی شرط عصمت قرار دی گئی ہی اگر نبی مین عصمت نہو تو کون شخص انکے قول و فعل کو لایق اعتبار سمجھیگا - ہر کوی یہی کہیگا کہ کیون جی - دیگر بالفصیحت خود بالفضیحت کیا معنی ہوتے ہین - سوم پادری نے یہان بڑی بھاری غلطی کی کہ جناب موسیٰ کی معصومیت پر حرف پکڑا اور پھر اونکو عیسیٰ سے نسبت دیکر دونون کو برابر کردیا اب اونکی تقریر سے ثابت

Marfat.com

ہوا کہ آدم کی اولاد ہونے کے سبب موسیٰ اور عیسیٰ توبہ توبہ گنہگار ہین یہہ عجیب عقیدہ اور عقل پادری کی ہی۔ خدا ایسے عقیدہ اور جہالت سے ہر ایک متنفس کو بچاوے۔ چہارم پھر پادری پھر کہتا ہی کہ قصور معاف ہونے کے پیچھے موسیٰ گناہ سے پاک تھا سبحان اللہ پادری کی اس تقریر سے ایک اور نکتہ پیدا ہوا بلکہ کفارہ عیسائیون کا باطل ہوگیا کیونکہ انسان جو گنہگار ہو وہ بدون کفارہ کے بھی گناہ سے پاک ہوسکتا ہی۔ جیسے پادری نے موسیٰ کو پہلے گنہگار تصور کرکے اور بغیر ایمان لانے کفارہ کے گناہ سے پاک وصاف کردکہایا پنجم پادری کو لازم تھا کہ موسیٰ کے وہ افعال جنسے وہ موسیٰ کو گنہگار خیال کرتے ہین الف سے لیکر یے تک بیان کئے ہوتے تاکہ اونکے دعوی کی تصدیق ہوسکتی ششم جب پادری کے دعوی کے موافق حضرت موسیٰ آدم کی اولاد ہونے کے سبب گناہ سے بچ سکے تو اب ثابت ہوگیا کہ جناب مسیح بھی آدم کی اولاد مین سے ہین چنانچہ جناب مسیح کا نسب نامہ متی کی انجیل اباب ورس سے ظاہر ہی کہ نسب نامہ یسوع مسیح داؤد اور ابراہیم کے بیٹے کا الخ پس جب یہہ حال ہی تو جناب مسیح بھی موافق دعوی پادری کے آدم کی اولاد ہونے کے سبب گناہ سے بری الذمہ نہوے پھر اونکو پاک وصاف اور آسمانون سے بلند پادریون کا تصور کرنا محض وہم ہے اور اونکے دعوی کے خلاف ہی **قال** بہت سے آیتین قرآن مین ہین کہ محمدؐ کے گناہگار ہونے پر دلالت کرتے ہین جیسا کہ سورۃ المومن مین مرقوم ہی استغفر لذنبک الخ **اقول** اجی حضرت پادری صاحب ذرا جہالت اور تعصب کی پٹی آنکھون سے اوٹھاکر دیکھئے کہ خداوند کریم نے درباب شفاعت قرآن شریف مین کیا فرمایا ہی انا اعطیناک الکوثر کہ جسکے سب معانی کا ماٰل یہہ ٹھہرتا ہی کہ ہمنے تیرے واسطے شفاعت عنایت کی اور وہ جو آپنے لکھا کہ آنحضرت خود گنہگار ہین نعوذ باللہ اور گنہگارون کی شفاعت کیا کرینگے اور گنہگار ہونے ثبوت آیت واستغفر دیا سو یہہ بالکل آپکی جہالت اور کم فہمی ہے بلکہ اسی آیت سے آپکا معصوم اور شفیع المذنبین ہونا ثابت ہوتا ہی اول یہہ کہ صیغہ فاعلم مین جو کہ معطوف علیہ واستغفر کا ہی خطاب ماسوا حضرت کے اورامتون کو ہی۔ کیونکہ اگر یہہ خطاب یعنے اپنے خدا کو واحد لاشریک جاننے

Marfat.com

کا خود رسول پاک ہی کو ہو تو تخصیص حاصل لازم آتی ہی کیونکہ بالیقین آنحضرت کو علم بالو احدانیت
سابق تعلیم امت سے حاصل ہی کیونکہ اگر آپ کو علم بالو حدانیت اول نہو تا تو امت کو کیونکر سکھاتے
الغرض اگر یہہ خطاب کسیسے جناب پاک راجع ہو تو ایسا ہو گا کہ کسی پیٹ بھرے کو یہہ کہا جاے کہ کھانا
کھالے یا ملبوس الثیاب کو یہہ کہا جاوے کہ تو کپڑا پہن لے بالجملہ مراد اس سے امت ہی تو ایسا ہی لفظ
ذنب سے جو واقع و استغفر لذنبک مین ہی مراد امت کے ہین - ظاہرا جو نسبت او سکے طرف انحضرت
کے واقع ہی وہ بھی خالی نکتہ سے نہین وہ یہہ کہ اس نسبت مین اشارہ اس امر کے طرف ہوا کہ جناب
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت سے اسقدر شفقت اور رحمت ہی کہ گویا او نکے گناہ کو اپنا گناہ
تصور فرماتے ہین علی ہذا قاعدہ بھی یون جاری ہی کہ جب کوی امیر وزیر دربار شاہی مین حاضر ہو کر
اپنے غلام کے قصور کو بخشوانا چاہے تو یہہ کہیگا کہ اس قصور کے معاف کرنے مین مجہ پر مہربانی فرمائے
اور وہ اپنے دلمین بھی بالضرور جانتا ہی کہ اگرچہ ظاہرا اس میرے خدمتگار نے جرم کیا درحقیقت اس سے
میری توہین ہی چنانچہ مثل عربی مشہور ہے **ضرب الغلام اهانة المولی**
اور جب دریاے رحمت شاہی جوش مین آئیگا تو شاہ بھی یون ہی فرمائیگا کہ جاہمنے معاف کیا تو
اب سمجھنا چاہئے کہ شاہ نے بھی گویا اوس جرم کو جرم کفیل ہی تصور فرمایا اور رسوائے غلام کو رسوائے
مولا ہی جانا چنانچہ یہہ اتحاد دوسری آیت مین جتلایا گیا ہی **النبی اولی بالمومنین**
من انفسهم وجہ تقدم **واعلم انه لا الٰه الا الله**
کے واستغفر پر یہہ ہی کہ جسکو توحید حاصل نہو اوسکے واسطے استغفار ممنوع ہی اب حاصل
معنی آیت مذکور کا یہہ ہوا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اول تو اپنے امت کو توحید سکھلا تا کہ اسکو
ترقی روحانی حاصل ہو بعد اوسکے گناہون کی بتکاہل نفس ہو گئے ہین اپنے پروردگار عالم سے
بخشش مانگ کیونکہ تو اہل لایق شفارش ہی اور رب تیرا مجیب الدعوات ہی اب ذرا غور کیجیے
کہ اسی آیت سے آپکا شفیع المذنبین ہونا ثابت ہو گیا آخرت مین کیا معنے بلکہ دنیا ہی مین آپ
شفیع اور مشفع ہین اب پادری کو سمجھنا چاہئے کہ یہہ وسوسہ محض اونکی جہالت کا ثمرہ تھا

Marfat.com

کاش اگر کسی عالم محقق سے اس آیت کے معنی پوچھ لیتا تو اسقدر ندامت کیون اٹھاتا قال شرم کا
مقام ہی کہ محمد نے مسماۃ زینب نام اپنے لیپالک بیٹے کی جورو سے مجامعت کی الخ اقول اول امر
الزام وافترا کو دیکھئے اور پادری صاحب کے عبارت مذکورہ بالا اور ایمان کو خیال کیجئے کہ اوس معاملہ
مین شرم کو نزدیک پھٹکنے نہین دیا یہی الزام پیغمبر اسلام پر اس ناعاقبت اندیش پادری نے
شمس الاخبار لکھنو نمبر ۱۴ جلد ۵ مطبوعہ ۳- اکتوبر ۱۸۶۳ع مین بطور خواب لکھا تھا اور اوسی
بے ادبی اور رجعت کے باعث وہ مشن لکھنو سے نہایت ذلت وخواری سے نکالا گیا تھا
اور ہمنے اوسی دنون اخبار منشور محمدی مطبوعہ ۱۵ نومبر ۱۸۶۳ع کے ذریعہ سے بنام تعبیر خواب
پریشان اسی تہمت کا جواب دندان شکن لکھدیا تھا خیر یان پر بھی ہم پادری مذکور کو اس اعتراض
بیجا کا جواب لکھتے ہین وہ اول اناجیل کو ہاتھ مین پکڑین اور دیکھین کہ ایسے الزام اور اتہام
سے تو بقول آپ کے نبی کے خود آپ کا نبی اور اُسکا باپ بھی بری الذمہ نہین ہی کیا معنی کہ
مسیح کا قول ہی کہ مین جاتا ہون اپنے باپ اور تمہارے باپ کے پاس یوحنا کی انجیل ۲۰ باب
۱۷ سطر کہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہون الخ
بس تمہارا اعتقاد ہی کہ ہمارا نبی یعنے مسیح خدا کا حقیقی بیٹا ہی اور جسقدر مخلوق اوسکی پیرو ہے
وہ سب مجازی بیٹے ہین اب اگر تم اپنے خدا کو حاضر و ناظر جانکر کہو کہ یوسف نجار مریم کا شوہر
تمہارے خدا کا مجازی بیٹا تھا یا نہین پھر تم ہی کہتے ہو کہ تمہارے خدا نے مریم کے ساتھ ایسا
معاملہ کیا کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہوی تھی- متی ۱ باب ۱۸- تو تمہارے نبی پیدا ہوے
اب تم تو ذرہی سر سے کھیلو اور منہہ سے بولو کہ تمہارے خدا نے بقول تمہارے اپنی دختر مجازی
اور پسر مجازی بیچارے یوسف کی عورت سے کیون کیا اور تمہارے نبی کی پیدائش کس قسم کے ہوے
پہلے تم اپنے خدا کو اس الزام سے پاک کرو پیچھے اورون پر الزام لگانا- افسوس صد افسوس
کہ تعصب اور حسد اور مشن کے تکرے نے ایسے لوگون کو ایسا اندہا کر دیا ہی کہ جو کچھ منہہ مین آتا
ہی ل گ کہے چلے جاتے ہین حالانکہ ایسے لوگون کے بارہ مین جناب مسیح فرماتے ہین کہ ای

Marfat.com

ریاکار پہلے شہتیر کو اپنے آنکھ سے نکال - دوم متبنے کو حقیقی سمجھنا جاہلونکا کام ہی اللہ تعالی
فرماتا ہی سورہ احزاب مین ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولاکن رسول اللہ و
خاتم النبیین وکان اللہ بکل شئ علیما یعنے نہین ہی محمد باپ تم مین سے کسی مرد کا
ولیکن ہے رسول اللہ اور خاتم النبیین اور ہی ہر چیز کا جاننے والا اور کتاب بیبل مین بھی کوئی
ایسا حکم نہین کہ جس سے ثابت ہو کہ متبنی اور صلبی برابر ہین اگر ہو تو دکھاؤ اور ہمارے سامنے لاؤ سوم
سبلا صاحب یہہ تو کہئے کہ متبنی کی مطلقہ سے نکاح کرنا اگر بہ قول نامعقول تمہارے نامناسب ہی تو
آپکو لازم ہی کہ اس نکاح کے برائی کتب بیبل سے ثابت کردہمنے تو کسی کتاب الہی مین اسکی
برائی کو نہ پایا دیکھو کتاب قوانین ۱۸ باب اور کتاب استثنا ۲۷ باب جہان محرمات نکاح کا بیان
فرمایا وہان بھی اسکا تذکرہ نہ آیا - اور واضح ہو کہ یہہ کچھ ضرور نہین کہ شریعت قدیم اور جدید متحد
ہون جمیع احکامون مین یا جو احکام الہی ہون کتاب اللہ مین اہل زمانہ کی رسم و طریق کے
مطابق ہون دیکھو حضرت یعقوب کے گھر مین اونکے مامون کے دو بیٹیان تھین اور وہ آپسمین دونون
سگے بہنین تھین اور حضرت ابراہیم سے اونکی علاتی بہن کا نکاح ہوا تھا اور حضرت موسی کے والد
نے اپنی پھوپھی سے نکاح کیا تھا حالانکہ یہہ تینون نکاح شریعت موسوی شریعت عیسوی اور شریعت
محمدی مین ناجایز ہوی لیکن تب جایز تھے - چہارم رہی یہہ بات کہ جسکو زبان سے بیٹا کہا ہو
ہو اکیا متبنی کیا حقیقی برابر ہین اوسکی بیوی بجاے بیٹے کے ہوئی آنحضرت کو کیا لایق تھا اس
سے نکاح کرنا - سوائی غافلو خدا سے ڈرو ایسا نکرو تم خود ہی دہوکا کھانے لگے زمین و آسمان
کے قلابے ملانے لگے صلبی بیٹے کی بیوی کا حکم متبنی کی بیوی کے حق مین بتانے لگے کہان وہ کہان
یہہ ہم تو پہلے ہی کہہ چکے اور تم سن چکے اگر کہین خدا کی کتاب مین صلبی اور متبنی کو برابر کہا ہو یا
جنکی بیوی سے بعد طلاق اور انقضای مدت عدت نکاح ناجایز لکھا ہو تو دکھاؤ ورنہ
ناحق باتین نہ بناؤ دیکھو جناب عیسی کو انجیل مین ابن داؤد و ابن ابراہیم لکھا ہی پس چاہئے
کہ حضرت عیسی کو صلبی فرزند حضرت داؤد و حضرت ابراہیم جانو اور اسکا بے باپ پیدا ہونا اور

Marfat.com

فرزند خدا ہونا نہ مانو۔ پھر جسکو حضرت عیسیٰ نے انجیل مین فرزند خدا کہا اونکو بھی حضرت عیسیٰ کے
برابر سمجھو پھر دیکھو حضرت یعقوب اور حضرت ابراہیم کو خدا نے اپنا پہلوٹھا فرزند فرمایا ہی جیسا کہ
کتاب خروج کے ۴ باب اور صحیفہ یرمیاہ کے ۳۱ باب سے ثابت ہی اور حضرت داؤد اور حضرت
سلیمان کو بھی خداوند تعالیٰ نے اپنا فرزند فرمایا ہی جیسا زبور کے ۲ باب اور کتاب تواریخ ۲۲
سے ثابت ہی پھر ان سب کو رتبہ الوہیت مین کیون نہین مانتے اور عیسیٰ سے بڑھکر کیون نہین
جانتے کیونکہ موافق آئین تمہارے کے پہلوٹھا مالک ریاست ہوتا ہی اس صورت مین حضرت
یعقوبؑ کو مرتبہ الوہیت کا ہونا چاہئے پھر آپ خلاف آئین اپنے کے حضرت عیسےٰ کو کیون خدا جانتے
ہو یہہ کیسا انصاف کرتے ہو کہ باپ کے جیتے جی تمام فرزندون کو اونکے باپ کے ورثے سے محروم
رکھتے ہو یہہ کیسی حق تلفی کرتے ہو کہ بڑے کا حق چھوٹے کو دیتے ہو خیر اسکو بھی جانے دو
دیکھو کتاب پیدایش باب ۲۰ و ۲۶ کو حضرت ابراہیمؑ جنکی تعریف اوپر گذری اونہون نے ملک مصر
کے بادشاہ کے سامنے اپنی بیوی کو بہن کہا تھا اور حضرت اسحاق نے ملک مصر کے باشندون
کے سامنے اپنی زوجہ کو بہن فرمایا تھا اور حضرت داؤد کا حال آپ کو معلوم ہی اور حضرت
یہودا کا وقایع آپکے پیدایش ۳۸ باب ۴ ورس سے لیکر بغایت ۳۰ تک پڑھا ہوگا کہ
شارق اور پھارس کے کیسی پیدایش ہوی ہے اور یہودا نے جو کچھ اپنی بہو سے کیا وہ بھی آپ
کو یاد ہوگا ہان صاحب ذرا مہربانی فرماکر یہہ تو فرمائے کہ جناب ابراہیم و اسحاق کو باوجود
بہن کہنے کے پھر خلوت کرنا درست ہوا یا نہین اگر درست ہو تو ہمارے طرف یہہ الزام
لگانا نادرست اور اوسکے وہم کا ظاہر کرنا باطل ہوا اور اگر نادرست تھا تو ہم اونکی اولاد
کے درمیان کلام کرینگے کیونکہ جب خلوت نادرست ہوگی تو اونکی اولاد لایق نبوت کب ہوگی
کہ صاحب ایا ہی کتاب استثنا ۲۳ باب مین کہ حرامی بچہ اور اوسکی دسوین پشت تک
خدا کی جماعت مین داخل نہو۔ یہہ بھی ایک طرف حضرت عیسیٰ نے رئیس الحواری پطرس کو
شیطان کہا انجیل متی ۱۶ باب ۲۲ مین تمام حواریون کو سخت اور بے ایمان کہا پس اگر

Marfat.com

حضرت عیسیٰ کے قول کو صحیح جانتے ہو تو اونکو یعنے حوارین کو رسول کیون مانتے ہو اگر کہو گے
کہ ہمارے حضرت مسیح نے تو غصہ کی حالت مین فرمایا ہی تو ہم بھی کہین گے کہ ہمارے حضرت نے
متبنی کا لفظ زید کو شفقتاً فرمایا ہی - **قولہ** موسیٰ سے عجایب و غرایب معجزے صادر ہوے
ایسا ہی یسوع مسیح سے معجزے صادر ہوے برخلاف اسکے محمد سے ایک معجزہ بھی صادر
ہین ہوا اور آزمایش کے وقت صریح انکار کیا جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل اور سورہ عنکبوت مین درج
ہی **اقول** واضح ہو کہ آیہ سورۂ عنکبوت اور آیہ سورۂ بنی اسرائیل اور ایک آیۂ سورۂ
انعام کے اس قسم سے جنمین بعض معجزات خاص کی نفی ہی لکھدیتے لکھدیتے ہین اگرچہ معانی
آیات مذکورہ مین بھی پادری رجب علی نے بہ پیروی پادری فنڈر صاحب و عماد الدین وغیرہ
کے تصرف کرکے غلطی کردی ہی چنانچہ اس آیت کے معنے وما منعنا ان نرسل با
الآیات الا ان کذب بہا الاولون یہہ لکھے ہین کہ ہمنے محمدؐ کو معجزات اور
نشانیان دیکر اسلئے نہین بھیجا کہ اگلے لوگون نے دیگر انبیا کی تکذیب کی تھی اس تقریر سے
معلوم ہوتا ہی کہ مترجم نے نرسل کا مفعول محمد کو سمجھا ہی اور بالآیات کو متعلق نرسل کے
حال انکہ یہہ غلط ہی بلکہ نرسل بالآیات بمعنی نرسل الآیات ہی اور ان نرسل بالآیات
مفعول ثانی منعنا کا والا ان کذب بہا الاولون فاعل اور بموجب شرح مفسرین کے اسکے
معنے یون ہین کہ ما منعنا ارسال الآیات الا تکذیب الاولین پس وہ ترجمہ کہ محمد کو معجزات
دیکر نہین بھیجا بالکل غلط ہی بلکہ صحیح ترجمہ یہہ ہی کہ نہین روکا ہمکو بھیجنے معجزات خاص سے
کسی امر نے بجز تکذیب اولین کے اور معرفہ ہونا لفظ الآیات کا خود تبلا تا ہی معجزات
خاص سے مراد ہی - اگر اسطرح کی نفی سے علی العموم معجزات کی نفی سمجھے جاؤ تو انجیل مین
بھی عیسیٰ کا انکا معجزات سے لکھا ہی پس اوسکے دوسرے معجزات مندرجہ مذکور جھوٹے
سمجھنے چاہئے دیکھو انجیل متی کے باب ۱۲ رکوع ۳۸ مین ہی ایک بری اور حرا انکار قوم
نشان دیکھنے ہی پر کوی نشان اونھین نہ دیا جائیگا مگر یونس نبی کا نشان اور وہ

Marfat.com

اونہین چھوڑ کے چلا گیا - اور انجیل لوقا کے باب ۲۳ درس ۸ و ۹ مین ہی ہیرودس یسوع کو
دیکھکے بہت خوش ہوا کیونکہ مدت سے چاہتا تھا کہ اوسے دیکھے اسلئے کہ اوسکے بابت بہت
کچھ سنا تھا اور امیدوار تھا کہ اوسکا کوئی معجزہ دیکھے ۹ اور اوسنے اوس سے بہتری
باتین پوچھین پر اوسنے اوسے کچھ جواب نہ دیا - دیکھو عیسیٰ نے کاہنون اور فریسیون کو گالیان
دیکر کہا کہ تمتہین کوئی معجزہ نہین دکہلایا جائیگا سوائے معجزہ یونس نبی کے یعنے تین دن رات
قبر مین رہنے کے سوا اور ہیرودس جو مدت سے مشتاق اور امیدوار دیکھنے معجزہ کا تھا
اوسکو کوئی معجزہ نہ دکہلایا بلکہ اوسکی کسی بات کا جواب ندیا - اسیطرح پر قرآن مین بعضے
شریر معجزہ خاص کے طلبگار ہوئے تو اونکو جواب ملا اور وہ معجزہ نہ دکہلایا گیا - حالانکہ
پیغمبر اسلام کے ہزارہا معجزات بہ روایات صحیح متواتر مشہورہ متصلہ ثابت ہین جنکا حصر
اور استیعاب میرے حیطہ استطاعت علمی سے باہر ہی معجزہ شق القمر اور رمی رمل وغیرہ
تو قرآن ہی مین مذکور ہین اور تکثیر طعام یعنے پیغمبر صاحب نے دعا مانگکے تھوڑے سے کھانے سے
کئی سو آدمیون کو اور کبھی چار پانچ سو آدمیون کو اور گاہے چار پانچ ہزار آدمیون کو
اور گاہے تمام لشکر اسلام کو شکم سیر ہوکے کھلوایا اور کھانا ویسا ہی بنا رہا اور جن
راویون نے یہہ روایتین بیان کین ہین اونہون نے بیان کیا ہی کہ ہمنے خود کھایا اور ہمارے
ساتھیون نے مولفین اناجیل کیطرح سے نہین کہ متی و یوحنا باوجودیکہ معجزہ تکثیر طعام
مسیح کا نقل کرتے ہین تاہم نہین فرماتے کہ ہمنے خود کھایا اور ہم شریک معرکہ تھے اور
پھر معجزہ تکثیر آب یعنے پانی بڑہا دینا بھی اس تواتر و شہرت کے ساتھہ منقول ہی کہ
گاہے ایک ڈولچی کے اندر ذرا سا پانی تھا پیغمبر صاحب نے اوسمین ہاتھہ رکھکر اور خدا سے
دعا مانگکر تمام لشکر کے آدمی اور جانور سب کو سیراب کردیا ان واقعات کے راوی
بھی دس پانچ نہین بلکہ لشکر روایت کرتا ہی پھر جمادات اور نباتات و حیوانات موالید
ثلاثہ نے آپکی رسالت پر بگویاے آدمیانہ گواہی دی جسکے سبب سے بہت منکران نبوت ایمان

Marfat.com

لائے ہین بیان تفصیل کی گنجایش نہین کتب حدیث وسیر وتواریخ اسلام کو ملاحظہ کرکے اپنی تسکین کرلیجیے
اور دیکھیے کہ جناب موسیٰ سے بھی زیادہ پیغمبر اسلام سے معجزات صادر ہوے ہین اور عیسیٰ کا معجزات
سے انکار کرنا آپ اوپر دیکھ آئے ہین پھر کبھی ایسی غلطی نکرنا کہ عیسیٰ معجزہ سے موسیٰ کی مشابہت ہے
کیونکہ معجزات مین جو مشابہت تامہ ہمارے حضور علیہ السلام کو جو موسیٰ سے ہی اور کسی نبی کو نہین ہوسکتی
جیسا کہ اوپر ہمنے ثابت کردیا۔ **صفحہ ۱۶ و ۱۷ قولہ** موسیٰ سے پیشخبریان توریت مین لکھی گئی
ہین اور ایسا ہی یسوع مسیح سے بہت سے پیشخبریان ظاہر ہوئین چنانچہ روح القدس کا نازل ہونا
حواریون پر یوحنا ۱۶ باب اور اعمال کے ۲ باب مین ملاحظہ کرو اور پھر پیشین گوی یسوع مسیح کی
ایک جھوٹے نبی کے ظاہر ہونے مین متی کے ۲۴ باب کو دیکھو اور محمد صاحب عالم الغیب ہی تا تو زہر آلودہ
گوشت سے جو اسکے امتحان کے لئے ایک یہودن نے کھلایا تھا کیون مرتا غرض کہ محمدؐ ہرگز موسیٰ کے
مانند نہین ہوسکتا الخ **اقول** افسوس پادری صاحب نے جناب مسیح کے وہ پیشین گوئی جو آپ اور
آپکے پیشواؤن کے حق مین ہی تحریر نفرمائی اور وہ یہ ہی کہ تیرے نام سے دیوؤن کو نہین
نکالا اور تیرے نام سے کرامتین نہین دکھائین ۲۳ - آیت اوسوقت مین اون سے کہونگا
کہ مین کبھی تم سے واقف نہین تھا ای بدکارو میرے پاس سے دور ہوا نہتی پس ان ورسون سے
معلوم ہوا کہ اون جھوٹے نبیون مین جنکا ذکر ورس ۱۵ مین ہی یہہ علامتین ہونگی مسیح کے نام
سے نبوت (یعنے منادی کرنا اور مسیح کے نام سے بھوت وغیرہ کا اوتارنا اور مسیح کے نام سے
کرامتین دکھانا اور مسیح کو خداوند خداوند کہنا اب تو آپ کو ثابت ہوگیا کہ یہہ پیشین خبری
مسیح کی آپ اور آپکے مددگارون اور خاص آپکے مددگارون کے پیشواؤن کے حق مین ہی جو
مسیح کے نام سے نبوت (یعنے منادی) کرتے تھے اور مسیح کے نام سے کرامتین دکھاتے تھے اور
مسیح کے نام سے بھوت اوتارتے تھے اور مسیح کو خداوند بناتے تھے نہ اوس برگزیدہ خدا کے حق
مین جسکی بابت کلہامی دیکھہ مین اپنا رسول تیرے آگے بھیجتا ہون متی ۱۱ باب ورس ۱۰ کہ اوس
سید المرسلین فخر الاولین والآخرین شفیع المذنبین نے تو تاریکی تثلیث کو سراسر شقاوت وضلالت

Marfat.com

ہی اور بباعث اون کاذبون کے جسکا ذکر ورس ۱۵ - باب مذکور سے ۲۲ تک ہی دنیا مین پھیل
گئے تھے بالکل ایمانداروں کے دلون سے مٹا دیا اور شاہراہ توحید کو پہلے نبیون کی راہ اور نجات
کا رستہ بتا دیا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اور یہہ جو آپ تحریر فرماتے ہین کہ ایک جھوٹے نبی الخ
یہہ بالکل خرافات ہی یہہ پیش خبری کسی نوع سے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق
نہین آتی کیونکہ اس پیش خبری مین صاف لکھا گیا ہی کہ بہت جھوٹے نبی اٹھینگے اور لوگون کو
گمراہ کرینگے - افسوس آپنے بغیر سوچے سمجھے یون ہی اشارۃً پیغمبر اسلام کے حق مین لکھدیا اور
اپنی حماقت اور نادانی ظاہر فرمائی چاہئے تھا کہ جھوٹے نبیون کے علامتین اول لکھتے جیسا کہ انجیل
مین جناب مسیح فرماتے ہین تم اونہین اونکے پھلون سے پہچانوگے کیا کانٹون سے انگور اور اونٹ
کٹارون سے انجیر توڑتے ہین ۱۶ - ہر اچھا درخت اچھی پھل لاتا ہی اور برا درخت برے پھل لاتا ہی
انتہی پس جب آپ کو جھوٹے پیغمبر کی تمیز ہی نہین تو آپ کی تحریر ایک مجذوب کا بڑ ہے کہ جسکو
کوئی منصف مزاج مسیحی بھی نہین قبول کریگا - لاریب توریت کی پیش خبریان ضرور ظاہر ہوئین
مگر افسوس وہ پیش خبریان جو بالخصوص مسیح مصلوبی سے مشابہت رکھتے ہین پادری صاحبون کو
نہ لکھنے کے تعصب مذہبی یا ملحاظ مشرب اونکے لکھنے سے پہلوتہی کر گئے دیکھو ہم بتاتے ہین انمین
ایک پیش خبری یہہ ہی چنانچہ توریت کتاب استثنا ۱۸ باب ۲۰ - آیت لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی
کرے کہ کوئی بات جو مین نے اُسے نہین لکھی میرے نام سے لکھے یا جو اور معبودون کے نام سے
لکھے تو وہ نبی قتل کیا جاوے ۲۲ - تو جان رکھہ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور جو بات
کہی ہی وہ واقع نہو یا پورا نہو تو وہ بات خداوند نے نہین کہی بلکہ اس نبی نے گستاخی سے
کہی ہے تو اُس سے مت ڈر الخ اب جائے غور ہے کہ سوا مسیح مصلوبی کے کس نبی نے دعوی خدائی
کیا اور کون قتل کیا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا اور نہایت رسوائی سے مارا گیا خدا نے اپنے پاک
نبیون کے معرفت توحید کی تلقین فرمائی مسیح نے خدا کو ایک مین تین اور تین تیرہ کر دکھایا اور
خدای مجسم کا دعوی کیا نعوذ باللہ جسکے پاداش مین اوسنے وہ دن دیکھے اور اوسکا قول

Marfat.com

جسکو پادری لوگ پیش خبری سمجھتے ہین ایک بھی پورا نہوا دیکھو متی ۱۰ باب ورس ۲۳ مین ہی
کہ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ تم بنی اسرائیل کے سب شہرون مین نہ پھر چکوگے جبتک کہ انسان کا
بیٹا نہ آئے پھر باب ۱۶ متی ورس ۲۸ مین ہی مین تمہین سچ کہتا ہون کہ ان مین سے جو یہان
کھڑے ہین یعنے موت کا مزہ نہ چکھین گے جب تک کہ انسان کے بیٹے کو اپنی بادشاہت مین آتے
نہ دیکھہ لین گے اور پھر مرقس کا باب ۱۳ ورس ۳۰ مین ہی کہ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ یہہ پشت
گذر نجاویگی جبتک یہہ سب باتین نہولین اور باب ۲۲ ورس ۳۲ لوقا مین بموجب ان ورسون کے
لکھا ہوا ہی لازم تھا کہ حواریون کی حیات مین قیامت اجاتی اور مسیح دوبارہ اس پیش خبری کے
موافق نازل ہوجاتا انجیل اور تواریخ کے کتابون سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ شاگرد مسیح کے
ایسا ہی سمجھتے تھے کہ ہماری زندگی مین قیامت اجائیگی یہان تک کہ ایک شاگرد اکیلا یوحنا رہگیا
اور سب مرگئے تو وہ اور عیسائی یہہ سمجھتے رہے کہ اسکی زندگی مین قیامت ہوگی۔ لیکن یہہ ساری
باتین اور پیش خبریان ہوتے ہوئے ابتک اٹھارہ سو اسی برس کا عرصہ گذرا کہ نہ قیامت ہوئی
اور نہ مسیح آیا پس اسطرح کے اور پیش خبریان تمہاری مسیح کے بی اصل ہیت مین سبحان اللہ
اگر ایسے پیش خبریان ہے تمہارے مسیح موسی سے نسبت رکھتا ہی تو آپکے عقیدہ اور عقل عجیب پر
ہزار آفرین کہنا چاہیئے۔ اب رہا روح القدس کا حواریون پر نازل ہونا۔ کیا یہہ پیش خبری
مسیح کی ٹھیک نکلی ہرگز نہین آیت مذکور مین لکھا ہی کہ تسلی دینے والا جسکو فارقلیط کہتے ہین
اگر روح القدس اس پیش خبری سے مراد سمجھا جاتا تو نامور عیسائی مونتانس جو ۱۷۰ عیسوی مین
گذرا ہی یہہ دعوی ہرگز نہ کرتا کہ مین وہ فارقلیط یعنے تسلی دینے والا ہون کیونکہ روح القدس
کوی انسان نہین تھا پس اناجیل مین جہان روح القدس کا ذکر ہی وہ تسلی دینے والا نہین
ہوسکتا وہ کوی اور شئی ہوگی جو چمکتا اور آتشین شعلے ہوکر حواریون پر نازل ہوے اور
اجنبی بولیان بولا کر چلدئے تسلی دینے والے کا یہہ کام نہ تھا جو اوس شئی سے ہوا جسکو عیسائی
اپنی خوش فہمی سے روح القدس تصور کرتے ہین۔ اب باقی رہا عالم الغیب ہونا سو پادری صاحب

Marfat.com

ذمی شعور بے ادبی معاف عالم الغیب تو آپ کے مسیح بھی جو الوہیت کا نعوذ باللہ دعوی کرتے تھے وہ
بھی نہ تھے چہ جائے انبیا کو عالم الغیب سمجھنا یہہ آپ کی دانائی ہی دیکھو مسیح کا بے عالم الغیب ہونا چنانچہ
مرقس ۱۳ باب آیت ۳۲ و ۳۳ لیکن اوس دن اور گھڑی کی بابت کوئی نہین جانتا نہ فرشتے جو
آسمان پر ہین اور نہ بیٹا مگر باپ انتہی اور گوشت زہر آلودہ کا جواب ہم پچھلے جوابون مین لکھ آئے
ہین کہ بکری کے گوشت سے آواز آئی کہ یا حضرت مجھ مین زہر ہی بلکہ یہہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہی جو تفسیر کی کتابون سے ظاہر ہی بیچارے پادری نے یون ہی سنی سنائی جہلا عیسائیون سے
ایسے ویسے بے اصل اعتراض لکھہ دئے اور موسی سے دہنگیا دہنگی اپنے مسیح کو نسبت دینے لگا آخر
کار ہمنے ثابت کر دیا کہ یہہ نسبت پیش خبری کے باب مین جو پادری نے لکھی یہہ بھی اور نسبتون کی طرح
بے اصل نکلی جسکا بیان اوپر ہو چکا ہی صفحہ ۱۸ **اقولہ** موسی کو نبوت کے کام مین روداری
منظور نہین تھی اور ایسا ہی یسوع مسیح کی انجیل مین روداری و طرفداری نہین پائی جاتی محمد
کے کامون مین صاف طرفداری تھی اوسنے ایک شخص نذیر نام کو اسواسطے قتل کیا کہ اسنے قرآن
کو کہانیون کی کتاب کہا تھا اور ایک آدمی کو اسلئے ہلاک کیا کہ اوسنے کہ محمد کو وعظ کرتے وقت
مارنے کا ارادہ کیا تھا الخ **اقول** افسوس صد ہزار افسوس اس متعصبی پادری نے اب سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم پر طرفداری کا الزام ناحق لگایا حالانکہ اس اقسام کے خونریزیان اور قتل سے
توریت بھری ہوی ہی اور انبیا کے حکم سے ہزارون جانین ہلاک ہوئی ہین جسکا بیان ہم آگے کرینگے
افسوس اس پادری نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ جب آنحضرت فارقلیط ہین جنکا نام مبارک انجیل مین
بھی ملقب بروح القدس آیا ہی جیسے عیسائی مسیح کو عمانوئیل بھی بولتے ہین ایسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو پرانے کتابون مین ماد ماد اور روح القدس یعنے فارقلیط جسکی معنے تسلی دینے والا اور محمود
بھی ہے پس جب وہ ملقب بروح القدس ہی اور روح القدس کی تعظیم انجیل شریف مین بھی خدا
نے فرمائی ہی اور جناب مسیح علیہ السلام بھی متی کی انجیل ۱۲ باب ۳۱ آیت سے لیکر ۳۲
آیت تک فرماتے ہین کہ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ ہر گناہ اور کفر آدمیون کو معاف کیا جائیگا

مگر روح القدس کے خلاف کا کفر آدمیون کو معاف نکیا جائیگا - اور جو کوی انسان کے بیٹے کے خلاف
کوئی بات کہے اسے معاف کیا جائیگا - اور جو کوی روح القدس کے خلاف کچہ کہے اُسے معاف نکیا جائیگا
نہ اس جہان مین نہ آنیوالے مین - پس اب سب کو حضور علیہ السلام کی فضیلت معلوم ہوگئی اور نصاریٰ
کو بھی واضح ہوگیا کہ حضور علیہ السلام ملقب بہ روح القدس یعنے تسلی دینے والے کے خلاف جو کوئی
کفر بکے وہ اوسکو ہر دو جہان مین معاف نکیا جائیگا پھر کیونکر سمجھا جاے کہ وہ لوگ جنہون نے
حضور علیہ السلام کے خلاف کیا اور اونکی بے ادبی کی وہ کیونکر اپنے پاداش نپاتے اور ہلاک نہوتے
اور نوشتہ کیونکر پورا نہوتا - ہمنے بھی اس نوشتہ کو اپنی آنکھون سے پورا ہوتا دیکہا کہ جن جن
عیسائیون نے ہمارے ملک مین بذریعہ تحریر و تقریر آنحضرت کے خلاف کفر بکا وہ نہایت ذلیل و خوار
ہوکر اپنے کیفر کردار کو پہونچے اور ہمنے جب اونکا یہہ حال دیکہا تو ہمکو جناب مسیح علیہ السلام کا
ارشاد مبارک مذکورہ بالا یاد آیا اور سعدی علیہ الرحمۃ کا بھی مقولہ اونپر صادق آتا دیکہا شعر

؎ عزیزے کہ از درگہش سر بتافت ۞ بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت ۞ کا معاملہ ہوا -
اور دیکہے جنہونے سب الانبیا کی وہ سب کے سب ہلاک ہوے علی ہذا حضرت الیساع علیہ السلام
جو بیت ایل کو چلا رستہ مین کئے لڑکے ٹھٹھے مین اوسکے کہنے لگے ای گنجے چلا جا ای گنجے
چلا جا سو اوسنے پیچھے پھر کے خدا کا نام لیکر اونپر نفرین کی و دو مین جنگل سے دو ریچہ نکلے اور
بیالیس لڑکے پھاڑ ڈالے کتاب ۲ سلاطین ۲ باب ورس ۲۳ دیکہہ لو - کیون پادری صاحب
دیکہا آپ نے نبیون کی بے ادبی کرنے ایسی ہوتی ہی پس کعب ابن اشرف اور مسمی ندہر اور مسماۃ
عصمہ وغیرہ جنہونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی وہ کیونکر ہلاک نہوتے - اب پادری
صاحب کا یہہ اعتراض بے جا کہ عیاذاً باللہ آنحضرت کے کامون مین طرفداری تھی بالکل لغو نکلا
اور ہمنے ثابت کردیا کہ کسی نبی کے کامون مین طرفداری نام تک نہین ہوئی اور طرفداری کرنا
صاحب الہام کا کام نہین ہوتا جہاد موسیٰ اور جہاد محمدی جو ہوے وہ سب خدا کے حکم سے
ہوے دیکہو دنے مسیح کو ستایا وہ قوم دنیا مین برباد ہوئی اور دیکہو باب ۱۵ اکتاب اوّل

Marfat.com

سموئیل مین خدا تعالیٰ کا حکم ساول بادشاہ بنی اسرائیل کو معرفت سموئیل علیہ السلام کے یون ہی
کہ اب تو جا اور عمالیق کو مار اور سب جو کچہ کہ اونکا ہی یک حرم کر اور اون پر رحم مت کر بلکہ مرد سے
لیکر عورت اور لڑکے شیر خوار اور بیل بھیڑ اور اونٹ اور گدہے تگ سب کو قتل کر انتہی فرا
غور کیجئے کہ چار سو برس کے بعد اون عمالیقون کی اولاد سے جنہون نے مقابلہ جناب موسی علیہ
السلام کا کیا تھا حکم انتقام کا ہوا اور بڑی شدت سے حکم نکلا کہ رحم مت کر اور شیر خوارون تک
بھی جو کسی طرح کے گناہ دیونی سے ملوث تھے اور اسیطرح چارپایون تک قتل اور صرم کر الخ الغرض
سرور کائنات نے نبوت کے کام مین کبھی طرفداری نہین کی اور حضور علیہ السلام اور کسی نبی سے
بھی طرفداری کسی امور مین نہین ہوئی - بلکہ انبیا اور اولیا کی نسبت طرفداری کا الزام لگانا یہہ
پادری کا زعم فاسد ہی - صفحہ ۱۹ **اقولہ** موسی کا کلام یسوع مسیح سے مطابق ہی بلکہ مسیح نے
اوسکو پورا کیا اور کمال کو پہنچایا جیساکہ آپ مسیح اپنے کلام مین ایک جگہہ فرماتا ہی کہ یہہ گمان
مت کرو کہ مین توریت یا نبیون کے کتابون کو منسوخ کرنے آیا منسوخ کرنے نہین بلکہ پورا کرنے آیا
ہون کیونکہ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ جبتک آسمان اور زمین نہ ٹل جاوے ایک نقطہ یا ایک
شوشہ توریت سے ہرگز ٹل نہ جائیگا جبتک کہ سب کچہ پورا نہو پس اس نسبت سے بھی یسوع مسیح
موسی کے مانند ہی الخ **اقول** واہ کیا خوب دروغ گو نم بر رود تو اسی کو کہتے ہین معلوم ہوا
کہ پادری مسئلہ منسوخ سے ناواقف ہی اگر کتاب توریت اور اناجیل اور نامجات پولوس مقدس
سے وہ آگاہ ہوتا تو مسیح کو اس نسبت سے موسی کے مانند تصور نکرتا دیکھو اول یوم السبت کے
بابت بہت سے آیات موجود ہین اور یوم السبت کی فضیلت حضرت موسی کے بعد بھی جاری
رہی ہے - اور توریت کے احکام دین عیسوی مین بہتیرے منسوخ ہو گئے ہین مثلاً یوم السبت
کہ جسکی عزت کا حکم توریت مین جابجا لکہا گیا ہی چنانچہ ورس ۳ باب ۲ کتاب پیدائش اور خروج
کے ۳۱ باب کے ۱۴ ورس مین اس روز کے نہ ماننے والون کی سزا کی نسبت یون حکم ہوا ہے
۱۴ - پس تم سبت کو مانو اسلئے کہ وہ تمہارے لئے مقدس ہی جو کوئی اسکو پاک نہ جانے وہ مار ڈالا

Marfat.com

جاوے - اب گنتی کے ۱۵ باب کو دیکھئے کہ ایک شخص سبت کے دن لکڑیان جمع کرتا تھا وہ پکڑا
گیا اور سنگسار کیا گیا - اور جناب پولوس نے اس حکم کو منسوخ کر ڈالا کہ کوی کھائے پیئے یا عید یا
نئے چاند یا سبت کے دن کی بابت تمہین گنہگار نہ ٹھہراوے کلیسونکے خط کے ۲ باب ورس
۱۴ سے ۱۶ تک دوم ختنے کا حکم جسکے تاکید توریت مین شدید لکھی ہے اب عیسائیون نے اوسکو
بہی اڑادا الاحالانکہ وہ حکم دایمی تھا دیکھو پیدایش ۱۷ باب اور سنئے کہ جناب پولوس نے شریعت
کی کیسی حرمت لکھی ہے سبحان اللہ دیکھو گلتیون کے خط کے ۳ باب مین کہ وہ سب جو شریعت کے عمل
پر بھروسا رکہتے ہین لعنتی ہین ۱۳ ورس مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چہڑایا -
اور اگر آپ کو اسقدر فرصت نہو کہ توریت اور انجیل مین مسئلہ منسوخ کو دریافت کرین تو اپنی
تشفی کے لئے ذرا نامہ عبرانیہ باب ۷ ورس ۱۸ کو تو دیکھہ لیجئے کہ وہان پولوس کیا فرماتے ہین -
اگلا حکم کمزور اور بیفائدہ ہونے کے سبب منسوخ ہی - پس پادری کا یہہ دعوی کہ مسیح نے توریت
کو پورا کیا لغو ہوگیا - **قولہ** اور محمد کے قول او فعل سے صریح پایا جاتا ہی کہ وہ مسیح اور موسی ہر دو
سے مخالف ہی حتی کہ سب نبیون سے برخلاف جیسا کہ استثنا کے ۱۷ باب مین حکم ہی کہ بہت سے
جورو ان نہ کرے اور مسیح نے بہی اپنے کلام مین فرمایا ہی کہ ایک جورو کے سوا جو کوئی اور کرتا ہی
زنا کرتا ہی لیکن محمد نے برخلاف اسکے حکم دیا ہی کہ فانکحوا ما طاب لکم من النسا مثنی وثلث ورباع
یعنے پس نکاح کرو تم جو خوش آوین تمہین عورتون مین سے دو یا تین یا چار سا ور کتاب نسبت
نامہ محمد سے ظاہر ہی کہ آپ برابر چودہ بی بیئن شادی مین رکہتا تھا - الخ **اقول** یہہ وہی
پورانا راگ رجب علی نے پہر گایا یا یون سمجہے کہ وہی لودرا ہوا رنگ پہر پیش کیا یہہ بالکل جہوٹ
ہی انجیل مین تو اسکا کہین نام تک بہی نہین مگر پولوس کے نامجات مین صرف پادری کو ایک
جورو کرنے کی صلاح دی گئی ہی تاکہ پادری مقدمات خانگی مین کم مبتلا ہون اور دین کے امور
بجالانے مین اونہین فرصت ملے - مگر خلاف اسکے ہمارے زمانہ کے پادری جایداد و زمین خریدتے
اور سود پر روپیہ چلاتے ہین کثرت مناکحت کی ممانعت جس خیال سے پولوس نے کی تہی وہ

Marfat.com

بات فی زمانہ معدوم ہی - بہت سے جو روان کا فکر کلیسا کی خدمت کو ضایع کرتا پولوس نے تصور
کیا تھا مگر اوسکو یہہ خبر نہ تھی کہ بجاے کثرت مناکحت کے پادری زر کثیر اور جایداد کی فکر مین مبتلا
ہو جائینگے پوشیدہ نہ ہے کہ عیسائیون مین کثرت مناکحت کا دستور جناب مسیح کے عروج
کے بعد عرصہ تک جاری تھا - اخبار ایرش ٹیمس مطبوعہ ۲۱ - اگست ۱۸۷۱ء کو دیکھو کہ جن ملکون
مین کثرت مناکحت کا دستور نہین ہی وہان زنا اور حرامکاری کی گرم بازاری ہی - اور سنئے
کہ اف جون ڈیون پورٹ صاحب مولف رسالہ موید الاسلام نے جواز کثرت مناکحت کا کتب
سماویہ سے ثابت کردیا ہی تو یہ سے صاف ظاہر ہی کہ انبیا کبار مین بھی یہہ رسم بد رستو چلی
آئی ہی جسکا حال پچھلے جواب مین ہم لکھ آئے ہین اور جون ڈیون پورٹ صاحب کے بیان سے
معلوم ہوتا ہی کہ زمانہ قدیم کے عیسائیون مین رسم تعدد شوہر جاری تھا یعنے دس بارہ شوہر
ایک زوجہ مین شریک ہوتے تھے جب رومن کیتولک اون اگلے زمانہ کے لوگون مین آئے
تو اونہون نے رہبانیت اور تجرد کی رواج دی اور یہہ فتوی دیا کہ جو شخص کسی زن بیوہ سے
عقد کریگا وہ مرتکب جرم عقد زوجین ہوا اور از روی شریعت مسیحی مستحق سزا ہوگا آخر الامر کتھتے
کتھتے اب عیسائیون مین ایک زوجہ کا رسم رہگیا - اور اب پادری صاحب کو لازم ہی کہ وہ اودہ
اخبار لکھنو مطبوعہ ۱۳ می ۱۸۷۳ء کو دیکھین کہ اسمین یہہ خبر درج ہی کہ پارلیمنٹ لندن مین یہہ
درخواست گذری ہی ایک گروہ کی طرف سے کہ ایک سے زیادہ نکاح کرنے کی اجازت ہوجاے
الخ اور پادری صاحب ذرا اپنے ہمقوم کو سمجھائین بلکہ امریکہ مین تشریف لیجائین کیونکہ وہان
کا نمک کھاتے ہین وہین جاکر نمک حلالی کرین کیا معنی صاحب اخبار اندین کلکتہ مطبوعہ ۱۲
جولای ۱۸۷۳ء نمبر ۱۴۱۲ مین تحریر کرتے ہین کہ امریکہ مقام ساچوسٹس کے بہت عورتون نے
اندنون کثرت ازدواج کے لئے درخواست گزرانی ہی کیا وجہ کہ عورتین بہت ہین اور اونہون نے
یہہ بھی ثابت کردیا کہ بیبل مین کثرت مناکحت کہین منع نہین لکھا اور تعجب یہہ ہی کہ یہہ درخواست
عورتون کیطرف سے ہوی ہی - اب پادری کا یہہ لکھنا کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

قول وفعل سب انبیا سے خلاف ہین بالکل غلط نکلا اور ہمنے ثابت کردیا کہ آنحضرت کے قول وفعل
تمام انبیا اور شریعت الٰہی کے موافق ہین اور کوئی فعل آنحضرت کا خلاف حکم باریتعالی نہین ہی
اور آنحضرت کے چودہ حرم پر جو اعتراض پادری کا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ جب کثرت ازواج
کی اک حد خاص اور وہ یہہ بھی شرط عدالت سے مشروط مقرر کی گئی تو جو لوگ زاید از نصاب شرعی پر قابض
تھے اونکو عدد زاید سے کنارہ کرنا پڑا تھا۔ چنانچہ ایک خبر مین ہی عن ابن عمر ان غیلان بن
سلمة الثقفی اسلم ولد عشرة نسوته فی الجاهلیة فاسلمن معه فقال النبی ص
مسك اربعا وفارق سائرهن رواه احمد والترمذی وابن ماجة۔ وعن
نوفل بن معاویة قال اسلمت وتحتی خمس نسوة فسالت النبی ص فقال فارق
واحدة وامسك اربعا رواه فی شرح السنة) مگر چار تک اونکا عدد معین تھا نہ
کہ منکوحات کی تعین وتخصیص اور اونکو اختیار تھا کہ درصورت طلاق یا وفات کے اور عورتون
سے عدد کی تکمیل کرسکتے تھے۔ مگر جناب پیغمبر کے حق مین اس تعداد موجود کی تعین وتخصیص بہ نسبت
اشخاص ومنکوحات تھے یعنے وہی خاص عورتین جو اسوقت تک ہوچکی تھین وہ جایز اور حلال
رہین الا ان مین سے کسی کے وفات پر یا (اگر نہو سکے تو) طلاق پر جایز نہ تھا کہ اوسکا بدل اور
کوئی عدد قایم ہوتا لا یحل لك النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج
پس یہی تخصیص تھی جو من دون المؤمنین تھی۔ اور یہہ تخصیص تو ایک گونہ کیا بلکہ بہت کرکے
ممانعت اور قید کی صورت مین تھی نہ کہ آزادی اور خودمختاری کی حالت مین۔ کیونکہ عوام مسلمین
کی نسبت صرف عدد کا تعین تھا نہ کہ منکوحات کا اور ممکن ہی کہ موت یا طلاق کی صورت مین
ہمیشہ ادل بدل ہوتا رہے اور پیغمبر کے حق مین تخصیص تھی منکوحات کی اور اس تعین کی وجہ
سے امر نکاح مین وہ خودمختار نرہے بلکہ عدد نکاح اور منکوحات دونون مین قید لگ گئی
اور جو آزادی عوام مسلمین اور تمام قوم کو حاصل تھی اس سے ممانعت شدید کی گئی۔ قولہ
پھر شریعت موسوی احبار مین درج ہی کہ جو کوئی اپنے بہو سے زنا کرے دونون قتل کئے جاوین

Marfat.com

برخلاف اسکے محمدؐ نے مسماۃ زینب سے جو اسکے لے پالک بیٹے زید کی جورو تھی مقاربت کی اور بہت
سے برخلاف حرکتین محمدؐ نے کین جنکا ذکر مین نے ایک رسالہ موسوم بہ اعجاز المسیحی مین لکھا ہی
پس اس نسبت سے بھی محمد موسیٰ کے مانند نہین ہو سکتا الخ **اقول** جبکہ پادری صاحب خلاف حق اور
جہوٹ اعتراضات کر چکے تو پھر خلاصہ کے طور پر اپنی کتاب مین نالایق شبہات مکرر بیان کرتے ہین
اس خیالی تقریر اور فرضی تفریع سے بجز اسکے کہ معترض کے خباثت اور بد باطنی ظاہر ہو اور کچھ
نہین نکلتا کیونکہ بجز افترا اور بہتان کے اور ایسی بدگمانی کی کیا سند اور ثبوت ہی - یہہ پادری
کی نادانی ہی کہ اک شخص جو اک مرد کا پسر صلبی نہین ہی اوسکو خلاف واقع ایسا قرار دیکے پسر صلبی
کے احکام اوسپر قایم اور تربیت کرتے ہین - اور یہہ رسم صریح عادات الٰہی کے خلاف ہی کیونکہ
پسر صلبی وہی ہو سکتا ہی جو عادتاً شخص منسوب الیہ کی صلب سے پیدا ہوا ہو پس جب زید پسر صلبی نہوا
تو اوسکی جورو بہو آنحضرت کی کیونکر ہو سکتی ہی - عورت مطلقہ سے نکاح کرکے مقاربت کرنی
گناہ نہین ہی ہان بغیر نکاح کے مقاربت کرنی زنا مین داخل ہی جیسے توریت مین لکھا ہی کہ یہودا
نے بہو سے زنا کیا اور داؤد نے اوریار کی جورو سے مقاربت کی - افسوس یہودا نے بہو سے زنا
کیا اور ایسا ہی داؤد نے کیا اونکے اولاد نہ وہ قتل کی گئی - اس تقریر سے ثابت ہوا اور پادری
کے حوالہ مذکور سے جو بہو سے زنا کرے قتل کئے جاوین الخ یہودا اور داؤد کی نوبت قتل کی نہ پہونچی
مگر اونکی نسل مین سے جو قتل ہوئے شاید یہہ اوسی زنا کا اثر ہوا جو پادری نے آپ ہی بیان کر دیا
الحاصل پادری صاحب کے مسیح جو قتل ہوے اونکے بیان سے معلوم ہوا کہ یہودا اور داؤد کے زنا اور
گناہ کا مطالبہ اونسے کیا گیا جیسا کہ درس ۷ باب ۳۴ خروج مین ہی باپون نے گناہ اونکے فرزندون
سے اور فرزندون کے فرزندون سے تیسری اور چوتھی پشت تک مطالبہ کریگا الخ اب رہا رسالہ
اعجاز مسیحی وہ ہمارے دیکھنے مین نہین آیا جب دیکھا جائیگا تو انشاء اللہ تعالیٰ بشرط زندگی
بھی جواب لکھا جائیگا - معلوم ہوتا ہی کہ جسطرح یہہ تہمت اور بہتان اور افترا آنحضرتؐ پر پادری
نے اس رسالہ نسبتین مین لگائے ہین ویسے ہی اوسمین خرافات اور ہزلیات لکھا ہوگا ا

Marfat.com

پادری کی بدنیتی اور افترا پردازی سب کو معلوم ہوگئی اور اونکا جھوٹ کھل گیا نیک طینت اور صاف دل آدمی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام نہین لگا سکتا کیونکہ جناب تقدس نبوی کے حالات سوانح عمری کے ملاحظہ سے مخالف بھی اس بات کے قایل ہین کہ آنجناب امور دینوی مین بڑے زاہد اور لذات دنیاوی سے مبرّا اور نفسانی خواہشون سے پاک تھے - قولہ محمدؐ کو مرگی کی بیماری تھی اور جسوقت مذکورہ بیماری مین گرفتار ہوکر غش مین آیا کرتا اور اپنے مونہہ مین کف بھر کر جوان اونٹ کیطرح بولا کرتا تھا تو اوسکی بی بی عایشہ نامی اور ابوہریرہ اوسکا دوست اوس پر وحی کا آنا خیال کیا کرتے تھے الخ اقول مرگی کا مرض محض تہمت ہی - اوّل مرض صرع کی کیفیت محض دشمنون اور خصوصًا یونانیون کی بنائی ہوی بات ہی اور جبتک اسکا ثبوت قاعدۂ ثبوت سمعیات سے یقینی نہوگا قابل تسلیم نہین - علاوہ ازین بالفرض ہمنے ان بعض سیہ درونان قوسوسین کے اس افسانہ مستی بث کو تسلیم بھی کرلیا تو بھی کیا کہین ایسا ہوا ہی کہ کسی شخص مصروع نے کبھی اپنے اپ کو نبی سمجھ لیا یا کسی صرع نے کسی شخص پر ایسی دل پر قوی اثر کردینے والی باتین القا کین یا ایسی اعلی اور افضل تعلیمین حقایق الہیات اور مکارم اخلاق کی سکھلائین - اور کیا حالت صرع مین اجماع حواس اور ادراک ایسا ہی رہتا ہی جیسا کہ حالت غیر صرع مین اور ادوار صرع مین مصروع کے خیالات کو ترفع اور بلند پردازی اور تفکر کو تحریک اور برانگیختی ہوتی ہی - نہین ہرگز نہین - لندن کے کوارٹرلی ری ویو نمبر ۲۵۴ بابت اکتوبر ۱۸۶۹ء کے ایک آرٹیکل مین جو اسلام کے نام سے لکھا ہی کہ ہماری راے مین صرع سے کبھی شخص کبھی اپنے اپ کو نبی نہین تصور کرلیتا اور نہ مشرق کے لوگون مین ایسا کبھی ہوا اور نہ کبھی صرع کی وجہ سے دل کے ہلا دینے والی باتین اور افضل نقش و نگار مصروع کے دل پر القا ہوے صفحہ ۳۱۱ - - - پس اگر حالت صرع کو اپنی ادعاے تنزیل وحی کا محض بہانہ بھی بنایا تھا تو وہی وقت اور بحث جو تعمد اتر ویر اور مکاری کی حالت کی نسبت گزری پیش آویگی اور اگر ایسا نہین تو اسکا ذکر فضول - دوم وہ غشی کی کیفیت جو اگر اسکا تکرار اور استمرار ثابت ہوسکے تو ممکن ہی کہ از قبیل

Marfat.com

اثر الٰہی ہو جو کہ احساس وحی اور مشاہدہ ملائکہ اور استشعار تنزیل مین ہوتی ہو جیسے موسیٰ کی
حالت کوہ طور پر مسالت رویت الٰہی اور پولوس کی کیفیت مسیح کی جلوہ گری پر ہوی تھی پس ایسی
احساس اور ادراک صحیح کی باتین۔ قوی العقل اور صاحب جودۃ قریحہ کو دہوکہ مین نہین ڈال
سکتین۔ سوم رویا و حقیقی اور مکاشفات الٰہیہ مین واہمہ کا اسقدر دخل اور تصرف ایسے عرصہ
ممتد اور مدت دراز تک کیونکر ہو سکتا ہی۔ اور کب ادراک ہو سکتا ہی کہ ایسے امر عظیم المنزلت
مین صرف وہم اور دہوکے پر تمام امور کا انتظام رہا ہو اور اوسی وہم کے بنا پر تمام مصیبتین
اور اذیتین اور تمام تقلب احوال مبنی ہون۔ کسی کی عقل اسکو دم بھر کے لئے بھی باور نہین
کر سکتی۔ چہارم وہ کیفیت تو جدّ رو برانگیختی اور اسکے جوش اور ہیجان مین اپنے آپ کو
مشرف بمکالمت الٰہی تصور کر لینا خیالات خام اور تصورات نافرجام از قبیل اضغاث احلام
ہین حالانکہ جناب نبوی کی تیزی عقل اور حدت شعور اور ذہن ثاقب اور فکر صائب مخالفین
مین بھی مسلم ہی۔ تو کیسی ہو سکتا کہ اسکا اثر با اینہمہ موانع و معارضات مرتے دم تک رہے۔ اور
کیا وجہ کہ اگر ایک مرتبہ ہمکو اک وہم یا دہوکا ہو جاوے تو باوجود سلامت عقل اور صحت ادراک
ہم اسی پر مستمر اور مصر ہین۔ پس یہہ توجیہ نہایت درجہ کی ضعیف اور نہایت مرتبہ کی نحیف
ہی اور بیشک صداقت امر محمدی اور حقیقت دعوی نبوی بہ اکمل وجوہ ظاہر و ثابت ہی
اور جوان اونٹ کیطرح بولنا اور بکری کی بولی اور گدہے کے مانند ہینگنا یہہ سب بولیان
پادری صاحب نے بحالت قید جھنگ کے جہلخانہ مین قیدیون کو ضرب بید تر اتر سرین پر
لگتے دیکہکر سنے ہونگین اور عجب نہین جب خود پادری موصوف کو چالیس ضرب بید لگے تو
وہ کون سے بولی بولکر غش مین آگئے تھے۔ اور اونکے دوست یہہ کس روح کا فیض
تصور کرتے تھے۔ افسوس آج تک دنیا مین کسی مرگی والے نے دعوی نبوت نکیا
اور ہزارون آدمی اس مرض مین مبتلا ہوے یہہ سراسر آنحضرت پر افترا اور بہتان
ہی اور محض تہمت ہی۔

Marfat.com

باب سوم مین یہہ بیان ہی کہ پیغمبر اسلام کو موسی علیہ السلام سے جیسی تشبیہ ہی عیسی علیہ السلام کو ہرگز نہین

واضح ہو کہ پادری رجب علی نے اپنی نادانی اور کم علمی سے دس نسبتین عیسی کو موسی سے دہینگیا دہنگی بے علاقہ اپنی کتاب مین لکہین جسکا جواب ہم اوپر لکہہ آئے ہین اب ہم چند تشبیہ کمالات مین بھی حضور علیہ السلام کو موسی علیہ السلام سے دیتے ہین اور ناظرین غور کرین کہ جیسے تشبیہ حضور علیہ السلام کو موسی سے ہی اور کسی نبی کو نہین ہو سکتی ہے۔ تشبیہ اول موسی علیہ السلام نے والدین سے الگ ہو کر فرعون کے گھر مین جو دشمن تھا پرورش پائی جناب سید دو عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی والدین کے مرنے کے سبب اپنے چچا کے گھر مین جو دشمن تھا پرورش پائی۔ تشبیہ دوم حضرت موسی علیہ السلام چالیس دن پہاڑ پر بھوکے رہے حضور علیہ السلام غار حرا مین اسیطرح بھوکے عبادت کرتے رہے۔ تشبیہ سوم موسی کا مُنہ جلال سے چمکا حضور علیہ السلام کے پشت پر مہر نبوت سے جلال چمکا۔ تشبیہ چہارم موسی جسمانی شریعت لایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی اور روحانی شریعت کا مجموعہ لائے۔۔۔

تشبیہ پنجم موسی نے معجزات دکہلائے حضور علیہ السلام نے اوس سے زیادہ عجیب و غریب معجزات دکہلائے۔ تشبیہ ششم موسی نے والدہ سے علیحدہ ہو کر عبرانی عورت کا دودہ پیکے پرورش پائی حضور علیہ السلام نے والدہ سے الگ ہو کر حلیمہ دایہ کے دودہ سے پرورش پائی۔ تشبیہ ہفتم موسی کو خداوند نے کوہ طور پر وحی کی حضور علیہ السلام کو کوہ ہرا پر وحی کی اور آسمانون پر معراج۔ تشبیہ ہشتم موسی اپنے قوم کو مصر سے لیکر کنعان وغیرہ کیطرف ہجرت کر گیا حضور علیہ السلام اپنی قوم کو لیکر مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر گئے۔ تشبیہ نہم حضرت موسی کو بھی کافرون کے ساتھ جہاد کرنیکا حکم ہوا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کوہ انیت خدا کے وعظ کرنے سے جو وہ فرمانع ہوئے آن سے جہاد کرنے کا حکم ہوا۔ البتہ جہاد حضرت موسی کا نہایت سخت قتال خونریز تھا اور حضرت محمد

Marfat.com

علیہ وسلم کا جہاد نہایت ملایم اور امن دینے والا اور جانون کا بچانے والا تھا۔ **شبیہ دہم**
حضرت موسیٰ کو خدا تعالیٰ کی جانب سے شریعت عطا ہوئی اور ایک کتاب دی گئی یعنے توریت
جس مین تمام احکام شریعت کے ہین۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شریعت عطا ہوئی اور ایک
کتاب دی گئی یعنے قرآن مجید جس مین تمام احکام شریعت کے ہین اور غالباً کوئی اور پیغمبر سوائے
حضرت موسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا نہین ہوا جس کو ایسا قانون شریعت
کا عطا ہوا ہو۔ کیونکہ تمام انبیاء بنی اسرائیل اور خود حضرت عیسیٰ سب کے سب حضرت موسیٰ کی
شریعت کے تابع تھے کسی کو خاص شریعت عطا نہین ہوئی تھی۔

باب چہارم

علمای اسلام اور عیسای مصنفون کی گواہی کہ پیغمبر اسلام بیشک موسیٰ کے مانند ہی متعصبی عیسائیون کے دلایل کی رد

پوشیدہ نہین ہے کہ منصف مزاج عیسای مصنفون نے بھی یہہ بات تسلیم کی ہی کہ حضرت محمد مثل حضرت
موسیٰ کے تھے۔ مسٹر درمی نان نے حضرت عیسیٰ کے حالات زندگی کے بیان مین لکھا ہی کہ حضرت
موسیٰ اور حضرت محمد صرف غور ہی کرنے والے اور سوچنے والے نہ تھے بلکہ وہ دونون کام کرنے
والے تھے اپنے ہموطنون اور ہمعصرون کے لئے کام تجویز کرتے تھے اور اسی کے ذریعہ سے ان دونون
نے انسانون پر حکومت کی۔ کواٹرلی ریویو نمبر ۲۵۴ مین جو آرٹیکل اسلام پر چھپا اس آرٹیکل
کا لکھنے والا لکھتا ہی کہ حضرت محمد کو پہلے اپنے وطن مین رہنا مشکل معلوم ہوا۔ اور اس لئے
انہون نے ہجرت کی تاکہ کسی دوسرے مقام پر جاکر وعظ کرین۔ جیسے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت
موسیٰ اور اور نبیون نے ہجرت کی تھی ان کے پیرووں نے اطاعت اور وفاداری کا وعدہ کیا اور
جب یہہ ہو چکا تو انہون نے ان مین سے بارہ آدمی منتخب کئے حضرت عیسیٰ نے بھی بارہ حواری
حضرت موسیٰ نے بھی بنی اسرائیل کی قوم مین سے اپنی بہ نسبت زیادہ عمر کے لوگ منتخب کئے
ہجری مین اخیر مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چالیس ہزار مسلمانون کے ساتھ

Marfat.com

تطویل یہان مناسب و شایان نہین بلکہ مرسلین مذکورین کے اکاذیب و مکائد کو بہی بتمامہا اسجگہہ
ہمنے نہین لکہا اون کے معائب و رذائل کثیرہ سے کہ منصوص توریت ہین عمداً احتراز کیا اور
عہد جدید چونکہ بزعم عیسائیون کے مضامین عہد عتیق کی تصحیح و تصدیق کرتا ہے اور نیز حسب
مفاد ورس ۷ و ۸ باب ۱ انجیل یوحنا تب یسوع نے اونہین پہر کہا کہ مین تمسے سچ سچ کہتا ہون
کہ بہیڑون کا دروازہ مین ہون سب جتنے مجہسے آگے آئے چور اور بٹمار ہین انتہی ہر نبی کا فرمان
بدکار ہونا بطور استغراق کلی از روے انجیل بہی ثابت و واضح ہے اب از روی بیبل انبیا کے
حسب و نسب کا حال سنو اولا حضرت سلیمان و داؤد نبی یہوداہ ہین پہارس کی اولاد مین جسکی
کیفیت ولادت باب ۳۸ کتاب پیدائش کے موافق یہہ ہی کہ یہوداہ نے اپنے بیٹے عیر کی شادی
تمر سے کی اور بعد انتقال عیر تمر کو اپنے دوسرے بیٹے اونان کے سپرد کیا اور اوس کے مرنیکے
بعد تمر کو اوسکے باپ کے گھر پہونچا دیا اس عرصہ مین یہوداہ کی بی بی نے وفات پائی اور یہوداہ
اپنی بہیڑون کے پشم کترنیوالون کے پاس روزمرہ جایا کرتا تمر وضع بدل کر راہ مین جا بیٹہی
اوسے دیکہکر یہوداہ سمجہا کہ کوئی کسبی ہے اور اوسکے ساتہہ خلوت کی تمر اوس سے حاملہ ہوئی
اور دو بیٹی جنی ایک ضارہ دوسرا پہارس سلیمان و داؤد کا جد امجد ثانیاً ان حضرات
کے جدات سے راحاب فاحشہ ہی جو شہر یریحو کی ساکنہ تہی اور جسنے حضرت یوشع کے
جاسوسون کو وقت محاصرہ یریحو کے اپنے یہان جگہہ دی جیسا کہ باب دوم کتاب
یوشع مین مذکور ہی چنانچہ اسی حسن خدمت کے صلہ مین وہ سلمون بن نحسون کے نکاح
مین آئی اور اوس سے بوعز پیدا ہوا جو اجداد حضرت داؤد سے معدود ہے ثالثاً

Marfat.com

بوعز کا بیٹا عوبید داؤد کا دادا روت سے متولد ہوا جو موآبیون کے قوم سے تھی اور
سو آبیونکا ولد الزنا ہونا قصہ لوط سے کہ سابقا منقول ہوا بخوبی ظاہر ہی رابعاً از روے شاہد
یازدہم بنت سبع والدہ حضرت سلیمان کا خراب و زانیہ ہونا اوپر معلوم ہو چکا خامساً جبعام
بن سلیمان کی والدہ از روے ورس ۱۳ باب ۱۲ تواریخ دوم کے بنی عمون یعنی عمون کی
اولاد سے تھین جسے حضرت لوط کی چھوٹی بیٹی نے اپنے باپ سے جنا تھا اور داخل سلسلہ
عبدات حضرت مسیح ہین اسکے بموجب انبیاء کے نسب مین ہر قسم کا فتور و خلل منفی توریت ثابت
و متحقق ہی کیون نہو جب ایسے ہی لوگ عہدہ نبوت پر مامور ہوئے لامحالہ مرتکب اعمال
قبیحہ و بالطبع مصدر منکرات بنی لان حسن نبات الارض من کرم البذر اور حسب اعتقاد
عیسائیون کے انجیل کے موافق چونکہ حضرت عیسی از جہت والدین علاقہ نسبی داود و سلیمان
سے رکھتے ہین اور باعتبار تثلیث وہ ابن اللہ اور عین خدا ہین اسصورت مین معاذ اللہ
خدا کے نسب مین بھی اکثر نقائص مذکورہ تبکرار واقع ہوئے وللہ در من قال ؎
ما نجی اللہ والرسول معاً + من لسان الوری فکیف انا + اور یہود وغیرہ دوسرے
ارباب مذاہب حالات منکرہ و سیئات ہر گونہ کو اپنے پیشواؤن کی جانب خود منسوب و
مستند کرتے ہین بلکہ اون کی غایت شہوت پرستی و بدمستی کو منجملہ کرامات و کمالات سمجھتے
ہین فخراً ہر کوچہ و بازار مین اونکی حکایات شہوت انگیز کو علی الاعلان پڑھتے ہین اور لغویت
کے مثل اون کے اکابر کی رذالت و دنایت بھی طشت از بام ہے اور معلوم ہر خاص و
عام پس تنزیہ و توحید خدا کی مانند جملہ معائب ذاتی و صفاتی اور رذائل خلقی و خلقی سے

Marfat.com

انبیا کی عصمت و عفت بہی کہ مبلغین دین و ملت ہین فقط قران کے نتائج مختصہ اور اسلام کے
عقائد خاصہ سے ہی بمقابلہ اسلام اس اصل مین بہی دوسرے مذاہب اقرار موافق و
مخالف کچھ اصل و وقعت نہین رکہتے اسیواسطے جان دیون پورٹ لکہتا ہے منجملہ محاسن
اور خوبیون قران شریف کی جسپر اہل اسلام کو ناز کرنا بجا ہے دو باتین نہایت عمدہ
ہین اوّل قران شریف کی وہ خوش بیانی جسمین خدا تعالی کا ذکر ہے اور جس کے
سننے سے آدمی کے دل پر ایک طرح کا اثر پیدا ہوتا ہے اور خوف آتا ہے اور جس
عبارت مین خدا تعالی کی نسبت اون جذبون کا مغلوب ہونا نہین منسوب کیا گیا ہے
جو انسان کیواسطے مختص ہین دوسرے قران شریف اون خیالات اور الفاظ اور قصص سے
مبرا ہی جو خلاف تہذیب خیال کے جا سکتے ہین مگر افسوس یہہ عیب یہودیون کی مقدس
کتابون مین اکثر واقع ہین حقیقت مین قران شریف ان عیوب سے ایسا مبرا ہی کہ
اوسمین ذرا سا بہی حرف گیری ناممکن ہے اور اگر ہم اوسے اوّل سے آخر تک
پڑہین تو کہین ایسی بات نہ واقع ہوگی کہ جس سے ہنسی آجاے انتہی باقی رہی
اصل سوم وہ خوبی تعلیم و حسن تلقین ہے اسمین بہی تمامی مذاہب سے دین
محمدی کا رتبہ اعلی ہے اور قریب العقل و الحکمت سب سے زیادہ اس لئے کہ وضع
دین سے غرض حقیقی تنویر و تصفیہ عقل بشری اور تکمیل و تحصیل ملکات حسنہ ہی جسکا
علم و ادراک اور پاس و لحاظ اکثر اوقات حرص و طمع یا حب جاہ و قرب بادشاہ یا غیظ و
غضب اور لہو و طرب یا فقر و افلاس خواہ حصول دولت بیقیاس یا غلبہ شہوت

Marfat.com

وعروض نخوت وغیرہا کے سبب انسان سے مرتفع ہو جاتا ہے وقت اشتداد امراض مذکورہ
اپنی ہی مضرت ومنفعت کے جلب ودفع کو ہر شخص حصول اغراض سائر الناس پر مقدم وراجح
سمجھتا ہی اور بنی نوع کے نقصان ونفع کا معاون ودردمند مطلقاً نہین بنتا اور یہہ امر
واسطے بنی آدم کے سراسر قاطع ومضر بلکہ مخل نظام تمام عالم ہے بنظر انسداد اسی فتنہ
وفساد کے مدبرین سلاطین نے آئین وقوانین وضع کئے جسکے سبب قہراً وجبراً لوگ اپنے
غرایم باطلہ سے باز رہی اور مدعیان حکمت وفلسفہ نے اسکے واسطے اصول اخلاق کو
مرتب کرکے تفاوت افعال حسنہ وقبیحہ کو درج وثبت کیا اور انبیای کرام نے یون اسکا
انتظام فرمایا کہ تمامی اعمال واطوار اور اختیار ہر فعل وکردار مین پروردگار کے خوف کی
تعلیم کی اور ہر خیر وشر کا محاسبہ یوم جزا وسزا پر ٹھہرایا درصورت زہد وتقوی جناب احدیت
کے ابدی عنایت ورضا سے موعود اور برتقدیر محبت دنیوی کہ اصل الاصول جمیع افعال
قبیحہ عذاب شدید وعقاب الیم کو تیار موجود بتلایا اور نیز ارتکاب فسق وفجور اور اختیار
ظلم وتعدی کو بوجہ غضب وسخط الہی دنیا مین بھی سبب آفت وتباہی اور اعمال حسنہ کو باعث
بقاے عیش وفارغ البالی اور موجب مزید رحمت وعنایت باری کہا اور اسکے ماورا یہہ
بھی تلقین وذہن نشین کردیا کہ جمیع افراد عالم کے مابین علاقہ مشارکت نوعی کے علاوہ
قرابت ورشتہ بھی ہے قریبہ ہو یا بعیدہ اسواسطیکہ باجمعہا ایک ہی شخص کی اولاد ہین
اور تمامی رجال ونسا اوسیکی بنائر واحفاد ہین لہذا اپاس حقوق سائر الناس اور اونکے
احوال کی مراعات اور بھی زیادہ ہر شخص پر لازم وواجب ٹھہری کما قیل ؎ بنی آدم اعضاے

Marfat.com

یکدیگر اند + کہ در آفرینش یک جوہر اند + چو عضوی بدرد آورد روزگار + نمانند
دگر عضوہا را قرار + اسکے سوا جو مذاہب سائرہ دنیا مین مروج ومدون ہین وہ اہنین
طریقون سے ماخوذ ومستنبط ہین اون کے بانیون نے بہوای حصول امامت و
شوق ریاست یا بتمنای بقای نام تا بقیامت اصول وضوابط مذکورہ ہی سے چند
قوانین وقواعد اخذ ومستخرج کر لئے ہین بہرحال جملہ مشارب ومذاہب متداولہ سے
یہہ دیکھنا باقی رہا کہ کس کا طریق تعلیم بہتر ہے اور تہذیب وشائستگی کا تمر کسی باحسن الوجوہ
حاصل ومیسر ہے قوانین سلاطین مین چونکہ رعایت نظم ونسق ملکی بیشتر اور ترقی مملکت
ومزید سلطنت عموماً مدنظر ہوتی ہے بدینوجہ وہی اطوار وعادات رعایا موضوع بحث
ہون گی کہ معاون ومحدا قتدار شاہی یا اسباب زوال ملک اور مدار تنزل وتباہی ہون
اصلاح تدبیر منزل وتہذیب اخلاق اور تعلیم اقسام ثلثہ حکمت نظریہ سے علی الاطلاق
حکام وقت کو بالذات غرض وتعلق نہین اور نہ تحسین وتقبیح رسم ورواج اور طرق معاشرت
کی نگرانی ومراعات سلطنت سے متعلق بلکہ از روے سیاست مدن ہر ملک کی عادات قومی
ومعاملات باہمی مین بلالحاظ نیک وبد سلاطین مجاز دخل وتصرف نہین رسوم مروجہ کو
بدستور رکہنا یا تبدیل وتغییر سے اوسکے ترمیم رعایا کی ہی راے پر مفوض کرنا اون پر
فرض واجب ہے لہذا تکمیل تہذیب اور درستی عامہ اخلاق واطوار انسانی کے واسطے
قانون سیاست کافی ومکتفی نہین معہذا تعرض ومزاحمت قانون ملکی علی الاعلان ارتکاب اہم
سے اوسیوقت تک نامفید ہے کہ حفظ نفس وآبرو کا مجرم خیال کیا ہو ورنہ اخفا وسر اور عدم

Marfat.com

مبالات ذلت وهلاکت کی حالت مین اوسکا نفاذ وجود محض رائگان و بے سود ہے
اور تعلیم حکما مین اگرچہ انواع ثلثہ حکمت عملی کے قواعد وضوابط مندرج ومنضبط ہین
جنسے اصلاح اخلاق اور انتظام عالم ممکن ہے مگر اوسکی پابندی ہر شخص کے واسطے ہمیشہ
مال و دولت ظاہری اور ترقی جاہ وثروت دنیوی کی مثمر ومنتج نہین اور نہ رحمت و
مغفرت کا اوسپر وعدہ ہے اور نہ غطائے ناز ونعمت کا معاہدہ نہ انعام وانتقام سے
خوف ورجا ہی اور نہ امید وبیم عذاب وثواب کہ بنای صدور افعال اختیاری ہے کما تقرر
فی محلہ پس اوسکا ترک وعمل یکسان ہوا بلکہ باعتبار تفاوت اشخاص واختلاف زمان
اوسکا التزام منافع کثیرہ سے موجب حرمان وخسران ہی اور شہوات سہل الحصول سے
کف نفس اور مساکین وفقرا مین مال کا صرف بنظر ظاہر صریح نقصان وزیان ہے
اسصورت مین انسان بلا تحقق خوف ورجا متحمل بار گران کیونکر ہوگا وقت حصول
مطلب ہر فرد بشر دوسرے کی عزت وآبرو کا خیال اور نفع وضرر کا لحاظ کسطرح رکھیگا
اسکے ماورا اعتقاد قدم عالم وانواع سے جسپر کافہ حکماے روم ویونان اور جملہ عقلاے
مصر وایران اور جمہور فلاسفہ چین وہندوستان کو کامل اذعان واعتماد ہی وہ
واسطہ بہی یگانگت ویکجہتی کا کہ باہمی نصرت وہمدردی کے واسطے سبب قوی ہے مفقود
ومرتفع ہوگیا پس بلا ضرورت داعی محض دوسرے کی بہلائی وخیر خواہی کیواسطے کوئی کیون
کوشش وسعی کریگا بدین وجہ علم اخلاق سے بہی کما ینبغی اصلاح اخلاق متصور نہین
اور یہی حال ہے اون مذاہب کا جنمین حساب وکتاب قیامت اور بازپرس آخرت کا اقرار

Marfat.com

واعتقاد ضرور ولابد نہین اور آواگون یعنی تناسخ کے اعتبار سے دنیا ہی مین
اعمال گزشتہ کا عوض و بدلا ملنا جیسا کہ بعض نادانون کو اسپر اصرار ہے سو قطع نظر اس سے
کہ بجاے خود اوسکا ابطال علم حکمت و کلام مین بدلائل و براہین یقینیہ ہو چکا ہے بنظر
اسکے کہ شریر و بدکار اور نیک ذات و خوش اطوار ہر فرقہ اور طبقہ مین موجود و مشاہد
ہین اور عیش و عشرت دنیوی منجملہ طوائف اصناف بنی آدم کسی قوم و گروہ سے
مخصوص و مختص نہین کیونکر قابل اعتماد و اعتبار ہو سکتا ہے سوا اسکے جب آدمی کو
نشاء ثانیہ مین اپنے اعمال سابقہ ہی کا علم و احساس نہین رہتا جنکی سزا پاتا ہے تو فی الحال
افعال خوب و زشت مین تمیز و تفرقہ کونسے قاعدہ اور ضابطہ سے کریگا ہان اگر عزت
و ذلت دنیوی کا انقسام اچھے اور برے کام پر ہوتا یا رنج و راحت اور سرور و آفت
ظاہری کا ترتب اپنے افعال گزشتہ پر کسی طرز و طور پر معلوم ہو جاتا تو بلاشبہ یہہ امر
درستی چال و چلن کیواسطے سبب معقول ہو سکتا و اذ لیس فلیس پس واسطے درستی عادات
و معاملات اور اصلاح اخلاق و ملکات سب آدمیون کے داخل خواص ہون یا منجملہ
عوام از قبیل رعایا ہون یا از طبقہ حکام طریق انبیا سے زائد موثر اور بہتر کوئی روش
و وضع عقلا نظر نہین آتی اور چونکہ وہ طریق [illegible] و خبط آراے مختلفہ اور دخل
و تصرف افکار ہر گونہ سے انواع متعددہ پر منقسم ہو گیا ہے اسواسطے بالذات
اوسی کے اصناف کا ضعف و رجحان بہ بیان فضائل اس مقام پر ہم عیان کرتے
ہین واللہ ولی التوفیق و بیدہ ازمۃ التحقیق فضیلت اولی یہہ کہ شریعت محمدیہ

فضیلت اولی

Marfat.com

واسطے احکام واخلاق ہر نوع کے محیط وحاوی ہے تفصیل عذاب وثواب حشر ونشر
اور حساب کتاب عالم قبر اور صراط ومیزان اور جنت ونیران اور وعدہ وعید واخلاص وتوحید اور عقائد
وعبادات اور احکام طہارت ونجاست اور صوم وصلوٰۃ اور خیرات وزکوٰۃ اور حج
واعتکاف اور صدقات جاریہ واوقاف اور نکاح وصداق اور لعان وظہار اور
طلاق وعتاق اور تحقیق نسب وتفصیل نفقہ اور تشریح ایمان وحدود وسرقہ اور
طرز تقسیم طائف وغنائم اور تحلیل حلال وتحریم محارم اور بیان ایلاء واستیلا
وشہادت اور رجعت وعدت ورضاعت اور بیع واقالہ اور مرابحت وتولیہ اور
اقتاء وقضا اور اقرار واستثنا اور عاریت وودیعت وکفالت اور اکراہ وغصب
واجارہ ووکالت اور مزارعت وشفعہ ورہن اور مضاربت وساقات وقسمت و
دین اور حوالہ وسلم ودعوی وہبہ اور صید وذبایح وملابس واشربہ اور میراث
ووصایا اور زہد وورع اور تواضع وتقوی اور صبر وشکر وتوکل اور آفات لسان
وامراض قلب بالکل اور جملہ معائب ومحاسن ظاہر وباطن اور استیناس باللہ ورضا
بالقضا اور قیام بین الخوف والرجا اور ہجو ومذمت دنیا اور عدم ثبات حیات وبقا
اور تصریح حقائق موجودات ومحاسن کائنات علی وجہ الکمال کہ واسطے اثبات ذات
وصفات باری تعالیٰ کے مناط استدلال ہے اور اذکار تقدیس وتسبیح اور دعوات
تمجید وتنزیہ اور فضائل علم وعبادت اور تعلیم تہذیب وحسن معاشرت اور مراسم عیادت
وتعزیت اور طریق شادی وتہنیت اور آداب سلام وملاقات اور کیفیت نشست وبرخاست

Marfat.com

اور معاملات ملکی و مالی اور اسباب موقوفی و بحالی اور آئین انصاف و عدالت اور
قوانین تعزیر و سیاست اور تعلیم و تربیت ازواج و اطفال اور ارشاد و موعظت مناسب
ہر حال از قبیل تہذیب اخلاق و تدبیر منزل و سیاست مدن جسکی فہرست ابواب کو بھی
کتاب ضخیم درکار ہے علم حدیث و فقہ اور علم کلام و تصوف مین غایت تفصیل و
تشریح اور نہایت توضیح و تصریح کے ساتھہ مبین و مدون ہین اور ہر علم مین
صدہا و ہزارہا تصنیف و تالیف ہے بلکہ ہر ایک باب مین کتب لاتحصی و رسائل بشمار موجود
و مرتب ہین یہی سبب ہے کہ کسیوقت مین اعمال و عقائد سے کسی نوع کا حادثہ کیون نہ پیش
ہو لامحالہ اوسکے واسطے برعایت اصول شاہد معقول برآمد ہوگا اور وسائل و مقاصد سے
ہر صورت کے لئے گو کیسی ہی نادر الوجود ہو بالضرور حکم جواز و کراہت از روی شرع
نکل آویگا اور خود قران مین بھی ہر طرح کے احکام اجمالاً و تفصیلاً اور ہر قسم کے قوانین
و اصول تصریحاً و اشارۃً موجود و مبسوط ہین کما قال تعالی وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ شرایع ماضیہ و کتب
سالقہ سے کسی مین یہہ بات نہین پائی جاتی و لہذا بتصدیق اس کلام کے مجموعہ بیبل ہے
دیکھو جسمین بعض کتابین تو ایسی ہین جیسے کلام مجزوبانہ یا پہیلی و معما جسطرح اکثر کتاب
حزقیل و یشعیاہ اور کتاب واعظ و یرمیاہ اور مکاشفات یوحنا اور بعض مین فقط
بیان حکایت و قصہ ہے یا روایت عشق و ولہ جیسے کتاب روت اور کتاب استیر اور اکثر
زبور و غزل الغزلات وغیرہا ان مین سے بعض خدا کے نام سے بھی بالکل عاری ہین

Marfat.com

اور احکام حلال و حرام سے خالی اور اسفار خمسہ توریت سے بعض مین گو توحید اور عید و قربانی
وغیرہ امور مذہبی اور احکام سیاست کسیقدر مذکور ہین سو قطع نظر اسکے کہ بسبب انقراض
بہت سے مسائل و مراسم مندرجہ توریت کے اصلاح و ترمیم باحسن الوجوہ ہوگئی ہے بیان ابواب
کثیرہ اور تعیین اصول کلیہ متکاثرہ عبادات و معاملات سے وہ بھی ساکت و صامت ہے یہہ جامعیت
واحاطہ اوسمین کہان کما لا یخفی علی من طالعہ و تعمق فیہ النظر و شاہدہ اور انجیل مین تو
مہلکات و منجیات کا کچھہ ذکر ہی نہین فقط سوانح عمری و وقایع عیسوی دو تین سال
باختلاف قال وہی ایک حال مرقوم ہے نہ ازالہ نجاست کا اوسمین ذکر ہے اور نہ
رفع حدث و خباثت کا فکر نہ بیان حلال و حرام ہے اور نہ تفصیل اعمال و افعال بلکہ اسکے
برعکس یہہ خیال ہی باعث لعنت و وبال ہے اور سبب قہر و سخط خدای ذوالجلال کما سیجی
مفصلاً فانظرہ مفتشاً اور جامعیت کتاب شرع ماورا اسکے کہ فی نفسہ بیت بڑا کمال اور
عظمت شان مقنن پر دال ہے واسطے قہر و انسداد مقتضیات شہوات اور اتباع خیالات
خام و توہمات اور اختیار تفریط و افراط سے عادات و عبادات اور اخلاق و معاملات
مین بخوبی نافع ہے اور اپنے سوا دوسرون کے فریب و غایر زلت و خطا پر اعتماد
و اختیار سے بھی مانع ہے اوسکی سبب نہ کسی عالم و مجتہد کا حکم و فتوی بالاستقلال
واجب العمل ہوتا ہے اور نہ کسی مفتی و مفتی کا قول و فعل لائق عمل ٹھہرتا ہے بوجہ جامعیت
شرع گویا ہر دم نبی کا سامہنا ہے حکم شرعی کی تفتیش ہر حادثہ مین حکماً اوسی سے
پوچھنا ہے اسیوجہ سے بعنایت الہی اہل اسلام ضلالت و گمراہی سے ابتک سالم ہین بلکہ

Marfat.com

الی انقراض الزمان والایام بدستور محفوظ رہ سکتے ہین علی رغم المخالفین کہ وہ بہت سے
ابواب مین عبادات ومعاملات سے حکم شرعی کے محتاج ومفتقر ہین اور حوادث کثیرہ
مین ارشاد وفرمان ائمہ واقران ہی کے محکوم ومنتظر اور یہہ بوجہ اونکی عدم عصمت
کے ترویج منکرات وفواحش اور اعلان قبایح ومظالم کیواسطے سبب قوی ہے وہی
پوپونکو کماہیش ایک ہزار برس تک بلا اختلاف جمہور عیسائیون پر اقتدار حاصل ہا
تب اونکے حکم کے بموجب عام خلائق کیا امرا اور سلاطین اور کیا غربا اور مساکین
علوم دینیہ کی تحصیل سے ممنوع ومحروم تہے تمام احکام دینی ودنیوی اونہین کی
عقل ورائے سے نافذ وجاری ہوتے جسکے باعث عالم مین بیحد تباہی وخرابی اور
بیوجہ محض کثرت سے جدال وقتال واسیری واقع ہوئی حتی کہ اون پر خرابی مذہب کا
الزام دیاگیا اور آدم خورون سے زیادہ بیرحم ودشمن ترقی انسان اونکو کہا گیا کبھی
اونہون نے فرانس و پرتگال کو مسمار کرایا اور کبھی ائرلینڈ وہسپانیہ مین اون سے قتل وخون
بیشمار ہوا تو ہی صاحب فرماتے ہین کہ پوپ اور اوسکے متعلقین عہدہ دار ایک گروہ
خراباتیون اور بیباک شریرون اور مردکون اور فریبیون اور جھوٹون کا ہے
اور ایک سنڈاس بڑے شریرون کا ہے اور بہت بڑے شیطانون جہنمی سے ایسا
پر ہے کہ اوسکے تھوک اور سنک مین بہی شیطان نکلتے ہین انہتی اور ایک جگہہ اون کی
حکومت کو سلطنت دجالی کہتے ہین اسیکی بابت ایک عیسائی لکہتا ہے کہ بہت صدیون
تک تمام روی زمین پر عموماً ارتداد پہیلا رہا دوسرا کہتا ہے کہ آٹہہ سو برس سے زیادہ

Marfat.com

دنیادار اور پادری لوگ اور فاضل اور جاہل اور دین عیسوی کے سارے قرن
اور فرقے اور سب درجہ کے مرد اور عورت اور بچے بڑی بت پرستی مین ڈوب گئے گرگئے
سبب اصلی اسکا یہی ہوا کہ لوگون کے تمامی اعمال و افعال از روے قواعد شرعیہ
محدود و محاط نہ تھے بمجبوری حسب ارشاد پوپ عامل و کاربند ہوئے اور جب
ہر باب مین اوسکا حکم صحیح و مسلم ٹہرا براہ جہل و نادانی یا بقصد ہوائے نفسانی حسب
اقرار معتمدین جمہور عیسائیون کو اوس نے ارتداد و شرک اور الحاد و بت پرستی وغیرہا
مرضیات شیطانی مین پہنسا دیا کما قال تعالی یا ایہا الذین امنوا ان کثیرا
من الاحبار والرہبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن
سبیل اللہ وقال یضا اتخذوا احبارہم ورہبانہم ارباباً من دون اللہ
اسکی نسبت جان دیون پورٹ اپنی کتاب کے حصہ دوم مین یون لکہتا ہے قرآن شریف مین
صرف احکام مذہبی اور تہذیب اخلاق ہی کا ذکر نہین ہے بلکہ گبن صاحب کا قول ہے
کہ اوقیانوس سے گنگا تک قرآن شریف مجموعہ قوانین مانا جاتا ہے یہہ نہین کہ اوسمین
صرف فقہی مسئلہ ہون بلکہ قوانین دیوانی اور فوجداری اور اور مضامین بہی اوسمین
درج ہین اور وہ قاعدہ جو آدمیون کے اعمال اور مال کی نسبت مقرر کی گئی ہین وہ
خدا تعالی کی بے زوال رضا سے بنائی گئی ہین اور بہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو
اسطرح بیان کرسکتے ہین کہ قران شریف مسلمانون کا مجموعہ قوانین عامہ ہے اسمین قوانین
مذہبی اور سلوک باہمی اور فوجداری اور دیوانی اور تجارتی اور فوجی اور ملکی اور

سزا دہی سب موجود ہے اور مذہبی رسمون سے لیکر معاملات دنیوی تک ہر ایک چیز کا
مفصل بیان ہے اور قران نجات روح ہے اور صحت جسمانی اور حقوق عامہ اور حقوق
شخصی اور نفع رسانی خلائق اور نیکی اور بدی اور سزای دینی و دنیوی سب چیزیں
حاوی ہے لہذا قران شریف اصل مین انجیل سے بالکل مختلف ہے جسمین کہ گبن صاحب
کی رائے کے موافق مسائل مذہبی نہین ہین بلکہ عمدہ عمدہ حکایات اور تذکرہ اور ایسی باتین
کہ جس سے خدا کی یاد اور تہذیب نفسی ہو موجود ہین مگر ان حکایات مین کچھہ ربط ظاہری
نہین معلوم ہوتا قران شریف اور کتب آسمانی کی مانند صرف امور مذہبی اور عبادتی پر
حاوی نہین ہے بلکہ اوسمین نظم و نسق ملکی کا بہی بیان ہے اسی بنیاد پر سلطنتین قائم
ہین اور اسی مین سے ہر ایک قانون ملکی اخذ کیا جاتا ہے اور اسکی موافق ہر ایک تکرار
مالی و ملکی فیصل ہوتی ہے آنحضرتؐ نے اسواسطے کوئی ایسا قانون نہ نکالا کہ جسکے ذریعہ
سے علماے امت کو عوام پر بہت اقتدار حاصل ہو آپ کو خوف تہا کہ مبادا یہہ لوگ بہی عیسائی
پادریون کی طرح اپنے ہم مذہبون اور اون کی سلطنتون کو خراب نکردین اور یہہ چاہا
کہ ہر ایک پاس قران شریف کی جلد رہے تاکہ وہ آپ اپنا ہادی بنے اس امر مین آپ نے
بڑی عقلمندی کی انتہی اور گاڈفری ہگنس اسطرح کہتا ہے یہہ بیان کہ آپ کو اپنے
مذہب مین راہبون کا رکہنا منظور نہین تعریف سے افزون ہے اور کرایہ کی امامت کے
نہونے سے آپکا مذہب بہت سی پشتون تک نتائج عملی مین سب مذاہب سے فوق لیگیا ہے
اور علم ادب کا زیادہ فروغ پانا جو خلیفون کی عالیشان پادشاہتون مین ہوا غالباً

Marfat.com

اسیوجہ سے تہا اسلئے کہ جو سلطنتین عیسائی پادریون اور راہبون کے زیر حکم زمانہ
وسطمین رہے ہین اون سے خلفا کی سلطنتون کا اسقدر مختلف ہونا آخر کسی وجہ سے
ضرور ہوگا اور وجہ مذکورہ بالا سے زیادہ غالب کوئی دوسری وجہ معلوم نہین ہوتی کیونکہ
یقیناً فرنگستان کی جہالت اور تاریکی پادریون کی وجہ سے ہوئی جسکا ثبوت کثرت سے
پوپ اور کونسل کے بیشمار احکامات سے ہی جو بر خلاف علم کے تہے اور دوسری جگہہ لکھتا
ہے دین محمدی کو یہہ الزام لگایا ہے کہ اخلاق کی نقل انجیل سے کی ہے کوئی حکیم شاید
یہہ گمان کر سکتا ہے کہ جب محمد عمدہ مسائل اخلاقیہ دین عیسوی سے مستفید ہو رہا تہا
تو آپنے دانائی سے صرف اوسکی خوبی ہی کو اخذ نہین کیا بلکہ برائی کو چہوڑ کر اخلاق کو
اختیار کیا اور اوس کرایہ کی امانت سے محترز رہے جسنے آپکے عہد مین دنیا کو خونریزی
اور خرابی سے پر کر رکہا تہا اور اوسکا تنزل جلد نہایت ذلیل حالت مین کئے دیتے تہے
انتہی اور چیمبرز انسائیکلوپیڈیا کی جلد ششم مین ہے اسلام کا وہ حصہ بہی جس سے
اوسکے بانی کے رائے کا انکشاف ہوتا ہے نہایت کامل اور غایت درجہ مین موثر ہے یعنی
قران کے اخلاق و نصایح یہہ نصایح کسی ایک یا دو یا تین سورتون مین مجتمع نہین ہین
بلکہ اسلام کی عالیشان عمارت مین سلسلۃ الذہب کی مانند مخلوط و ممزوج ہین ناانصافی
کذب غرور کینہ وری غیبت استہزا عداوت فضول خرچی طمع حرام کاری
خیانت اور نفاق کی سخت ملامت کی گئی ہے اور اون کو قبیح اور بیدینی بتلایا ہے
اور بمقابلہ اون کے خیراندیشی فیضرسانی عفت بردباری صبر و تحمل کفایت شعاری

Marfat.com

راستبازی عالی ہمتی حیا اصلاح اخلاص اور ان سب پر بالا توکل بر خدا اور انقیاد
امر الہی کو عماد پرہیزگاری حقہ اور مومن صادق کے اصلی نشان قرار دئے گئے ہین انتہی
فضیلت ثانیہ جمیع مسائل و عقائد اسلامیہ عقل و قیاس کے موافق ہین یعنی اوسکی کوئی تعلیم
ایسی نہین جسکا ثبوت بنظر عقل مستحیل و ممتنع ہو اوسکا ہر عقیدہ بشہادت عقلی مستحکم و
پسندیدہ ہے اور ہر مسئلہ منجملہ اصول و فروع مستحسن و سنجیدہ ہی ایسی کوئی بات اسلام
مین نہین جسکا قبول بلا وجہ معقول لازم و لابد ہو اور نہ کسی شے کا اذعان و تسلیم باوجود
مخالفت عقل و بداہت اوسکے بموجب ضروری و واجب ہے بخلاف سائر مذاہب مروجہ کے
کہ اون کے عقائد مسلمہ کے قبول مین عقل انسان کہ معیار تمیز و مناط تکلیف ہے از حد متردد
و حیران ہی بلکہ بہ براہین یقینیہ و دلائل قطعیہ مقر و معتقد خلاف اور جازم بالبطلان
ہے چنانچہ عیسائی مصلوبی جناب مسیح ع کو واسطے معاصی جملہ عالم کے کفارہ اور گناہ آدم
سے کل خلق کو نافرمان و بیچارہ اور توحید کا تثلیث مین اندازہ کرتے ہین اور یہود کے
مثل جناب باری کی جانب جسمیت کو نسبت دیتی ہین اکثر مشرکین اتحاد ممکن و واجب یا تعدد
آلہہ و تناسخ ارواح کے قائل ہین حالانکہ یہہ امور بشہادت ظاہر بداہت محض بے اصل
و باطل ہین اس باب مین بہی کوئی مذہب و طریق دنیوی اسلام سے فائق و برتر نہین
بلکہ کامل مماثل اور پورا پورا ہمسر بہی نہین ہر دین کے اصول موضوعہ کی تصدیق از قبیل
تجویز ممتنعات و محالات ہی اسیواسطے پولوس نے قرنتیون کے اول خط مین بمجبوری
عقل و حکمت کو نیست و نابود اور سمجہنے والون کی سمجہ بوجہہ کو ہیچ پوچ کہا اور خدا کی

فضیلت ثانیہ

Marfat.com

شریعت ومنادی کو عیاذاً باللہ بیوقوفی سے تعبیر کیا ہی اب اسلام کی نسبت مخالفین کا
کلام سنو جان ڈیون پورٹ لکھتا ہی اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکے اصول مین کوئی اختلاف
اور حسمین کوئی ایسی کنہہ نہین ہے جو زبردستی مان لینی پڑی اور سمجھہ مین نہ آئی اس
مذہب مین آدمیون کے خیالات کو اس سادی اور غیر منقلب پرستش پر قناعت کرنی
پڑتی ہے اگرچہ حرارت اسلامی نے اون کو اکثر جگہہ مختلط کر دیا ہے القصہ یہہ ایک
ایسا مذہب ہے جسمین اولیا اور شہدا اور تبرکات اور تصویرات کی پرستش اور
ابہام اور دقائق حکمیہ اور راہبون کی تجرید اور تعذیب نفس بالکل نہین ہے اور
خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت نے ہیت اشیا اور اوس زمانہ کے قومون
کی حالت پر خوب غور کر کے یہہ مذہب ایجاد کیا ہے ایسے مسائل نکالے ہین جو خلاف عقل
نہین اسواسطے تعجب کا مقام نہین ہے کہ اس عبادت نے اہل کعبہ کی بت پرستی اور ساباتیون
کی پرستش اجرام فلکی اور زردشتیون کے آتشکدہون کا استیصال تامہ کر دیا انتہی اور
گاڈفری ہیگنس کہتا ہے ۱۴۳ اجب دین عیسوی کی اس عجیب اور ابتر حالت پر خیال کیا جاے
تو یہہ تعجب نہین معلوم ہوتا کہ ایک مذہب یعنی مذہب اسلام جس سے ابتری مروج کے دفع
ہونیکی امید ہو سرسبز ہو جاے یہہ مذہب اپنی نہایت سادگی سے عقل اور حس مشترک کی اون
سادہ اور پختہ اصول پر معلوم ہوتا ہے جنسے کہ کل فریقون کا اوسکی حد مین آجانا غالب ہو
۲۲۶ مجھکو کوئی تعصب یا مذہب ایسا یاد نہین جو سخت خرافات یا نہایت ہیچ سے خواہ
دونون سے پر نہو مگر کل مذاہب مقررہ سے جنکا بیان مینے پڑھا ہے محمد کا مذہب نہایت

Marfat.com

سادہ اور حکیمانہ ہے اور اپنی اصلی پاکیزگی مین مشکلات کم رکھتا ہی اس عقیدہ سے زیادہ
سادہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی معبود برحق خدا ہی ہے
اور محمد اوسکے رسول اور اوسکے راہ کے بتانیوالے ہین انتہی اور نیز صاحب موصوف
اپنی کتاب مین لکھتے ہین محمد کو اپنے پیرووں کی شہوت رانی کا ذریعہ کہتے ہین بتائین تو
محمد کے مذہب مین اس قسم کی بات کہان پائی جاتی ہے البتہ بت پرستون یعنی عیسائیون
کے تعصبات سے برابر مقابلہ ہے نہ پاک پانی نہ تبرک نہ مورت نہ تصویر نہ سینٹ نہ خدا کی
ماسے آپکے مذہب پر داغ لگتا ہے ایسے مسائل دین محمدی مین نہین کہ ایمان بدون
عمل کے موثر ہوا اور توبہ وقت نزع کے کام آوے اور عنایت درجہ کی عنایات اور مغفرت
اور خفیہ اقرار بکار آمد ہون جنکا نتیجہ یہہ ہے کہ اول آپکے پیرووں کو بگاڑین اور پھر
مقتداؤن کے حوالہ کرین جو واقع مین اون مسائل سے بدتر اور ناچیز بات ہے حقیقت مین
یہہ امور اوس دین مین نہین بلکہ عرب کے موحد کے مسائل مذہبی سیدھے سادی ہین کہ ایک
خدا کی عبادت بغیر مان کے اور بدون کسی راز اور بدون کسی معجزہ مزعوم کے ہے اور
اس بات کا اقبال کہ آپ صرف بحیثیت انسانی ایک پروردگار کے عبادت کے لئے وعظ
کہنے کو مبعوث ہوئے ہین انتہی فضیلت ثالثہ جمیع احکام دینی و تکالیف شرعی مین لحاظ
توسط و عدالت اور ہر باب مین افراط و تفریط سے قطعی احتراز و مفارقت یہہ امر بھی منجملہ
لوازم مختصہ اسلام ہی اولا الہیات و نبوات ہی مین دیکھو کہ تمامی مذاہب مین کسقدر خلط
و خبط ہے حتی کہ اتحاد واجب و ممکن پر ہر شخص کو بلا مبالات ایمان و اعتقاد ہے اس عقیدہ کا

Marfat.com

کشف اور افشاے سر کس متانت و خوبی کے ساتھہ اسلام نے کر دیا خالق و مخلوق و عابد
و معبود اور مالک و مملوک و ساجد و مسجود کا فرق جلی دونون مین بتا دیا قال تعالے
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ
وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ
اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ منبر آیت جسطرح کہ اتخاذ ولد
وسائر معائب سے خداے پاک کا تقدس و تنزہ عیان ہے اوسیطرح کمال تقرب
و اعزاز انبیاے کرام و ملائکہ عظام کا مقرون بغایت خشیت و اخلاص اور تعجیل
تعمیل اوامر و نواہی کے ساتھہ اوسمین بیان ہے قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما
الٰھکم الٰہ واحد سے انبیا و رسل کا ذات و صفات اور لوازم و خواص بشری مین کل
ابناے جنس سے اشتراک اور باعتبار وحی الٰہی و تبلیغ احکام سائر بنی نوع سے
اختصاص و امتیاز ثابت ہی من بعد اہل اسلام انبیا اللہ کو اعتقاد شرک فی الذات
والصفات سے محفوظ اور ارتکاب مظالم و معاصی سے معصوم اور اختیار رذائل و
فواحش سے محترز و مجتنب اور واسطے نشر حسنات و خیرات کی اون کی سب سعی و جد
اور اصلاح عادات و تعلیم عبادات مین ہمہ تن مصروف و مجتہد خیال کرتے ہین اور
اکثر مخالفین اسلام اپنے اکابر کے حالات و قصص اور ارتکاب منکرات و انہماک فی الشہوات
باعتقاد اعجاز و کرامات یا بقصد بیان واقعات من غیر ایما بہ و کنایتہ کمال بسط و شرح
کے ساتھہ لکھتے و کہتے ہین معذلک خود ہی اون کو عین خدا یا اوسکے اوصاف کمالیتہ سے

منعوت ومتصف اور کون وفساد عالم مین علی سبیل الاستقلال اوالنیابتہ اون کو
دخیل ومتصرف سمجھتے ہین نصاری اگرچہ حضرت عیسی الصلوۃ والسلام کو کہ سبب التثلیث
اونکے نزدیک خدا ہین بذاتہ گنہگار نہین مانتے لیکن عیسائیون کے جملہ معاصی کفر
وشرک اور فریب ودغا اور لواطت وزنا وغیرہا سے معاذ اللہ اونہین کو ملعون ومردود
اور ناری جانتے ہین بلکہ مجسم گناہ وسراپا خطا اون کو تصور کرتے ہین سبحان اللہ
یا باین شور اشوری یا باین بے نمکی الہیات کسی مذہب مین خالی از تفریط نہین اور
ہر دین کے ثبوات جامع تفریط وافراط ہین اسکے بعد باقی عقائد واحکام مین خیال
کرو کہ سبب الاسلام اون مین کسقدر رعایت ولحاظ اعتدال وایجاز ہی اور ادیان
سائرہ مین کیسی تفریط وافراط مثلاً عیسائیون کا یہہ اعتقاد ہی کہ حواریان جناب مسیح
عنداللہ سب نبیون اور رسولون سے بہتر وبرگزیدہ ہین اور فضل وشرف مین
کل بنی آدم سے زیادہ بلکہ از روے ورس ۱۱ باب ۱۱ انجیل متی ہر عیسائی کہ داخل شاہت
سماوی ہے جملہ افراد عالم سے اشرف وافضل ہے اسلیے کہ اوسکو بمفاد ورس ۲
باب ۱۲ اول قرنتیون کے جناب مسیح سے نسبت جزو وکل ہے اور کافہ مسلمین کا اسپر اعتماد
ہے کہ اتباع وخدام نبی کو گو کیسے ہی متدین ومتقی کیون نہون انبیاء ورسل پر ترجیح
وتفضیل خلاف عقل ودرایت ہے اسواسطیکہ وہ حضرات بلا وساطت احدے مستفیض
از ذات خدا ہین اور یہہ لوگ بوجہ اتباع وسائط وروابط اوس سے محجوب وجدا ہین
وہ بالذات من اللہ ہوئے بالمعجزات ہین اور یہہ بالعرض اونہین کی برکت تعلیم وبدایت سے

Marfat.com

صاحب کرامات ہین اون کو حصول عین الیقین بالمشاہدہ ہے اور انکا کمال ایمان
و تصدیق بالواسطہ سے بیین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + مسلمان انبیای کرام کو سب
مخلوق سے زائد عزیز و مکرم من لعبد باعتبار قلت وسائط و کثرت عبادت دوسرو نکو
مقبول و معظم تصور کرتے ہین ماورا اسکے اہل اسلام وقت ذکر بزرگان دین اون کے
نام نامی کے اول و آخر بحکم شرع کلات توقیر و تعظیم اور ادعیتہ ترضی و ترحم علی تفاوت
المراتب ضم کرتے ہین اور طوائف مختلفہ کہ مائل افراط و تفریط ہین سائر الناس کے
شبیہ و مماثل اون کا تذکرہ بلا تمیز و فاصل زبان پر لاتے ہین بلکہ الفاظ تنزیہہ و تمجید
خدای پاک بہی عند ذکر اللہ اونکے بیان مین نہین آتے اور بہت سے احکام و مسائل
مندرجہ توریت و انجیل بہی اسی قبیل سے ہین جیسے باب ۲۰ کتاب گنتی مین دربارہ قاتل
کے یہہ حکم ہے تم اوس قاتل سے جسپر قتل کا فتوی ہو دیت مت لو وہ ضرور مارا جاوے
اور قاتل فراری کی نسبت باب ۱۹ کتاب استثنا مین ہے شہر کے بزرگ لوگون کو
بہیجین اور اوسے وہان سے پکڑوا منگوائین اور مقتول کے وارث کے ہاتہہ مین حوالہ
کرین تاکہ وہ مار ڈالا جاوے تو اوسپر رحم کی نظر نہ کیجیو کہ تیرا بہلا ہو اور یہہ بہی اوسمین
ہے تیری آنکہہ مروت نہ کرے کہ جان کا بدلا جان آنکہہ کا بدلا آنکہہ دانت کا بدلا دانت
ہاتہہ کا بدلا ہاتہہ اور پانو کا بدلا پانو ہوگا اور ایسی ہی حضرت موسی و حضرت یوشع نے جو لاکہون
بت پرست اور بیشمار کفار و اہل شرک پر ضلالت و گمراہی اور انحراف توحید الہی کی سبب حکم
قتل عام دیا بالغ و نابالغ اور جوان و بوڑہے اور عورت و لڑکے مین الا ماشاء اللہ کہین

Marfat.com

فرق و تفاوت نکیا بغیر فہمایش و تعلیم سابق اور بدون تقدیم دعوت و پند اور بلا اتمام
حجت و دلیل اکتیس سلطنتون کو بالکل تاراج و برباد کردیا نہ کسی سے عہد باندہا اور
نہ کسی کا ذمہ لیا اور منجملہ ممالک مفتوحہ بہت سے امصار و دیار کو حرم کرکے اونمین کے
حیوانات و بہائم اور باغستان و نباتات تک کو باقی نرکہکر خراب و تباہ کیا اور بعض
بلاد کو آگ لگاکر خاک سیاہ بنادیا کتاب خروج و گنتی اور کتاب یوشع مین یہہ حال
مفصلاً مرقوم ہی اور اس سے بعد ساڑہے تین سو برس ۳۵۰ کے بحکم سموئیل ساؤل بادشاہ
بنی اسرائیل نے بہی ممالک مقبوضہ عمالیق کو اسیطرح حرم کیا تہا میزان عدالت سے یہہ امور
بجملتہا بالضرور خارج و دور ہین اور بموجب انکے ہر خاص و عام پر انتقام و قصاص اور
مقاومت و مکافات لازم و واجب ہے عاصی و مجرم سے عفو و درگزر کسیطرح پر جائز
و مشروع نہین حالانکہ بلحاظ انصاف و عدالت ہر باغی و خاطی کو موافق اسکے تنبیہ و سیاست
از حد صعب و دشوار اور سخت و شدید بدرجہ غایت ہے گو بمقتضاے وقت و حسب احوال
رجال اور انسداد بغی و عناد اور قطع فتنہ و فساد کیواسطے خاص اوس زمانہ مین یہی
قانون و قاعدہ بہتر و پسندیدہ اور قرین انصاف و مصلحت ہوا لاہر دور و عصر مین بلا
تفریق اشخاص اسکا جریان باعث ہزارہا مفاسد و مضار ہے اکثر اوقات تعمیل احکام
مذکورہ سے خوف انقطاع و انفصام رشتہ صلاح و انتظام ہی اور اساس مروت و ارتباط
اور اصل ترحم و اتحاد کے انہدام و استیصال تام کا اندیشہ ہے علی وجہ الکمال اون کے
التزام و پابندی سے معاملات کثیرہ مین ظہور ندامت و شماتت اور انقلاب محبت

عداوت اور ازدیاد قوت غضبی و ظلم اور افراط حرکت جنون سبعی و قطع حلم متصور و متوقع
ہے اور اسیطرح ارشاد عیسوی جو باب پنجم متی مین ہے تم سن چکے ہو کہ کہا گیا آنکہہ کے
بدلے آنکہہ اور دانت کے بدلے دانت پر مین تمہین کہتا ہون کہ ظالم کا مقابلہ نکرنا
بلکہ جو تیرے دہنی گال پر طمانچہ مارے دوسرا بہی اوسکیطرف پہیر دے اور اگر کوئی چاہے
کہ تجہپر نالش کرکے تیرے قبائی کرتے کو بہی اوسے لینے دی اور جو کوئی تجہے ایک کوس
بیگار لیجاوے اوسکے ساتہہ دو کوس چلا جا انتہی قطع نظر اس سے کہ یہہ تعلیم و ادب
یعنی مطلقا ترک غیظ و تعطیل غضب اسکو مستلزم ہے کہ معاذ اللہ جناب باری کی جانب
خلق عبث کی نسبت صحیح ٹہری دائرہ عدالت سے بہی بمراحل بعید ہے اسواسطیکہ تمکین ظالم
اور اوسکی اطاعت و پیروی فی مالہ من الامال والامانی اور عدم مزاحمت و ممانعت اوسکے
قصد و عزیمت مین جبر و تعدی پر بجاے مکافات و حسن قضا اظہار تسلیم و رضا اور تنبیہ
و سیاست کی جگہہ صرف شفقت و رافت بعینہ تفریط عدالت ہے اور انواع جور و جفا
مین مندرج و منسلک کما قیل ؎ ترحم بر پلنگ تیز دندان + ستمگاری بود بر گوسپندان
اور ماورا اسکے یہہ حکم اسکا سبب و منشا ہے کہ کل محکمجات عدالت و فوجداری یکقلم برطرف
و موقوف اور انواع ظلم و استماع شتم و قذف سے ہر کس و ناکس ملہوف و مأوف ہو بیجا
قتل و غارت اور کشت و خون ناحق سے شرفا کی تذلیل و آبروریزی عمل مین آوے
عورات مخدرات کی حرمت و عفت مین نقصان و خلل پڑجاوے کاروبار تجارت و سوداگری
اور معاملہ زراعت و کشتکاری مین صریح زیان و ضرر اور اطراف و نواحی ہر مملکت مین

بغاوت و غدر پہیل جاوے معہذا الخلق باخلاق اللہ و تشبہ بالاالہ یعنی اپنے اعمال و
اخلاق مین حضرت باری جل شانہ کی ساتھہ مناسبت کامل و موافقت حاصل کرنے
کہ جمہور حکماء و ملیئین کے نزدیک صفت کمال و وصف جمیل ہے نہ مجرد تعمیل حکم تورات
سے متوقع ہے اور نہ فقط ارشاد عیسوی پر اعتماد و عمل کرنے سے حاصل کما لا ینبغی
علی المتامل اب اس باب مین شریعت محمدیہ کا حکم دیکھو قال تعالی جزاء سیئۃ
سیئۃ مثلہا فمن عفی و اصلح فاجرہ علی اللہ انہ لا یحب الظالمین
یعنی بدی کا بدلہ بدی ہے بقدر اوسکے اور جو شخص انتقام سے درگذر کرے اور
قصد اصلاح کار رکھے تو اجر اوسکا خدا پر ثابت ہوگا تحقیق خدا لے عزوجل دوست
نہین رکھتا ظالمون کو اس آیت کی رو سے توقع اصلاح کی صورت مین استحسان عفو
و تجاوز و مستفاد ہے اور در صورت غیر نظر تنبیہ و تادیب ظالم مظلوم کا استحقاق
انتقام ثابت چنانچہ اسی مضمون کو خود ہی خداے پاک نے من بعد مفصلا فرمایا
ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولئک ما علیہم من سبیل انما السبیل
علی الذین یظلمون الناس و یبغون فی الارض بغیر الحق اولئک
لہم عذاب الیم و لمن صبر و غفر ان ذلک من عزم الامور و
اور دوسری جگہہ یہی مدعا ان الفاظ مین ادا کیا و ان عاقبتم فعاقبوا
بمثل ما عوقبتم بہ و لئن صبرتم لہو خیر للصابرین موجب اس ارشاد کے
ہر مظلوم کو بدلہ اور معاوضہ کا اپنے ظالم سے استحقاق ہے اگر وہ انتقام لے تو بیجا

Marfat.com

قابل ملامت وزجر نہین بشرطیکہ اوسوقت مصدر پاداش سخت اور متجاوز احد نہو اور
اگر خطاے ظالم بخشدی کہ عزائم امور سے ہی تو عند اللہ وہ مثاب ماجور ہوگا اسکے
موافق صورت قتل مین بہی ولی مقتول عفو وصبر اور مقاومت وزجر دونون کا مجاز
ہے اور بمفاد آیہ کریمہ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ
إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ کا تخفیف ثالث احذدیت کا بہی جواز ہے اس حکم سے نہ مکافات
وحسن قضا مین قصور آیا اور نہ طریق تودد اور الفت وشفقت مین فتور سمایا انواع
عدالت باجمعہا ملحوظ ومامون ہین اور تفریط وافراط سے محفوظ ومصئون اسی طریق
کے موافق تحصیل تشبہ بالالہ بخوبی متصور ہے اور تکمیل علم وعمل علی وجہ الکمال ممکن
ومیسر اب آنحضرت علیہ الصلواۃ والتحیتہ کے مغازی پر خیال کرو کہ حسب ارشاد الہی
وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِينَ باوجود ظہور عناد وفساد منافقین بوجہ اظہار اسلام واقرار توحید اونکی
جان ومال سے تعرض نفرمایا اور نہ کبہی کسی ضعیف وبوڑہے یا عورت ولڑکے کا
واسطے قتل کے تفحص وتجسس کیا طوائف مشرکین اور کفار ومنکرین پر بلا تبلیغ
ہدایت وموعظت بلیغ کسی وقت لشکر کشی نفرمائی اور نہ بغیر احساس عداوت و
مخالفت ظاہرہ کسی گروہ پر تلوار چلائی اور نہ وقت غزا بلا ضرورت داعیہ اشجار
ونباتات کو قطع فرمایا اور نہ حیوانات کو قتل کیا اور مکانات کو گرایا صلح کرنیوالون
سے عہد وپیمان رکہتے قتل وغارت سے مستامن کو امان دیتے اونکی جان ومال کی

Marfat.com

محافظت اپنے ذمہ لیتے کما قال تعالیٰ وَاِنْ اَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ نہ کسی پر واسطے قبول اسلام کے خواہ مخواہ جبر و اکراہ کیا اور نہ ازروے اختلاف مذہب رعایا کو سخت دکھ دیا بلکہ آنحضرت عرصہ دراز تک یہی طریقہ عموماً اہل اسلام مین جاری رہا گاڈفری ہگنس اسیکی بابت لکھتا ہے ۹۹ ہم اکثر سنتے ہین کہ عیسائی پادری دین محمدی مین تعصب کی برائی بیان کرتے ہین مگر یہہ عجب یقین اور کینہ ہے یہہ تو بتائین کہ کس نے سرسکوز کو ہسپانیہ سے اسلئے نکالدیا تہا کہ وہ عیسائی نہین ہوئے تہے اور کس نے میکسیکو اور پیرو کے لکھو کہا آدمیون کو بوجہ عیسائی نہونے کے قتل کیا تہا اور بطور غلامون کے وبیڈالا تہا حالانکہ مسلمانون نے ملک یونان مین اسکے برعکس ظاہر کیا یعنی بہت سی صدیون تک عیسائیون کو اجازت تہی کہ مع اپنے مال و اسباب مذہب اور پادریون اور اعلی پادریون اور گرجون کے بے رخنہ رہین جہان کہین خلیفون نے فتح کی تو اگر باشندے مسلمان ہوگئے تو فوراً اون کو رتبہ ہمسر یکا اپنے فتحیابون کے ساتہہ ہوگیا ملک حجاز کے ذکر مین ایک زمین عالم سنکر کہتا ہے کہ اونہون نے کسی پر ظلم نہین کیا سب یہودی اور عیسائی اون مین خوش و خرم رہتے تہے ۱۰۰ اون ملکون مین جو خلیفون نے فتح کیے جن باشندون نے صلح چاہی خواہ یونانی ہون یا فارسی یا صابئین یا ہندو تہ تیغ نہین کیے گئے جیسا کہ عیسائیونکا بیان ہے مگر فتح کے آخر پر اون کو مال و اسباب اور مذہب بحیطر قبضہ مین چہوڑ دیا گیا

جسکے واسطے وہ ایسا خفیف جزیہ دیتے تہے جو کسی پر جبر معلوم نہوتا تہا کل خلیفون کی تاریخ
مین کوئی امر نصف رسوائی کا بہی نہوا بہ نسبت اس عدالت مذہبی یعنی عیسوی کی ایک
بہی مثال ایسی نہوئی جسمین کوئی شخص اپنی رائے دینے کی وجہ سے جلا دیا گیا ہو اور
نہ مجہکو یقین کہ زمانہ صلح مین صرف اسوجہ سے مار ڈالا گیا ہو کہ دین اسلام قبول نکیا ہو
اور بعد نقل چند آیات کے لکہتا ہے کیا یہہ ایسا مذہب ہے جو تعصب کا موکد ہو موسیٰ ورکینی ناٹ
اور سموئیل اور اگاگ اور جبیونائٹ کے بیان پڑہو اور دونون مین نسبت کرو انتہی
اور جان دیون پورٹ یہہ شہادت دیتا ہے یہہ لوگون کا مبالغہ ہی کہ آنحضرت بہت متعصب
تہے فی الحقیقت بت پرستون اور اون لوگون کو جو وحی کے قائل نہین ہین دو مین سے
ایک بات قبول کرنی پڑتی تہی اون لوگون کو جنکا اہل کتاب ہونا قران سے ثابت ہے
یا چارون فرقے عیسائی اور یہودی اور مجوسی اور سابائی کو اس شرط سے اپنے مذہب پر
رہنے کی اجازت ملتی تہی کہ یا جزیہ ادا کرنا قبول کرین اور یا کوئی ایسی بات مان لین جس
سے اونکا مطیع الاسلام ہونا پایا جاے مگر جو مسلمانون کے تعصب نے اون کے واسطے حد مقرر
کی تہی وہ اوس سے بہت تجاوز کرتے تہے اور جو وہ کفار سے وعدہ کر لیا کرتے تہی اوسے
پورا کرتے تہے اور باوجودیکہ مسلمان فتح کرنیوالے گستاخ اور ظالم تہے مگر تاہم اون لوگون کے
مقابلہ مین بہت رحم دل تہے جو روم اور قسطنطنیہ کے پادریون کی فرمان برداری کرتے
پس یہہ بات سچ ہے کہ اگر بجاے اہل عرب اور ترک کے اہل یورپ ایشیہ کے مالک ہوتے
تو وہ اسلام کو اسیطرح نرہنے دیتے جسطرح مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنے دیا ہے

Marfat.com

کیونکہ دیکہو کیسی بیرحمی سے وہ اپنے اون ہم مذہبون پر ظلم کرتے ہین کہ مذہب حق پر نہین ہین
جو رڈ صاحب فرانسیسی کا قول ہی کہ وہ ظلم جو اہل عرب نے عیسائیون پر کیا اور وہ ظلم جو پوپ کے معتقدین
نے پروٹسٹنٹ عیسائیون پر کیا اوسکا ہرگز مقابلہ نہین ہوسکتا داڑوائی کی محاربون نے
صرف سینٹ بارتہولومیو کی عرس کے دن جو قتل کیا اوسمین اتنی خونریزی ہوئی کہ اہل عرب
نے ابتک عیسائی نہین قتل کئے یہہ مناسب ہے کہ ہم عیسائیون کی اس بدگمانی کو دفع کرین
اور وہ بدگمانی یہہ ہے - کہ مسلمان ایک بڑا ظالم فرقہ ہے جنہون نے عیسائیون سے یہہ کہا
کہ یا مذہب عیسائی سے دست بردار ہو یا مرنا قبول کرو مگر یہہ بات ہرگز صحیح نہین ہے اور
اہل عرب کے معاملات پوپ کے معتقدین کے مقابلہ مین بہت سی رحم دلی کی معلوم ہوتے ہین
پوپ کے معتقدین آدم خورون سے بہی زیادہ بے رحم تہے انتہی سوا اسکے مسائل کثیرہ
از قبیل نجاست وطہارت اور حلت وحرمت اور قرض وعاریت مندرجہ توریت ایسے
ہین جنکی تعمیل سے اکثر علائق وموانع مزاحم ومانع ہین مثلاً (باب ۱۷ ورس ۵ استثنا) واسطے
مرتد کے فقط حکم قتل دینا اوسکی ہدایت وتوبہ سے پہر کچہہ سروکار نرکہنا اور (باب ۱۵
استثنا) ہر سات برس کے بعد چہوٹکارے کی رسم ماننا یعنی اپنے قرضہ اور روپیہ سے
جو کسی پر آتا ہو طوعاً وکرہاً دست برداری اور ہر عبرانی لونڈی غلام کی اوسوقت
آزادی وخودمختاری اور ترک زراعت وکشتکاری اور (باب ۲۲ خروج) بیل کی
ورس ۴ باب ۲۵ احبار
چور سے پانچ بیل اور بہیڑ کے چور سے چار بیل ڈنڈ مین لینا اور (باب ۲۱ خروج ورس
۱۶ و ۱۷) آدمی کے چور کو قتل کی سزا اور (ورس ۱۸ و ۲۱ باب ۲۱ استثنا) ماباپ سے

Marfat.com

گستاخی و بے ادبی پر بھی یہی جزا آوے (ورس ۱ باب ۲ خروج) ہر ہفتہ مین سبت کے روز
تمام دن صید و شکار اور اپنے جمیع کاروبار اجرت و مزدوری اور ہر کار ضروری
کے معطل رکھنے کی تاکید اور (ورس ۳۶ باب ۱۵ اگنتی) اوسکے تارک پر قتل سے سیاست و تہدید
اور (باب ۵ احبار) یہین لغو سے کہنگار رہونا اور بھول چوک سہو و خطا پر بھی تقصیر عمدی
کی مانند کفارہ دینا اور (ورس ۱۳ باب ۱۹ احبار) اجرت مزدور حتماً شام کو ادا کرنا اور
(ورس ۲۴ باب ۱۱ احبار) مردہ جانور کے چھونے والے اور جنب کا دن بھر ناپاک ٹھہرنا
اور (ورس نعش سے سات دن تک اور مبروص و مجذوم اور صاحب جریان کا تا ایام
صحت نجس رہنا اور اوسکے چھونے سے اسباب متاع بیت اور دوسرے آدمیون کا ناپاک
ہو جانا اور تا غروب آفتاب ناپاک آدمی کا جماعت سے علیحدہ رہنا اور (ورس ۱۱
باب ۱۵ و ۱۳ احبار
باب ۲۲ استثنا) مختلف بناوٹ کا کپڑا جیسے اون اور سوت سے بنا ہوا پہننے کی ممانعت
اور (ورس ۹ باب ۲۲ استثنا) زراعت و تاکستان مین اشجار متغائرہ کا جمع کرنے کی حرمت
اور (ورس ۳۸ باب ۱۵ اگنتی) پیراہنون کے کنارون پر بالضرور جھالر ٹانکنا اور جھالرون مین
خاص آسمانی رنگ کا ڈورا لگانا اور زمین کی بیع دائمی نہونا الی غیر ذالک مما لا تعد
ورس ۲۳ باب ۲۵ احبار
ولا تحصی تکالیف شاقہ و اعمال شدیدہ کو اسلام نے بالکل اوٹھا دیا اور محض الحاد
و آزادی اور پابندی اعمال سے قطعاً نفرت و بیزاری کو بھی کہ مقتضائے انجیل ہے
جیسا کہ پولوس مقدس گلتیون کو لکھتے ہین وے سب جو شریعت ہی کے اعمال پر تکیہ
کرتے ہین سو لعنت کے تحت مین کہا ہے جو کوئی ان سب باتون کے کرنے پر

Marfat.com

کہ شریعت کی کتاب مین لکہی ہین قائم نہین رہتا لعنتی ہے پر یہہ بات کہ کوئی خدا کے
نزدیک شریعت سے راستباز نہین ٹہرتا سو ظاہر ہے کیونکہ جو ایمان سے راستباز ہوا
سو ہی جیئے گا پر شریعت کو ایمان سے کچہہ نسبت نہین بلکہ وہ آدمی جس نے اوسپر
عمل کیا سو اوسی سے جیگا مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چہوڑایا کہ وہ ہمارے
بدلہ مین لعنت ہوا کیونکہ لکہا ہے جو کاٹہہ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے اور پہر کہتے ہین ایمان
کے آنے سے پیشتر ہم شریعت کے بند مین تہے اور اوس ایمان تک جو ظاہر ہونیوالا تہا گہیرے
مین رہے پس شریعت مسیح تک پہونچانے کو ہمارا اوستاد ٹہری تاکہ ہم ایمان سے راستباز
گنے جاوین پر جب ایمان آچکا تو ہم پہر اوستاد کے تحت مین نہین رہتے انتہی شریعت
محمدیہ نے یکقلم مٹا دیا غرضکہ اسیطرح تمامی امور مین افراط و تفریط سے خلق کو بچایا اور
طریق عدالت پر کہ معبر بہ فطرت و صراط المستقیم ہے لوگون کو چلایا کوئی مسئلہ اسلامی
اس اصل سے مخالفت نہین رکہتا بنظر انصاف جس قدر غور و فکر مسائل محمدیہ مین کیا جاوے
اوسیقدر محاسن و لطائف برآمد ہون گے بخلاف دوسرے فرق و طوائف کے کہ اون کے
اصول و عقائد ہی عدالت سے برطرف ہین اور اوسکے اطراف تفریط و افراط مین
داخل و منسلک پس شریعت محمدیہ جسطرح کہ جملہ مذاہب و شرایع سے احاطہ عقائد و مسائل
مین بحسب الکمیت زائد و افضل ہے اوسیطرح بوجہ الکیفیت از روے متانت و استواری
اور بلحاظ عدالت و توسط بدرجہا زیادہ حسین و خوشنما ہے فضیلت رابعہ حفظ اپنی
کتاب کا بلفظہ اور حالات و معاملات اور عادات و عبادات اور دیگر چال چلن اپنے

رسول و نبی کی تفتیش و تحقیق موافق قاعدہ ثبوت سمعیات کے واضح ہو کہ اہل کتاب نے
احکام و کلام خدا جو کہ وقتاً فوقتاً ہر نبی کو شیئاً فشیئاً پہونچا بصراحۃ بین الدفتین جمع
نہین کیا اور نہ حالات معاشرت و زندگی اور طریق عبادت و بندگی انبیا کو بتقیید روایت
و قواعد استخراج کے مطابق اخراج کیا نہ اصل زبان کتاب کے محافظت کی اور نہ کلام نبی
و تعریف مین تمیز و مبائنت دی بلکہ اونہون نے مضامین الہام و وحی اور آثار و احوال
نبی اور مواعظ و نصایح حواریان و تابعین اور بیان شان نزول و تاویلات مستخرجہ
مولفین و جامعین کو ایک ہی کتاب و مجلد مین مجموع و مرتب کر دیا اور اوسی مجموعہ پر
خود ہی اطلاق الہام و وحی کیا اور اوس کتاب کو اوسی نبی کی جانب جنکے اخبار
و حالات بضمہ دیگر اسمار و حکایات کے اوسمین لکھے منسوب و مستند کیا چنانچہ ہمارے
اس قول کی تصدیق مجموعہ مروجہ عہد عتیق و جدید سے اسطرح ہوتی ہے توریت متداولہ
جسمین کہ اہل کتاب کو بمجبوری الحاق صدہا فقرات و ابواب کا تسلیم و اقرار کرنا پڑتا ہے
اور بلا دلیل و سند وہ اونکو بزعم خود ہا الحاق حضرت یوشع اور سموئیل و عزرا یا کسی
اور نامعلوم شخص کا جسکے عہد مین یہہ کتابین لکھی گئین ہون مانتے ہین مگر اسپر بھی اوسکو
بعینہ تصنیف و تحریر حضرت موسی علیہ السلام بلا تبدیل و تغیر کہتے و جانتے ہین اور عہد جدید
کہ اوسمین حضرت عیسی کا یا اون کے وقت کا لکھا ہوا ایک بھی حرف و جملہ نہین اور نہ وہ
بتہا حواریون کی تحریر ہے بلکہ حسب اعتقاد و شہادت عیسائیون کے کچھ حواریون کا کلام
اور اکثر تصنیف اوسکی دوسرون کا کلام ہے اور حضرت عیسی کے بیان کے ساتھہ

Marfat.com

اورون کے بہی حالات وخیالات اور معاملات ومشاہدات اوسمین ثبت وقلمبند ہین بلکہ تحکم
انصاف اونکے آثار واخبار تو نہایت ہی قلیل ومعدود سے چند ہین اور اگر حالات مکرر
حذف واسقاط عمل مین آوے تو زائد دو تین جزو سے شاید ہی اوسکا حجم ہو اور اوسمین
بہی بالتخصیص اگر مصالح دین کے متعلق مسائل ونصائح پر جنکا صدور بلا الہام ووحی
غیر متصور ہے قصر نظر کیجاوے اسصورت مین تو از بس کم ہو با اینہمہ نصاری انجیل مقدس
اور کتاب یسوع مسیح کا اوسکو خطاب دیتے ہین اور یہی الفاظ ہر نسخہ کے آغاز مین لکہدیتے
ہین پہلے پہلے دعوی کیواسطے از روے باب ۳۱ استثنا کے ایک منشا تو پایا جاتا ہے اور
وہ یہہ کہ اصل توریت کو بذات خود حضرت موسی نے تو لکہا تہا اور اوسکو صندوق عہد و
تابوت سکینہ کے ساتہہ بنی لاوی اور کاہنون اور اسرائیل کے سارے بزرگون کے ہاتہہ مین
رکھا بخلاف عہد جدید کے کہ اوسکو تو حضرت عیسی سے ایسی ہی مناسبت ہے جیسکہ
سکندر نامہ کو ذوالقرنین سے اور تقریر الشہادتین وتحریر الشہادتین کو حضرات
حسنین سے اور اسکے سوا ان کتابون کی جانب سے بہی جو اہل کتاب نے بے اعتنائی
وعدم التفات کے اوسکا ہم کیا بیان کرین اور حفظ ونگہداشت کے باب مین جو اونسے
کوتاہی وقلت مبالات ظہور مین آئی اوسکا ہم کیا نشان دین نہ اونہون نے الفاظ کی
زبانی حفظ ویاد سے معانی کو استحکام دیا اور نہ بعد نقل نسخ منقولہ کا کتب اصلیہ سے
بخوبی مقابلہ کیا کبہی نا قلان نکتہ چین نے کلام خوش قطع عبارت ناقص ودرکیک مصنف کی
جگہہ وضع کردیا اور کبہی کاتبون نے جہالت ونادانی سے عبارت شدہ یا حاشیہ کو

Marfat.com

جزو متن بنا دیا مشاکلت حروف تہجی عبرانی و یونانی سے بہت سے نقل نویسون نے تحریر
مین دہوکہ کہایا اور اکثرون نے اسوجہ سے کہ اوس زمانہ مین بوجہ میسر نہونے کاغذ کے
صفحات کتب مرقومہ ہی پر کسیقدر صفائی کے بعد کتاب ثانی کی تحریر کا دستور و رواج
تہا اور بانقراض زمانہ جبکہ حروف لاحقہ مندرس و کہنہ ہوکر عکوس سابقہ سے
ملتبس و مشتبہ ہوجاتے عند النقل بارہا مغالطہ پایا اتباعاً للہوا بقصد تضلیل و اغوا کسی
وقت ملاحدہ و اہل بدعت نے اون کتابون کی پوری خدمت کی اور خاطر خواہ تصرف
زیادت و نقص جابجا فرمایا اور بنظر مصلحت تائید مسائل مسلمہ دین و ملت کی حضرات مشائخ
کرام نے اکثر اوقات اون مین مناسب کمی بیشی اور جعل و الحاق کیا اور من بعد بقدر
استطاعت و اختیار کتب قدیمہ کیواسطے حکم اضاعت و احراق دیا یا کما ینبغی اون کی رعایت
و پاسداری نہ کی کہ جسکے باعث سے وہ خود ہی معدوم و مفقود ہوگئین تاکہ کسیکو اونکی
تلاش نہو اور نہ راز مخفی فاش ہو اور اسیطرح بامتداد زمان اونہین نسخ مختلفہ سے
ہزاران ہزار بلکہ بیحساب و شمار اختلافات اون کتابون مین پڑگئے اور بے تعداد اغلاط
و مکائد اون مین چل گئے چنانچہ ہارن صاحب نے ان سب مراتب کی تفصیل مع ذکر امثال
و شواہد ہر قسم کے بہ بیان طویل شرح تورات و انجیل مین کی ہے اور یہہ بہی لکہا ہے
کہ عہد عتیق اور عہد جدید کی کتابین اور دیگر تمام قدیمی تحریرین عموماً بذریعہ نقل کے
ہر ایک پاس ہین اور مروج ہوئی ہین اسلئے ممکن نہ تہا کہ اونمین غلطیان داخل
نہوتین اور جسقدر کہ کثرت سے کتابین بڑہین اوسیقدر غلطیان اونمین اپڑین اور

Marfat.com

اختلاف عبارت اون مین پیدا ہوئی اور ڈاکٹر ٹنبلی سے نقل کرتا ہے کہ اب کوئی ایک نسخہ قلمی یا چھاپہ کا مقدس لکھنے والون کے اصلی کتاب کے مطابق نہین ہے مگر سب کتابون مین وہ منتشر و متفرق شدہ ہین اور میکلس صاحب نے بحوالہ انہین ٹنبلی صاحب کے اپنے عہد جدید کے دیباچہ مین یہہ لکھا ہے کہ جن لوگون کے پاس صرف ایک قلمی نسخہ بچا ہوا تہا جیسے رومی اور یونانی اون مین یہودی معلمون کے ایسے قصور پائے گئے ہین اور اونکی اصلاح مین ایسے عیب ہین کہ باوجود دو پوری صدیون کے نہایت عالم اور تیز فہم نکتہ چینون کی محنتون کی وہ کتابین غلطیون کا نرا انبار ہین اور اسیطرح رہین گی برخلاف اسکے جہان کہین مصنف کے بہت سے نسخے ہوتے ہین اگرچہ بموجب مقدار نسخون کے اختلاف عبارت ہمیشہ بڑہتے جاتے ہین مگر وہ اصلی نسخہ جسکا مقابلہ ہنرمند اور عقیل لوگون کے ہاتہون سے ہو ہمیشہ بہت صحیح ہوتا ہے اور مصنف کے اصلی الفاظون کے قریب تر پہونچتا ہے انہی اسی خوف سے حضرت موسی نے اپنی کتاب کو بنظر احتیاط صندوق عہد کے ساتہہ عبادتگاہ خاص مین رکہا تہا اور اوسکی یاددہانی کیواسطے باب ۳۱ استثنا کے موافق چہوٹکارے کے سال سے کہ ہر سات برس کے آخر مین ہوتا تہا موسم عید ایام خیام کو معین و مقرر فرمایا تاکہ ہر سالخورد و خوردسال اور ہر عورت و مرد اوس سال خدا کے احکام سنین اور شریعت کے سارے حکمون پر عمل کرین لیکن یہہ رسم و طریقہ بنی اسرائیل مین فقط تابقاے سلطنت مروج و جاری رہا اور انتزاع مملکت و وقوع قتل و غارت کے بعد تو وہ سارا دفتر ہی گاؤخورد ہوگیا کل بنی اسرائیل سیر خانہ ویران

Marfat.com

ہوئے اور اون کا تمام مال و اسباب اور بیت المقدس کا سارا سامان مع کتاب کے کسدیونکی
دست برد و لوٹ مین تباہ و خراب ہوا بلکہ ایام پادشاہی مین بہی اوس کتاب پر معتد
بہ التفات و توجہ اونہون نے نہ کی بعض وقایع جنگ کی شدت و سختی یا سلاطین بنی اسرائیل
و یہوداہ کی بی ایمانی و بت پرستی سے کہ خاص بیت المقدس دیر و سلم مین جسکا
خوب شور و غوغا اور رواج و چرچا رہا بہت عرصہ تک وہ کتاب مفقود و بے نشان
رہے اور کسی نے اوسکی کچہہ بہی خبر نہ لی حتی کہ عہد یوصیاہ بادشاہ بنی یہوداہ مین
بیت المقدس کی مرمت کے وقت دفعتاً وہ کتاب برآمد و دستیاب ہوئی جسکا وعظ
و چرچا بنی اسرائیل مین از سر نو بحکم بادشاہ ہوا چنانچہ باب ۲۲ سلاطین دوم اور باب ۳۴
تواریخ دوم سے یہہ امر واضح ہے اوسوقت سے لیکر کہ حضرت موسی نے توریت کو
لکہکر بنی اسرائیل کے حوالہ کیا تا زوال و انقراض سلطنت عرصہ زائد از آٹہہ سو پچاس
برس گزرتا ہے مگر اسوقت فراخ و وسیع مین بنی اسرائیل سے کسی نے
اوس اصل کا ایک بہی مثنی اپنے پاس نہ لیا بلکہ اصل نسخہ کو بہی یونہین ضائع و برباد
کیا اور نہ اون مین سے کسی نے اوسکو کما ینبغی ضبط و یاد کیا بلکہ اوسکا حفظ از قبیل محالات
جانا اسی لئے عزرا سے اوسکا صدور منجملہ معجزات مانا اور زمانہ اسیری بابل جسکی مقدار
بقول مشہور ستر سال ہے یا اس سے بہی زیادہ اسکے بعد توکل یہودی اپنی زبان
عبری بہی بہول گئے اور اوسکا استعمال اون کی بول چال مین پہر بالکل نرہا بجز
اوسکے کالڈی زبان جو اہل بابل کی تہی وہ بہی بولنے لگے جبکہ عزرا نے دوبارہ کتاب

توریت عبرانی مین لکھی اور اوسکو اونہون نے کچھہ نہ سمجھا اسلئے یہہ قرار دیا کہ ہر سبت کو توریت اولاً عبری مین تبرکاً پڑہے اور ثانیاً کالڈی ترجمہ سے اوسکی تعلیم وفہمایش کیجیے حتی کہ اسکی بابت بہی انتیوکس شہنشاہ فرنگستان نے سخت ممانعت کردی اور یہہ حکم دیا کہ جو شخص اپنے پاس کتاب توریت کا نسخہ رکہتا ہو یا اوسکے احکام پر عمل کرتا پایا وہ مارا جاوے چنانچہ ہر مہینہ مین اسکی تفتیش وتحقیقات ہوتی رہی اور اسی حادثہ مین عزرا کا نسخہ اور اوسکی قدیم نقلین بہی تاراج وضائع ہوئین اور اوسکے بعد جب بطولمی لاگس سکندر کا سپہ سالار ملک مصر پر قابض وسردار ہوا اور ملک یہودیہ پر حملہ آور ہوکر ایک لاکہہ یہودیون کو قید کرلایا اور اون کو حوالی مصر واسکندریہ مین بسایا چونکہ اوسکو ملک کا آباد کرنا منظور تہا لہذا ہر ایک کو اون مین سے آزاد ومسرور رکہا جسکے باعث اور بہی اکثر یہودی اوس اطراف مین بامید راحت وبہبودی آبسے بوجہ فتوحات سکندر کے اوس زمانہ مین چونکہ یونانیکو از بس وسعت اور عزت وشہرت ہوگئی تہی اور عبرانی کو تو پہلے ہی بہول چکے تہے اسواسطے یہودیون نے یونانی زبان مین اپنی کتابون کا ترجمہ جسکا نام سپتواجنٹ ہے لکہا اور اوسیکو بالاتفاق سب نے بروقت عبادت وتلاوت بجاے عبری کے مقبول ومسلم کرلیا اور عبرانی کی جانب پہر کسی نے التفات نکی اس سبب سے اور بہی زیادہ خرابی اصل مین آئی اور حضرت عیسیٰ نے اسکیواسطے کچہہ بہی پندواندرز نفرمائی اسلئے کہ وہان وہ اصل ہی راساً ناپید او مفقود ہے بدینوجہ جو خرابی کہ ان کتابون مین پڑی وہ بشہادت اون کے معتقدین کے خود ظاہر ہے اور

Marfat.com

اون کی ضبط وتفصیل سے ہماری زبان وقلم دوزبان عاجز وقاصر ہے دسوین اور
چھٹی صدی عیسوی کے درمیان یہودیون مین عہد عتیق کے برابر دو سلسلہ مشرقی
ومغربی پائے جاتے تہے اسطریق پر کہ ایک سلسلہ جو مدرسہ بیبلن مین کہ مشرق کیجانب
ہے رائج وجاری تہا اور دوسرا مدرسہ بیرلس مین کہ سمت مغرب مین واقع ہے
مسلم ونافذ تہا ان دونون مدرسون مین یہودیون کے علم کا بڑا چرچا تہا اور کتب دینیہ
بہت کثرت سے نقل کیجاتی تہین اس سبب سے اون کی کتابین دو قسم کی ہوگئین تہین
یا نوین صدی مین عہد عتیق کے ان دونون سلسلون کا مقابلہ کیا گیا اوسوقت مقامات
مختلفہ پر اون کی علامت ونشان دیا گیا تو ازروے حساب اون کی کل شمار بائیس کرور
دو لاکھ سولہ ہزار دو سو دس ہوئے چنانچہ حصہ اول جلد دوم تفسیر ہارن صاحب مین
اسکا بیان ہے اور ان کے علاوہ تیسرا سلسلہ نسخہ سامری کا ہے وہ بہی مقامات کثیرہ
مین عبرانی سے مخالفت معنوی ظاہری رکہتا ہے اور سیطرح عہد جدید کے بہی متعدد
سلسلہ مشہور ومروج ہوئے چنانچہ گریسباخ نے جسکی عمر کا اکثر حصہ تصحیحات کتب مقدسہ
مین گزرا عہد جدید کے اون فقرات کو جو سکندریہ والے کلیمنٹ اور اوریجن کی تحریرون
مین ہین اون فقرات سے کہ ترتولین اور سائی پیرین صاحب نے نقل کئے ہین، غایت
سعی ومحنت کے ساتہہ باہم مقابلہ کرنے کے بعد یہہ مرتب ودریافت کیا کہ بہہ ابتدائے
زمانہ مین یعنی تیسری صدی تک عہد جدید کے قلمی نسخون کے دو پورے سلسلہ مختلف وقسم کے
موجود ومتحقق تہے اول اسکندریہ والا نسخہ جسکو مصری نسخہ بہی کہتے ہین کہ اطراف

وحوالی مصر و یونان مین مقبول و شایع تہا دوم مغربی نسخہ جسکو باشندگان اٹلی
وگال اور سکان مغربی یورپ و افریقیہ نے اختیار کیا تہا اور ان دو سلسلون کے
سوا متاخرین محققین نے تیسرا سلسلہ اور بہی معلوم کیا جسکا نام مشرقی نسخہ ہے کہ خاص قسطنطنیہ
اور اوسکی گرد و نواح کی صوبجات مین عموماً وہ متداول و مستعمل رہا ہے اوس
زمانہ مین کہ قسطنطنیہ مشرقی شاہنشاہی کا مرکز و دار الخلافت تہا معہذا جو بعض
کتابون کی واجب التسلیم و الہامی ہونے مین جمہور عیسائیون کے مابین نزاع و گفتگو
ہے مثلاً کتاب جوڈتہ و کتاب وژڈم و کتاب ٹوبیاس و کتاب بارون و کتاب ایکلیز
یا سٹکیس اور مقابیس کی دو کتابین کہ اون کو کل رومن کیتہلک مجموعہ توریت مین
داخل مانتے ہین چنانچہ اسی بنا پر تفسیر ڈوالی و چرڈمینٹ مین تا حال شامل ہین مگر تمامی
علماے پروٹسٹنٹ کے نزدیک وہ سراسر محرف و نامعتبر اور مطرود و مردود علی قائلہ ہین
اور اسیطرح بعض رسائل عہد جدید کی نسبت کہ اون مین اختلاف و مناقشہ ہے جیسے
یوحنا کے نامہ دوم و سوم اور حضرت پولوس کے نامہ دوم سے کلیسائے سریا یعنی ملک
شام کے عیسائی ابتک منحرف ہین یا مشاہدات یوحنا و دیگر خطوط کو اکثر قدما نے جعلی
و مشکوک سمجہا ہے یہہ مناقشات اوسکے علاوہ ہین اور غایت غور و فکر مزید سے
یہہ عقدہ حل ہوتا ہے کہ جسطرح سلاسل متعددہ مذکورہ باہم معانی و مطالب کثیرہ
مین معارض و متضاد ہین بلا فرق و تفاوت اوسیطرح ہر ایک سلسلہ کی کتابین
اور نسخہ بہی کاتبون کے استغنا یا مصلحین کی بددیانتی خواہ نیک نیتی کے قیاسی

Marfat.com

اصلاح سے مختلف الفاظ و المراد مین اس امر کی شکایت کچھہ متاخرین ہی نے نہین کی
بلکہ قدیلے سیحون سے اور جن نے تیسری صدی مین جبکہ عہد جدید کے مختلف نسخون
کو بقصد ترجمہ جمع کیا اور اون کے مقابلہ سے اختلاف عظیم نظر آیا اوسوقت بدرجہ
غایت گھبرایا اور باواز بلند یہہ فریاد کی کہ ہم کاتبون کی غلطی اور اوس بددیانتی اور
بیباکی کا جسکے ساتھہ اونہون نے متن کو صحیح کیا ہے کیا حال بیان کرین اور اسیطرح
اون کی بے قیدی کا جسے اونہون نے زیادہ یا کم کیا ہے کیا حال کہین چنانچہ کتاب
واٹسن اور کسیھو مومین یہہ امر مفصلاً مذکور ہے بلکہ زمانہ پطرس و پولوس ہی مین جھوٹے
معلم پیدا ہوگئے جو تخریب و تحریف انجیل کا خیال رکھتے تھے جیساکہ باب دوم نامہ دوم پطرس
اور آغاز نامہ گلتیون وغیرہا سے مترشح ہے اسیواسطے جب ڈاکٹر مل نے نسخ مختلفہ عہد
جدید کا مقابلہ کیا تیس ہزار اختلافات کا اون مین نشان دیا جیساکہ کتاب اغلاط نامہ
وارڈ صاحب مین لکھا ہے جسکا اعتراف فرنچ صاحب اور پادری فنڈر کو بھی اپنی تحریر
و تقریر کے وقت چار و ناچار کرنا پڑا اور اسیکی بابت پارکر صاحب لکھتا ہے پروٹسٹنٹ
قائل ہین کہ مقدس کتابون کا خدا حافظ ہے اور اوسمین غلطیان نہین کیا پروٹسٹنٹ
نے درباب اختلاف عبارت کے نقل کیا ہے اور کیا کیپلوس اپنی کتاب کو جو درباب اثبات
اختلاف کے عہد عتیق مین ہے پروٹسٹنٹ کی عنایت مین چھپوا سکتا ہے اور دین
پروٹسٹنٹ کا کہتا ہے کہ معجزہ ازلی اور ابدی نے عہد عتیق اور جدید کو ادنی صدمہ
سے بھی باز رکھا ہے لیکن یہہ سمجھہ اوس عمدہ فوج اختلاف عبارت کے مقابل جو تیس ہزار

Marfat.com

کہڑا نہین رہ سکتا انتہی اور گریسباخ و شولز نے بعزیمت طبع اوس سے زیادہ نسخون کو
فراہم و جمع کرکے جانچا تو ڈیرہ لاکہہ عبارت کے اختلاف برآمد ہوئے اور چونکہ جان جیمس و بیٹسٹین
نے بذریعہ سیر و سیاحت ان سبکی بہ نسبت اور بہی زیادہ نسخے دیکھے اور ملائے تو اون مین
سب سے زیادہ اختلافات یعنی زیادہ از دس لاکہہ پائے اور اسیطرح جب عبری بیبل
مطبوعہ ۱۷۰۵ع کو کہ وانڈرہوٹ نے نہایت اہتمام و صحت کے ساتہہ طبع کیا تہا نسخہ عتیقہ
کوڈکس لادیانوس سے مطابقت دیگئی چودہ ہزار جگہہ فقط ان دو نسخون مین تنافی اور
مخالفت ظاہر ہوئی اسپر طرہ یہہ ہے کہ عہد جدید کے جن نسخون کا ابتک مقابلہ ہوا ہے
بیشتر اون مین سے ناقص تہے کسی مین فقط چند ورس اور کسی مین چند باب اور بعض مین
انجیل واحد اور بعض مین فقط رسالۂ اعمال یا اوس سے کچہہ زائد تہا اور نیز کل کتابین
جنکا مقابلہ کلاً یا بعضاً کیا گیا قریب پانسو کے شمار مین ہین حالانکہ انکے سوا فرنگستان کے
سرکاری پانچ کے کتب خانون مین فی الحال ہزارہا نسخہ عہد جدید کے ایسے موجود ہین جنکو
کسی نے ہاتہہ تک نہین لگایا مثلاً کتب خانہ واٹیکن ملک روم مین نسخون کا ایک انبار ہے
جنمین سے کل چونتیس ۳۴ کا مقابلہ ہوا اور کتب خانہ شہر فلارنس واقع ملک اٹلی سے کہ
قریب ایکہزار جلد کے اوسمین رکہی ہے صرف چوبیس ۲۴ کے ملانیکا اتفاق ہوا اور پادشاہی
کتب خانہ پیرس مین سے جسمین دو سو نسخے ہین فقط اونچاس ۴۹ کا موازنہ کیا گیا وقس علی ہذا
اور بہت سے نسخے جنکا ذکر بلان چینی نے کیا ہے جنکا بالفعل کچہہ نام و نشان نہین وہ
باجمعہا انکے ماسوا ہین اگر ہر ایک جلد کا کتب مذکورہ سے تمام و کمال باہمی موازنہ و

Marfat.com

مقابلہ ہو واللہ اعلم اوس حالت مین کتنے ارب بدم اختلاف عبارت کی شمار و تعداد
ہو توریت و انجیل سے شاید ہی ایک دو آیت اختلاف عبارت سے محفوظ و سالم رہے
اور یہہ گفتگو تو ہماری اوسوقت ہے جبکہ مرقس و متی اور لوقا و یوحنا سے لوگون کی
اصلی تحریر ہر وجہ سے ہم درست و صحیح بلا نکیر مان لین ورنہ اگر اون کے اختلاف و اغلاط
و خطایا کی بہی خبر لیجاے جیسا کہ بیان نسب نامہ حضرت عیسی مین پہلی ہی بسم اللہ
حضرت متی نے سات غلطیان کین اور ورس ۹ باب ۲۷ مین ذکریا کی جگہہ یرمیاہ لکہدیا
یا مرقس نے ورس ۲۶ باب ۱۴ مین بجاے اخیملک کاہن کے امام ابیاتہر تحریر فرمایا تو
مجموعہ بیبل کی اصل و فرع سے کوئی بہی نسخہ قابل اعتبار نہوگا اور اگر ان سب
کتابون کا اصل مین الہامی ہونا بہی ہم قبول کرین تو جب از روے شاہد سیزدہم ۱۳
یہہ بات معلوم ہوچکی کہ انبیا و مرسلین نے روش عشق و مجور کی سوا تبلیغ وحی مین بہی
بہتان و افترا کیا ہے تو اب اون کے صدق بیان و راستی گفتار پر اعتماد کیونکر ہو سکتا
ہے اور اون کے موافق اعتقاد و عمل کسطرح سبب رضای خدای پاک اور دلیل نجات
و خلاص یقینا ٹہرتا ہے اور بر تقدیر تسلیم عصمت جبکہ بہت سے راہبون اور قسیسون
کی تصریح کے موافق روح القدس کسی زبان کی قواعد نحویہ اور اصول لغویہ کا
تابع و مقلد اور پابند و مقید نہین بلکہ اونکے برخلاف موصوف کو عوض مضاف
اور مجرور کو بجاے منصوب و مرفوع اور مفرد و تثنیہ کی جگہہ مجموع اور مونث کے
قائم مقام مذکر اور ان کے بالعکس الہام و القا کر دیتا ہے چنانچہ توریت عربی مطبوعہ

Marfat.com

سنہ ۱۶۲۵ع کے اول مین جو بحکم پوپ اربانوس ہشتم اٹلی مین چھپی تھی یہہ بات صاف صاف لکھی ہے بدینوجہ ہمارے واسطے تمیز باطل و حق کے لئے اوسمین کوئی بھی سبب وصورت نہین بلکہ اسکے موافق مطالب وحی کے فہم وادراک مین خود انبیا ورسل نے بھی غلطا وغلطی کھائی ہو تو بھی کچھہ بعید وعجب نہین اور اگر ان سب باتون سے بھی اغراض وچشم پوشی ہی عمل مین آوے اسحال مین بھی اہل کتاب سے کسی کے اعمال وعقائد کی صحت وقوت نہوگی اسواسطے کہ ہر باب مین حد یثاً وقدیماً اون لوگون مین تراجم ہے برعموماً اعتماد دائر وسائر رہا ہے جنکی قدر وعظمت ترمیم وتبدیل نظائر وقوانین کونسل وپارلیمنٹ سے کسیطرح زیادہ نہین اور اسیوجہ سے اون کے باہمدگر بہت بڑا اختلاف پیدا ہوگیا ہے مثلاً ترجمہ سپٹواجنٹ کہ ہمیشہ یہود اور عیسائیون کے معبد خانون مین پڑہا گیا اور لاطینی ویونانی کے اکابر عیسائیون نے اوسکو برابر پندرہ سو برس تک واجب التسلیم سمجھا اور تراجم متعددہ السنہ مختلفہ مین بھی اوسی پر اعتماد تام رکھا حتیٰ کہ بعض روایتون کے بموجب وہ بھی لکھا ہوا بالہام و تائید روح القدس سمجھا گیا اور حواریان جناب مسیح نے بھی اوسی سے جابجا تمسک واستناد کیا زمانہ حال مین تقریباً دو سو سال سے پایہ اعتبار سے ساقط ہے نہ اب اوسکی وہ بزرگی ہے اور نہ کچھہ وقعت ہے اور ترجمہ لاطینی کہ مدار ایمان رومن کیتلک ہے علماے پروٹسٹنٹ کی نظر مین بالکل خراب ولغو اور سرتاسر محرف وحشو ہے اور کبھی کسی ترجمہ کے کل نسخے جلائے گئے جیسے ٹنڈیل صاحب کا انگریزی

Marfat.com

ترجمہ کہ عہد حکومت ایڈورڈ ششم اوسکی سب جلدین آگ مین ڈال دی گئین اور
کبھی کسی کے مطالب الہام وکلام روح القدس کے مخالف سمجھے گئے مثلاً ترجمہ یوتھر
کی بابت کہ ڈچہ زبان مین تہا زونگلس صاحب عالم فرقہ پروٹسٹنٹ نے کہا ہے
لوتھر تو بگاڑتا ہے کلام خدا کو تو تو صریح بگاڑنیوالا اور ریلیٹ دینے والا پاک
کتابون کا ہے اور ہیکے قریب قریب وسیانڈرین اور لبر صاحب نے بہی کہا ہے
اور لگرسن نے اوسکے حق مین فرمایا کہ یہہ ترجمہ عہد عتیق کے کتابون کا خصوصاً
کتاب ایوب اور اور پیغمبرون کی کتابون کا داغی ہے اور کچھہ تھوڑا نہین اور
ترجمہ عہد جدید کا بہی داغی ہے اور کچھہ تھوڑا نہین اور تراجم انگریزی کی نسبت
کارلائل صاحب لکھتے ہین انگریزی مترجمون نے مطلب کو فاسد کیا سچ کو چہپایا اور
جاہلون کو فریب دیا اور انجیل کے سید ہے مطلب کو ٹیڑہا کیا اور ان لوگون کو
نور سے ظلمت اور سچ سے جہوٹ زیادہ پسند ہے انتہی اور گاڈفری ہگنس کہتا ہے اولن
لوگون سے یعنی پادریون سے اور کیا بہتر توقع ہوسکتی ہے جو انجیل کو جاہلون سے
بیان کراتے ہین اور جسکا سمجہنا بغیر سمجہنا سے علم لاطینی اور یونانی اور عبرانی کے
غیر ممکن ہے اور جسکے ترجمہ کی نسبت دو فاضلون کا کبھی اتفاق نہوا انتہی اور اس
سب کے علاوہ بباعث فقدان اسناد کے اکثر رسائل وکتب بیبل کے مصنفین بہی غیر
مشخص ہین جزماً اون کا مولف وجامع اور زمان ترتیب ونسبان تصنیف کسیکو بہی معلوم نہین
تخمیناً تصنیف کتاب کوئی کسیکی جانب منسوب کرتا ہے اور کوئی دوسرے ہی شخص کو اوسکا

Marfat.com

مصلح و ترتیب دہندہ اُنکلون قرار دیتا ہی مزید لطف یہہ ہے کہ اسپر بہی بعض کتابون کی
مجہول التصنیف ہونیکا اقرار کرنا پڑتا ہے چنانچہ فصل سوم باب اوّل میزان الحق سے ظاہر
ہے ایک عالم اصل تصنیف زبان یونانی مین لکہتا ہے دوسرا محاورہ عبری کو اوسپر
ترجیح و تقدیم دیتا ہے مثلاً کتاب ایوب مین تصنیف کی نسبت بائیس ۲۱ جہت سے اختلاف
ہے اور اسیکے مثل و قریب زبور کا بہی حال ہے انجیل متی کی عبرانی الاصل ہونے اور انجیل
مرقس کے رومی زبان مین لکہے جانے پر بڑے بڑے احبار و علما نے شہادت دی جنکو
اب کوئی نہین سنتا اور ایسے ہی مکاشفات و انجیل یوحنا مین از حد نزاع و گفتگو ہے
چنانچہ مقدمہ اعجاز عیسوی مین ان مراتب کی بخوبی توضیح ہے جسے ہر متامل و منصف
مزاج اور صاحب شعور و ادراک جان سکتا ہے کہ عہد عتیق و جدید کی مانند کہ مدار
و مناط ایمان اہل کتاب ہین دنیا کی کوئی بہی کتاب تباہ و خراب نہین ہوئی اور وہ
سب کے سب محض بے سند اور قابل رد ہین واضح ہو کہ اگر بفرض محال رسائل و کتب مندرجہ
بیبل عیب تبدیل تحریف اور تخریب و تصحیف سے بالکل مقدس و مبرا بہی ثابت
ہون جب بہی اون کی رو سے اہل اسلام پر اہل کتاب کا کوئی الزام ہرگز قائم و تمام نہوگا
اسواسطیکہ وہ اصلین اولین یعنی بیان تنزیہہ و توحید رب العالمین اور شان طہارت
و عصمت انبیا و مرسلین مین جسکی ضرورت بدلائل و شواہد عقلی و نقلی یقینی و جزمی
ہے از حد قاصر ہین مسلمانون کو اسکے بعد انکار و عذر کیواسطے دوسرے سبب و امر کی
تلاش کچہہ ضرور و لابد نہین بلکہ یہی بات اون کی رد کیواسطے کافی و وافی ہے اور ہمنے

Marfat.com

جو اسمقام پر اپنے کلام کو طول و اطناب اسقدر دیا عیسائیون کی رعایت و خاطر سے
یہہ کیا اسواسطیکہ وہ لوگ اتنی ہی بات پر شاید راضی نہوتے اور مخالفت اصلین کی
کچھہ پروا نکرتے چنانچہ اون کے خلاف پر کامل ذعان و اعتقاد رکھتے ہین اب دیکھو
کہ اہل اسلام نے ان سب کے برخلاف اجتک اپنی کتاب کو کل اسقام و عیوب سے کیسا
پاک صاف رکھا کلام خدا کو کہ بوساطت روح الامین اوقات مختلفہ مین آنحضرت کے
پاس پہونچا اوسکو خالصاً نہایت احتیاط کے ساتھہ علیحدہ رکھا اور طریق عبادات
و معاملات رسول خدا کا بیان بعد تحقیق رواۃ کتب حدیث و سیر مین جدا لکھا اور
ایسے ہی آثار صحابہ و تابعین اور کیفیت نزول و معانی مبینہ جامعین و مفسرین کو بھی
بانفرادہ بیان کیا جسمین کسیکو کچھہ بھی التباس و شک نہین ہوسکتا اور ہر ایک تحریر کو گو
کسیکا تذکرہ اوسمین ہو اوسکے مصنف کی جانب نسبت دی اس تقسیم و تفریق کے ساتھہ
اونہون نے اپنی کل ہمت و مراعات قرآن کی حفظ و نگہداشت مین اسطرح صرف کی
کہ بلا تمیز غریب و ذی سند و راوی و بدون تفرقہ سفیہ و صاحب شعور ہر ایک کو زبانی اوسکے
یاد کرنے کی تاکید کی اور خود بھی بنفس نفیس صاحب رسالت نے اوسکو لفظ بلفظ حفظ فرما یا
اور صدہا و ہزارہا کو اپنے ہی روبرو یاد و ضبط کرایا بوجوہ چند قرآن کا حفظ و اتقان
اون لوگون کو مرغوب و دلپسند اور سہل و آسان نظر آیا اولاً اسوجہ سے کہ قرآن جمیع
مسائل و معاملات دینی و دنیوی پر محیط و حاوی ہے اور کل احکام تمدن و معاشرت
اور جملہ حالات مذہبی و اخروی کیواسطے امام و ہادی ہے ثانیاً بہت سے فرائض و عبادات

Marfat.com

کے لئے حفظ قرآن منجملہ ضروریات اور بمنزلہ شرط و مناط تہا جیسے عموماً ہر روز
صلوات خمسہ اور نماز اشراق و چاشت و تہجد وغیرہ مین زبانی اوسکا پڑہنا اور خصوصاً
ماہ رمضان مین بوقت آخر شب تطویل صلوۃ و قیام اور اوس حالت مین قرآن کا از اوّل
تا آخر تمام کرنا نا لناحسب ارشاد رسول مقبول نفسہ زبانی اوسکا یاد کرنا بہی
موجب ثواب عظیم و عین عبادت ہے اسواسطے کہ قرآن کا حفظ و ضبط اسقدر جسے کہ
اوسکا تواتر ہر وقت و عصر مین برابر رہے از روے شرع و ملت جمہور امت پر
فرض کفایہ ہے اس سبب سے حضرات صحابہ نے کہ کل حواریان و اتباع رسل کی بہ نسبت
زیادہ مخلص و سرگرم عبادت تہے حفظ قرآن مین مزید اہتمام و سعی بدل و جان کی
رابعاً ہر ایک مرد و عورت اور بوڑہے و لڑکے کو اون مین سے کلام فصیح و بلیغ کے
یاد کرنیکا نہایت ذوق و اشتیاق تہا حتی کہ اسی جہت سے ملک عرب اوس زمانہ
مین باعتبار فصاحت و بلاغت معروف و مشہور آفاق ہوا بدیوجہ حفظ و ضبط قرآن جسکی
عبارت اعلی درجہ بلاغت و حد اعجاز پر فائز ہے موافق اونکے مذاق کے تہا خاص
اوسکا حفظ و ضبط اوسیوقت سے لیکر اتبک دینوی عزت و فخر اور منفعت و قدر کا بہی
باعث و سبب رہا ہے الحاصل بتوفیق ذوالجلال اس رسم نے بوجوہ مذکورہ اون
مین بدرجہ کمال قبولیت و رواج پایا حتی کہ اصحاب آنحضرت سے بیحد و انتہا رجال
و نسا نے مثل عبداللہ بن مسعود و سالم بن معقل اور ابی بن کعب و معاذ بن جبل
اور ابو زید خزرجی و ابو ایوب انصاری و زید بن ثابت اور سعد بن عبید اوسی

Marfat.com

وفضالہ بن عبید وعبادہ بن صامت اور مجمع بن جاریہ وحذیفہ اور طلحہ و
ابوہریرہ اور عثمان بن عفان وعلی ابن ابیطالب اور مسلمہ بن عبید وعبداللہ
بن سائب اور ابوموسی اشعری وعبداللہ بن عمرو عبداللہ بن عباس اور حضرت
عائشہ وحفصہ اور ام سلمہ وام ورقہ بنت عبداللہ بن حرث وغیرہم نے اوسکو
من اولہ الی آخرہ حفظ دیا د کرلیا اور یہان تک اسکی ترقی ہوئی کہ بحالت حیات آنحضرت
فقط غزوہ بیر معونہ مین حفاظ قرآن ستر شہید ہوئے اور بحسب الاتفاق اسیطرح مقتل
یمامہ یعنی جنگ مسیلمہ مین بہی کہ وفات آنحضرت سے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد عہد حضرت
ابوبکر مین جسکا وقوع ہوا ستر ہی حافظ اور شہید ہوئے اور بعد رحلت آنحضرت
حضرت عمر نے اپنے ایام خلافت مین اور بہی زیادہ اسکا نشر وافاوہ کیا یعنی یہہ
حکم دیا کہ بجاے تہجد کے اول ہی وقت جماعت تراویح مین قرآن کی تلاوت وقرات
کیجاوے جسکی وجہ سے لوگون مین بدرجہ غایت اور بہی شوق وذوق بڑہا اور
اسی لذت وخوشی سے اکثر اطفال خورد سال نے کل قرآن بکمال اتقان اپنی نوک
زبان سے پڑہا چنانچہ ہر شہر وقصبہ اور ہر ایک چہوٹے بڑے موضع مین اقالیم مختلفہ
سے اتبک وہی طرز وطریقہ بعنایت باری مسلمانون مین بخوبی مروج وجاری ہے
جامع مسجد مصر سے ہر سال دس ہزار طلبا حفظ قران سے فارغ البال ہوجاتے
ہین اور ایسے ہی دیگر ممالک ہند وچین اور سائر اقطار ونواحی زمین مین اسوقت
باوجود افلاس وغربت ہزارہا مسلمان حفظ وضبط قرآن کر لیتے ہین اگر دنیا کے

Marfat.com

کل حافظون کا اسوقت شمار ہو تو بلا مبالغہ لاکھون ہی نکل آوین اور اگر بالفرض
صفحہ عالم سے جمیع صحائف قرآن معدوم ومفقود ہون تو ایکدن مین ممکن ہے
کہ ہزارہا نسخ صحیحہ مرقوم وموجود ہون فیض وبرکت انحضرت ہی کا یہہ ادنی اثر ہے
کہ جواہر عزا کا معجزہ تہا وہ آج ہر گلی کوچہ لڑکون کی زبان پر ہے اور طرفہ تر
یہہ ہے کہ اہل اسلام کو اسپر بہی صبر واستغنا نہوا بلکہ اونہون نے انداز لب ولہجہ قرارت
رسول خدا صلعم کی نقشہ اوتارنیکا بہی عزم وقصد کیا اور حتی الامکان اوسی کے
مطابق مد وشد اور وقف ومطلق اور ادائے حروف مین اون کے مخرج سے
سعی دپیروی بے نہایت کی چنانچہ علم تجوید وقرارت کی وضع سے یہی غرض غایت
ہے بعد اس کامل رعایت کے ہرچند اوسکی کتابت کا اہتمام اہل اسلام کے ذمہ لابد
وضروری نرہا مگر اس باب مین بہی کسیطرح اونہون نے غفلت وطرح نہ دی اور کتابت
مین بہی اوسیطرح ازبس احتیاط وعرق ریزی کی اولاً جناب رسالت مآب کی ہمیشہ
یہہ عادت رہی کہ آیات قرآن جبکا نزول تدریجی اور باختلاف ازمان ہوتا باہتمام
تمام فوراً ہی اون کو اپنے حضور مین لکہواتے اور مطابق تعلیم جبرئیل بہ ترتیب دوسری
آیتون کے ماقبل ومابعد مین رکہواتے چنانچہ قبل از وفات اختتام وحی کے ساتہہ
کتابت کل قران بہی تمام ہوچکی تہی اور چونکہ وہ تحریر اوس زمانہ کے عام رواج کی
موافق بہلی اور چمڑے اور ہڈی اور پتہر اور چہال اور لکڑی پر منتشر تہی جسکا
مجلد ومرتب ہونا عسیر وغیر ممکن تہا لہذا بخوف تلف حسب صلاح وصوابدید حضرت

Marfat.com

فاروق مصحف واحد مین جناب صدیق نے اوسکو نقل کرایا مگر اوسمین بہی یہانتک
احتیاط کی کہ خاص حضرت زید بن ثابت سے کہ مشہور و مستند کاتب وحی آنحضرت
تہے اور اوسکی طرز کتابت سے واقفیت تامہ رکہتی تہی اور سارا قران بہی اون کو
محفوظ و برزبان تہا نقل کرایا اون کے سوا کسی اجنبی کو اس خدمت پر مامور و
متعین نفرمایا اور جب حضرت عثمان نے اپنی عہد خلافت مین زائد نسخون کی
ضرورت سمجہی تو اوسی نسخہ کو نقل کیواسطے ام المومنین حضرت حفصہ سے طلب کیا
اور بدستور سابق اونہون نے بہی اس کام پر اونہین زید بن ثابت کو اس مہم کا
مہتمم بنایا اس مرتبہ سات نسخے لکہے گئے جو بحرین و مکہ معظمہ اور بصرہ و کوفہ اور
یمن و شام کی جانب روانہ ہوئے اور ایک جلد خاص مدینہ منورہ مین رکہی گئی
جو ابتک موجود ہے اور حضرت حفصہ کا نسخہ اونہین کو پہر واپس دیا ازان بعد
اور نسخون کا نشر اونہین کے نقل سے ہوا اور اون سب مین طرز تحریر و املا بعینہ
اونہین کے شبیہہ و مماثل رہا پچہلی رسم خط اور نوایجاد کتابت کو مطلقاً اونمین
دخل ندیا مثلاً جو نقوش کہ بین الدفتین اونکے مسطور ہین اور تلفظ مین نہین آتے
وہ آجتک بدستور لکہے جاتے ہین کسی نسخہ مین اونکا اسقاط و حذف نہوگا اور
اونمین جن حروف کا محض اشارہ دیا ہے اور وقت تلاوت اون کو پورا پڑہتے
ہین کسی نے اپنی قرآن مین اونہین پورا نہ لکہا ہر ایک مین بحسب اصل کی مطابق مرقوم
ہین اور قدماے اسلام نے تو اس باب مین یہان تک رعایت کی کہ بین الدفتین

Marfat.com

تحریر ترجمہ و تفسیر کی بہی اجازت ندی بلکہ تعشیر مصاحف سے بہی زجر و ممانعت کی
اور لکھنے خواتم و فواتح سور پر حکم کراہت دیا حضرت عمر کا ہمیشہ یہی حکم رہا کہ قرآن
کبہی بقلم خفی نہ لکہا جاوے و اما اوسکی تحریر واضح و جلی ہو در صورت مخالفت کاتب کو
تعزیر و سزا ہوگی باوجودیکہ بلاد دور و دراز مین اہل اسلام کا گزر ہوا اور بمسافت
صدہا منازل و کروہ ملک عرب سے جابجا اون کا گروہ و گہر ہے اور لغات مختلفہ
اون کا کلام و روزمرہ ہے الا تلاوت و کتابت قرآن بالاتفاق سب کے یہان فقط
عربی ہی زبان و خط مین ہے وقت عبادت و تلاوت کسی نے بجاے اصل کے
کسی ترجمہ پر اکتفا نہین کیا اور نہ کبہی عند التحریر والکتابۃ خط عربی کو استثنا کیا
یہی وجہ ہے کہ اطراف زمین کے نسخ قرآنی مصری و ایرانی اور رومی و افغانی
وغیرہا کے مابین اگر مطالعت دیجاوے محالات سے ہے کہ کسی قسم کا اختلاف عبارت
اون مین نکل آوے یا قدیم و جدید نسخون کو باہم ملاوین تو کیا ممکن ہے کہ کوئی لفظ
و کلمہ مشتبہ پاوین انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون و قال ایضا ان علینا جمعہ و قرآنہ ثم
تا نزول عبارت قرآنی محفوظ ہے اور بدلالت ما ینطق عن الہوی دیانت و عصمت
آنحضرت بہی تبلیغ مین ملحوظ ہے درحقیقت یہہ کامل محافظت قرآن جسکے اعجاز
و غرابت پر مخالفین کو بہی اذعان ہے اوس فرمان الہی کا ظہور ہے کہ خود خدا کو
اوسکے حفاظت از روے قرات اور ہم بحسب الحفظ و الکتابت منظور ہے کما قال
تعالی انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون و قال ایضا ان علینا جمعہ و قرآنہ ثم

Marfat.com

ان علینا بیانہ جسکا صدق اسطور پر ہوا کہ ہر عصر و دور مین ہزارہا کو اوسکے حفظ
و قراءت کا کام دیا اور ہر ملک و ولایت سے جماعت کثیر کے متعلق اوسکے کتابت
و تصحیح کا اہتمام کیا بالقاے ربانی اودہر قاریون مین تجوید و قراءت کا شوق موجود
ہے اودہر ایک بڑے گروہ مین بیان شان نزول و تحقیق معانی کا ذوق مشہود
ہے متکلمین کو اوسکے دیکہنے سے مطلوب تحقیق عقائد و اکتساب فن برہان و استدلال
ہے ارباب بلاغت و بدیع کو اوسی اپنے قواعد و مسائل کی تصدیق کا خیال
ہے مجتہدین و فقہا کو اوسکے معنی مین غور کرنے سی مقصود اظہار احکام حلال و حرام ہے
محصلین نحو کی نظر مین بخواہش تکمیل اوسکا ہر ایک جملہ اور کلام ہے طلباے صرف کو
اوسکے جملہ کلمات و صیغ کی تفتیش بغرض استحکام و انضباط ہے اور اہل اصول کو
اوسکے الفاظ و حروف خاص و عام اور اقسام دلالت کلام کی تحدید واسطے تعین
طرز استخراج و استنباط ہے اور یہہ انجاز وعدہ محافظت کے علاوہ آنحضرت کا
دوسرا معجزہ ہے چنانچہ گبن صاحب اپنی تاریخ رومیہ کبری کی چہٹی جلد کے پچاسوین
باب مین لکہتا ہے قرآن کی بہت سی نقلون سے وہی اعجاز کا سا خاصہ یگانگت
اور متن کی عدم قابلیت تحریف ثابت ہے اور میور صاحب کہ بہت بڑے ناصر و
حامی مذہب عیسوی کے ہین جلد اول سیرت محمدیہ مین بعد ذکر قرآن کی کتابت کے
تحریر کرتے ہین محمد کی حیات مین قرآن کی حفاظت صرف ان متفرق تحریرون ہی
مین منحصر نہین تہی یہی وحی الہی تمام مسلمانون کا نبی تہا ہر ایک جماعت عام مین قرآن کا

بیان اوسکا ۱۲ اوپر ہمارے ہی ہے

پڑہنا ضروری تہا اور خلوت مین قران کی تلاوت اور ذکر باعث ثواب عظیم تہا یہہ مضمون
تمام روایات قدیمہ مین متواتر المعنی ہے اور خود قران سے بہی پایا جاتا ہی اور اسیکے مطابق ہر ایک مسلمان اسکو
کم و بیش حفظ کرتا تہا اور مسلمانون کی قدیم سلطنت مین جو شخص جس مقدار تک قران
پڑہ سکتا تہا اوسی اندازہ کے موافق اوسکی قدر و منزلت ہوتی تہی اور عزت کی
رسم سے اوسکی زیادہ تائید ہوئی وہ لوگ نظم کے تو از حد مشتاق تہے اور فن
کتابت کا سامان کافی اون کے پاس نہ تہا کہ خطبون کو لکہہ رکہتے اسلئے مدت سے
وہ لوگ اسکے عادی ہو رہے تہے کہ اشعار و خطب کو اپنے دل کی زندہ تختیون پر
منقش کر رکہتے تہے قوت حافظہ اونکی انتہا درجہ پر تہی اور اوسکو وہ لوگ قران
کی نسبت بکمال سرگرمی کام مین لاتے تہے اون کا حافظہ ایسا مضبوط اور اونکی
محنت ایسی قوی تہی کہ حسب روایات قدیم اکثر اصحاب محمد پیغمبر کی حیات ہی مین
بڑی صحت کے ساتہہ تمام وحی کو حفظ پڑہ سکتے تہے اور پہر صاحب موصوف لکہتے
ہین ہمکو یہہ بہی معلوم ہے کہ جب کوئی قبیلہ مسلمان ہوتا تہا تو محمد کی عادت تہی
کہ اپنے اصحاب مین سے کسی ایک یا دو صحابی کو اون کے پاس بہیجدیتے تہے تاکہ
اون کو قران اور ضروریات دین سکہلاوین اور اکثر خبر ملتی ہے کہ وہ اپنے ساتہہ
مذہبی امور کی تعلیم کے لئے تحریر لیجایا کرتے تہے پس لاجرم یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ
لوگ قران کی ضروری سورتین بہی ہمراہ لیجایا کرتے ہون گے بالتخصیص وہ اجزا
قران جنپر مذہبی رسوم موقوف تہین اور جو نماز مین اکثر پڑہی جاتی تہین علاوہ اون

Marfat.com

تصریحات کے جو قرآن ہی مین خود اوسکے مکتوب ہونے پر پائی جاتی ہین ایک صحیح روایت
مین جسمین عمر کے مسلمان ہونے کی کیفیت مروی ہے قرآن کی بیسوین سورت کی نقل کا
تذکرہ ہے جو عمر کی بہن کے گھر مین ہوا اونکی ذاتی مصرف کے لئے تھی یہہ اوس زمانہ کا
ذکر ہے جو ہجرت سے تین یا چار برس پیشتر گزرا تو اگر اوسقدر قدیم زمانہ مین قرآن کی
نقلین لکھی جاتی تھین اور عام تھین درآنحالیکہ مسلمان کم اور مظلوم تھے تو یقینی نتیجہ نکلتا ہے
کہ جب پیغمبر کو قوت ہوئی اور یہہ کتاب اکثر ملک عرب کے لئے شریعت قرار پائی تو
اوسوقت قرآن کے نسخے کثرت سے بڑہ گئے ہونگے انتہی اور من بعد یہہ کہتے ہین
عثمان کا نسخہ ہم تک بلا تحریف چلا آیا ہے درحقیقت ایسی احتیاط سے اوسکی حفاظت
ہوئی ہے کہ قرآن کے بیشمار نسخون مین جو اسلام کے کثیر الوسعت مملکت مین منتشر ہین
بڑے اختلاف نہین بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ بالکل اختلافات نہین ہین محمد صلعم کی
وفات کے بعد ایک چہارم صدی مین قتل عثمان کے وقت سے مسلمانون مین تنازع
اور شدید مخالفتین پیدا ہونے سے مسلمانون مین پھوٹ پڑ گئی تھی تاہم اون مین
ایک ہی قرآن ہمیشہ جاری رہا ہے اور سب مین بالاتفاق اسی ایک ہی قرآن کا استعمال
مین رہنا اس بات کے ثبوت کی ایک لاجواب دلیل ہے کہ ہمارے پاس اب وہی
کتاب ہے جو اوس مظلوم خلیفہ کے حکم سے لکھی گئی تھی غالباً دنیا مین کوئی اور ایسی
کتاب نہین ہے جو بارہ سو برس تک ایسی صحیح المتن رہی ہو انتہی اور یہہ بھی اوسی
سیرت محمدیہ مین ہے نہایت قوی گمان پر ہم اقرار کرتے ہین کہ ہر ایک فقرہ قرآن کا

Marfat.com

صحیح اور بلا تبدیل محمد ہی کا کہا ہوا ہے اور اوسکے نتیجہ مین جیسا کہ زان ہیر نے کہا ہے یہہ کہتے ہین کہ قران کو ہم بالیقین محمد کا کلام سمجھتے ہین جیسا کہ مسلمان اوسکو کلام الہی سمجھتے ہین انہی اسجگہ سے کمال محافظت قران اور اوسکا تواتر بطور حفظ و روایت اور ہم بطریق تحریر و کتابت اور نیز از روے اسانید متصلہ و موافقت نسخ قدیمہ و منتشرہ بغایت وضاحت جب معاندین کی شہادت سے ثابت ہے تب اس بابت مزید تصریح و تشریح کی کیا حاجت ہے وکفی اللہ المومنین القتال بعد اس اہتمام کے اہل اسلام سے محدثین عظام نے آثار و احادیث کی بھی تحقیق و تفتیش اور عامہ افعال و اقوال اور سائر اعمال و احوال نبوی کے بہم پہونچانے مین جید کوشش و سعی اور بدرجہ غایت محنت و عرق ریزی کی اسواسطے کہ وہ بھی مسلمانون کے نزدیک بمنطوق فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اور حسب افادہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ قران کی مانند ماخذ احکام شرعی و مرجع مسائل مذہبی ہین لہذا ہر ایک حال کو علیحدہ علیحدہ محدثین نے اپنے سے لیکر آنحضرت تک بسند متصل بیان کیا ہے یعنی اسطرح پر کہ فلان امر کو آنحضرت سے فلانے شخص نے بذات خود ادراک حاصل کیا اور اوس نے بلا واسطہ فلان شخص سے وہی امر نقل کیا اور اوس نے روبروی فلان اوسکا تذکرہ کیا حتی کہ بطور مسطور اوسکو مولفین کتب حدیث نے اپنے اساتذہ سے لیا اور متعدد وسائط مع تصریح اسم و رسم اور قید ولدیت و کنیت تصانیف مین قلمبند کر دیا من بعد وہی کتابین روش سابق کی مطابق دست بدست مع ذکر سند متصل مصنفہ اوس کتاب تک مشہور و مروج ہوئین جسکے ذریعہ سے

Marfat.com

آج ہزارہا آدمی جدا جدا اپنے اساتذہ کی فہرست صاحب کتاب تک کہا سکتے ہین اور بالیقین جانتے اور کہتے ہین کہ فلان کتاب فلان شخص کی تصنیف ہے اور کتابون کی معتبری وعدم معتبری بہی جسکا مدار وملاک صداقت وثاقت مصنف ہے بدیوجہ بخوبی دریافت کرسکتے ہین اور مصنفین کتب سے لیکر آنحضرت تک جتنے آدمی سلسلہ مین ہین اون کا رویہ عام اور تغیرات مزاج بالتمام اور بیان مولد ومنشا اور زمان ولادت ووفات اور ضعف وقوت ذہن وحافظہ کی کیفیت اور نیک وضعی و راست گوئی کی پوری پوری حقیقت اور تعداد اسفار واساتذہ اور حال تحصیل علم وشمار تلامذہ علم اسماء الرجال مین بشرح وبسط قلم بند وضبط ہے اور اسی بنا پر حسن وصحیح اور ضعیف وقوی اور موضوع ومدرج اور غریب وشاذ ومنکر وغیرہا انواع خبر کہ مفصلا اصول حدیث مین مذکور ومبین ہین مقرر ومعین ہین جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ تصنیف وتصحیح محدثین کا اگر فی الحال اعتبار نہ کرین جدت کی صحت وثاقت بطور خود ہی ہم آپ دریافت کرلین باوجود مرور دہور وسوقت راویون کا صدق وزور معلوم ہوسکتا ہے اربابِ اسباب باجمعہا اس تحقیق سے محروم ہین بلکہ اون کی خود الہامی کتابین بہی کتب حدیث کی بہ نسبت اعتبار مین بوجوہ شتی ساقط ومتفاوت ہین اولاً اسوجہ سے کہ ہر ایک حدیث وخبر منصص سابق الذکر ماخذ حکم شرعی ہے بخلاف ابواب وکتب مندرجہ ہیل کے کہ اونمین سے بہت سا حصہ احوال مکلفین سے بحث وتعلق نہین رکہتا پس دونون کی تدوین وتالیف مین تفاوت کوشش وسعی یہین سے بفرق جلی ظاہر ہے ثانیاً رسول خدا صلعم نے واسطے تحصیل علوم دین کی عموماً اور حفظ وتبلیغ احادیث کی لی خصوصاً بالفاظ نضر اللہ امرءاً

سمع مقالتی فحفظها ووعاها واداها فرب حامل فقه الی من هو افقه منه وغیرها

سے بجد ترغیب وتحریص فرادامت کو دی جسکے سبب قرون اولی ہی سے لاکھون علما نے اوسکی

تحقیق وتفتیش مین اپنی عمرون کو محو وفنا کردیا ایک ایک حدیث کیواسطے اقطار زمین پر

پہونچی اسفار عظیمہ اختیار کیے مصائب جمہ سر پر لیے جز آنحضرت کسی نبی نے واسطے تبلیغ کے

ایسی ترغیب نہین دی اور نہ اوائل سے کسیکے اتباع نے تدوین احوال کیواسطے ایسی گرم جوشی

کی ثالثاً رواۃ اخبار نے مقاصد آنحضرت کو اوسی زبان مین بلکہ حتی الامکان اونہین الفاظ مین

بیان کیا ہے اور مولفین میل نے زبان نبی کی موافقت وپابندی بہی نہین کی حالانکہ اختلاف

زبان سے بہت سے مطالب مین لامحالہ قصور وفتور ہوجاتا ہے ۔ رابعاً کتب حدیث مین

ہر ایک حال وخبر اور روایت واثر مع سلسلۃ السند مرقوم ومذکور ہے ۔ خامساً وہ کتابین

بہی محدثین سے بالاسانید ماخوذ ومتداول ہین ۔ سادساً اون کتابون کے مصنفین بذات

وصفات معین ومشخص بلااختلاف ہین ۔ سابعاً مجامع ومسانید حدیث اپنی اصلی ہی زبان مین تا حال

محفوظ وموجود ہین ۔ ثامناً جمیع نسخ قدیمہ وجدیدہ اور کتب ہر قریہ وودیہہ باہم موافق و

متحد ہین اون مین مطلقاً کمی بیشی نہین ہوئی مثلاً محمد بن اسمعیل بخاری نے سات ہزار دو سو پچہتر

حدیثین اپنی کتاب مین جمع کین وہ بجنسہ ابتک موجود ہین نہ کسی متبع سنت نے اون مین تحریف

کی اور نہ اہل بدعت سے کسی نے اصلاح دی اور یہہ امور رسائل وکتب میل مین بالکل متروک

ومہجور ہین باوجود بیشمار خرابیون کے کتب مقدسہ کو قران کے مقابلہ مین لانا جسکے ابتدا سے

کامل محافظت باتفاق موافق ومخالف ثابت ہی صریح ظلم وبے انصافی ہے چنانچہ میور صاحب نے

Marfat.com

بھی بعد انصاف یہہ بات کہی مسلمانون کا اپنی خاص کتاب کا ہماری کتب مقدسہ کی اختلاف
عبارات سے مقابلہ کرنا ایسی چیزون کا باہم مقابلہ کرنا ہے جنکی حالات اور اصلی امور مین
کچھہ بھی مناسبت نہین ہے انتہی فضیلت خامسہ ہر معقول پسند وسلیم الطبع کو معلوم ہے کہ منشاء
جمیع افعال حسنہ وسیئہ اور مصدر اعمال پسندیدہ ورویہ انسان کا قلب ہے آدمی کی ہر نیکی
بدی کیواسطے اوسیکی بھلائی برائے شرط ہی اگر صالح ہے تو خواہ مخواہ اچھے ہی کام سرزد
ہونگے العیاذ باللہ اگر وہ بگڑ گیا سارے سر حرکات ناشائستہ اور بد ہون گے اور جب یہہ امر
معلوم ہو چکا تو ہم کہتے ہین کہ اصلاح قلب پر جسطرح کہ اسلام مین خیال ہے دوسرے دین مین
اوسکا نظیر معدوم ومحال ہے کیفیت احوال شدائد آخرت کہ قلب کے واسطے سبب رقت اور
احوال سبقات نار وجنت کہ احتراز سیئات ومنکرات اور شوق ورغبت حسنات وخیرات پر باعث
ہین جسطرح کہ بکمال حسن بیان بشرح وبسط کے ساتھہ حدیث وقران مین ہین سائر مخالفین
کی مذاہب وکتب سے کسی مین انہین بروز محشر بیان معاوضہ مومن ومرتد اور محاسبہ ہر نیک وبد
اور وقت نزع بقصد قبض روح علی حسب الاعمال ہولناک ودردانگیز یا بہجت افزا ومحبت خیز
صورتون مین ملائکہ کا نزول اور قبر کی صعوبات اور بشارہ ومضائق اور بعد امتحان واستفسار
منکر ونکیر ترتب نعیم راحت اعمال کی موافق اور کربت وسختی اور مصائب ودواہی صحرائے
قیامت اور عدم منفعت مال واولاد اور ترک نصرت ورفاقت اہل محبت وقرابت اور غلبہ
خوف سے عروض سکر وبیہوشی اور سوائے فکر ذات دوسرون کے فراموشی اور ظلمت شدید مین
صراط پر کہ جہنم کا پل ہے بال سے باریک تلوار سے تیز عبور کرنا اوسوقت سوائے سلامتی اعمال

Marfat.com

ور روشنی ایمان کیسطرح نجات و فوز نہ ملنا اور صبر و شکر تمام عمر کا حساب کتاب اور اپنے اپنے مصارف
کی نسبت جمیع اعضاء و جوارح سے جدا جدا سوال و جواب ہر قسم کے گنہگار پر مطابق عمل کے خدا کا غضب
و قہر بھڑکنا اور ہر نیک کردار و بخشندہ کار پر اوسکی رحمت و مہر کا ہونا اور محض بحکم رب الارباب
اور بلا مداخلت احد و بغیر مزاحمت غیرے تقسیم عذاب و ثواب اور اہل نار کی تکلیف و پریشانی
اور شدت عطش و جوع سے از حد تردد و حیرانی اور خدا کے دیدار اور اوسکے ذکر و شکر سے
اہل جنت کے ہر وقت رطب اللسانی اور تہیہ عیش و کامرانی از قبیل لذائذ جسمانی و روحانی
کہ بتفصیل تمام خیر الکلام و کلام خیر الانام مین ہین جسکے سننے سے ہر شخص کا دل گناہ کی
پر جرت و بیباکی سے لرز جاتا ہے اور خوف خیبت و خسران ابدی اور عذاب افعال قبیحہ سے
ہمیشہ مانع قوی رہتا ہے اسیواسطے مومن کامل خلاف حکم خدا نہ کسی عضو کو بیجا صرف کرتا
ہے اور نہ قلب کو ماسوی اللہ کیجانب مائل ہونے دیتا ہے بظاہر اگر کسیوقت معاملات دنیوی
خرید و فروخت مین مشغول ہے یا ازواج و اولاد کی جانب متوجہ مگر اوسکی رضا طلبی سے
اون کاموں مین بھی درحقیقت کبھی غافل نہین رہتا اور تذکیر بایام اللہ و مواخذہ
دنیوی سے زجر و تہدید اور رضا سے ہر دم خوف و رجا کی تعلیم اور وعد و وعید ظہور
و فور عذاب و رحمت اسی عالم مین حسب مشیت بتا رہا اوسکے علاوہ ہین کما قال تعالی
وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ شریعت اہل
اہل کتاب مین کہ کتب خمسہ حضرت موسی سے عبارت ہے حشر و نشر کا مطلقاً ذکر نہین اور نہ کہین
سے عذاب و ثواب ثابت اتباع و نافرمانی مین فقط خسران و منفعت دنیوی کا بیان ہے

باب ۱۱ استشاد فقرہ

Marfat.com

پرہیزگاری کی حالت مین ترقی مال وبقاے سلطنت اور کثرت اولاد و دولت کا وعدہ ہے
اور اختیار گمراہی و کجی مین اسیری و مغلوبی اور ناہماری ایکایہ ہے جسکا بہم
نتیجہ ہے کہ طالب اسباب دنیوی اور مشتاق نعماے ظاہری کے سوا ارباب قناعت و تقوی
اور زہد و ورع والون سے کوئی بہی اوسکی پابندی اپنی ذمہ ضروری ولابدنہ سمجہے گا
اور عہد جدید سے اگرچہ وجود جہنم مستنبط ہے سو قطع نظر اسکے کہ اوسمین تذکرہ غضب کہ
خداے پاک کی رحمت کاملہ کا مظہر ہے اور اختیار لذات و شہوات حسی و جسمی سے مانع اوسکی
خبر ہے مطلقاً پایا نہین جاتا جسکے شوق و رغبت مین لوگ نعماے دنیا اور صرف قواے
شہوانیہ سے محروم رہین اور اپنے صبر و تکلیف کا عوض و بدلہ وہان کی نعمت و راحت کو تصور
کرین اوس کے موافق جہنم کا بیان کسیکے دل پہ قوی اثر بہی نہین کرسکتا اسواسطے کہ
تشریح حدت نار و درکات اور انواع معاصی پر تقسیم طبقات اور قوت اشتعال والتہاب اور
اطوار و اقسام عذاب اور دوزخیون کا اضطراب و انتشار اور اظہار فغان و اضطرار جسطرح کہ شریعت
محمدیہ مین مبین ہے اور انذار و تحذیر مین اوسکو کامل تاثیر ہے کما قال تعالی وَكَذٰلِكَ أَنْزَلْنٰهُ
قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا انجیل مین بالکل
مفقود ہے اور نہ اوس سے شدائد یوم الحشر اور قبر کا عذاب و درد کسیکے گوش زد ہا این ہمہ
اسلام دوسرے مذاہب سے امید صلاح و انتظام بالکل خیال خام ہے۔ فضیلت سادسہ
ہر قسم کے حسنات و برکات کا منشا اور عادات و عبادات مین ہر طرح کے کمالات و محاسن کی تتمہ
و تکمیل شریعت اسلامیہ سے باحسن الوجوہ میسر و ممکن ہے بخلاف سائر ادیان کے کہ اون کی مطالب

Marfat.com

تحصیل انواع فضائل اور محاسن کے ساتھہ بعض اصناف و اقوام مخصوص ہین اور بعض محروم
اور تعمیل بعض احکام سے بیحد دقت و ضغطہ اور سخت ضیق و مفسدہ اکثر آدمیون کو معذور و
مجبور کر دیتا ہے مثلاً از روی توریت بنی اسرائیل کے بارہ فرقون سے شرف خدمت مسکن
باب ۳ گنتی
شہادت اور اوسکے اسباب و لوازم کی محافظت ہمیشہ کے واسطے فقط ایک گروہ بنی لاویون
سے متعلق ہے باقی گیارہ فرقے اوس سعادت سے محروم رکھے گئے اور عہد کہانت و امامت کیواسطے
منجملہ بنی لاویون کے خاص حضرت ہارون اور اون کی اولاد پشتہا پشت تک مخصوص و مستثنی ہین
اور نیز اون لوگونکے لئے کہ کسی نہج سے ناقص و عیب دار ہون جیسے اندہا یا لنگڑا اور جسکی ناک
باب ۲۱ احبار و باب ۲۳ استثنا ۱۲
چپٹی ہو یا کسی عضو مین لمبی بیتی ہو یا جسکا پاؤن یا ہاتھہ ٹوٹا ہو یا کبڑا یا بونا ہو یا آنکھہ مین نقص ہو
یا داد یا کھجلی رکھتا ہو یا اوسکے خصیے کچلے گئے ہون یا آلت کاٹ ڈالے گئے ہو اور
عمونی و موابی و حرامی بچہ کے واسطے اور دسوین پشت تک اون کی اولاد کے لئے یہہ
حکم ہے کہ انمین سے کوئی ہمیشہ تک جماعت خداوند مین داخل نہو اور نہ خیمہ گاہ کے نزدیک آوے
اور پردہ کے اندر داخل نہو اور نہ مذبح کے قریب جاوے اور نہ اپنی قربانی آگ سے گزرانے
پاوے اور علی ہذا القیاس مبروص و مجذوم اور صاحب جریان وغیرہ تا حصول صحت تحصیل
حسنات کثیرہ سے شرعاً محروم و بے بہرہ ہین بالعکس اسکے قران مین صاف صاف خدا سے
پاک نے یہہ حکم عام دیا اِنِّی لَا اُضِیعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْکُمْ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِنْ بَعْضٍ اور
فرمایا مَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا اور ارشاد ہوا مَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّکْفَرُوْهُ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالْمُتَّقِیْنَ

پرہیزگارونکو ۱۲ جاننے والا ہے اوس سے اور اللہ

اس شعار کے بموجب اعمال صالحہ سے ہر امر کو ہر شخص ہر وقت کر سکتا ہے کوئی عبادت و
فضیلت کسی قوم و فرقہ یا صنعت و حرفہ سے مخصوص نہین اور نہ کسی گروہ کو اکتساب فضائل
سے مانعت نہ مریض و بیمار کسب فضائل سے گنہگار ٹہرتا ہے اور نہ کوئی مجرم و عاصی بعد از توبہ
و استغفار یا بعد عفو صاحب حق خواہ مخواہ خطاکار و سزاوار دار رہتا ہے استحقاق درجات
علی حسب الاخلاص و الاعمال ہے نہ ضعف و قوت ملحوظ اور نہ کمال و نقصان جسمانی پر خیال
ہے کما قال تعالیٰ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَ
لَسَوْفَ يَرْضٰى قال ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ وقال وَوَجَدُوْا مَا
عَمِلُوْا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا معہذا بموجب احکام کثیرہ شریعت محمدیہ مین نفر قہ امیر
و غریب اور تمیز رذیل و شریف مفقود و مرتفع ہے جیسے ادای مناسک حج کے وقت تمامی
خلقت کا ایک حالت و صورت پر رہنا اور بالاشتراک سب لوگون کا عرفات و منی مین قیام
کرنا اور عامہ مساجد و مشاہد مین صفوف و جماعات عید و جمعہ مین جمیع اقوام کا باہمدگر مختلط
و مجتمع ہونا کہ جمیع مسلمانان شرق و غرب اور باشندگان ہند و عرب کے نزدیک بالاتفاق مختار
و معمول بہا ہی اور عیسائیون کے نزدیک ہر چند بعد اعتقاد کفارہ و تثلیث کوئی حکم ہی واجب العمل
نہین اور نہ اتباع شریعت درست و جائز ہر فرد انسان اخلاق و اعمال مین محض مطلق العنان
ہے مگر اسپر بھی اون لوگون مین تکلف و امتیاز ملکی و قومی بکثرت ظاہر و عیان ہے کبھی کوئی
یورپین گو کیسا ہی حقیر و ادنی کیون نہو سوائے اہل مشن کے کسی کرسٹین کے ساتھہ گرجا مین
نماز نہ پڑہیگا اور ایسے ہی معاملات دنیوی مثل اکل و شرب وغیرہ مین اوسکی معیت اگرچہ وہ کیسا

Marfat.com

شریف وجلیل القدر ہو روا نرکہیگا اسیواسطے یوروپین وکرستینون کی گرجا متفرق
وعلیحدہ ہوتے ہین اور حلم وخلق عیسوی کہ مقتضاے انجیل ہی بوجہ اسکے کہ اوسکی
تعمیل مستلزم فتنہ وفساد ہی کسیوقت قابل اتباع نہین یہی سبب ہے کہ سلف سے آجتک
کوئی عیسائی ٹہیک ٹہیک اوسکا پابند نہین ہوا ہمنے کسی عیسائی کا یہہ حال نہین سنا کہ اوسنے
باوجود قدرت وقوت انتقام وقت طمانچہ ایکطرف کے دوسرے رخسار کو بہی ظالم کیجانب
جہکایا ہو یا وقت چہین لینے قبا کے مع حصول قہر وغلبہ اپنا کرتہ بہی اوسے بخشا ہو یا بجاے
کوس بہر کے بیگار کی بلا جبر واکراہ دو کوس بطیب خاطر چلا ہو یا اپنا مال تمام وکمال راہ
خدا مین خرچ کر دیتا ہو زمین پر کہ کیڑے اور مورچے خراب کرتے ہین اور چور سیندہ
دیتے ہین کچہہ بہی نرکہتا ہو یا خدا پر ایسا متوکل ہو کہ فکر معیشت سے مطلقاً غافل ہو یا سفر
کی وقت زاد وراحلہ اپنی ساتہہ نہ لیتا ہو یہہ فضل دیکہو کسیکو حاصل نہین ہوا بلکہ اس کے
برعکس عیسائیون سے زیادہ دنیا کا حریص وطامع اور ذات خدا سے غافل وغیر قانع
کوئی بہی قوم وگروہ نہین تحصیل دنیا کے واسطے ہر طرح کا کذب وزور اور فریب ودغا اونکی
آئین مروجہ کا منشا ہے خود غرضی وتحصیل مال بلا خیال حرام وحلال کیواسطے ہر ایک
دفعہ منجملہ قوانین اصل وبنا ہے ظالم سے عفو وتجاوز کیسا خود ان کے پادری اور
راہب دنیا سے زیادہ جابر وغاصب ہوتے ہین جنکے تعصب بیجا اور حکام کی ناروا تحریک
واغوا سے ملک کے ملک ویران وخراب ہو گئے اسکے سوا پولوس مقدس نے بالہام روح
خدا ایک حکم نیا عیسائیون کو اور دیا یعنی تزوج ونکاح سے تجرد ورہبانیت کو بہتر بتلایا

Marfat.com

اور اوسکی جانب تحریص و ترغیب دی جیسا کہ باب ہفتم خط اول قرنتیون سے واضح ہے اور اس مسئلہ کی تاکید و رعایت قدماے عیسائی مشایخون اور رومانی اسقفون سے منقول ہے چنانچہ داماسیوس اور امبروس اور سری سیوس اور جیروم اور اون کے ماورا جرجیس اکبر وغیرہم نے اسکی ازحد تائید و حمایت کی ہے حتی کہ اسی بنا پر کونسل ربسریس سے سنہ ۳۰۵ع مین عموماً بشپ اور پادریون کو مناکحت سے قطعاً ممانعت ہو گئی اور سنہ ۵۸۹ مین کونسل تولیدو سے یہہ فرمان جاری ہوا کہ جب کوئی عورت کسی پادری سے مشتبہ ہو اوسکو فوراً باجازت عدالت بیچ ڈالا جاوے اور قیمت اوسکی پرورش غربا و مساکین کے صرف مین آوے اور ابتک اوسی کے موافق پادریان رومن کیتھلک مجرد رہتے ہین اسپر کیا کچھہ مضار و مفاسد مرتب نہوئے ادنی نتیجہ اس حکم کا یہہ ہی کہ خود جرجیس اکبر نے جب اپنا تالاب صاف کرایا چھہ ہزار بچون کی کھوپڑیان اوس سے برآمد ہوئین جنکو پادری صاحبون نے بقصد اخفاے معائب بعد ارتکاب زنا و قتل ناحق اوسمین غائب کیا تہا بنظر ایسی ہی قباحتون اور بہت سے نقصانون کی خدای عزوجل نے اپنی کلام پاک مین درضمن شکایت عیسائیون کے فرمایا وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا اور اوائل سترہوین صدی مین بانیان فرقہ پروٹسٹنٹ اتباع لوتہر وغیرہ نے اس حکم کی اصلاح ضروری سمجھی اور نکاح کی اجازت پادریون کو بمجبوری دی معہذا دعوت حضرت عیسی اور تعلیم و تلقین جناب موسی فقط اولاد و احفاد یعقوب علیہ السلام

متعلق ہے عام زمانہ کی اصلاح وتہذیب اور ہدایت وارشاد غیر اقوام سے اونکو کچھ سروکار نہ تھا
اسیواسطے حضرت موسیٰ نے اقوام اَمُورِی حتّی فِرِزِّی حِوِی یَبُوسِی وغیرہم سکنای ملک
کنعان سے کسیکو قبل از مقاتلہ اتباع دین وشریعت کے جانب بند ودعوت نہ کی اور نہ کبھی اونکو
امر حق کی بابت موعظت وہدایت فرمائی ایسے ہی حضرت مسیح نے بھی جب اپنے بارہ شاگردونکو
وعظ وہدایت کرنیکی اجازت دی اوّلاً اونکو یہہ فہمایش کردی کہ غیر قومون کیطرف نجانا اور
سامریون کے کسی شہر مین داخل ہونا اور یہی سبب ہے کہ اطراف صور وصیدا مین جب حضرت
بذات خود پہونچے اور اوسوقت ایک کنعانی عورت نے فریاد کی کہ ای داود کے بیٹے مجھپر
رحم کر میری بیٹی دیو کے غلبہ سے بیحال ہے بوجہ اجنبی وغیر اسرائیلی ہونیکے اوسے خفا ہوئے
نکیا تب شاگردونے اوسپر رحم کھایا منت کرکے عرض کی کہ اوسے رخصت کیجے کیونکہ وہ ہمارے
پیچھے چلاتی ہے حضرت عیسیٰ نے ارشاد فرمایا کہ مین بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑونکے سوا
اور کسی کے پاس نہین بھیجا گیا پر وہ عورت آئی اور سجدہ کرکے کہا ای خداوند میری مدد کر حضرت
نے جواب مین کہا مناسب نہین ہے کہ لڑکون کی روٹی کتون کو پھینک دیوین باب ہم و پانزدہم
انجیل متی مین یہہ روایت موجود ہے اور وای ٹیکر کہ فرقہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک عالم معتمد و
معتبر ہے اسی بنا پر لکھتا ہے کہ بعد عروج مسیح کے آسمان پر اور نزول روح القدس کے کلیسیا
غلطی کی ہے نہ صرف عوام بلکہ خواص نے بھی بلکہ حواریون نے بھی جو غیر اسرائیلیون کی دعوت
طرف ملت مسیحی کے کی اور پطرس نے اور بھی غلطی رسوم مین کی اور یہہ بڑی غلطیان حواریون
سے بعد نزول روح القدس کے ہوئی ہین انتہی اور جان دیون پورٹ کہتا ہے یہہ صاف ظاہر

Marfat.com

کہ حضرت موسی علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی ہدایت کیواسطے پیدا ہوئے تہے وہ قوانین جو اس قوم کے لئے مقرر ہوئے تہے ایسی شکل تہی کہ کسی غیر قوم کا آدمی اوسمین ندا خل ہو سکتا تہا وہ کتابین جو آیوین حلتبستین یعنی حواریون کیطرف منسوب ہین اونمین بہی یہہ بات ظاہر ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے حواریون کو اس باب مین شبہہ تہا کہ آیا یہودیون کے سوا کوئی اور بہی اس مذہب مین داخل ہو سکتا ہی یا نہین انہتی سوا اسکے حضرت عیسی محمد رسول اللہ حضرت موسی کی مانند صاحب شریعت مستقلہ نہ تہے بلکہ حضرت داود و یسعیاہ اور دانیال و یرمیاہ وغیرہم دیگر انبیای بنی اسرائیل کی مثل اپنے کل چال و چلن اور طریق پرستش و عبادت اور تعلیم و ہدایت مین باستثنای دو چار احکام اخلاق و اخلاص کے مطیع و تابع شریعت موسوی تہے اسیواسطے ہمیشہ اونہین احکام کی ترویج و تائید اور اونہین تعمیل کی تاکید لوگون سے کرتے رہی چنانچہ انجیل کے مقامات متعددہ سے اسپر شہادت ملتی ہے اور خاص بنی اسرائیل سے تعلیم توریت کا اختصاص سابقاً معلوم ہو چکا اور مسئلہ اجماعی ہے پس موافق اسکے ۔ خلق اللہ الکتاب و تعلیم حسنات و فضائل سے مہجور و ممنوع تہی اور اسیطرح افلاطون الہی کتاب طیموس مین بعض کو اپنے تلامذہ سے یہہ نصیحت کرتا ہے کہ عمدہ مسائل اخلاق و حکمت کی تعلیم و تعمیم کرنا چاہیئے اور ایسا ہی کرشن نے ارجن سے کہا ہے چنانچہ گیتا مین یہہ حال لکہا ہی ان سب کے برخلاف قرآن نے آیتہ کریمہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا سکان تمامی روی زمین کو بلا تخصیص قوم و ملت اور بغیر تقیید عوام و خواص راہ نجات بتا اسرار و نکات علم و معرفت اور رموز و دقائق حقیقت و توحید عموماً شائع و ذائع کردی ا

جو احکام کہ مستلزم مفاسد و مضار تہی اون مین سے بہی کسیکو باقی نرکہا کولی فرمان وارشاد

ایسا نہین کہ وہ بنای فتنہ و فساد ہو - فضیلت سابعہ خلاق عالم کی معرفت اور اوسکی

ذات و صفات سے بحث اور ہر وقت و ہر لحظہ ہر ممکن و موجود پر علم او قدرتگا اوسکا استیلا

و احاطہ اور کمال تنزیہ و تقدیس بلا شائبہ عیب و نقصان اور بدون استلزام امتناع

و استحالہ جسطرح کہ مشروحا قران مین ہی حتی کہ کولی آیت و جملہ اوسکا اس بیان سے خالی

نہین کسی مذہب و مشرب مین اوسکے مثل و نظیر کیا عشر عشیر بہی موجود نہین چنانچہ یہہ امر

اصل اوّل سے بخوبی ظاہر ہے - فضیلت ثامنہ حب فی اللہ و بغض فی اللہ یعنی خاص

اللہ ہی کیواسطے لوگون سے مصالحت و اتفاق اور اوسی پر مخالفت و افتراق ہو جسکا موجب

کہ جو شخص خدا پرست اور شہوات سے متقی و پرہیزگار ترقی دین کا خواہان و طالب رضاے

پروردگار ہو بلا لحاظ توطن و قرابت و بغیر پاس شرافت و وجاہت اوس سے محبت و اخلاص

رکہنا اوسکی تائید حمایت مین صرف جان و مال سے دریغ نکرنا جمیع حوائج ضروریہ اور اپنی

کل ضروریات دنیویہ پر اوسکی نصرت و اعانت مقدم سمجہنا اور منکرین توحید و سائر کفار

و مشرکین سے للہ فی اللہ بلا مداخلت نفسانیت دریا بغض و تنفر رکہنا اور شقاق و مخاصمت

گو کیسی ہی قرابت قریبہ یا رشتہ اخوت و ابوت ہی کیون نہو یکسر قطع تعلق کر دینا اور اپنی

محبت طبعی اور تمامی تعلقات دنیوی کو بمقابلہ مرضی حضرت رب العزت بالای طاق رکہنا

اقارب و اعزہ سے اگر کولی کافر و مشرک ہو بدا بیننا و بینکم العداوۃ و البغضاء

حتی تؤمنوا باللہ وحدہ صاف صاف کہدینا اور بعد ایمان و تصدیق ہر شخص کو

Marfat.com

اگرچہ مصدر تصدیع جسمانی و دشمن جانی رہا ہو حسب ارشاد فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ بلا تمیز و تفریق حقیقی بھائی کے مثل اپنا رفیق و صدیق جاننا گزشتہ منازعات و قضایائے سابقہ سے معاً دست بردار ہو جانا بجز خیال ازدیاد اخلاص و اتحاد و خلاف و شقاق پیشین سے مطلقاً سروکار نہ رکھنا حاصل کلام اس باب میں یہ کہ اپنی قوائے شہوانیہ و آلات غضبانیہ کو بتمامہا واسطے خدا کے منقاد و تابع کرنا اور تعمیل احکام شرعی و ادراک مرضی حق تعالیٰ کو کل معاملات ذاتیہ و علائق ضروریہ پر ترجیح و تقدیم دینا درصورت عصیان لذت کو ذلت خیال کرنا اور اتباع حکم میں ذلت و عجز کو عین عزت و فخر تصور کرنا اور مخالفت و موافقت میں خودی سے درگزرنا اور اپنی جسم و جان کو خدا ہی کیواسطے نذر کرنا فقط خاصہ اسلام و ایمان ہے قال تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وقال قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اور منشاء حقیقی اسکا یہ ہے کہ بالذات محبت و اخلاص فقط ذات خدا کے ساتھ خاص ہے ماسوا اسکے سب سے تعلق اتحاد و مودت بالعرض والتبعیت ہے اسیواسطے بالاستقلال محبت غیر خدا اور غایت خوف و رجا شرعاً شرک قرار پایا ہے قال عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

Marfat.com

رضاء اکبر ہے ۲ فاللہ اعلم ان ہذہ انثنۃ مومنین پس جو چیز
کہ مرضی و محبوب کبریا ہی مخلصین کے نزدیک لامحالہ وہ شے خوشترین لذائذ و نعماء ہے
اور جو شخص کہ عنداللہ ماجور و مثاب ہے مقربین کی نظر مین بحکم عادت و قاعدہ بالضرور
ولی دوست اور بہترین احباب ہے اور ہر فعل و عمل کہ مکروہ و مبغوض خدا ہی ایمان والون
کے دل مین بلاریب و شک مذموم و برا ہی یہہ اصل دربارہ استیصال محرمات شرعیہ و
واہیہ اور تحریک و تاکید حکم و مصالح اور ترغیب و تائید مسائل اخلاق و اصول دینیہ
مین بہت بکار آمد ہی مہمات عظیمہ و امور مہمہ جنکا انصرام نہ انفاق قومی سے ممکن ہے اور
نہ اہل وطن کی ہمدردی سے اس اصل کی بدولت بدون ارتکاب مشقت و پریشانی بکمال
سہولت و آسانی سرانجام پاسکتے ہین بوقت ظلم و ہجوم اعدا یا تعرض مصائب و بلایہ
افراد منتشرہ اقطار زمین کہ مسلسل بسلسلہ واحدہ ہین اعانت جان و مال سے بخوبی
کام دیسکتے ہین اس اصل مین بہی خاصتہً اہل اسلام ہی کا کامل حصہ و قبضہ ہی از روے
دین کسی مذہب و ملت مین یہہ تعلیم و تلقین نہین عیسائیون کے نزدیک تو بغض ہے
بانواعہا مذموم و قبیح ہے اوسمین نہ للہیت کی قید ہی اور نہ خصوصیت عمرو زید اور دائرہ
محبت کو اسقدر وسعت و عموم ہے کہ ہر کافر و مشرک دشمن خدا اور کل عصاۃ و اشقیا
حظا کا دخول اوسمین بالیقین معلوم ہے اور باعتقاد یہود اگرچہ بغض فی اللہ کل اقوام
کیواسطے عام ہے ۲ مگر حب فی اللہ فقط گروہ بنی اسرائیل سے متعلق و مخصوص ہی اور
بنسبت ترغیب و تحریص اور تشویق و تحریک محمد رسول اللہ صلعم کی خاص اس بارہ مین

بدرجہ غایت قصر و کوتاہی ہے یہی وجہ ہی کہ اسلام کے مماثل کسی ملت سے کامل حسن و خروش حاصل نہین ہوا پس اسلام کے سوا کوئی بہی طریقہ قبض و بسط بیجا سے خالی نہین

تنبیہ ضروری بغض فی اللہ سے یہہ مراد شارع کی نہین ہی کہ جب کسی آدمی سے اتفاقاً کوئی خطا خلاف شرع سرزد ہو یا عمداً بہی کوئی جرم و قصور اوس سے کبہی ظہور مین آوے یا کسی سے اعمال و عقائد مین کسی قسم کی مخالفت ظاہرہ پائی جاوے فوراً ہی دشمن جوخونخوار اور صورت سے بیزار ہوجاوی ایذا رجسمانی و تکلیف روحانی مخالف کیواسطے ضروری جانکر تدابیر نقصان و ضرر اوسکے مال و اولاد مین جسطرح کہ ممکن ہو برروے کار لاوے ایسا خیال کرنا بڑی خطا و غلطی ہی بلکہ اسی توہم سے اسلام کے روشن چہرہ پر یہ وجہ داغ لگا ہی مطلب اصلی اسکا یہہ ہی کہ ارتکاب منکرین بذات خود کبہی شریک نہووے اور نہ دوسرے کیواسطے اجازت و رضا مخالفت شرع پر مفہوم و ظاہر ہو مرتکب افعال شنیعہ پر دائما اپنی مخالفت کا اظہار قولاً و فعلاً کرتا رہی بدی کے معلوم ہوتے ہی ذاتی دشمن کی مانند اوسکے استیصال و قطع مین بدل مصروف و متوجہ ہوجاوے کمال ہمدردی کے ساتہہ اوس مبتلا سے برائی کو بہولائے اور بہلائی کی جانب بہ تدبیر معقول بلاے تالیف قلب اور رفق و نرمی سے ہو خواہ بمصلحت وقت اظہار ملال اور حرارت و گرمی سے قال تعالی وَادْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ وقال وَلَا تُجَادِلُوْا اَهْلَ الْکِتَابِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اور حضرت ہارون و موسیٰ کو حکم ہوا اِذْهَبَا اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا

لعلہ یتذکر او یخشیٰ ورنہ باب ہدایت بالکل بند و مسدود اور طریق دعوت و پند عالم سے مفقود ہو جائیگا ارشاد باری الا تفعلوہ تکن فی الارض فتنۃ و فساد کبیر واسطے تقویت و تائید ہماری اس تقریر کی شاہد ستیر ہے فضیلت تاسعہ حفظ نفس و حفظ نسب و حفظ دین و حفظ عقل و حفظ مال - اصول خمسہ مسلمہ ارباب مذاہب و جمہور اہل کمال ہین جب ان کی موافق ہمنے قواعد ہر مذہب کو جانچا سائر مذاہب کی نسبت تعلیم محمدی کو محکم و استوار قرار واقعی پایا حسب قدر تفتیش مسائل ہین سعی کی احکام اسلام مین اصول مذکورہ کو سب سے زائد ملحوظ و مرعی دیکھا حفظ نفس کی بابت جابجا آیات قرانی مین تاکید شدید ہے قال تعالیٰ والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون و من یفعل ذلک یلق اثاما یضعف لہ العذاب یوم القیمۃ و یخلد فیہ مہانا و قال من قتل نفساً بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعاً و من احیاہا فکانما احیا الناس جمیعاً قتل بوجہ عموماً ان آیتون کی رو سے کتنا بڑا جرم و قصور قرار پایا کہ وعید تضعیف عذاب و خلود فی النار جو مشرک و مرتد کیواسطے قران مین وارد ہے قاتل ناحق پر بھی بلاتفاوت موجود و ثابت ہے اور قاتل سائر الناس کی مانند وہ بھی زجر و عقوبت کے قابل ہے اور اسیطرح نفس واحد کا حفظ اجر و ثواب مین احیاے افراد بشر بتمامہا کی شبیہ و مماثل ہے آیتہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور ولا تقتلوا انفسکم سے ہر قسم کے مہالک و خطرات سے حکم حفاظت نفس و اجتناب اور اقدام

Marfat.com

بدپرہیزی وخودکشی سے ضرور شصیانت واحتراز ظاہر ہے اور بحکم لاتقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقہم وایاکم ان قتلہم کان خطاء کبیرا۔ اور قد خسر الذین قتلوا اولادہم سفہا بغیر علم وحرموا مارزقہم اللہ افتراء علی اللہ قد ضلوا وما کانوا مہتدین اور اذا البشر احدہم بالانثی ظل وجہہ مسودا وہو کظیم یتواری من القوم من سوء ما بشر بہ ایمسکہ علی ہوان ام یدسہ فی التراب الاساء ما یحکمون وغیرہا کی بموجب اولاد کا قتل بہمہ وجوہ مسدود وممنوع ہے قدیم سے عرب کے لوگون مین رسم قبیح دخترکشی مروج ومشہور بلا نکیر تھی عموماً اولاد کا مارڈالنا۔ افلاس وفقر کے خوف سے اور بیٹیون کا قتل خصوصاً غیرت وحمیت کے لحاظ سے اون لوگون مین شایع وذایع تہا اکثر اوقات ولادت ہی کیوقت لڑکیون کو زندہ درگور کردیتے اور کبھی بعد پرورش وتربیت قتل کرڈالتے بلکہ تقریباً تمام جہان مین قبل از ظہور اسلام ایسی ہی مراسم بیہودہ منافی حفظ نفس جاری ومروج تھے حکماے روم ویونان اور عقلاے مصر وفرنگستان سے کسی نے بھی اس فساد استیصال وانسداد کی فکر وتدبیر نہ کی بلکہ اس اصل کے برعکس افلاطون وارسطو قتل اولاد کی تائید وتجویز رہی چنانچہ ارسطو کا قول ہے کہ لنگڑے لڑکون کی پرورش زور سیاست رکھنا چاہیئے ایسے ہی خیالات سے منجملہ حالات باشندگان یونان کے یہہ بھی ایک عام دستور تہا کہ جس شخص کے اولاد ہوتی وہ اوسکو اعیان وقت زمان کے روبرو لاتا اگر وہ تندرست وتمام الخلقت نکلتا تو تربیت وخدمت اوسکے والدین کے نام جاری ہوتا ورنہ قعر کوہ طیجیتوس مین پہینکدیا جاتا

Marfat.com

ملک روم مین بہی اولاد کی پرورش ماباپ ہی کی رائے وخواہش پر موقوف ومنحصر
ہتی اور ہندوستان وچین مین بہی ایسا ہی طرز وطور رہتا چنانچہ بعض اطراف ونواحی
مین ابتک بہی رسم دخترکشی رایج وباقی ہے اور بزعم بعض قتل نفس وخودکشی عبادات
سے معدود ومتصور ہوتی مثلاً ہندؤن کے نزدیک بیوہ کیواسطے آگ مین جلکر خاک
ہونا اور کوہ ہمالہ کے بعض غارون مین راہ بہ کنہٹہ سمجہکر اپنے آپ کو معدوم وہلاک کرنا
اور آدمی کی قربانی چڑہانا بقصد تقرب صنم ودوثن اور ریاضات سخت وشدید سے
تحلیل وتضعیف روح وبدن یا بجاے تحقیق حق واخذ شہادت عدالت سے متخاصمین کو
باہمی مقاتلہ ومجادلہ کی اجازت ملنا اور ظفر وفتح کو دلیل حقیت وصدق دعوی گردانتا
کہ اکثر بلاد ہند وفرنگ مین اُن پر عمل تہا یا بنا بر نفسانیت وجہالت زمانہ جنگیون کی رعایت
رکہنا جنمین قتال ناحق وخونریزی بشمار وقوع مین آتی کہ اقوام عرب مین محبت شجاعت
وغیرت گردانی جاتی ان مین سے اسلام کی بدولت کیسکا بہی نام ونشان تک نرہا عذاب
وعقاب کی تقریر دلپذیر نے حفظ نفس کو بہمہ وجوہ محکم ومکمل کردیا ازروے شریعت اسلامیہ
ہرچند سہو وخطا کا محاسبہ نہین اور نہ اوسپر خوف مواخذہ ہے لیکن قتل خطا پر دیت
مسلمہ وتحریر رقبتہ اور درصورت عجز صوم شہرین متتابعین بطور کفارہ حتماً مقرر ہے
تاکہ لحاظ حفظ نفس اس خوف سے ہر شخص ہر دم وہر وقت رکہی بلکہ جمہور ملیئن کی علاوہ
ترقی بنی آدم کیواسطے بہت سے اسباب وذرایع پیدا کئے لونڈی غلام اور بیوہ ومطلقہ
کی نکاح کا حکم دیا تجرد ورہبانیت کو کہ عرصہ دراز سے عیسائی مشائخ واکثر حکماے ہند

Marfat.com

وغیرہم بزعم خود فضیلت عظمی تصور کر رہے تہے قاطع نسل سمجھکر مکروہ ومبغوض رکھا
اور اسی بنا پر آنحضرت نے عزل کو بہی ناپسند وغیر مناسب فرمایا اور تزویج عورت ولود کو
اختیار عقیم پر راجح وبہتر بتلایا مقدرت نان ونفقہ واجبہ اور استطاعت ادائے حقوق لازمہ
کیصورت مین کہ شرعاً متعدد ازواج کی اجازت اور ازدواج مکرر کی اباحت ہے اور اسکا
مناط بہی فی الحقیقت یہی مصلحت ورعایت ہے اور ابقائے نفس ونسل ہی کے سبب
محتاج یتیم کی پرورش وپاسداری باشارۃ النص ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین
والیتامی والمساکین وابن السبیل بعد سہدردی اقارب واعزہ وسائر مساکین ومسافرین
کی خدمت وخبرگیری سے اہم واقدم ہے اور وقت اضطرار وہلاکت کہا لینا خنزیر ومیتہ کا
بہی بمقدار سد رمق ہر شخص کو جائز ودرست ہے حالانکہ بنص قرانی نجس العین ومحرم ہے
اور وقت ادائے صلوۃ کہ جز یاد خدا ہر قسم کا شغل وخیال ممنوع وبیجا ہے بنظر حفظ
نفس ہی شرعاً اسود ین کا قتل جائز ورواہے اور حرم شریف مین کہ مطلقاً صید و
شکار بلکہ قطع شجر ونبات سے بہی نہی صریح ہے الا تقدیما لہذہ المصلحۃ جانور الم
موذی کا مار ڈالنا درست وصحیح ہے اور تکمیلا لہذا الباب جناب رسالتمآب نے دعا
موت وتمنائے وفات سے ممانعت قطعی فرمادی حیث قال لایتمن احدکم الموت
محسناً فلعلہ ان یزداد احساناً واما مسیئاً فلعلہ ان یتوب آپ بتلاؤ کہ حفظ نفس کی بہ
کسی شریعت مین بہی مفصلاً اسطرح کے قوانین ومواعظ دل بند ہین یا کہین اخلاق
حکما مین ترقی بنی آدم کے واسطے ملحاظ وسایل وذرایع ایسی نصایح وپند ہین ا

Marfat.com

حفظ نسب کے واسطے بھی از روے قانون اسلام بہت سے اصول و احکام موجود ہین
مثلاً عورت مطلقہ جسے کہ بعد نکاح خلوت صحیحہ ہو چکی ہو قبل از انقضاے ایام عدت
بجاے تزویج و مناکحت نہین اور آیت والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ
قروء عدت طلاق جوان عورت مین تین حیض یا تین طہر کے ساتھہ باختلاف اقوال
مبین و مفسر ہے اور کم عمر و صغیرہ اور آیسہ و ضعیفہ کیواسطے مدت انتظار کامل سہ ماہی
معین و مقرر ہے اور بیوہ عورت کو چار مہینے دس دن تک تجدید تزویج و مناکحت سے
قطعی نہی و ممانعت ہے اور حاملہ کیواسطے مطلقہ ہو یا متوفی عنہا انتظار وضع حمل
وجوباً درکار ہے اور کتمان و اخفاے حمل و حیض سے عورتون کو بمفاد آیۃ کریمہ
ولا یحل لہن ان یکتمن ما خلق اللہ فی ارحامہن ممانعت صریح و نہی پر وردگار ہے
اور اسیطرح شرعاً قبل از استبرا ملک یمین یعنی لونڈی سے قربت و جماع اور ایسے ہی
عورت فاحشہ سے بھی بقول صحیح عقد نکاح ممنوع و ناروا ہے ان قوانین کی وضع
و تعیین کا مقصد اصلی ہر ذی فہم ادنی تامل کے بعد پا سکتا ہے کہ شارع کے نزدیک اختلاط
الماء بالماء نہایت ہی مستہجن و قبیح ہے اور بغیر تصفیہ و تنقیۂ رحم کیو جلوس فی الشعب
الاربعہ ہے و شوار و کریہہ ہے سوا اسکے رجال و نسا کیواسطے حکم غض بصر و قصر نظر
اور احر حجاب ستر قطعا للشر اور تعیین حد زنا یعنی اغرب کیواسطے تجلید اور محصن کا رجم
(جسکی سزا دی نبوی ہے ۱۲)
و سنگسار کرنا اور ثبوت حسب ضابطہ کے بعد اوسپر رحم نکہانا جسکے خوف سے اسلامی
سلطنتون مین فحش و زنا از حد نادر الوجود و عنقا صفت رہا عالم گیر کے عہد مین ایک بھی

Marfat.com

رنڈی و کسبی کل ممالک محروسہ مین نہ تہی اور نہ ملک عرب و بخارا اور کابل و خیوا مین بالفعل
اون کا وجود ہے اور مسائل ثبوت نسب و کفو و دعوی نسب و غیرہا جنکی تفصیل بخوبی ابواب
و کتب حدیث و فقہ مین ہے فی الواقع اسی حفظ نسب کیواسطے اون کی بنا و وضع ہے
اور جو کہ رضاع کو بہی نسب کے مانند حرمت اصول و فروع کے لیے علت موجبہ کہا ہے اور
اور ہر اوس شخص کو کہ اپنے قبیلہ کے سوا دوسرے عشرہ کی جانب آپ کو منتسب و منسوب کرے
ملعون و مطرود اور اوسکی عبادات نوافل و فرائض کو غیر مقبول و مردود فرمایا ہے
اسی متقن اسلام کی غایت توجہ اور وفور سعی و اہتمام واسطے حفظ نسب کے ہر خاص و عام
پر ظاہر و ہویدا ہے زمانۂ جاہلیت مین نکاح چار طرح سے ہوتا تہا اوّل نسبت کا
نکاح جیساکہ فی زماننا شایع ہے دوم نکاح استبضاع شبیہ گند ہر بباہ کہ از رسوم
ہنود ہے صورت اوسکی یہہ تہی کہ لوگ بتمنائے اولاد لائق و حسن اپنی عورتون کو مشاہیر
و نامورون ہنر و فن کی صحبت مین دیتی اور تا ظہور حمل آپ اوس سے محترز و کنارہ کش رہتی
سوم کسی عورت کے پاس دس سے کم اشخاص بالاتفاق جاتے اور نوبت بہ نوبت اوس سے
مباشرت کرتے جب اوسکے اولاد ہوتی وہ اون سب کو چند روز بعد بلاتے اور جسکو چاہتے
اوسیکا لڑکا قرار دیدیتے چہارم عورات فاحشہ کی جب اولاد ہوتی اوسکے کل احباب و آشنا
جمع ہوتے اور قیافہ شناسون کو طلب کرتے شکل و شمائل مین لڑکے کو اون مین سے جسکی شبیہ
و قریب دیکہتا اوسیکے اولاد و نطفہ سے مشہور وہ غریب رہتا اور ماورا اسکے وہ لوگ موطوءہ
الاب سے بہی متلوث ہوتے تہی اور عورتون کو داخل میراث و ترکہ تصور کرکے اون کے

Marfat.com

حقوق نکاح و مہر کو اپنے ہی ہاتھ مین بجبر و قہر رکھتے تھے اسلام نے ان سب رسوم قبیحہ کو بنا بر
رعایت اصل مذکور سوائے صورت اوّل کے کہ حفظ نسب اوسی سے بخوبی حاصل ہے
باطل و دور کر دیا اور حفظ دین کے باب مین اصل اصیل امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے کہ
تصحیح عقائد ضروریہ کی بعد حسب نصوص قرانی نجات و فلاح دارین اور خیر و صلاح
کونین اوسی سے مشروط و مربوط ہے اور حسب استطاعت تغییر منکر بالید ہو یا باللسان
ہر عصر و زمان مین واجب ضرور ہے قال تعالی یا ایہا النبی بلغ ما انزل الیک من ربک
وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ و قال فاحکم بینہم بما انزل اللہ ولا تتبع اہواءہم عمّا
جاءک من الحق و قال ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینہون
عن المنکر و اولئک ہم المفلحون و قال و اتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ و اعلموا
ان اللہ شدید العقاب اسی بنا پر دعوت الی الحق اور تبلیغ احکام و اعلاء کلمۃ اللہ مین انحضرت
نے بنفس نفیس اور اون کے اصحاب باتمیز نے جو جہد و انتہا محنت و مشقت اوٹھائی
وہ حرف بحرف صفحہ قلب و لسان ہر مومن و کافر پر سکان ربع مسکون سے منقش و مسطور
ہے اور بدلالت آیہ کریمہ ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس
والثمرات کہ ہر قسم کی تکلیف و زحمت ارباب ضلالت و غوایت سے پائے محتاج اظہار
و تشریح نہین معلوم ہر موافق و مخالف نزدیک و دور ہے اور کما ینبغی معروف و مشہور
اور تہتک شعائر دین و ملت اور تعرض مزاحمت تبلیغ و دعوت کے وقت بمفاد
الہی ان نکثوا ایمانہم من بعد عہدہم و طعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر انہم لا ایمان لہم

Marfat.com

تعلیم سنیتھون مخالفین اسلام سے شرعاً ہر قسم کا عہد و پیمان مرتفع اور فوراً اقرار
صلح و امان یکلخت منقطع ہو جیکا حکم ہے اور ہر زندیق و مرتد اگر تعلیم و تفہیم اور مباحثہ
و مناظرہ کے بعد راہ راست پر نہ آوے واجب القتل و محراق الدم ہے اور بلا تقیہ
مومن و کافر ہر قسم کے فاسق و فاجر پر اقامت حدود شرعیہ اور تالیف و تصنیف
کتب دینیہ اور الزام و سرکوبی مخالفین اسلام بدلائل و براہین یقینیہ کہ خاصہ حصہ علمائے
اعلام اہل اسلام ہر وقت و عصر مین رہا ہے بتما مہا حفظ دین و حمایت مذہب پر شاہد
ہین اور حفظ عقل بھی اسلام مین نہایت مہتم بالشان ہے اور بشہادت اصول کثیرہ اسکے
واسطے بہت بڑا سامان ہے شرعاً اسباب زوال و اختلال بتما مہا متاصل و منفی ہین فقط
فکر حفظ ہی نہین بلکہ و داعی تقویت و تکمیل بھی قرار واقعی ملحوظ و مرعی ہین بالاستقرا
معلوم ہے کہ فتور عقلی دو وجہ سے ہو جاتا ہے اولا استعمال اشیاے خبیثہ جیسے افیون
و شراب وغیرہما سے خور و نوش مین احتراز نکرنا کہ اکثر اوقات انسان ان کے استعمال سے
مبتلاے نسیان و جنون و توہمات بیجا اور مصدر افعال بہیمی و حرکات بیہودہ و نازیبا
بنجاتا ہے ثانیا اشتغال ملاہی و ملاعب اور استماع اغانی و معازف کہ اوسوقت ہیجان
قواے حیوانی احساس و تمیز امر حق سے صراحتاً مانع عقل و مخل و ملغ ہوتا ہے اور خالصاً
وساوس شیطانی کیواسطے قلب انسان موضع و محل بفراغ بنجاتا ہے ان دونون امرون سے
جسطرح کہ شریعت محمدیہ مین لحاظ کیا گیا ہے کسی دین و مذہب اور اخلاق و آئین حکماء
سلاطین مین نہین ہوا ظاہری مضار و مفاسد کہ ہر ایک سے پیدا ہوتے ہین بیان کیے

Marfat.com

اور جملہ نقائص و معائب اخروی کہ اون پر مرتب ہین مفصلاً بتلائے قال اللہ تعالی یا ایہا
الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ
لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر
ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فہل انتم منتہون اس آیت سے صاف ظاہر ہے
کہ اے اہل ایمان اگر فلاح دارین تمکو مطلوب ہے تو انصاب و ازلام یعنی باطل معبودون
کی تہان اور فالون کے تیر اور شراب و ملاہی سے اجتناب لابد و ناگزیر ہے اسواسطے
کہ وہ بذاتہ پلید ہین اور ساختہ شیطان مرید شیطان خواہش رکہتا ہے کہ اس کے
سبب لوگون کے درمیان فتنہ و فساد پہیلا دے اور خدا کی عبادت و یاد اون کے
دلون سے بہلا دے پس کیا ہو تم اون سے باز رہنے والے اور حرمت سرود
وغنا آیۃ کریمۃ ومن الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم
ویتخذہا ہزوا اولئک لہم عذاب مہین سے ثابت ہے اور یہ اسماے قبیحہ کتب شرعیہ مین
اسکا ذکر آیا ہے کہین لغو اور باطل اور زور اور کہین رقیۃ الزنا و منبت النفاق و
شیطانی مزمار کہا ہے بموجب اسکے کل ملاعب بیہودہ مثل شطرنج و تاش و گنجفہ
اور چوسر و جوئے مین اشتغال اور جمیع مسکرات جیسے افیون و شراب و گانجہ
وغیرہا کا استعمال حرام ہے اور ان امور مین شرعاً اخذ اجرت بہی قطعاً حرام
و ممنوع ہے اور اون کے مرتکب و معتاد کی شہادت و گواہی مسترد و غیر مسموع
انمین سے ہر ایک کی مباشرت پر عتاب و تہدید اخروی شارع سے موعود ہے

Marfat.com

اور اقامت تعزیر و حد دنیا مین بہی معین و معہود اسیواسطے سلاطین اہل دین کے
عہد مین ممالک محروسہ سے کہین بہی شراب خانہ و چنڈو خانہ و بہنگ خانہ وغیرہا بنانیکی
اجازت نہ تہی اور نہ افیون و گانجہ کی کہین تجارت تہی ان احکام کا مقصد یہی منشا ہے
کہ آدمی کی عقل مین کسیوقت فتور و زوال نہ آوے اور نہ کسی نہج سے ضعف
و اختلال راہ پاوے چنانچہ گاڈفری ہیگنس ان حکمون کی بابت یہہ شہادت دیتا ہے
۶۰ محمدؐ کے قانون کی رو سے کل قمار بازی کی صاف ممانعت ہے اس قانون
کی مراد مفید سے یقینا کوئی منکر نہو گا آپ کے اخلاق کی خوبی سے انکار ہے کیونکہ
کہتے ہین کہ آپنے صرف اوسکو انجیل سے نقل کیا ہے مینے اس برائی کی ممانعت کو نہ
احکامات عشرہ مین دیکہا نہ انجیلون مین مگر چونکہ موسی اور عیسی دونو کی رسالت کو آپنے
تسلیم کیا تہا اور اقرار کیا تہا کہ اوسی بنا پر اپنا مذہب قائم کرون گا تو اگر آپنے ان
دونو مذہبون سے وہ حصہ اختیار کئے جو آپ کو صاف اور غیر مغشوش مسائل معلوم
ہوئے تو آپنے کچہہ بیجا اور بیقاعدہ نہین کیا اور درحقیقت جبکہ آپ عیسی کے قائل
تہے تو مجہکو نہین معلوم کہ پہر آپ کیا کرتے ۶۱ مورخون نے بیان کیا ہے کہ محمدؐ کے زمانہ مین
اہل عرب میخواری اور قمار بازی کی نہایت عادی تہی مگر آپکے وحکمون کی وجہہ سے
شراب اور قمار بازی کا رواج قطعی موقوف ہوگیا آپ کو ذریعہ شہوت رانی اپنے رفقا کا
الزام لگایا گیا ہے چنانچہ اوپر مذکور ہوا تقوی اور پرہیزگاری بہاے نام ہی نہین
معلوم ہوتی بلکہ می نوشی اور قمار ایسے کبائر جرم قرار دئے گئے جو معافی کے لائق نہین

Marfat.com

اور جنکی بیخکنی ایک دم سے کی گئی آپکے پیرووں کی کل شہوات نفسانی اور تعصبات اور عادات کی بندش کردی گئی ہے ضرور ہے کہ سب کو ترک کرین ورنہ آپکے تابع نہین ہوسکتے گبن صاحب درست کہتے ہین کہ حسن عیش وعشرت سے دل للچاوے اوسکی قیدون سے تکلیف دہندہ کو بلاشبہہ رندون اور منافقون نے اوٹھا دیا ہے مگر اوس واضع قانون پر جسنے کہ اون کو بنایا یقینا انصاف کی رو سے اس بات کی تہمت نہین ہوسکتی کہ اوس نے اپنے مریدون کو اون کی شہوات نفسانی کی اجازت دینے سے فریب دیا فی الحقیقت میرے قیاس مین انگلستان کی کیا خوش قسمتی ہوتی اگر بموجب حکم الہی دین عیسوی مین بہی اون کی ممانعت ہوجاتی دین عیسوی مین جو ویسی ہی نخبتہ ہے ترمیم کرنے سے مجھکو حذر کرنا چاہیئے کیونکہ یہہ امر داخل بے ادبی یا ادنی مرتبہ یہہ کہ لوگ اوس سے بدظن ہوکر مجھکو گستاخ اور بے ادب ٹہراوین ورنہ مین یہہ کہتا کہ میری رائے ناقص اور خیالات محدود کے بموجب اگر شراب و قمار بازی وغیرہ کی ممانعت انجیلون مین پائی جاتی تو انسان کی خوشی کچہہ کم نہوجاتی اور اگر حضرت عیسی اپنے علم غیب سے جو بزعم لوگون کے اونکو حاصل تہا اور جسکا محمد کو دعوی نہ تہا منشی چیزون کی ممانعت کردیتے بجز اون صورتون کے جنمین وہ دوا کے طور پر ضروری ہون تو اس سے کچہہ برائی زیادہ نہوجاتی انتہی اور عقل کے اسباب فتور سے شرعا جب حکم احتراز موکد ہوگیا من بعد بانواع متعددہ اوسکی ترقی مطلوب ہوئی اور وسائل و ذرایع مختلفہ اسکے واسطے وضع کیے کبھی حیوان کی سیر

Marfat.com

وسیاحت پر ترغیب دی تفتیش روزگار کے قصد سے ہو یا بعزم تحصیل منفعت مختلف
اجناس سے پیدا وار امصار و دیار کی تجارت مطلوب ہو یا تلاقی یار و اغیار کی حاجت خواہ
مشاہد معظمہ و خانہ کعبہ کی زیارت سفر بحری سے ہو یا بری سے کہ ہر نہج سبب زیادت
دانش و تجربہ اور مثمر پختہ کاری ہے اور کبھی فضائل علم و عمل بیان کئے اور تدبر
فی آیات اللہ اور اوسکے صنایع غریبہ مین فکر و خوض اور کیفیت خلق ارضین و سموات
اور طرز ایجاد اشجار و نباتات اور طریق پیدائش حیوانات و جمادات مین تامل و غور کا
حکم دیا اور خود ہی اقسام و خواص اشجار و نباتات اور انواع و لوازم احجار و حیوانات
اور کیفیت نزول ماء و تصریف ریاح اور تسخیر کواکب و تقدیر منازل اور فعل و انفعال
اشیاء و غیرہا کہ مظاہر قدرت و مناظر فطرت ہین ارشاد کر کے علم مایعم الاجسام و فلکیات
اور عنصریات و معدنیات اور علم نباتات و علم حیوانات اور علم ہیئت و علم کیمیا یعنی اجزاء
اصلیہ مرکبات کی تفتیش اور ادراک و تحقیق اسباب اختلاف اوصاف و عوارض مع اتحاد النوع و
الجنس اور دیگر اصول و فروع حکمت و فلسفہ کی جانب ہدایت کی کہ مفید معرفت و جلاء عقل اور
باعث ظہور کمال صنعت و صفت حضرت باری ہے، اور یہہ بھی کہدیا کہ اسکی استعداد و صلاحیت
لیاقت و قابلیت ہر شخص مین موجود و مرکوز ہی اور قوت ممیزہ جمیع مکلفین مین علی السویہ مخلوق
با اینہمہ جو شخص اپنے متقدمین کی تقلید مین پڑ کر قدرت صانع کی ادراک سے محروم و معطل ہوگا یا
فی الشہوت کے سبب غافل و جاہل رہیگا عند الحساب اسکی معذرت مردود اور وہ جہنمی و ناری ہوگا
واسطے اثبات اس دعوی کے چند آیات مناسب مقام اسجگہ نقل کرتا ہون ناظرین باانصاف سے یہہ چشمداشت ہے

Marfat.com

کہ اونکے مفاد و مواد پر بلا تعصب و اعتساف فکر و لحاظ فرمائینگے قال من عرشانہ اللہ الذی
جعل لکم الانعام لترکبوا منہا و منہا تاکلون و لکم فیہا منافع و لتبلغوا علیہا حاجۃ فی صدورکم
و علیہا و علی الفلک تحملون و یریکم آیاتہ فای آیات اللہ تنکرون افلم یسیروا فی الارض
فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلہم کانوا اکثر منہم و اشد قوۃ و اثارا فی الارض
فما اغنی عنہم ما کانوا یکسبون و قال اللہ الذی سخر لکم البحر لتجری الفلک بامرہ و
لتبتغوا من فضلہ لعلکم تشکرون و قال الذی جعل لکم الارض مہدا و جعل لکم فیہا سبلا "
لعلکم تہتدون و قال افلم یسیروا فی الارض فتکون لہم قلوب یعقلون بہا و اذان
یسمعون بہا فانہا لا تعمی الابصار و لکن تعمی القلوب التی فی الصدور و قال ان فی
خلق السموات و الارض و اختلاف اللیل و النہار و الفلک التی تجری فی البحر بما ینفع
الناس و ما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتہا و بث فیہا من
کل دابۃ و تصریف الریاح و السحاب المسخر بین السماء و الارض لایات لقوم یعقلون
و قال و ہو الذی انزل من السماء ماء فاخرجنا بہ نبات کل شیء فاخرجنا منہ
خضرا نخرج منہ حبا متراکبا و من النخل من طلعہا قنوان دانیۃ و جنات من اعناب
و الزیتون و الرمان مشتبہا و غیر متشابہ انظروا الی ثمرہ اذا اثمر و ینعہ ان فی ذلکم
لآیات لقوم یومنون و قال فی الارض قطع متجاورات و جنات من اعناب و زرع
و نخیل صنوان و غیر صنوان یسقی بماء واحد و نفضل بعضہا علی بعض فی الاکل ان
فی ذلک لایات لقوم یعقلون و قال و اللہ خلق کل دابۃ من ماء فمنہم من یمشی

Marfat.com

علی بطنہ ومنہم من یمشی علی رجلین ومنہم من یمشی علی اربع یخلق اللہ ما یشاء ان اللہ
علی کل شی قدیر وقال وان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہ من بین فرث
ودم لبنا خالصا سائغا للشاربین ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا ان فی ذلک لایۃ لقوم یعقلون واوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال
بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللا یخرج من
بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس ان فی ذلک لایۃ لقوم یتفکرون وقال
الم تر ان اللہ انزل من السماء ماء فاخرجنا بہ ثمرات مختلفا الوانہا ومن الجبال جدد
بیض وحمر مختلف الوانہا وغرابیب سود ومن الناس والدواب والانعام مختلف
الوانہ کذلک انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ان اللہ عزیز غفور وقال ومن ایاتہ
خلق السموات والارض واختلاف السنتکم والوانکم ان فی ذلک لآیات للعالمین وقال
سخر لکم اللیل والنہار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ ان فی ذلک لایۃ لقوم یعقلون
وقال ہو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا وقدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب
ما خلق اللہ ذلک الا بالحق نفصل الایات لقوم یعلمون ان فی اختلاف اللیل والنہار
وما خلق اللہ فی السموات والارض لایات لقوم یتقون ان الذین لا یرجون لقاءنا ورضوا
بالحیوۃ الدنیا واطمانوا بہا والذین ہم عن آیاتنا غافلون اولئک ماواہم النار
بما کانوا یکسبون وقال واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم واشہدہم علی
انفسہم الست بربکم قالوا بلی شہدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ہذا غافلین او

Marfat.com

تقولوا انما اشترک اٰبارنا من قبل وکنا ذریتہ من بعدہم افتہلکنا بما فعل المبطلون اسیوا سے
متقدمین اہل اسلام نے ہر طرح کے کمالات علمیہ و صناعات کسبیہ اور علوم حکمیہ و فنون
عقلیہ کے تحقیق و تفتیش مین تمامی باشندگان عالم سے زیادہ محنت و عرقریزی کی اور
علوم و فنون کہنہ و مندرسہ کو بالحاق تحقیقات نفیسہ و جدیدہ حیات تازہ بخش کر
دنیا کے کل قومون مین شایع و ذایع کردیا فی الحقیقت اونہین کی نخل ہمت و جانفشانی کا
یہہ اولی ثمر ہے کہ آج علم و تہذیب کا چرچا ممالک یورپ مین گہر گہر ہے دیکھو سدلیو
جو ایک نامی مدرس علوم تواریخ کا ملک فرانس مین تہا اور ارباب فنون مین ایک
رکن رکین شمار کیا جاتا تہا تواریخ عرب مین یہہ لکہتا ہے کہ قوم عرب بلاشبہہ ہمارے
یعنی یورپ کے اوستاد ہین جسسے انکار نہین ہوسکتا اور اونہون نے وہ سامان مہیا
کئے جس سے ہماری یہہ تاریخین بنین اور اونہون نے ہی حالات سفر کا قلم بند کرنا
شروع کیا اور اونہون نے ہی مشاہیر لوگون کی زندگی کا حال تواریخ مین لکہنا اختراع
کیا اور وہی صناعی اور دستکاری مین اس مرتبہ کمال کو پہونچی جسکی انتہا نہین ہوسکتی
اور اون کی عمارتون اور مکانات کے آثار کے دیکہنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ
نہایت بڑے کاریگر اور صناع تہے اور ایسی ہی باتین جو عرب نے نئی نئی ایجاد کی ہین
اون سے عرب کی اسقدر فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ آجتک اوسکے موافق کسی نے
عرب کی قدر نہین کی اور کسیکو اون کا اصلی رتبہ نہین معلوم ہوا چنانچہ جب علم فزیک
یعنی طبیعیات اور علم طب اور علم تواریخ اور علم کیمیا اور علم فلاحت عرب کے ہاتہہ آیا

Marfat.com

تو اونہون نے اوسمین اور کمالات اور خوبیان زیادہ کردین حالانکہ ایسے کامون
مین وہ زیادہ دل نہین لگاتے تہے بخلاف اور علوم عقلیہ کے جنمین اونہون نے
حد سے زیادہ کوششین کی تہین اور نوین قرن کے شروع سے پندرہوین قرن کے
آخر تک اوسمین بدل مصروف رہتے تہے یہان تک کہ ان علوم مین اون کی فضیلت
حد سے زیادہ بڑہکر ہوگئی تہی اور جہان تک ہمکو معلوم ہے گویا وہ ایک شعبہ عرب کے
اوس اصلی فضیلت کا ہے جو آج تک ہمکو معلوم بہی نہین ہوئی مگر بہرکیف عرب کے
قوم ہمارے جملہ فضل و کمال کا اب بہی سرچشمہ ہے اور جن کے کمالات کو ہم یہہ سمجہتے
تہے کہ یہہ اور قوم کا ایجاد ہوگا وہ اب ہمکو اون کی کتابون کے دیکہنے سے معلوم
ہوتا چلا جاتا ہے کہ اصل مین سب کے موجد عرب ہی ہین اسکے بعد یہہ مورخ واسطے
تائید اپنے کلام کے اسکندر ہملبط جرمنی کا یہہ قول نقل کرتا ہے عرب کے قومون کو خدا
تعالی نے دنیا مین اسلیے پیدا کیا تہا کہ وہ علوم و فنون اور اسباب تمدن کو اون
مختلف قومون تک پہونچادین جو فرات کے کنارہ سے اسپانیہ کے وادی کبیر تک
پہیلی ہے ہین چنانچہ ان تمام قومون نے جملہ کمالات اسی قوم عرب سے حاصل
کی تہی اور اہل عرب کی طبیعتون مین قوم بنی اسرائیل کیطرح یہہ بات نہ تہی کہ وہ کسی
قوم سے نہ مل سکتی ہون بلکہ وہ برخلاف اسکے سب قومون سے ملتے جلتے تہے اور اونکی
اسی عادت نے تمام دنیا مین اون کے فضائل کو پہونچادیا مگر باوجود ملنے جلنے اور
اختلاط کے عرب مین ایک یہہ کمال تہا کہ وہ جہان جاتے تہے اپنی عادات کو نہیں چہوڑتے تہے

Marfat.com

اور کسی کی وضع یا چال چلن کو نہ اختیار کرتے تہے اور اون کے مزاج کسی کے ملنے سے ہرگز نہ بدلتے تہے اور مانیا کی قوم نے باب تمدن مین جو کچہہ حاصل کیا یا جو کچہہ اوسکو آیا وہ عرب ہی کی فتوحات کے زمانہ طویل کے بعد آیا اور عرب ہی سے اوس نے سیکہا عرب جہان جاتے تہے اپنے طریق تمدن کو گویا اپنے ساتہہ لیجاتے تہے اور جہان وہ قیام کرتے تہے اونکا طریق تمدن بہی وہان پہیل جاتا تہا چنانچہ اون کی عادت تہی کہ جس ملک مین وہ گئے وہان اونہون نے اپنی زبان اور اپنے علوم اور اپنے دین اور اپنے اخلاق مہذب کو شایع کرنا شروع کیا اور اپنے ایسے عمدہ اشعار کو پہیلایا جنپر گویا منسینقرا اور تربدور شاعرون نے اپنے اشعار کی بنا رکہی ہے بعد اوسکے یہہ مورخ لکہتا ہے کہ ہم یہہ کہتے ہین کہ عرب کی تصنیفات اور اونکی مخترعات سے ہمارے نزدیک یقیناً یہہ بات ثابت ہوگی کہ اہل عرب کی عقلین حقیقت مین سب قومون کی عقلون سے زیادہ تیز تہین اور اون کی عقل کی خوبی کا شہرہ فرنگستان یورپ تک پہونچ گیا تہا اور یہہ بڑی محبت اور نہایت قوی دلیل اسبات کی ہے کہ عرب کی قومین کمالات علمیہ اور فنون کسبیہ مین ہماری معلم اور ہماری اوستاد تہین اور اس بات کے اور لوگ بہی قائل ہین انتہی اور تاریخ دروی مین جسکا مصنف وزیر اعظم ملک فرانس کا ہے یہہ لکہا ہے کہ ایک زمانہ مین یورپ کی جہالت کی تاریکی مین ٹکرین مارتی پہرتی تہی کہ دفعتاً اوسپر امت اسلامیہ کیجانب سے ایک نور علوم ادبیہ اور فلسفیہ اور فنون صناعی اور دستکاریون وغیرہ کا پرتو افگن ہوا کیونکہ اوس زمانہ مین شہر بغداد اور بصرہ اور سمرقند اور دمشق اور قیروان اور مصر اور فارس اور غرناطہ اور قرطبہ وغیرہ علوم وفنون اور صناعی کے مرکز تہے اور جہان کہین کمالات علمی اور عملی

Marfat.com

پہیلی انہین شہرون مین سے پہیلی اور قرون متوسطہ مین سے اہالیان یورپ انہین شہرون
مین سے علوم و فنون کو اوڑالیگئی انہی اور یہہ بہی اوس تاریخ مین مرقوم ہے اور علوم
ریاضیہ مین تو اہل عرب نے نام پایا ہے خصوصاً اون علمانے جنکو خلیفہ ہارون رشید نے
قسطنطنیہ سے بلایا تہا سنہ ۹ ع کی آغاز مین خلیفہ ہارون رشید نے دو بغدادی عالمون کو
حکم دیا کہ تم صحرای سنجار کے خط طولی کے ایک درجہ کی مسافت کو ناپو اور اوسکی پیمایش کرو
تاکہ اوس سے کرویت زمین کی بالمشاہدہ ثابت ہو جاوے چنانچہ قطب شمالی کے ارتفاع
سے جو اوس خط کے ایک طرف جانے سے ظاہر ہوئی تہی زمین کی کرویت کو ثابت کیا علاوہ
اسکے اہل عرب نے کتاب اقلیدس کی شرح کی اور بطلیموس کی زیج کو درست کیا اور منطقۃ البروج
کی تعریج کا حساب لکہا جیساکہ اونہون نے اوقات اعتدال کے اختلاف کو لکہا تہا اور اسطرح
اونہون نے سنین شمسیہ اور سنین زمینیہ کے اختلاف کو لکہا اور اون کے درمیان مین
چند دقیقون کا فرق پایا اور عرب نے تحریر کیواسطے نئے قسم کے آلات ایجاد کئے اور علاوہ
ان کمالات کے اور بہت سی باتین ہین جنسے بخوبی یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اہل عرب فن
ریاضی مین بہی ایسا ہی کمال اور ایسی ہی دستگاہ رکہتے تہے اور منجملہ اون کے وہ عجیب
و غریب مکانات رصدیہ ہین جو مدینہ سمرقند کے گرد بنے ہوئے ہین اہل یورپ اس بات کا
اقرار کرتے ہین کہ اہل عرب نے کاغذ کے ایجاد کرنے مین کپڑے کے ایجاد پر بہی خوق حاصل
کیا چنانچہ اسی سبب سے عرب مین کتابین بہت سی ہو گئین اور اونہون سے بہت سے فائدے
ہوئے اور عرب کو فن طب مین بہی نہایت کمال حاصل تہا یہان تک کہ وہ اس فن مین

Marfat.com

مشہور ہوگئے ہے اور یہہ فن اونہون نے یونانی کتابون سے حاصل کیا تہا چنانچہ
ابن رشید مغربی کے جالینوس کی تصنیفات پر بہت سے ایسے حاشیہ ہین جنکے دیکہنے سے
فن طب مین اہل عرب کا کمال معلوم ہوتا ہے اور عرب کے فلسفیون مین سے بہی چند شخص ایسے مشہور
ہین جو ایک زمانہ مین حکیم اور طبیب بہی ہوگئے ہین جنمین ایک بوعلی سینا ہے جس نے
سنہ ۴۲۸ ہجری مین انتقال کیا اور ایک وہی ابن رشید ہے جسکا ذکر ہوا اور یہہ لوگ اس
درجہ لائق و فائق مشہور تہے کہ اون کے دشمن بہی اون سے معالجہ کرانے کی تمنا رکہتے تہے ایک خاص
فضیلت حکماء عرب کو پانیون کے مقطر کرنیکے طریقہ اور بہت سے عمدہ عمدہ دواؤن کے
استعمال مین حاصل تہے اور منجملہ اون علوم کے جنمین اہل عرب اوروں پر فضیلت رکہتے ایک علم
جغرافیہ ہے اور اس فن مین اون کو فضیلت صرف اس سبب سے حاصل ہوئی کہ اون کو دور دراز
ملکون پر فتح نصیب ہوئی اور بڑے سفرون کی جانب اونکو ہمیشہ رغبت رہی اسوجہ سے اونکو
بہت سے ایسے شہرون کا حال معلوم ہوگیا جہان یا تو اہالیان یورپ پہونچ ہی نہ سکے اور یا
وہ اونکو بہول گئے اور اس فن مین جو لوگ بہت مشہور تہے اون مین سے ایک تو ابو الفدا اور
ایک مسعودی اور ایک ادریسی ہین اور عرب کی تجارت کا حال یہہ ہے کہ اونکو ہمیشہ تجارت کی طرف
رغبت رہی ہے اور جب اون سلطنت بیزنطی پہاڑ سے جو فرانس اور سپین کے بیچ مین ہے بڑہکر
جبال ہمالیہ تک جو شمالی ہند مین ہے پہونچے تو اوسوقت وہ دنیا کے بڑے تاجرون مین
ہوگئے اور فن زراعت مین تو اونکے مثل کوئی زمانہ مین نہ تہا اسواسطے کہ جسقدر پانی وغیرہ کینچنے
اور اوسکو اپنی کہیتی کی کیاریون برابر پہونچانے مین یہہ لوگ مضبوط تہے دوسرا ہو نہین سکتا

Marfat.com

اونہین کا کام تہا کہ دہوپ کی شدت مین اپنی کھیتی کیاری کے کام مین مصروف رہتے تہے بس
اون کی یہہ سیرت جسکے اہل ہلینیہ ابتک پابند ہین اس قابل ہے کہ ہم اون کا اقتدا کرین اور
علاوہ ان کمالات کے فنون وسنکاری کو اہل عرب نے رومیون کے بڑے بڑے شہرون مین جاکر
حاصل کیا یہان تک کہ وہ اس فن مین بڑے بڑے کے صناعون مین ہوگئے چنانچہ اس باب مین
اون کے کامل ہونے کی سند یہہ ہے کہ مقام طلیطلہ جو سلطنت اسپانیہ کی ماتحت تہا وہان کے ہتیار
نہایت مشہور تہے اور مقام غرناطہ کا حریر مشہور تہا اور ان چیزون کی اسقدر شہرت تہی کہ اہالیان
یورپ باوجود اسکے کہ اون کو عرب سے بسبب مخالفت مذہبی نہایت نفرت اور عداوت تہی ہمیشہ
اونکو عرب سے بیش قیمت پر خریدا کرتے تہے اور اونکو نہایت پسند کرتے تہے غرض کہ مملکت
اسپانیہ کو اتنی ترقی اور رونق مین یہہ شہرت خلفاے راشدین کے شروع زمانہ مین ہوئی
اور پہر اوسکی آبادی کو ترقی ہوتی گئی اور روز بروز اوسکی رونق بڑہتی گئی یہان تک کہ
جب شباب اوسکی ترقی کا ہوا تو صرف ایک مقام قرطبہ مین دو لاکہہ گہر اوسکے باشندون کے
سہ گئے اور چہہ سو جامع مسجدین اور پچاس شفاخانے اور اسی عام مدرسے اور نو سو حمام
اوسمین بن گئے اور یہہ مجمل روز مجہ اوس انتظام مدن اور ترقی عربکا ہے جو اہل عرب نے
وادی تاج کے کنارون سے لیکر جو اسپین کا وادی کبیر ہے ہندوستان مین وادی ہندوس
تک اپنی لیاقت سے پہیلایا تہا اور جسکی لطافت اور روشنی سے آنکہین جہکتی تہین اور اکثر
ملکون مین جنکو مسلمانون نے فتح کیا دیانت داری اور مسلمانون کی زبان اور قران کے احکام
برابر جاری رہے اور اہالیان یورپ قرون متوسطہ مین انہین مسلمانون سے کمالات

Marfat.com

علمیہ اور صناعیان وغیرہ اوڑا لیگئے اور گو بعض صناعیان اہل عرب کی ایسی بھی ہین جو
اونہون نے اوروں سے لی ہین لیکن بسبب اس بات کے کہ اونکی تہذیب و اصلاح اونہین
کے زمانہ مین ہوئی فضیلت اونہین کو حاصل ہے انتہی ملتقطا اور گاڈفری ہگنس لکھتا
ہے ۱۱ مین بخوبی جانتا ہون کہ جہالی لوگ مسلمانون پر اور اون کے مذہب اور ہر ایک
شے پر شاہانہ حقارت سے نظر ڈالنے پر مائل ہین مگر وہ تحقیق کرین تو معلوم ہوجاے کہ اہل
اسلام اپنے مذہب کے تقرر کے تہوڑے ہی عرصہ بعد کل روی زمین پر سب سے زیادہ فیاض
اور باعلم قوم ہوگئے اور یہہ کہ علوم مفیدہ متقدمین کی نسبت بہی اون کے ذریعہ سے ہمکو
زیادہ پہونچے ہین اور اون کے مذہب مین ریاضی اور اخلاق کامل کے مسائل کثرت سے ہین
اور اون کے مذہب کو جاہل متعصبون کے جرمون سے الزام لگانا جسے کہ وہ اس زمانہ مین
رسوا ہے ویسا ہی بیجا ہے جیسا کہ دین عیسوی کو بعض اوسکے پادری اور محققون کے جرمون
سے ہے ۱۱۱ فرنگی اپنی حالت کی فوقیت پر جو اون کو علوم اور فنون کی ترقی مین مسلمانون پر
حاصل ہے بڑے نازان ہین اور اگر کوئی شخص اون کی گفتگو سنے تو یہہ گمان کرے کہ زمانہ
سابق مین کوئی قوم اس عمدہ اور مفید تحصیل مین کبہی فائق نہین ہوے لیکن اسمین بہامع کو
بہت دہوکا ہوگا کیونکہ شاید بجز بعض فروع اوس حکمت کے جو تجربہ سے متعلق ہے اور
کارخانون کے کوئی ایسے فن اور علم کی شاخ نہتی جو خلیفون کی رعایا مین اوس کمال کو
نہ پہونچی ہو جو اوسکو اب گریٹ بریٹن مین حاصل ہے ۱۱۲ رچرڈسن صاحب جنکی شہادت پر
اس باب مین کیسکو شک ہوگا یہہ کہتے ہین آٹھوین اور نوین اور اوسکی بعد کی صدیون مین

Marfat.com

جب فرنگستان مین جہالت اور بے علمی چہارہی تہی اور شاہزادے اور بڑے بڑے تعلقہ
نوشت و خواند سے عاری تہے اہل عرب علم اور ذہانت مین ہمسراون رومیون کے تہے جو اغوا
بادشاہ کے عہد مین تہے بلکہ بوجہ سلطنت کے وہ رومیون کی بہ نسبت شان و شوکت اور
رونق اور راحت زندگی مین اون سے بڑہکر تہے خلیفہ مہدی اور رشید اور مامون ا
نامی خاندان بنی عباس کے اور بادشاہ عالم اور ذہین اور خلیق تہے اور چونکہ
علم اور ذہن بادشاہی عنایت حاصل کرنیکے وسائل یقینی تہے اسیوجہ سے سب لوگ
اونکو حاصل کرتے تہے شاہزادے اور سپہ سالار اور وزیر لیاقت علمی کے صرف حامی
نہ تہے بلکہ خود نامی مشیون مین بڑا رتبہ رکہتے تہے انہتی اور بذیل دفعہ ا یہہ کہتا ہے
عرب کی قدیم عادتون کی نسبت سیل صاحب نے قرآن کے ترجمہ کے پہلے دیباچہ مین جو بیا
نکتہ چینی کے ساتہہ لکہا ہے وہ دیکہنا چاہیئے کہ زمانہ جاہلیت مین عرب عورتون کو مثل ما
و اسباب کے سمجہتے تہے اون سے مثل لونڈیون کے سلوک کرتے تہے اور اپنی بیٹیون کو زندہ
دفن کرتے تہے جناب پیغمبر مبعوث ہوئے اور دو صدیون تک بہادری اور سخاوت اور خدا
پرستی نے دنیا کے اخلاق پر روشن نشان چہوڑا یہہ دو صدیان اکثر باتون مین یونان اور روم
کے نہایت عمدہ زمانون کی مانند ہوئین ہمنے دیدہ و دانستہ دین اسلام کا ذکر کیا جو کہ زمانہ
حال کے تمام مذہبون مین سب سے زیادہ ایک حال پر قائم ہے اور اسی سبب سے ابتک متضمن
بہت سے نقصانون اور قباحتون کا ہے انہتی اور طامس کارلائل صاحب کہ نہایت نامور
عالم ہین اپنی کتاب لکچرز آن ہیرو ز مین لکہتے ہین اسلام عرب کے قوم کے حق مین گویا تاریکی

Marfat.com

مین روشنی کا آنا تہا عرب کا ملک پہل ہی پہل وسکے ذریعہ سے زندہ ہوا اہل عرب گلہ بانون
ی ایک غریب قوم تہی اور حبسے دنیا بنی تہی عرب کے چٹیل میدانون مین پہرا کرتے تہے اور
سی شخص کو اون کا کچہہ خیال بہی نہ تہا اوس قوم مین ایک اولوالعزم پیغمبر ایسے کلام کے ساتہہ جسپر
وہ یقین کرتے بہیجا گیا اب دیکہو کہ جس چیز سے کوئی واقف ہی نہ تہا وہ تمام دنیا مین مشہور
ومعروف ہوگئی اور چہوٹی چیز نہایت ہی بڑی چیز بن گئی اوسکے بعد ایک صدی کے اندر
عرب کے ایکطرف غرناطہ اور ایکطرف دہلی ہوگئی عرب کی بہادری اور عظمت کی بجلی اور عقل کی
روشنی زمانہا دراز تک دنیا کے ایک بڑے حصہ پر چمکتی رہی اعتقاد ایک بڑی چیز
اور جان ڈالنے والا ہے جسوقت کوئی قوم کسی بات پر اعتقاد لاتی ہے تو اوسکے حالات بار آور
اور روح کو عظمت دینے والے اور رفیع الشان ہوجاتے ہین یہی عرب اور یہی حضرت محمدؐ
اور یہی ایک صدی کا زمانہ گویا ایک چنگاری ایسے ملک مین پڑی جو ظلمت مین کس مپرس ایک
ریگستان تہا مگر دیکہو کہ یہہ ریگستان زور شور سے اوڑہانیوالی باروت نکلا آسمان تک اوٹہتے
ہوئے شعلون سے دہلی سے غرناطہ تک روشن کردیا انہتی اور ایک آرٹیکل لکہنے والا چیمبرز
سیکلوپیڈیا کا کہتا ہے کہ ہم اس بات پر یقین نہین کرسکتے ہین کہ اسلام نے تمام انسانون
کی بہلائی کے لیے کیا کیا لیکن اگر نہایت ٹہیک ٹہیک کہا جاوے تو یورپ مین علوم وفنون
کی ترقی مین اوسیکا حصہ تہا مسلمان علی العموم نوین صدی سے تیرہوین تک وحشی یورپ
کے لیے روشنضمیر معلم کہے جاسکتے ہین خاندان عباسیہ کے خلفا کے نہایت عمدہ زمانہ سے
یونانی خیالات اور یونانی تہذیب کا از سر نو سرسبز ہونا شمار کیا جاسکتا ہے قدیم علم عرب

Marfat.com

ہمیشہ کیواسطے بغیر کسی علاج کے مفقود ہوجاتا اگر مسلمانون کے مدرسہ مین اوسکو پناہ نہ ملتی عربی فلسفہ قدرتی چیزون کی تواریخ جغرافیہ علم تاریخ صرف ونحو علم کلام اور فن شاعری کی بہت سی کتابین پیدا ہوگئین جنمین سے اکثر اوسوقت تک جاری رہینگی اور تعلیم دیجاوینگی جب تک کہ نسلین تعلیم ہونیکے واسطے پیدا ہوتی رہین گی انتہی اور جان ڈیون پورٹ لکھتا ہے اہل عرب خیال کرتے ہین کہ دنیا چار چیزون کے سبب سے قائم ہے وہ چار چیزین یہہ ہین علم عقلا-۱ انصاف شاہان-۲ نماز صلحا-۳ حسابرت دلیران-۴ اور ان سب سے زیادہ بات یہہ ہے کہ اونہون نے قرآن شریف مین خدا تعالی سے کہوایا ہے کہ مال ومنال دنیا ناچیز اور بے حقیقت ہے مگر علم وفضل نعمت بے زوال ہے آنحضرت نے بڑے شد ومد سے علم کے پڑہنے کیواسطے نصیحت فرمائی ہے اور آپکے خویش یعنی حضرت علی کا یہہ قول ہے کہ اللہ تعالی کی بڑی عنایت ہے اگر مال کی جگہہ علم عطا فرمائے پہلے جن لوگون نے فلسفہ اور حکمت کو دوبارہ مروج کیا وہ لوگ بے شبہہ ایشیا کے اہل اسلام اور ملک اندلس کے مسلمان تہے یہہ لوگ قدما اور متاخرین کے ہم سلسلہ خیال کئے جاتے تہے اور اونہون نے خلفاے عباسیہ اور بنی امیہ کے زمانہ مین خروج کیا تہا علم وفضل جو اصل مین مشرق سے یورپ مین آیا یہہ حقیقت مین دوبارہ لانا اہل اسلام ہی کا باعث تہا یہہ بات مشہور ہے کہ اہل عرب مین چھہ سو برس سے علم وفضل کو رواج تہا مگر ہم لوگ ہنوز جہالت اور بیعلمی مین مبتلا تہے اور علم وادب ہمارے یہان سے بالکل نیست ونابود ہوگیا تہا مشن صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر کے نزدیک کہ دسوین صدی مین یورپ غایت درجہ کی جہالت مین پڑا ہوا تہا اور بلحاظ فلسفہ اور

Marfat.com

حکمت مین سوای منطق اور فصاحت اور بلاغت کے کوئی علم شامل نہ تہا اور وہ خیال
کرتے تہے کہ یہی دونون علم عقل انسانی کی بنیاد ہین یہہ بات یقینی ہے کہ اس زمانہ مین اہل
عرب نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی مین بہت سے مدرسے جاری کئے تہے اور ان مدرسون مین
ہزارون طلبا عربی فلسفہ اور حکمت کی تعلیم پاتے تہے اور پہران علوم کو آنکر عیسائی مدرسون
مین جاری کرتے تہے ہمین اس بات کا اقرار کرنا چاہیئے کہ تمام قسم کے علم یعنی طب اور طبیعات
اور فلسفہ اور ریاضی جو دسنوین صدی سے یورپ مین جاری ہوئی یہہ سب اصل مین اہل عرب
کے فلسفہ مدارس سے سیکہے گئے تہے مگر خصوصاً اندلس کے اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال
کئے جاتے ہین پہلے علم شعر اور علم داستان اہل یورپ مین اہل عرب کے سبب سے رائج ہوا اہل
اسلام نے اپنی فتوحات حاصل کرنیکے بعد ترقی زبان کے سبب علم ادب کیطرف توجہ کی جب
وہ یہہ بات حاصل کر چکے تو اون کی علمی ترقی ایسے قلیل عرصہ مین ہوئی کہ کبھی متقدمین کو
بہی ایسے قلیل عرصہ مین حاصل نہوئی تہی اہل یونان نے آٹھسو سال مین علم ادب مین کمال
حاصل کیا اور اسی قدر عرصہ مین اہل روما کے یہان بہی عمدہ مصنف پیدا ہوئے اتنی ہی
عرصہ مین رومانی زبان کی ایک فرع نے جنوبی فرانس مین ترقی پائی اور وہان علم ادب کا
رواج ہوا مگر اہل عرب نے صرف ڈیڑہ سو برس کے عرصہ مین علم ادب مین کمال کر لیا اور قدما
کے فلسفہ اور شاعری اور فنون کے نگہبان بن گئے اہل روما اور گوتہہ لوگون نے ہسپانیہ کو
دو سو برس مین فتح کیا تہا مگر اہل عرب نے صرف بیس برس مین اس ملک کو فتح کیا اور کوہ پرنیز
سے اوتر کر اوسطرف فرانس مین پہونچ گئے اونکو علمی ترقی بہی ایسی جلد حاصل ہوئی جیسے

Marfat.com

اونہین فتحین حاصل ہوئی ہتین الی قولہ سول سے اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت جلد پہیل گیا بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فارس اور مراکو اور قرطبہ اور غرناطہ اور ولنسیہ اور سول مین اہل عرب کی حکمت اور فصاحت اور بلاغت نے بہت جلد رواج پایا انتہی اور تواریخ فلسفہ ہنری لوئیس مین لکہا ہے مسلمانون ہی کی وجہ سے یورپ علم اور فلسفہ پہونچا اس امر خاص مین یورپ اون کا ممنون احسان ہے اور اس سے بڑا احسان عرب کا یورپ پر یہہ ہے کہ اون لوگون نے علم ہندسہ اور ہیئت اور طب اور کیمیا مین بڑی کوشش کی اور اونہین کی بدولت اسپین سے فرانس ہوکر فرنگستان مین علم پہیلا انتہی اور ڈاکٹر ٹیلر اپنی کتاب کے حصہ دوم مین کہتا ہے کہ فرنگستان مین جو علوم کا چرچا ہوا سو وہ عربون سے ماخوذ ہوا ہے اور اونہون نے اور ولایت والون سے حاصل کیا تہا مگر عربون نے خاص اون کتابون پر التفات کیا جنمین علم ریاضی اور طبعی اور الہی مندرج تہے اور فرنگستان کی ممالک مغربی بہی عرب کے ترجمون کے وسیلہ سے اون علمون سے اگاہ ہوئے شارلیمین شاہ فرانس نے اون علمون کو زبان عربی سے لاطینی مین ترجمہ کروایا دستکاری کی صنایع بدایع ممالک فرنگستان مین بہت کم تہے مسلمانون نے اوسکو ترقی بخشی اور علم معماری بہی اہل فرنگ نے عربون سے اخذ کیا جسمین بڑی شان و انداز اور پاکیزگی نمایان ہوتی ہے انتہی ملتقطا مختصرا اور راڈویل صاحب قرآن کے انگریزی ترجمہ مین کہتے ہین عرب کے سید ہے سادے بہیڑ چرانے والے خانہ بدوش بدو لوگ ایسے بدل گئے جیسے کسی نے سحر کردیا ہو وہ لوگ مملکتون کے بانی مبانی اور شہرون کے بنانیوالے اور جتنے کتب خانے اونہون نے خراب کئے تہے اون

Marfat.com

زیادہ کتب خانون کے جمع کرنیوالے ہوگئے اور قسطنطانیہ بغداد قرطبہ اور دلی کے شہر ونکو وہ
قوت ہوئی کہ عیسائی یورپ کو کپکپا دیا اور قرآن کی قدر ہمیشہ اون بتپرستیون کے اندازہ
سے ہونی چاہی جو اوس نے اپنے ماننے والون کی عادات اور اعتقادات مین داخل
کین بت پرستی کے مٹانے جنات اور مادیات کے ترک کی عوض اللہ کی عبادت قائم
کرنی اطفال کشی کی رسم کو نیست و نابود کرنے بہت سے توہمات کو دور کرنے اور ازواج
کی تعداد کو گھٹا کر اوسکی ایک حد معین کرنے مین قرآن بیشک عربون کے لئے برکت اور
قدرت حق تہا گو عیسائی مذاق پر وحی الہی نہوا اور جب کہ ہر ایک عیسائی کو بالضرور اس امر پر
افسوس ہوگا کہ مسلمان فتحمندون نے بہت سے پہلے پہلے مشرقی کلیسے ڈہا دئے مگر اوسوقت
اس باب کو نہ بہولنا چاہیئے کہ یورپ نے منطقی فلسفہ کا علم طبابت اور فن عمارت عربون ہی
سے کیا اور مسلمانون نے عیش و عشرت کے بہت سے سامان اور مفید چیزون کو ایک ملک سے
دوسرے ملک کو لیجانے مین مشرق اور مغرب کے قلابہ ملادئے انتہی الحاصل یہہ تو ایک
قصہ طویل و دفتر بے پایان ہے اور باعتراف مخالفین مسلمانون کا کمال علم و فضل مشہود
و نمایان اور حکماے سابقین نے کہ علوم حکمیہ کی تحقیق و تدوین مین بذات خود نہایت جانکاہی
و عرق ریزی کی جیسا کہ مشہور ہے مگر اس سے قطع نظر کہ اہل اسلام کی مانند اون سے تعمیم
و نشر اور علوم و فنون کی ترقی و قدر معرض ظہور مین نہ آئی غرض و غایت تحصیل و تکمیل علم حکمت
مین اون سے خطاے فاحش واقع ہوئی انہون نے اکتساب علم و ادراک سے فقط تکمیل
نفس بشری کی قوت نظری کا خیال رکہا اور معرفت کمال و قدرت حضرت رب العزت کو کہ فکر سے

Marfat.com

مقصد اصلی ہے اور اخلاص باللہ وکمال عقلی وجمعیت قلبی کیواسطے سبب قوی کچہہ نہ سمجہا
بعنایت الہی یہہ رسائی خاص اہل اسلام نی پائی کما قال تعالی والذین یتفکرون فی خلق
السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا اور حالمین کہ ممالک فرنگستان مرکز علم وہنر ہین وہ محض دنیاوی
منفعت بہبودی ظاہری کی نظر سے ہے مقتضائے تعلیم مذہبی نہین کہ اس باب مین دین عیسوی مماثل شریعت محمدی ہو علی الاتصال پندرہ سو
برس تک بقای جہالت وظلمت اور اوائل نصاری کی غفلت وقلت رغبت اس دعوی پر
دلیل بین ہے اسواسطے کہ انجیل مین محاسن علم وعمل قران کے مثل اور حقائق ودقائق کا
بیان نہین اور نہ تاکید وتشویق محمد رسول اللہ کی مانند حضرت عیسی کا کوئی ارشاد وفرمان
ہے جسکا اثر یہہ ترقی متصور ہو چنانچہ جان دیون پورٹ لکہتا ہے یہہ جو عیسائی کہتے ہین
کہ حال کے اہل اسلام علم وفن کے دشمن ہین اسکے جواب مین یہہ کہا جاسکتا ہے کہ یہہ بات بالکل
غلط ہے بلکہ اسلام ترقی علم مین ہمارے زمانہ کے علم وفضل پر بہت سبقت رکہتا ہے کیونکہ
طلب علم اسلام کے اصول مذہب مین داخل ہے اور گاڈفری ہیگنس کہتا ہے سر ولیم جونس
اپنے دوسرے رسالہ مین جو ایشیا کے علم ادب کے بیان مین ہے یہہ لکہتے ہین کہ محمدیون کو
اون کے شارع کا یہہ حکم صاف تہا کہ علم کو دنیا کے دور ودراز حصون مین بہی تلاش کرو
میری دانست مین اسکو محمد نے انجیل سے نقل نہین کیا اور نہ روم کے قانونون سے
جنکے بموجب مخالفون کے علم کا سیکہنا ممنوع ہے انتہی معہذا ہر قسم کے علم وفضل کی اشاعت
وترویج اون لوگون کی نسبت کہ پابند دین ومقید مذہب ہین ذات ملاحدہ وزنادقہ سے
یوروپ مین بدرجہا متوافر وزیادہ ہونا جسکا کسی کو انکار نہین ہوسکتا ہمارے اس دعوی پر

Marfat.com

شہادت ظاہرہ ہے اور ماورا اسکے اون ملکون مین جسقدر روپیہ صرف تعلیم مین آتا
ہے اوس سے بدرجہا تعداد مین زیادہ استعمال مسکرات و شراب اور مجالس رقص و سرود
و رباب کے خرچ مین آتا ہے کہ منشاے انتشار و تکدر قلب و دماغ اور موجب تاریکی و تیرگی عقل
و حواس ہے کتنا بڑا عیب و نقصان ہے کہ جس چیز کی فکر ترقی بدل و جان ہے اوسکے موانع کا
کچھ بھی انتظام و بندوبست نہوا اور نہ اوسکی کثرت و گرم بازاری سے کسی کو خوف و خلجان
ہوا اور چونکہ قران مین بہت سے مطالب پر براہین عقلیہ و دلائل یقینیہ قائم ہین مثلاً
نمرود سے وقت ادعاے الوہیت حضرت ابراہیم کا یہہ سوال کرنا ان اللہ یات بالشمس من
المشرق فات بہا من المغرب اور در باب حساب و کتاب آخرت مشرکین کا آنحضرت سے استعجاباً
کہنا اذا کنا عظاماً و رفاتاً اءنا لمبعوثون خلقاً جدیدا اور جناب رسالتمآب کا بتعلیم رب الارباب
یہہ جواب دینا قل یحییہا الذی انشاہا اول مرۃ وہو بکل خلق علیم اور نصاری کا عقیدہ کہ
حضرت عیسی کو ابن اللہ جانتے ہے اور بغیر باپ کے اون کی پیدائش ہے باعث شبہہ ہے اوسکو
مضمون ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون سنا کر حل کر دینا
اور اعتقاد الوہیت و وجوب وجود کو کہ مقتضی استغناے ذات بہمہ وجوہ ہے باظہار امارات
حدوث و افتقار کان یاکلان الطعام کہکر باطل ٹہرانا اور امتناع شرکاے واجب الوجود
و استحالہ تعدد وجبا کو بمضمون آیت کریمہ و ما کان معہ من آلہ اذا لذہب کل الہ بما خلق و لعلا بعضہم
علی بعض اور قل لو کان معہ الہۃ کما یقولون اذا لابتغوا الی ذی العرش سبیلاً اور لو کان فیہما
الہۃ الا اللہ لفسدتا دلیل عقلی و برہان ساطع سے ثابت کرنا الی غیر ذلک مما لا تحصی جنکے مقابلہ مین

مخالفین سے آجتک باوجود سعی وجد وبیحد کچھہ جواب نہوا اور دلیل کے سنتے ہی معارض مبہوت وذلیل ہوکر حالت سکوت وصموت مین رہا یہہ امور باجمعہا اسباب ترقی ذہن وذکاوت مخالف ماسبق کے علاوہ ہین جسکے ارشاد وہدایت سے اہل اسلام نے ترتیب علم مناظرہ وکلام کیا اور ہر کو حجج عقلیہ وبراہین قطعیہ سے بخوبی الزام دیا اور اوسکے بیان امم ماضیہ اور تذکرۂ وقایع گزشتہ اسطریق پر کہ اوسکے پڑہنے سے عبرت اور بصیرت اور موعظت ونصیحت حاصل ہو قرآن کے خواص سے ہے ہرآینہ موافق ومخالف سے کسی کو بعد معائنہ آسمین تامل نہین ہوسکتا کہ اوسکے قصص سے بہی ہرایک آیت مین خدا کی عجیب حکمت وقدرت نظر آتی ہے اور ہر عمل سے مواعظ موثرہ وتنبیہات حسنہ جلوہ گر ہین جو کہ مدعائے حقیقی علم تاریخ سے ہے

کما قال جل ذکرہ وکلا نقص علیک من انبا الرسل ما نثبت بہ فوادک وجاءک فی ہذا الحق وموعظۃ وذکری للمومنین وقال لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیء وہدی ورحمۃ لقوم یومنون گو کہ بیبل کی بہی بعض حصون مین انبیاء کے قصے مندرج ہین سو قطع نظر اس سے کہ اون مین بکثرت ہزل وفحش مخلوط ہے اور بجاے عبرت اوسکے پڑہنے سے گناہ کی جانب دل کو رغبت اور قوائے بہیمیہ کو حرکت ہوتی ہے جیسا کہ بطور نمونہ اصل دوم سے یہہ حال گونہ معلوم ہوچکا اوسکے ابواب بلکہ بعض بعض تمام وکمال کتاب سے تمیز خطا وصواب مطلق حاصل ومتصور نہین اور اسلام کے موافق فرضیت ازالہ نجاست ظاہر وباطن اور تاکید تزکیہ قلب وتطہیر بدن اور حلت جملہ اشیاے طیبہ نفیسہ کہ مفید فطانت وجودت

Marfat.com

ذہن ہین اور حرمت اغذیہ خبیثہ ومشارب منشہ کہ منشاء اختلاط فاسدہ متعفنہ اور سبب
ظہور خبط وفتور ہین اسی اصل کی رعایت اور مصلحت حفظ عقل کی ٹہیک ٹہیک مطابق
ہین باقی رہا حفظ مال سو اوسکی نسبت بہی خود خدای ذوالجلال نے بوجوہ کثیرہ اپنے
بندون کو نصیحت وپند دی بیجد خرچ واسراف اور تضیع مال بیحساب جسطرح کہ عقلا
قبیح ہے ویسے ہی بشہادت مسائل شرعی ممنوع وشنیع ہے قران مین جابجا مبذرین کو
اخوان الشیاطین ٹہیرایا ہے اور مسرفین کو بعید از حضرت رب العالمین فرمایا اور
اسی کیواسطے منجانب اللہ آنحضرت ذاالقربی حقہ والمسکین وابن السبیل ولاتبذر تبذیرا
اور ولاتجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولاتبسطہا کل البسط فتقعد ملوما محسورا کا حکم آیا
اور اپنے مقبول ومقرب بندون کا نشان لوگون کو یہہ بتایا والذین اذا انفقوا لم
یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما اور تعلیم معاملات از قبیل استقراض وتجارت
ورہن اور تنبیہ وقطاع الطریق وحد سرقہ اور تلقین احکام تولیت واجارہ وسائر لین
دین اور ضمان غصب ونہبہ کہ ابواب کثیرہ حدیث وفقہ مین مفصلا مذکور ہین اسی اصل
کیجانب داعی ہے اور سفر بحر وبر کی اباحت اور صیف وشتا مین رحلت کی اجازت
جیسا کہ نص قرانی ثابت ہے اور بحکم تزودوا فان خیر الزاد والتقوی کہ مسافر کو فکر
زاد ورا حلہ اور ضروریات سفر وتوشہ لینے کی ہدایت ہے اور واسطے طلب معاش کے
دن کا موضوع ہونا کہ مفاد آیۃ کریمۃ وجعلنا ایۃ النہار مبصرۃ لتبتغوا فضلا من ربکم
اور آیت وجعلنا النہار معاشا سے مراد ہے جواز تحصیل مال ومنال پر ہادی ہے

Marfat.com

اور اسی بنا پر منجانب اللہ لوگون کو یہ امر ہوا ولا تؤتوا السفہاء اموالکم التی جعل اللہ لکم قیاما وارزقوہم فیہا واکسوہم وقولوا لہم قولا معروفا وابتلوا الیتامی حتی اذا بلغوا النکاح فان آنستم منہم رشدا فادفعوا الیہم اموالہم ولا تاکلوہا اسرافا وبدارا ان یکبروا ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف فاذا دفعتم الیہم اموالہم فاشہدوا علیہم وکفی باللہ حسیبا جسکے بموجب ہر سفیہ وبیخرد کو تصرف فی المال سے شرعاً معذور رکہا اور اوسکے خیر خواہ ولی مربی وولی کو بجاے اوسکے قائم کیا عورتون اور لڑکون نا تجربہ کار کو تفویض مال اسی جہت سے ناجائز ہے اور کم عمر یتیمون کا حکم بباعث نقصان عقل میراث کی تشخیص وتحصیل مین غیر نافذ بیجا تصرف وتغلب سے ولی کو بہی ممانعت وہنی ہے اور ادائے امانت کیوقت اخذ شہادت پر ہدایت شرعی چنانچہ یہہ مسائل کتب فقہ سے کتاب الحجر وباب الولایت مین بشرح وبسط مذکور ہین اوائل اسلام مین کہ وسعت حکومت وسلطنت کی طرح تجارت کو بہی ترقی کامل حاصل ہوئی اور مضائق و مشکلات تجارت اور قسم قسم کے محصول کہ لوگون سے اون کے ہم مذہب بالجبر وصول کرتے تہے اور عہد اسلام مین وہ مفقود ومرتفع ہوگئی دراصل ان سب کا باعث ومنشا وہی خیال حفظ مال ہے ہر عاقل ودانا پر ہماری اس تقریر سے واضح ومتبین ہے کہ رعایت اصول خمسہ اسلام مین بوجوہ کثیرہ ہے اور مخالفین کی شہادت سے بہی معلوم ہر صغیر وکبیر ہے کہ شرع محمدی کی نظیر کیا بلکہ عشر عشیر بہی کسی دین وشریعت اور مشرب وملت مین پایا نہین جاتا اگرچہ توریت کے بعض احکام رعایت بعض اصول مین سنبیلہ اسلام ہین لیکن قطع نظر اسکے کہ وہ بہی

Marfat.com

اصل واحد کی رعایت ہین اسلام کے ساتھہ تمام وکمال مشارکت ومساوات نہین رکھتے اور
جو ہین اون سے فائدہ عام نہین خاص قوم بنی اسرائیل سے مخصوص اور اون مین بہی فقط
سیاست دنیوی سے تہدید ہے بعد مرگ عذاب آخرت وعتاب رب العزت کا تذکرہ ہی نہین
جس سے انسان کے قلب پر زیادہ اثر ہو بعض حکم خلاف اصول مذکورہ بہی موجود ہین مثلاً
باب ۲۵ کتاب استثنا مین یہہ حکم ہے کہ جب بنی اسرائیل سے کوئی شخص لاولد مرجاوے
تو اوسکے بہائی پر لازم وواجب ہے کہ اپنی بیاوج کے پاس رہے اور پلوٹھا بیٹا جو اوسکے
نطفہ سے پیدا ہو مرحوم بہائی کی جانب سے منسوب ہو اور اوسیکا کہلاوے اور یہہ حکم بدرجہ
غایت موکد ہے حتی کہ خداوند نے یہودا کی بیٹی اونان کو اس جرم مین کہ وہ اپنے بہائی
عیر منوفی کی جورو کے پاس جب جاتا اس خیال سے کہ لڑکا میرا نکہلائیگا نطفہ کو زمین پر ضایع
کر دیتا تہا ہلاک کر ڈالا نہ تو توافق مزاجین وتراضی طرفین اسکے بموجب شرط ہے اور
نہ ضرورت انتظار انقضاے ایام عدت اور شخص ثانی کی اولاد پہلی کی جانب منسوب کرنا
اوسپر موئد طرہ اور دوسرا خبط ہے یہہ حکم صریح مخالف حفظ نسب ہے اور برعکس اصل حفظ
عقل سواے وقت عبادت ہر حال مین شراب کی اباحت ہے چنانچہ باب دہم کتاب احبار
مین مذکور بصراحت ہے اور حضرت نوح ولوط واسحاق شارب الخمر ہونے کی روایت بہی
حلت شراب پر دال بالوضاحت ہے اور بیبل آغانی ومعازف کے سماع کی بہی توریت مین
اجازت ہے بلکہ اوسکے موافق نبیون اور رسولون نے بنات خود ہر قسم کے باجے بجائے ہین
اور ہر طرح کے راگ گائے حضرت موسی نے فرعون کے غرق ہونے پر راگ گایا اور اونکی

باب ۱۵ خروج ۲۰

Marfat.com

ہمشیرہ مریم نبیہ نے دف بجایا اور حضرت داؤد سائول بادشاہ کے روبرو بربط نواز ہی
باب ۱۶ اول سموئیل ۱۲ یعنی طالوت
کرتے اور خود بھی ہمیشہ عین عبادت کیوقت آلات معازف بانسری ورود و مرزنگ پر سماع و سرود
زنگ برنگ گاتے اور لوگون کو بھی اکثر اوقات گیت گانے اور طبلہ بین بربط بجانیکی
زبور ۱۴۱
ہدایت فرماتے چنانچہ اسی بناپر بروز عبادت تمام عیسائی ابتک اپنے گرجا گھرون سے
نواے زیر و بم اور صدائے تال و سم سنتے ہین اور ساتوین برس چھوٹکارے کی رسم
ماننا اور ہر پچاسوان برس یوبل کا سال ہے بھی تمامی معاملات اور منافی حفظ مال ہے اور
۱
انجیل کی موافق اصول خمسہ سے کوئی بھی ملحوظ و مرعی نہین اسواسطے کہ کسی صنعت و حرفہ
۲
اور کسب و پیشہ سے طلب معاش درست نہین اور نہ روز آیندہ کے واسطے کہانے کپڑے کا
۳
رکھہ لینا مباح و جائز اور سفر کے وقت زاد و راحلہ کا بھی لینا ممنوع ہے نہ سارق و زانی
اور قاتل و مجرم کو خوف عقوبت و تعزیر ہے اور نہ مقامر و شرابی اور کافر بدین کی
تذلیل و تحقیر اور مستند تقریر اون کی اس باب مین یہہ ہے کہ حضرت مسیح نے ایک عورت
فاحشہ سے جسکو فقیہ و فریسی بنظر سزا دہی پکڑ کر لائے تھے مزاحمت و دار و گیر نہ کی اور
نہ اوسپر اقامت حد و تعزیر کی چنانچہ باب ہشتم انجیل یوحنا مین یہہ قصہ مذکور ہے اسی
بناپر فی الحال کل ممالک فرنگستان مین باوجود کامل اقتدار عیسائی بادشاہون کے ہر جگہہ
فحش و زنا کی کثرت مشہور ہے اور بے تعداد ولد الزنا ہر شہر و قصبہ مین موجود ہین
۱۲۰
چنانچہ باشندگان سلطنت پروشیا مین فی ہزار ایکسو بیس حرامیون کا شمار ہے
۲۰۰
اور فی ہزار دوسو حرامی علاقہ جنوب جرمنی مین ہین اور فرانس مین فی ہزار نشتہ اور انگلینڈ

Marfat.com

مین فی ہزار ساٹھ حرامی ہین (نصرت الاخبار دہلی مطبوعہ ۱۱ ۱۸۷۷ء بحوالہ مدراس ٹیمز)
اور یہان تک اس کی کثرت ہے کہ علاقہ ویلز مین جو شامل سلطنت انگلینڈ ہے ایکسال
اولاد نکاحی کی تعداد کلہم ایک ربع ہتی باقی لوگ تین حصہ کے قریب ولد الحرام حساب مین
آئے اور یہہ تو اون کی شمار تہی جو ولد الزنا زندہ بچ رہتے ہین اور اون کا حرامی
ہونا یقینی ہے اور جو ہر سال بنظر اخفاے عیب طعن مقتول و دفن ہوجاتے ہین
یا جنکا حال لوگون سے مستور و پوشیدہ ہے اون کی بحساب تعداد اس شمار کے
علاوہ ہے چنانچہ بحساب اوسط فقط انگلینڈ مین سالانہ تین ہزار حرامی بچہ خاص
اخفاے زنا کی وجہ سے قتل ہوتے ہین کیونکہ عرصہ دس برس مین تیس ہزار بچے
قتل ہوئے ۱۸۷۰ء مین خاص پایہ تخت انگلینڈ شہر لندن کے گلی کوچون مین ننہے
ننہے بچون کے چار سو اکاسی لاشین پڑی ہوئی ملین وہان بہت سی عورتین اور مرد
ایسے ہین کہ حرام کار عورتون سے اون کے بچون کو کچہہ اجرت ٹہرا کے پالنے کے بہانے
لے آتے ہین اس شرط پر کہ اون کو اپنے بچون سے پھر کبھی واسطہ نہ پڑے بعد تحصیل مال واجب
وہ ظالم خدا ناترس اون اطفال نا کردہ گناہ کو تکلیف بہوکہ پیاس یا زہر وغیرہ کے
استعمال سے مار ڈالتے ہین (اودہ اخبار مطبوعہ ۷ - نومبر ۱۸۷۱ء) اور انگلستان
و فرانس مین انہین حرامی بچون کی حفظ و پرورش کیواسطے جابجا ہسپتال و شفاخانے
تیار ہین جنمین بکثرت پالنے رکھے رہتے ہین وقت بیوقت تاریکی و ظلمت مین جس فاحشہ
و زانیہ کا دل چاہے بہ تبدیل لباس و وضع ایسے بچون کو وہان رکہآئے اون کے

Marfat.com

دریافت حال و تفتیش حقیقت سے بلا زمین و اہلکاران متعینہ کو منجانب سرکار ممانعت
ہے (پرچہ علیگڈہ گزٹ مطبوعہ ۱۸۷۷ع) اور یہہ مکروہ عیب فی زماننا ایسے پہیلے ہین
کہ فقط دار السلطنت لندن مین کم سے کم پچاس ہزار کسبی ہے اور اسی شمار سے بیرونجات
مین (صفحہ ۷۹ کتاب مراۃ الصدق جسکا مصنف و مترجم دونون عیسائی ہین) اور
دار الخلافت کلکتہ مین کہ دس ہزار چہہ سو ارسٹہ کرسٹین رہتے ہین اون مین سے
بہت سے آدمی نہایت مجہول ہین اور اون کی عورتین اس قسم کی ہین کہ اگر اون کو
بازاری کسبی کہا جاوے تو بجا ہے چنانچہ ایک پادری نے صاحب اخبار پانیر کو لکہا
کہ جو لوگ ان کرسٹینون مین سے مفصلات کی عدالتون مین نوکر ہین اون کی بہو بیٹیان
علی الاعلان کسب کرتی ہین اور اون کی اس بدافعالی پر ہندو مسلمان دونون قوم
کے آدمی نفرین کرتے ہین (طلسم حیرت مدراس مطبوعہ پنجم دسمبر ۱۸۷۴ع) چہہ مہینے کے
قریب کا تذکرہ ہے کہ شہر اکبرآباد مین ایک شخص مسیحی مذہب کے بیٹے کا اپنی حقیقی بہن
کے ساتہہ متلوث و خراب ہونا پادریان مشن پر کہلگیا تو اونہون نے براہ عاقبت
اندیشی اون دونون بہن بہائی کے مابین شادی کرادی مسیحی صاحب نے کہ دونون کے
وکیل و ولی تہے ہندوستانی ہونیکے باعث ہرچند اس باب مین اپنی مخالفت و
ناراضی ظاہر کی الا وہ کچہہ مفید و کارآمد نہوئی یہان سے معلوم ہوا کہ عیسائیون مین
نکاح و شادی پر محرمات شرعی اخوات حقیقی اور اصل فرع سے بہی زہد و ورع
نہین ہے حالانکہ بنصوص باب بستم احباران کا مرتکب مستوجب قتل و قابل دار ہے

Marfat.com

اور علی ہذا القیاس شراب خواری و مسکرات فروشی بہی بدولت عہد دولت ان لوگون
کے خوب شایع و ذایع ہے عموماً بازارون مین جیسے تجارت غلہ و ترکاری ہے ویسے ہی اسکی
بہی کماینبغی گرم بازاری ہے اور جہان بزازہ کی دو چار دوکانین لب سڑک کشادہ
ہین وہین چند شراب خوار و چنڈو باز بہی از خود رفتہ و بیخبر افتادہ ہین فقط سنہ ۱۸۶۷ع
مین ایک ملک انگلستان مین ایک ارب گیارہ کروڑ ایک لاکہہ بارہ ہزار دو سو ساٹہہ
روپیہ شراب کے نذر ہوئے اور سنہ ۱۸۷۳ع مین ایک ارب چالیس کروڑ ایک لاکہہ سینتالیس
ہزار ایکسو بیس روپیہ اسی خرچ مین آئے اور ممالک متحدہ امریکہ مین کہ علم و فضل کی
بہت بڑی ترقی ہے جسمین ایک لاکہہ اٹہائیس ہزار مدرسے اور چون ہزار گرجا
گہر ہین اور ایک لاکہہ چہالیس ہزار میخانے ہین (نور افشان اخبار پادریان مطبوعہ
۸ فروری سنہ ۱۸۷۷ع) اور روس کی آمدنی کا بڑا حصہ یعنی تہائی سے زیادہ شراب کا
محصول ہے جسکی تعداد سالانہ پچیس کروڑ ہے محاصل اراضی و ٹیکس سرکاری سے
کلہم گیارہ کروڑ چہیاسی لاکہہ اسی ہزار وصول ہوتے ہین باقی آمدنی چنگی وغیرہ کی ملاکر
کل یافت ستر کروڑ روپیہ کی ہے (اودہ اخبار مطبوعہ ۱۹ نومبر سنہ ۱۸۷۷ع صفحہ ۴۷۸۸)
کیون نہو جب باب دوم انجیل یوحنا کے موافق حضرت مسیح کا پہلا ہی معجزہ کہ ابتداے
ترقی جاہ و جلال عیسوی اور ازدیاد ایمان و کمال ہر حواری کا سبب و منشا ہوا یہی تہا
کہ اونہون نے چہہ مٹکون کے آب صاف کو کہ قریب بیس من کے تہا خالص شراب بنا دیا
بناءً علی ہذا اون کی نامی اتباع جسقدر بے انتہا مست و سرشار ہین اوسیقدر بدرجہ غایت

ناصر دین وپیرہنر گار ہین ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔ **فضیلت عاشرہ** استیصال قطع منکرات ومناہی کے لئے وواعی حسنہ سوائے ماسبق جسطرح کہ شریعت محمدیہ مین بکثرت مقرر ومعین ہین اون کی نظیر سائر قوانین ومذاہب مین مفقود ہے خوف اطناب سے بفحوای مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ چند امور مناسب مقام تذکرہ اسجگہہ کرتا ہون پہلا ذریعہ یہہ ہے کہ بعد بیان شناعت جمیع افعال قبیحہ ردیہ اون تنبیہہ وتہدید مناسب حال مرتکب کے یہہ تعلیم کی کہ آدمی کے اعمال صالحہ ذنوب سالفہ ومعاصی گزشتہ کے واسطے کفارہ ہوجاتے ہین رجوع الی اللہ وحسنات کے باعث خدا پاک سیئات ماضیہ پر قلم قدرت سے خط کھینچ دیتا ہے اور عتاب وتہدید کو ذمہ مرتکب سے ساقط وخط کر دیتا ہے چنانچہ یہہ امر قران کی آیات کثیرہ سے ثابت ہے قال تعالی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم وقال ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین ہر گنہگار بدکردار کسیہی ہی غفلت مین کیون نہو اگر کچہہ بہی صاحب عقل وشعور ہوگا جب اپنی انحراف ونباوت کی مذمت وشناعت کے ساتہہ اس فرمان بشارت کو سنیگا فوراً ہلاکت سے خائف ہوکر عمر گزشتہ پر بدین وجہ کہ ایسے رحیم وکریم احکم الحاکمین سے اوسمین برگشتہ رہا سخت تاسف کریگا اور بے اختیار اعمال حسنہ کیجانب دائمی التفات وتوجہ رکہیگا اور اصلاح عادات ومعاملات سے کامل مہذب اور صاحب دین وتقوی ہوجائیگا یہہ سبکہ واسطے نشر برکات کے عالم مین کیسا عمدہ ذریعہ ہے اور قصد حسنات وصرف ہمت بنی آدم کے لئے نہایت خوشنما

Marfat.com

طریقہ ہے اور بعض صورتون مین غلام کا آزاد کرنا فقرا و مساکین کو کھانا کہلانا اور کپڑا
پہنانا اور درصورت عجز بمقدار معین روزہ رکھنا کہ سبب رفاہ خلایق و درستی اخلاق ہے
جرم کیواسطے فدیہ و توبہ ہے از روے توریت ارتکاب گناہ کی صورت مین عمداً ہو یا سہواً
جو ختنے قربانی کرنے سے معافی ملتی ہے اسکے سوا دفعیہ عذاب گناہ کسی تدبیر و
چارہ سے نہین ہوتا اسکے موافق صلاح کامل کب ہوسکتی ہے اور ترک و انسداد معاصی
کیواسطے یہہ عمدہ سبب ہے اور از روے انجیل حضرت کا بیجا قتل اور خون ناحق ہر نصرانی
کے ذنوب معاصی کے واسطے فدیہ ہے نجات کے لئے کافی فقط اعتقاد تثلیث و کفارہ ہے
جسکے شہوات نفس شراب اوڑائین خواہ سور کھاوین یا رات دن ناچین گاوین سود لین
چوری کرین مال مارین یا والدین کو ستائین اور جسکے مرضی جس عورت سے چاہین دل
کھائین ان سے کچھہ خوف و خطر نہین زبانی ایمان اور توبہ سے وقت نزع کے بہی وہین
معافی ملجاتی ہے چنانچہ ابواب متعددہ نامہ رومیون وغیرہ مین صراحت ہے مین کہتا ہون
کہ بیجا مغفرت کیواسطے کفایت اقرار ہے تو زکوۃ و صدقہ اور عبادت و سائر اعمال حسنہ
بیجا آوری ناحق و عبث ہوگی اور اس سے قطع نظر کہ یہہ مسئلہ محض خلاف عقل اور بالکل
مہذب ہے بلکہ اس تعلیم سے خدا کے عدل و تقدس پر صریح الزام لگتا ہے بجاے اصلاح و تہذیب
رومیون کے کہ وضع مذہب غرض اصلی ہے اوسکی تلقین سے تو ہر حال مین اختلال
در عادات و معاملات مین بدنظمی و مفسدہ ہی متصور و متوقع ہے اسواسطے کہ جب اونکو
جب اس تعلیم کے کچھہ خوف باز پرس ہی نرہا تو وہ نہ رسومات عرفیہ کی پابندی اور نہ قیود

شرعیہ کی معتاد بلکہ حسب شہوات نفس خود مختار، کامل آزاد ہین کسیکی عزت ودولت خواہ باقی
رہے یا برباد ہواون کی ہر نہج سے حاصل مراد ہو چنانچہ گاڈفری ہگینس اسکی بابت بعد
نقل آیہ کریمہ انما التوبۃ علی اللہ الذین یعملون السیئات بجہالۃ ثم یتوبون من قریب
فاولیک یتوب اللہ علیہم وکان اللہ علیما حکیما ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات
حتی اذا حضر احدہم الموت قال انی تبت الان کے لکھتا ہے صرف اسی آیت سے ثابت
ہے کہ اکثر اسلامی قومون کا اخلاق عیسائی قومون کے اخلاق پر فوقیت رکھتا ہے جسکی
صداقت ہر ایک غیر متعصب سیاح انگریزی کو تسلیم کرنی پڑی ہے بڑے افسوس کی بات
ہے جہان کہین ایمان زبانی کو اعمال پر ترجیح دیجاتی ہے اور یہہ مسئلہ کافرانہ عائد
ہے کہ وقت نزع کے توبہ سے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہین تو وہان بجز برائی کے
گناہ کے کیا امید ہوسکتی ہے انتہی۔ دوسرا ذریعہ جمیع عاملین حسنات وسیئات کا
عذاب وجزا اور اوسکے مروج وبانی کا ثواب وسزا مین برابر وساوی رکھنا ہے
جسکے سبب ہر آدمی بشرط عقل وشعور گناہ کے صلاح ومشورہ مین ہرگز شریک نہوگا
دوسرون کی ضلالت وگمراہی اور فسق وفجور کا وبال ناحق اپنے اوپر لیگا بلکہ اس
امید پر کہ محض اپنی کوشش وسعی کی وجہ سے مفت مین صاحب خیرات وزکوۃ یا متعبد
حج وصلوۃ کے مثل بلا تفاوت مستحق ثواب ٹہرتا ہے حتی المقدور امر بالمعروف ونہی
عن المنکر اور دوسرون کی ہدایت وموعظت خیر وشر مین کسی وقت قاصر نرہے
وہذا امر واضح غنی عن مؤنۃ البیان فضلا عن تجشم الاستدلال علیہ واقامۃ البرہان

Marfat.com

وا ماثبوتہ من القران فلما قال تعالیٰ من یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منہا
ومن یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منہا وقال من قتل نفسا بغیر نفس او فساد
فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاہا فکانما احیا الناس جمیعا ہذا وقد
قال النبی صلعم من سن سنۃ حسنۃ عمل بہا بعدہ کان لہ مثل اجر من عمل بہا من
غیر ان ینقص من اجرہ شئ ومن سن سنۃ سیئۃ کان علیہ مثل وزر من عمل بہا من
غیر ان ینقص من اوزارہم شئ قدر علم و ہنر اور نشر خیر و قطع شر کے باب مین
کوئی قاعدہ موافق عقل و قیاس کے اس سے بہتر کسی کتاب مین نظر نہین آیا از اول
تا آخر ہمنے بیبل کو دیکہا پڑہا مگر کوئی ضابطہ اسکے برابر بہی اوسمین نپایا ہان
اوسوقت مجہکو قول عیسوی مندرجہ بالا کتاب لوقا یاد آیا حضرت مسیح اپنے
مخاطبین سے فرماتے ہین ہابیل کے خون سے ذکریا کے خون تک جو قربانگاہ
اور ہیکل کے بیچ مین مارا گیا ہان مین تم سے کہتا ہون کہ اسی زمانہ کے لوگون سے
طلب کیا جائیگا اور ایسا ہی باب ۲۳ انجیل متی مین مرقوم ہے اگر اسکا عموم مسلم ہو
اور جزئیات تمامی سیئات و معاصی مین یہی ضابطہ کلیہ ملحوظ ہو تو بڑے بڑے
جبابرہ اور فراعنہ متکبرہ کہ دعوی انا ربکم الاعلیٰ اون کی زبان زد تہا اور
حضرات انبیا سے مقابلہ و مقاتلہ کے بعد تمام عمر شرک و بت پرستی پر عمل درآمد
رہا مفت مین اپنے گناہ سے سبکدوش ہو جائین گے اور بعوض جرائم سابقہ
اون کے اخلاف لاحقہ کو گناہ ناکردہ کا بوجہ اپنے سرون پر لینا ہوگا اور اگر

Marfat.com

جزاے حسنات کا بہی اسی اصل پر قیاس کیا جاے تو اور بہی زاید خرابی پیدا
ہوگی معاذ اللہ جمیع اخیار والابرار اپنے اپنے ثواب سے محروم ودست بردار
ہون گے اور اون کی اتباع متاخرہ اعمال حسنہ قلیلہ کی بدولت متقدمین
کی کل نیکیون کے وارث ومالک بنین گے بموجب اسکے بہی ظہور فلاح سواے
رواج گناہ کسیطرح متوقع نہین تیسرا ذریعہ خدا کا ذکر اوٹھتے بیٹھتے چلتے پہرتے
سوتے جاگتے وقت جدا جدا طور سے مشروع کرنا ہے اور ہر بلندی وپستی پر
تسبیح وتکبیر ودواب وکشتی سے اوترنے چڑہنے کی حالت مین تعلیم حمد وثناے
خداے تعالیٰ اور ہر کام کے شروع وارادہ پر بسم اللہ وانشاء اللہ کہنا اور بعد
فراغ واسنجام بالفاظ مخصوصہ شکر وسپاس بجالانا علی الصباح ہر روز سب کامون سے
یاد خدا کی تقدیم اور وقت خواب واستراحت اوسکی تمجید وتعظیم اورون مین بہی
تبکرار بعد ترک جمیع کاروبار غایت طہارت وصفائی کے ساتہہ اوسکے روبرو قیام
کرنا اور باظہار عبودیت وبندگی تمامی مہمات دینی ودنیوی مین اپنی عجز وبیچارگی ظاہر
کرنا اور بمراعات خضوع وخشوع ولحاظ اداب ہر امر جزی وکلی مین اوس سے
استعانت واستمداد چاہنا کہ ہر آدمی پر شرعاً واجب وفرض ہے اور حصول ہر راحت
ونعمت کو محض عطاے خالق ومقدر بہ تقدیر سابق سمجہنا اپنی عقل وتدبیر کو اوسکے
وجود کا باعث مستقل نگردانا اور ظہور ہر رنج ومصیبت کو بہی حسب مشیت الہی جانا
اور اپنی تقصیر وبدی پر اوسکو مرتب ماننا ہے کہ عروض کبر ونخوت اور جنون بیخودی سے

Marfat.com

عقل کیواسطے مانع قوی ہے اور دل کی رقت وصلاحیت پر باعث اور رافع قساوت
وصلابت قلبی ہے لیسبب اسکے جو تنزہ وتقدس روحانی حاصل ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ
کل قوائے حیوانیہ وشہوات نفسانیہ پر سیرت ملکی کو تسلط وغلبہ ہو جاتا ہے اوسوقت
قلب انسان مین یاد خدا کے سوا کبھی ارادہ گناہ بھی نہین آتا چہ جائے وقوع یہ امر
بھی اسلام ہی کی خصائص سے ہے تفصیل مذکور کسی شریعت مین ذکر خدا مامور بہ نہین
اور نہ کسی ملت مین یاد خدا نہایت ادب اور کمال خضوع وخشوع قلب اور غایت طہارت
وصفائی کے ساتھہ ہر روزہ بلکہ پنجوقتہ بلکہ آٹھہ مرتبہ مفروض ومشروع ہے اور نہ ذکر
خفی وجلی اور شغل سری وقلبی اور رعایت پاس انفاس ورفع خواطر ووسواس مفصلاً
جسطرح کہ علم سلوک وتصوف مین مبین ہے کسی دین ومذہب مین مصرح ہے طریقہ اخلاص
قلب وحضوری رب اس طرز وقطع اور روش ووضع کے مماثل نہ توریت مین درج ہے اور
نہ انجیل مین مسطور مذاہب سائرہ سے بعض مین تو عبادت خدا کی جگہہ پرستش وتعظیم اصنام
وکواکب بلانکیر دائر وسائر ہے جنکے مقلدین واتباع مین ہر دم ولحظہ مشاہد فکر رضا
وخوشنودی ارواح متوہمہ ومظاہر ہے اور اہل کتاب کہ بمقابلہ اہل اسلام اکثر دعوی
حق شناسی وخدا پرستی زبان پر لاتے ہین سو قطع نظر اس سے کہ خود الحاد وشرک
اونکے اصول ومقومات مین داخل ہو گیا ہے اور الہیات اون کے پہلو بہ پہلوے
خرافات ورذلیات مشترکین ہین آٹھوین روز کے سوا درمیان مین عبادت خدا کی
مبالات وپروا نہین رہتے مفتہ مین چھہ دنرات برابر جو آزاد محض وخود مختار ہین برائے نام

Marfat.com

بھی نام خدا کا زبان پر لانا اس عرصہ مین کسی وقت اون پر لازم و واجب نہین فقط ایکدن کی عبادت وہ بھی بنا بر یکدو ساعت اور وہ ایسی جسمین نہ خضوع و خشوع کی رعایت اور نہ آیات تقدیس و تنزیہ کی قرارت واسطے عیش و آرام ہفتہ بھر کے کافی و وافی ہو جاتی ہے یہود کے نزدیک اشتراط ازالہ نجاست ظاہری اور تحصیل طہارت و صفائی کے بعد خاص بروز سبت خدائے پاک کی پرستش و بندگی ہوتی تھی اور اوسوقت مسکرات و مفترات سے بھی حکم اجتناب و احتیاط از روے توریت بخوبی موکد و محکم تھا تعلیم یہوسی و مذہب عیسوی مین یہہ اشتراط و احتیاط بھی بالکل معدوم و مفقود ہو گئی اب فقط یہہ رہگیا ہے کہ اتوار کے روز گھنٹہ بجنے کے بعد جوق جوق عورت و مرد بلا تفریق جماعت و صف اور بغیر تمیز نجاست و طہارت بعضی نشہ شراب سے مست و سرشار اور بعضی عشق پرست بعزم نظارہ بازی و دیدار یار بمکان واحد مین کہ گرجا گھر اوس سے عبارت ہے بنا بر یکدو ساعت جمع ہو کر بلفظ اے باپ اے باپ اوس مالک قاب اجرام قدوس و شہنشاہ اعظم سے یہہ دعا مانگتے ہین تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر بھی آوے اسکے بموجب تو وہ اپنی زبان سے گویا ترقی دولت و اقبال خداوند لایزال مناتے ہین جیسا کہ پولوس باب اوّل نامہ اوّل تمطاوس مین فرماتے ہین ازل بادشاہ غیر فانی نادیدنی واحد حکیم خدا کی عزت اور جلال ابدالآباد ہووے آمین اور ایسے ہی مضامین کو خوش الحان و خوش گلو عورت و مرد اپنی اپنی آواز ملا کر حاضرین جلسہ کو سناتے ہین اور عمدہ عمدہ باجونکی

Marfat.com

آواز پر بہی یہی دعا گاتے ہین جس سے کل ناظرین و سامعین کے خستہ دلون کو
سراپا محو تماشا و از خود رفتہ اور نفوس غمگین و شکستہ کو محظوظ و شگفتہ بناتے ہین
اصول شخصے ؎ اصول شاہدان رقص پرداز ٭ دو صد دل می رباید در یک انداز

این رنگ طاعت ندیدست کس		بقہقہہ نماز اختراع است و بس

اس عبادت سے جسمین نہ خضوع ہے نہ خشوع اور نہ سجدہ رہا نہ رکوع بجز انبساط
نفس و تفریح طبع حصول تقدس روحانی کے خام طمع ہے اور نہ ادراک رضا
رب ربانی کی امید و توقع کسواسطے کہ اسمین نہ تو کچہہ توبہ و استغفار ہے اور نہ
اپنی عجز و بیچارگی کا اقرار نہ خیریت عقبی و حسن خاتمہ کی خواہش و طلب ہے اور نہ معافی
جرائم و معاصی کی التجا بحضرت رب جسکے سبب اپنی عبودیت و محکومی اور جل شانہ
کی شان معبودی و رحیمی ظاہر ہو جیسا کہ عامہ دعوات قران و حدیث کا مفہوم مقتضا ہے
اور طرفہ ماجرا یہہ ہے کہ اسکی ترمیم و تبدیل اور تنسیخ و تغیر حسب خواہش و
رائے بادشاہان ذی اختیار کی ہمیشہ وقتاً فوقتاً واقع ہوتی رہی جیسا کہ واقفان
تواریخ انگلستان کو معلوم ہے معہذا از روے ورس ۲ و ۶ باب ششم انجیل متی
کی عبادت کیوقت گہنٹہ کا بجانا اور مجمع کا کرنا جو عیسائیون کا دستور ہے ارشاد
عیسوی کی بہی خلاف ہے نہین معلوم کہ کل کلیساؤن مین یہہ بدعت کیونکر رائج و شایع
ہوئی اور اسکے ماورا یہہ طرز دعا کہ ہم اوس ذات مقدس و منزہ کو مخلوقات کی مثل
باپ باپ کہکر ندا و خطاب کرین جادہ اخلاص و ادب سے بہی بمراحل بعید ہے

Marfat.com

ہمارے واسطے اقرار عبودیت مین کیا کم وقعتی اور ذلت ہے جسکے باعث سے خواہ
مخواہ نسبت فرزندی ثابت کرین اور بیوجہ اپنے اعزاز اور اظہار شان ناحق کیواسطے
اوس ذات بیمثال یزد متعال کی شان تقدس و تنزہ پر عیب و وہمہ لگاوین نکاد السموات

یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ہدا ان دعوا للرحمن ولدا ان کل من فی السموات
والارض الا اتی الرحمن عبدا لقد احصاہم وعدہم عدا وکلہم اتیہ یوم القیمہ فردا ۹

نماز چینن کردن عین خطاست	کہ طاعت بہ تنقیص شان خداست

عقیدہ تثلیث و کفارہ سے قوت نظری کو پہلے ہی کمال آچکا اور اس عبادت و
بندگی سے حکمت عملی پر یون زوال آیا اور چونکہ اہل کتاب کی رائے مین ہر
رنج و خوشی اور تنزل و ترقی کا باعث اونہین کی تدبیر و سعی ہے لہذا کسی وقت
منجملہ اوقات فرحت و انبساط یا عند زوال النعمتہ اون سے صدور صبر و شکر اور
شغل یاد و فکر کی بہی امید ساقط و منتفی ہے پس اصلاح عقل و نفس کیواسطے ہذا ہے
دنیا سے فقط ایک ہی مذہب یعنی طریق اسلام کافی ہے اسکے سوا ہر ایک طرز و طور نظر
غور آئین دانش و حکمت کے منافی ہے لطافت روحانی و قرب ربانی بہی اوسی مین
محصور ہے اور طہارت جسمانی بہی اوسیکی مشہور اوسی سے مشتہیات نفس کی تجدید و
اصلاح ہے اور اوسی مین دینی و دنیوی نجات و فلاح ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ
علی بصیرۃ انا ومن ابتغنی وسبحان اللہ وما انا من المشرکین انما امرت ان اعبد اللہ
ولا اشرک بہ الیہ ادعوا والیہ ماب ہذا بلاغ للناس ولینذروا بہ ولیعلموا انما ہو الہ

Marfat.com

واحد ولیذکر اولوا الالباب ربنا ولا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک
رحمتہ انک عبد الوہاب ؎ دفتر تمام گشت وبپایان رسید عمر + ما ہمچنان در اوّل
وصف تو ماندہ ایم + ولو ان ما فی الارض من شجرۃ الاقلام والبحر یمدہ من بعدہ
سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم +

خاتمہ واضح ہو کہ مجہکو اس تصنیف سے خاصکر کسی مذہب و فرقہ کی توہین وحقارت
مد نظر نہین ہے اور نہ بیوجہ کسی قوم وطائفہ کی رعایت وجانب داری مقصود بعد
ترک تقلید واتباع ہوا جو طریقہ مفید دنیا و آخرت دیکہا بنظر رفاہ عام نہ بقصد
شہرت ونام اوسکے ترویج واشاعت کو اہم واقدم سمجہا اور بیان حسن وترجیح
عقائد ومسائل مین منجملہ کتب مسلمہ ہر فریق کی اولاد بالذات اونہین کتابون سے
استشہاد کیا جنکو وہ منزل من اللہ والہامی اور قطعی الثبوت وکلام ربانی تصور
کرتے ہین اسیواسطے فضائل اسلامیہ کے ذکر مین راقم نے فقط اخبار واثار کو مناط
ومدار وقت استناد نگردانا کہ مبادا کوئی مخالف عند البحث اوسکے قبول ورد مین
شاک ومتردد ہو اور واسطے تقویت وتائید اپنے فہم دعوی کے کلام معاندین اسلام
بہی جابجا نقل کردیا جسکی رو سے مخالفین پر بخوبی حجت تمام ہوسکتی ہے ارباب
انصاف ودیانت ہر کیش وملت سے اگر ایک ہی فضیلت وخوبی پر منجملہ فضائل مذکورہ
اسلام کامل لحاظ وغور تمام فرمائین تو اون کو صاف منکشف وواضح ہوجائیگا
کہ بالیقین بنائے قصر اسلام جمیع ہدایت سے از روے استحکام مضبوط وقوی ہے

Marfat.com

اور بتمامہا اوسکی تعلیم و تلقین بلا ریب و شک موافق الہام و وحی ہے کسواسطے کہ
اکثر مذاہب کے مقتدا و بانی حالانکہ مشہور حکیم و صحبت یافتہ اور نامی فاضل و سیاح و تجربہ کار
پختہ ہوئے ہین اور اون کی اتباع و مریدین سے بہی عوام الناس کے علاوہ صدہا
و ہزارہا اہل دانش و بینش اور ارباب عقل و خرد بلکہ بانیان فنون حکمت و فلسفہ اور
مغتنان اصول اخلاق و ہند سے گزر گئے اور موجود ہین اور اون مین سے اکثرون نے
بصرف اوقات عزیزہ و اعمار کثیرہ مسلک مرضی و مختار کی ترمیم و اصلاح مین کوشش
و سعی بہی کی اور بہت سے لوگون نے اس باب مین وحی محرف و ناتمام کلام پروردگار
کی بہی اطاعت و پیروی کی مگر بحمدہ اسوقت تک ایک بہی طریقہ اسلام کی مانند اصل واحد
مین بہی صاف و سنجیدہ نہین جسکا موجد ایک شخص ناخواندہ محض وای فداہ الی وای ہے
لطف مزید یہہ ہے کہ اون کی بعثت ایسے زمانہ مین ہوئی کہ کل روے زمین پر اوسوقت
ضلالت و گمراہی کی ظلمت و سیاہی چہا رہی تہی ہر قسم کے علم و فن کا وجود محض رایگان
و بے سود ہی نہ تہا بلکہ صفحہ عالم سے کالعدم کیا نیست و نابود ہی ہو چکا تہا مصر و یونان
مین بہی اوسکے آثار و مراسم برائے دید و شنید نہ ملتی تہی اور روم و ایران سے بہی اوسکے
نشان و علامات تک عرصہ دراز سے مفقود و ناپدید تہی اور ہندوستان کی حکمت و
فلسفہ کا تو اوس سے صدہا سال پیشتر ہی چراغ گل تہا اور نہ ممالک چین و اقصاے
فرنگستان مین اوسکا کچہہ شور و غل تہا اطراف و اکناف عالم مین کل بنی آدم مشرک
و بت پرست اور اتباع شیطان و شہوت مین غرق و بدمست تہے اہل ایران تقسیم

Marfat.com

خلاق ومعبود بجانب یزدان واہرمن کرتے اور چینی وہندی ہردم مشغول عبادت
بودہ ولیشن رہتے مذہب عیسوی حالت موجودہ کے اعتبار سے بہی نہایت ذلیل
وفرسودہ اور مختلط باخلاق رذیلہ ومجموعہ عقاید بیہودہ ہورہا تہا حسب تصریح گارڈنر
فری ہیگنس وجان دیون پورٹ وگبن صاحب ودیگر معتبر مورخین عیسائیون کی اوسوقت
جمہور مسیحی پرستش تبرکات وتصاویر مین سرگرم ومستغرق تہے اور بیجا جنگ وجدال
اور مراسم ناملایم وتوہمات لغو مین مبتلا ومنہمک بجز نام وظاہری اقرار مذہبی یا باہمی
نزاع وخودسری وعداوت قلبی کے وہ لوگ کچہہ نجانتے تہے۔ آجکل کی سی نہ مشن کی
وسعت تہی اور نہ ہر گلی کوچہ مین پادریونکی کثرت نہ توریت کا زبان عربی وفارسی مین
اوسوقت کوئی ترجمہ تہا اور نہ وجود مطابع سے ہر کس وناکس کو دستیاب اوسکا
نسخہ ہوتا عام لوگون کو گرانی قیمت سے اوسکے خریدنے کی مقدرت واستطاعت
نہ تہی اور نہ پوچہا جب سے ہر راہب وپادری کو کتب مقدسہ کے رکہنے کی اجازت
ملتی بہرحال خدا کی عرفان وطاعت سے اوسوقت خالی زمین تہی کواکب واصنام کی
عظمت وبزرگی کمیر سب کے ذہن نشین تہی ہر خاص وعام پیرو اتباع اوہام از بس
مستولی وغالب اور دنیوی لذت وشہوت کی جانب ہر شخص مائل وراغب تہا
خصوصاً مشرکین عرب کہ زمانہ سے زیادہ خراب وبداطوار جہل مرکب مین گرفتار
اور جہالت ورعونت آبا واجدا دپر ناز وافتخار اون کا دستور وشعار تہا
وہ لوگ اسقدر بیہودہ کہ نعوذ باللہ حالت عریانی وبرہنگی مین خانہ کعبہ کا طواف

Marfat.com

بہتر و اولی کہتے اور تالی و سیٹی بجانا اور لاف و گزاف کو عبادت عظمیٰ سمجھتے جاہل
ایسے کہ رحمٰن و رحیم کو اللہ و اصنام ترشیدہ کا تمام جانتے اور ارواح خبیثہ و نجوم
و کواکب کو اپنا معین و مددگار مانتے جنات و ملائکہ کو خدائے پاک کا عزیز و رشتہ دار
گردانتے اور اونہین کے واسطے ذبیحہ و قربانی بقصد نذر گزرانتے ایسے بے شعور
و بد سلیقہ کہ بیٹھکر پیشاب کرنا مردون کو اس خیال سے کہ وہ تو عورتون کے سب
حال ہے محذور و مکروہ بتاتے۔ بیرحم و سنگدل ایسے کہ اپنی اولاد کو خود ہی زندہ
درگور کر دیتے اور اوسکی آہ و زاری اور مصیبت و بیقراری پر مطلق ترس و غم
نکھاتے۔ ایسے نالایق و ناخلف کہ بعد وفات اپنے باپ کے اوسکی ازواج و حرمون
پر دخل و تصرف سے باز نرہتے بے شرم و بدلحاظ ایسے کہ بالاتفاق عورت
واحدہ کے پاس شب و احد مین متعدد اشخاص جاتے اور حقیقی بہنون کے جمع
کرنے سے زوجیت مین احتراز نکرتے۔ خود سر و جنگجو ایسے کہ قیاصرہ روم و سلاطین
ایران سے کسی ہنگام مغلوب و زیر نہوئے اور دلیری و آزادی مین علی الدوام
ضرب المثل مثل شیر رہے اور ایسے کینہ ور و تندخو کہ صدہا سال تک اون مین موروثی
جنگ و پرخاش قایم و بحال رہتی اور ہر دم و لحظہ بہمہ وجوہ عوض و انتقام تازہ کا
خیال رکھتے۔ نہ اون مین کوئی صنعت و دستکاری اور نہ کچھ حرفہ و پیشہ تھا فقط
بیجا قتل و غارت اور دست برد ناحق پر اون کا عمل ہمیشہ رہا نہ کسی قانون و قاعدہ
کے مقید و مستاد اور نہ کسی ملت و مشرب کے مطیع و منقاد آئین تہذیب اخلاق و تدبیر

Marfat.com

منزل سے ہمہ تن عاری اور نہ قوانین سیاست مدن و اداب معاملہ اون مین جاری
نہ ارشاد و مواعظ انبیا سے کچھہ مسترشد و مستفید اور علوم و فنون حکما سے بھی محظ
بے بہرہ و بعید بلکہ حضرات مرسلین کے اسما سے بھی ناواقف و بے خبر اور نہ دقایق
توحید و اصول معارف سے اگاہ و بہرہ ور نہ کسی مہذب گورنمنٹ کی اون پر حکومت
و سیاست تھی اور نہ اقوام شالیتہ کی اون مین سکونت یا تجارت ایسے وقت مین
کہ نہ کہین سے تحصیل و استفادہ علم و فضل ممکن و میسر تھا اور نہ کسی کی خدمت و صحبت
مفید دانش و لیاقت ہوسکتی نہ سبب و سیاحت دنیوی واسطے اصلاح خیالات کے
سبب و ذریعہ تھا اور نہ مباحثہ و مناظرہ مذہبی تحقیق و ادراک ادیان مختلفہ کے لیے
باعث و وسیلہ ایسے مستحکم و متین مذہب و دین کی بنا و تلقین جسکی ہر ایک دفعہ منجملہ
مسائل و دفعات بیشمار ضوابط و قوانین مالی و ملکی اور ائین و قواعد دینی و دنیوی کے
لایق اذعان و تسلیم ارباب فکر و ہوش ہو اور متبدل اشخاص و متجدد زمان سے اوسکی
تعلیم و پیروی کسی کے نزدیک قابل ترمیم و فراموش نہو یکلم انصاف بہت بڑا معجزہ
ہے کسواسطے کہ بلا اعانت وحی و الہام ایسے امور عظیمہ کا صدور و سرانجام نہین ہوسکتا
خصوصاً ویسے زمانہ سیاہ و تاریک مین ہمت و کوشش تن تنہا سے باوجود کثرت عوائق
و موانع ہر نوع و قسم کے ایسے مقاصد مہمہ کسیطرح بجبر لمرام انصرام نہین پاسکتے
لاسیما ایسے شخص سے کہ امی محض و ناخواندہ جہال مشرکین کا صحبت یافتہ اور اوسپر
یہہ طرہ کہ بیکس و غریب یتیم و یسیر نہ کہین کا متمول و امیر جسکا کوئی لائق مصاحب و مشیر ہو

Marfat.com

کہ کونسل و پارلیمنٹ بناوے اور نہ آپ اس لائق کہ کسی پادشاہ کا وزیر باتدبیر ہو
جو احکام مفید خلائق جاری کرادے نہ بذریعہ سیّاحی اوسکو دنیا کی مذاہب مروجہ
کی تحقیق اور نہ حقائق و معارف مین صاحب غور و تدقیق با اینہمہ وہی آدمی بلا صلاح
یار و مشاور اور بدون ہمت رفیق و ناصر جمیع اسرار احوال و عقائد اور کل دقایق
مصالح و مفاسد مفصلاً ایکدم سے لوگون کو سناوے اور تمام مضار و منافع
دنیوی اور عبادات حسنہ و ارتفاقات صالح کلی و جزوی ہر ایک کو بخوبی سمجہاوے
جسکی وجہ سے وہ وحشی قومین کہ مجسم ظلم و فساد اور سراپا جور و عناد تہین رفاہ
عباد و تعمیر بلاد مین کل سکّان زمین کے لئے سبب ارشاد و عقل اور ہر علم و ہنر اور
سائر تہذیب و شائستگی کے واسطے بنیاد واصل ہوگئین ؎ فاصبحو قد اعاد
اللہ دولتہم + اذہم قریش واذما مثلہم بشر + اور یکبارگی ایسے
حقائق اور دقائق علمی و عملی بیان کئے جنکی نور و روشنی سے تمامی سطح ارض کی
جہل و گمراہی زائل و دور ہوگئی اور سرزمین عرب تو خاص کر شبیہہ مجمع النور
ہمرتبہ کوہ طور ہوگئی انبیاے سابقین کے فضایل و کمالات بہ ازالہ روایات استقا
و عیوب نفسانی بذکر مرغوب بیان کئے اور امم گزشتہ کے قصص و حکایات متضمن ترغیب
و ترہیب بہ بسط تمام خوب ادا کی احوال جزا و سزاے عالم قبر اور کیفیات حشر و نشر
کسیکے گوش زد نہ تہی اچہی طرح ظاہر کئے اور تذکیر بالاء اللہ و تحذیر بایام اللہ کی وعظ
و پند سے ہزارہا مستفیض و ماہر کئے خدا کی ذات و صفات کی اوس عنوان کے

Marfat.com

تشریح کی جسکے سُننے سے روح کو طراوت وتازگی اور قلب کو تقدس وپاکیزگی حاصل
ہو یہہ نہین کہ اوسکو جذبات نفسانی یا ہوسات انسانی کا مصدر ومنبع بتایا ہو جسکے
باعث اوسکی شان استغنا ومعبودی باطل وزائل ہو توحید خالص وغیر مغشوش اوسکی
پہلی ہی بسم اللہ ہے جس سے تمام دنیا ناواقف وجاہل تہی اور رضا بالقضا و
توکل علی اللہ ودیگر مراتب توحید اس لطف سے سمجہائے کہ دل بعد ترک تعلق این
وآن اوسیکی جانب مائل وراغب ہو جسکی بدولت اوسکی اتباع باقرار مخالفین ولایت
وبزرگی اور عبادت وبندگی مین کل خلقت سے لائق زیادہ اور علم وفضیلت
مین جملہ ارباب ملت وحکمت سے فائق وبالا اور انتظام خانہ داری وتہذیب نفسی
مین طوائف انام سے سابق واعلیٰ اور طرز سیاست وحکمرانی مین جمیع عالم سے
اوّل واولیٰ ہو گئے ظاہری طہارت وصفائی بہی اونہین سے مربوط ومخصوص
ہے اور تعلیم روحانی وتنویر قلب بہی اونہین مین مشہود ومحسوس ہر فعل وعمل اور
منفعت وضرر پر صبر وشکر اونہین سے مسموع وگوش زد ہوتا ہے اور فکر ذکر و
شغل بجمعیت حواس وعقل اونہین مین موجود باوجود اسکے ایسے عظیم الشان کارخانہ کو
جسکے مثل نہ صحف سابقہ انبیا سے ہدایت وارشاد ہوئے اور نہ تلویحات واشارات
حکما سے ویسی بنیاد پڑی محض مصنوعی وجعلی کہنا اور مذاہب سائرہ کو جنپر ایسے
فوائد مرتب نہ ہوئے اور نہ اون کے اصول سے وہ متوقع ومامول خدا کی قدرت
وارادہ کی موافق یعنی مطابق الہام ووحی سمجہنا از روے فکر وغور بہت ہی سخت ظلم

Marfat.com

وجور ہے ؎ وکفاك بالعلم فی الامی معجزۃ + فی الجاھیلۃ والتادیب فی الیتم

؎ نگارمن کہ بمکتب نرفت وخط ننوشت + بہ نکتۂ ادب آموز صد مدرس شد +

مخالفین چشم بینا و دل باعدل سے اسپر کبھی لحاظ و توجہ نہین کرتے اور جہل و تعصب یا تقلید و طمع کو واسطے ایکدم کے اپنی ذات سے جدا نہین رکھتے ورنہ بلا ریب و شک آنحضرت کی کل تعلیم و دعوت کو مہر نیمروز و ماہ نیم ماہ کی مانند سب مذاہب سے اول امر صحیح و درست اور راہ حق و صواب سمجھتے۔ فلم یدبروا القول ام جاءھم مالم یات آباءھم الاولین ام لم یعرفوا رسولھم فھم لہ منکرون ام یقولون بہ جنۃ بل جاءھم بالحق واکثرھم للحق کارھون ولو اتبع الحق اھواءھم لفسدت السموات والارض ومن فیھن بل اتیناھم بذکرھم فھم ذکرھم عن ذکرھم معرضون

بدین اے خرد مایہ دنیا مخر	جو خر با نجیل عیسے مخر
ہمے سیرت عیسی از لاغری	تو در بند آنی کہ خر پروری
نخست آدمی سیرتی پیشہ کن	پس انگہ ملک خوی اندیشہ کن
کسے سیرتِ آدمی گوش کرد	کہ اوّل سگِ نفس خاموش کرد
بکم کردن از عادتِ خویش خورد	توان خویشتن را ملک خوے کرد
کجا سیر وحشی رسد در ملک	نشاید پرید از ثرے تا فلک
بر اوجِ فلک چون پرد جرہ باز	کہ در شہپرش بستۂ سنگِ آز
مپرور تن ار مرد راے دہشی	کہ اورا چو مے پروری نمے کشی

Marfat.com

سکونے بدست آورد اے بے ثبات
کہ بر سنگ گردان نروید نبات

خدا را ندانست وطاعت نہ کرد
کہ بر بخت وروزی قناعت نہ کرد

بلغۃ التحریر

قطعہ تاریخ طبع زاد منشی فقید المثیل مولوی عبد المجید صاحب سہسوانی

للہ الحمد کہ از فضل خداوند جہان
مصرع سال طبع گفت سروش ہم

طبع گردید چو این نسخۂ مطبوع انام
ناسخِ کفر و زہے حامی دین اسلام

۹۴ ہجری ۱۲

تاریخ دیگر تصنیف وحید الاماثل والاقران مولوی سید جمیل احمد صاحب رئیس سہسوان

چون بہ تردید نصاریٰ و یہود و ہندوان
طبع گردید این کتاب مستطاب بفضل رب

ملہم غیبی بگوشم مصرعِ سالش بگفت
رہنمائے مشرکان و کافران بے ادب

۹۴ ہجری ۱۲

Marfat.com

Marfat.com

رسالہ مختصرہ مسمیٰ بہ دم الاخوین ملقب بہ فتح المبین علی اعداء الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً

اللّٰھم لک اسلمتُ وبک آمنتُ وعلیک توکلتُ والیک انبتُ وبک خاصمتُ والیک حاکمتُ فاغفرلی ماقدمتُ وما اخرتُ واسررتُ واعلنتُ۔ انت الٰہی لاالٰہ الا انت

اما بعد واضح ہو کہ جب کہ مدرسہ اسلامیہ عربی سرکاری واقع اکبرآباد مین میرا تعین وتقرر تہا اوسوقت مین بعض احباب ذوی الالباب نے واسطے تحقیق مذاہب مختلفہ کے میرے مکان پر جلسہ اختیار کیا اور ہر باب مین مسائل بحث ومناظرہ سے تکرار مجھسے بہی استفسار ہوا حسب اقتضاے وقت جو خاطر خواہ اون کے سوالات کا حل بشرح وبسط ہوا اور میری تقریر وگفتگو مباحثہ دقیقہ مین بزعم اون کے متین ومدلل بربط وضبط تہی اوسوقت اونہون نے بیساختہ واسطے تحریر جواب کتاب ہدایت المسلمین مصنفہ عماد الدین اپنے شوق کا اظہار کیا اور قبل اسکے کہ میرے اشتغال واوقات برلحاظ کلی فرمائین اپنی تحریک واستدعا کو خود ہی امر ضروری وواجب القبول شمار کر لیا اور کتب مناظرہ ومباحثہ قدیمہ وجدیدہ اور رسائل

Marfat.com

مذاہب مختلفہ کو بھی منازل قریبہ و بعیدہ سے بہم پہونچا کر میرے مکان پر لا رکھا
چونکہ اوسدم میرے پاس بجز عذر قلت فرصت جسکو پہلے ہی وہ رد کر چکے تھے
اور کوئی عذر معقول نہ تھا اور بعد از فکر و تامل مجھکو بھی اون کی درخواست کا
سرانجام کل ضروریات صبح و شام پر بدلائل و وجوہ فائق و راجح بتمام و ضوح
ظاہر و لائح ہوا چار و ناچار بقدر وسع افکار مجتمعہ کا استیصال و قمع اور اوقات
متفرقہ کا جمع کرنا شروع کیا اوسی اثنا مین میرے ذہن مین یہہ بات سمائی کہ یونان
تو کتب رد و قدح طرفین سے بکثرت ہین جنکے مطالعہ سے بجز دریافت استعداد
و فکر مصنف اور ضعف و قوت طبیعت مولف کی اور کچھہ حاصل نہین ہوتا بطلان
حقیت مذہب کا ادراک کہ غرض اصلی از بحث و مناظرہ ہے ایسی کتابون سے علما کو
بھی متصور نہین چہ جائے عوام الناس لہذا اوسکے اول مین ایک مقدمہ کا لکھنا جسکے ذریعہ
سے دنیا کے کل مذاہب پر اسلام کی فضیلت ظاہر و ثابت ہو مناسب معلوم ہوا تا کہ مخالفون
کے واسطے سبب ہدایت اور موافقون کو موجب استقامت ہو اور یہہ بھی اوسمین مصلحت
سمجھی کہ اوسکی وجہ سے شاید عماد الدین وغیرہ کو اگر اون کے دل پر ختم الٰہی نہوئی ہو
پھر راہ راست نصیب ہو جاے ولا اقل اپنے تنفر و ارتداد سے ہرا علی و ادنی
کے نزدیک ندامت و پشیمانی اوٹھائین اور بلا ترک شرم و حیا پھر تاب و طاقت مقابلہ
و مقابلہ نہ لائین اس انداز پر دو تین جزو کے قریب جب کتاب تصنیف ہوئی اوسیوقت
سے لوگون نے جوق جوق اوسکے سننے کا شوق کیا اور اوسکا ذکر و چرچا ہر شخص

Marfat.com

بان پر بتمامی ذوق ہوا طلبائے مدرسہ اوسکی وجہ سے جابجا پادریون کو الزام
یا اور ہر گلی کوچہ مخالفین کو حیران ومبہوت بدرجہ تمام کیا حتیٰ کہ وعاظ نصاریٰ
پنے اضلال واغوا سے کچھہ دنون باز رہے چند تواریخ ومواقع معینہ اون کے
ہی
الی از وعظ ہو گئے اسپر پادری وین صاحب سنجونس کالج آگرہ نے بجوش حمیت مذ
رت سر سے پادری عماد الدین کی درخواست وطلبی کی مجہہ تک یہہ خبر ین ایک عیسائی
معرفت کہ اوسکو میرے ساتھہ قبل از تنفر کچھہ ربط رہا تھا پہونچی رہین شدہ شد
خر ماہ اپریل ۱۸۷۶ع مین پادر عماد الدین فائز اکبر آباد ہوئے مینے اون کے آنے
سے چند روز بعد مشفقی مولوی حسام الدین صاحب سے گورنمنٹ کالج کے ساتھہ پادری
ین صاحب کے بنگلہ پر جانے کی ٹھہرائی جسوقت کہ مین وہان پہونچا اپنے اخلاق عام
سے پادری صاحب موصوف نے مجھکو باکرام واحترام تمام لیا پس ذکر عمر وزید
پادری عماد الدین کا تذکرہ درمیان مین آیا اور مباحثہ ومناظرہ کے بابت بھی
کچھہ دیر تک مکالمہ رہا اوسپر اونہون نے اپنے دلی مسرت وشادمانی کو ظاہر کر کے
فرمایا کہ اون کے یہان بلوانے سے تمنائے دلی وغرض اصلی میری یہی ہے مینے
کہا بسم اللہ پھر تاخیر ودیر کیون ہی ہین میدان ہین چوگان ہمین گو پادری صاحب نے
کہا کہ ابھی تک اون کو مکان وغیرہ کی جانب سے اطمینان نہین کچھہ عرصہ کے بعد جب وہ
ان مہمات سے فارغ البال ہون اوسوقت بنظر تصفیہ مباحثہ کا انتظام کیا جائیگا
مینے اسکے جواب مین یہہ کہا کہ ۱۶ مئی سے حسب مغالطہ ڈیڑھہ مہینے کی تعطیل ہمارے مدرسہ مین

Marfat.com

ہونیوالی ہے اگر اسی قبل کہ ہنوز بیس بائیس روز کا عرصہ ہے مناظرہ کا بندوبست
ہوجاے تو بہتر و مناسب ہے باقی رہا چند امور جزئیہ کی نسبت پادری صاحب کا
انتشار و تردد وہ کوئی بڑی بات نہین اون سب کا انصرام مشن کی وجہ سے
ایکروز مین بحسن انجام ہوسکتا ہے معہذا ایسی ضروریات سے کسی وقت کوئی فرد بشر
خالی نہین رہ سکتا اسپر پادری صاحب نے یہہ فرمایا کہ مین جمعہ آیندہ تک اوسکے کل مدراج
و شرایط لکھوا کر بوساطت ولیم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج آپ کے پاس بھیجدونگا
اتنے دنون مین کل کام سرانجام ہوجائین گے مینے کہا بہت خوب اور جلسہ برخاست
ہوا خدا خدا کرتے گھڑی ساعت گنتے وہ جمعہ بھی آپہونچا مگر جواب کچھہ نہ پہونچا بلکہ ہفتہ
اور روز شنبہ بھی اوسپر گزر گیا و لے اس عرصہ مین اودہر سے کوئی آیا نہ گیا
تب بمجبوری دوشنبہ کے روز پادری صاحب کے نام مینے یہہ خط لکھا۔

خط بنام پادری وین صاحب

عمدہ قسیسان روزگار زبدہ مسیحان نامدار جناب پادری وین صاحب زاد عنایتکم
بعد سلام شوق التیام واضح رائے سامی باد کہ بندہ الی الآن ایفاے وعدہ سامی را
منتظر ست بروز چارشنبہ کہ نسبت مباحثہ بالمشافہ و گفتگوے زبانی درباب دین
از پادری عماد الدین جناب والا اظہار مسرت و شادمانی فرمودہ ابلاغ جواب بے معرفت
ولیم صاحب یوم جمعہ موعود و متعین نمودہ بودند ازان زمان ببعد استماع آن ہمہ تن
گوش شدم مگر تا ایندم صداے ازان بگوشم نرسیدہ از اخلاق گرامی و شوق علم

Marfat.com

کہ ذات سامی راست اینمعنی اصلا بخیالم نمیرسد کہ آن وعدہ وتقریر از ضمیر خبیر سہو و
فراموش شدہ باشد اغلب کہ باعث این تاخیر وتراخی امر دیگر بود کہ من بران آگہی ندارم
لہذا مصدع خاطر عالی میشوم کہ براہ عنایت ورافت ازان امر فقیر را ہم اطلاع بخشند۔
چہ انتظار اینمعنی وفکر تہیہ اسباب سفر کہ از تعطیل مدرسہ عنقریب پیش نظرست از حد انتشار
وپریشانی دارم زیادہ سلام فقط الراقم السید عبد الباری عفی عنہ مورخہ یکم مئی سنہ ۱۸۷۶ء
مطابق ششم ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۳ ہجری روز دوشنبہ ٭

جب یہہ خط پادری صاحب کے ہاتہہ مین پہونچا اونہون نے اوسکو دیکہا پڑہا اور اوسیوقت
پادر عماد الدین کے پاس کہ احاطہ مین اونہین کے کوٹھی کے مسکن گزین تہے فورا بہیجدیا
اوسکے جواب مین پادری عماد الدین نے مجہکو یہہ خط لکہا۔

خط پادری عماد الدین

مکرم بندہ مولوی سید عبد الباری صاحب

جناب پادری وین صاحب کی زبانی اور آپکے اس خط سے بھی مجہے حال معلوم ہوا مناسب
ہے کہ میرے اور آپکے ایک ملاقات ہوجاوے خواہ آپکے گہر پر یا بندہ کے مکان پر
سو مین حاضر ہون آج شام تک گہر پر ہون آپ آوین یا مجہے بلاوین تو وقت بتلاوین
کہ کب آؤن اور مخالفانہ بحث اظہار طاقت علمی کے لئے شیطانی کام ہے اوس سے
مجہے نفرت ہے مگر دوستانہ باتین کرنا اور محققانہ سنجیدگی سے کسی امر کی بابت یون
نہایت مناسب اور بہتر ہے سو مین حاضر ہون بلکہ چاہتا ہون فقط سلام بندہ عماد الدین لاہر یکم مئی سنہ ۱۸۷۶ء

Marfat.com

چونکہ میرے رقعہ کا جواب پادری عماد الدین نے بزبان اردو لکھا اور تحریر فارسی سے
قاصر رہے لہذا مجھکو بھی جواب الجواب کا لکھنا بزبان اردو مناسب معلوم ہوا اوّلاً لملحاظ
مطابقت اصل اور ثانیاً اس بنا پر کہ عوام الناس و پادری بیچارے کہ فارسی کے
محاورہ سے غیر واقف اور نا آشنا ہین طرفین کے غرض و مطلب کو بخوبی ادراک
کر سکین و ہو ہذا۔

جواب خط پادری عماد الدین

شفیق عالم پادری عماد الدین صاحب۔

آپ کا محبت نامہ میرے پاس پہونچا تہذیب و سنجیدگی کا خیال اور آپ کے شوق تحقیق کا
مال اوس سے مترشح ہوا واللہ باللہ طبیعت کو اس امر سے بدرجہ غایت فرحت حاصل
ہوئی ایک عرصہ سے مین بہی یہی خواہان ہون کہ مابین میرے اور آپ کے مناظرہ و مباحثہ
محققانہ ہو جاوے حسب تحریر آپ کے اگر وہ بحث و گفتگو دوستانہ محض بنظر احقاق
حق و ابطال باطل واقع ہو اور تعصب و جہالت سے خالی تو سبحان اللہ و بحمدہ
اس سے بہتر اور کونسا امر ہے لیکن چونکہ مین بوجہ تعلق مدرسہ کے عدیم الفرصت
ہون اور وقت چھٹی کے تدریس و تعلیم طلبہ سے مجھکو بہت کم مہلت ملتی ہے لہذا
مناسب ہے کہ واسطے ملاقات کے ایک روز خاص مقرر کیا جاوے کہ مین اپنے
سب کاموں کو اوس روز بطرح ممکن ہو بر طرف رکہون اور تعین مکان سے
بہی آپ مجھکو اطلاع دین حتی المقدور قریب شہر ہو تو بہتر ہے سنجونس کالج ہو

Marfat.com

یا اور کوئی کوٹھی متصل گرجا گھر کے اسواسطے کہ خواص ذی علم اور بعض روساے
شہر بھی بنظر تحقیق حق اوس مجمع مین شامل ہونے کا شوق وارادہ رکہتے ہین
طرفین کے اہل علم وفضل کے سامنے گفتگو ہونے سے بخیال ذلت ورسوائی طرفین کو
تعصب وجہالت سے احتراز ہوگا اور شمول روساء سے ظہور وقبول حق وباطل کے رجا ہے
کہ اہم مطالب اور بہت بڑا مدعا ہے ورنہ پیش قاضی روی راضی آئی کا مضمون
صادق آویگا مثلاً آپ اگر خلاف حق کوئی امر اختیار فرماوین گے اوسکا رد کرنیوالا
بجز میرے اور کوئی نہوگا اور میری تقریر کو گو کیسی ہی حق کیون نہو آپ مخالفت
مذہب سے لغو ولاطائل کہینگے اور علی ہذا القیاس اسکے بالعکس ممکن ہے پس اسصورت
مین اسکا فیصلہ اور محاکمہ کیونکر ہوسکیگا اور بفرض محال اگر کسی نے اپنی خطا وغلطی کا
اقرار بھی کیا تو اوس سے دوسرون کو کسطرح فائدہ ہوگا آپ اپنے اقرار سے
مثلاً انکار کرین گے اور مین اوسی پر اصرار رکہون گا بدینوجہ ضرور ہوا کہ ذی علم و
عقل ہر جانب کے وقت بحث موجود ہون کہ کجروی اور تعصب ودرشتی سے
مطلب اصلی کو کہ تحقیق حق ہے ضایع نجانے دین فقط مکرر یہہ کہ تعطیل مدرسہ
چونکہ عنقریب ہے اسواسطے اس امر مین جہانتک جلدی ممکن ہو تو بہتر ہے فقط
الراقم السید عبد الباری عفی عنہ مورخہ یکم مئی ۱۸۷۶ع یوم دوشنبہ مطابق
ششم ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۳ ہجری

یہہ تین خط ایک ہی روز مین آئے گئے اس اخیر خط کا جواب تیسرے روز پادری صاحب نے

Marfat.com

مجھکو یہہ لکھا۔

خط پادری عماد الدین

جناب مولوی سید عبد الباری صاحب

نوازشنامہ ملا جس سے معلوم ہوا کہ آپکو مباحثہ کا بہت اشتیاق ہے بلکہ نہایت جوش ہین آپ معلوم ہوتے ہین یہان تک کہ بعض ضروری امور کے طے کئے بغیر ہی مکان مقرر کرنا چاہتے ہین، صاحب ہماری تو نہایت خوشی ہے کہ ایسے جرچہ کے لوگ ہمین ملین تو بھی ہم ہر کسی سے ایسے مباحثہ کے دنگل باندھتے نہین پہرتے اگرچہ باتین سب سے کرتے ہین پر دنگل خاص ہی لوگون کے ساتھہ باندھے جاتے ہین صاحب مین ولایتی پادری نہین ہون اگرہ ہی کی گلیون مین کھیلا ہون یہہ واللہ باللہ فقرہ مین سمجھتا ہون آپ کے جواب مین چند باتین عرض کرتا ہون پہلے اون پر غور کر لیجئے (۱) مین واقف نہین ہون کہ آپ کون صاحب ہین اب اگرہ مین آکے دو چار بار آپ کا نام سنا ہے نہین جانتا کہ آپ عوام مین سے ہین یا کوئی خاص بزرگ اہل اسلام کے ہین پس بدون واقفیت آپ کے درجہ کے ایسے معرکہ کا میدان کیونکر آپکے ساتھہ قائم ہو سکتا ہے کیونکہ معرکہ خاص لوگون سے بوقت مناسب ہوا کرتا ہے پر اظہار حق سب کے لئے ہے جسکے لئے مینے عرض ہی کیا تہا کہ خاص ملاقات کیجئے (۲) آپ فرماتے ہین کہ روسا شہر بھی ایسے مجمع مین شامل ہونے کا شوق رکہتے ہین یہہ خوشی کی بات ہے مگر یہہ بات جب

Marfat.com

قبول ہوسکتی ہے کہ پہلے روساء شہر ایک تحریر میرے پاس بہیجدین کہ میان
سید عبدالباری صاحب ہمارے منتخب عالم ہین ہم عیسائیون کے مقابلہ مین
اونہین بہیجتے ہین ان کی شکست ہماری شکست ان کی فتح ہماری فتح ہے
ان کے اقوال محمدی دین کے بارہ مین مستند اقوال ہین تب مین دیکھون گا کہ
کس کس رئیس صاحب کے دستخط اوس تحریر پر ہین تب مجمع حسب تجویز آپ کے ہو سکتا
ہے اور ہم لوگ آپ کو علماے اگرہ کا وکیل خیال کرکے عزت سے قبول کرین گے
(۳) مین بڑا تعجب کرتا ہون کہ آپکو مباحثہ کے مکان کے تقرر کا فکر تو ایسا
جلدی پیدا ہوگیا مگر ابھی نہ مباحثہ نے نہ مباحثہ کے امور انتظام نے قرار
پایا کہ کون کون شرائط وہان مرعی ہون گے کس کس مسئلہ مین بحث ہوگی یہہ
تو بڑی بہاری بحث ہے جو پہلے خطوط مین طے ہونی چاہیئے انتظام تحقیق
حق چہوڑ کر آپ کسطرح تحقیق حق کرینگی اسلیئے مین کہتا ہون کہ خواص کا یہہ
کام ہے۔ (۴) آپ جو ایسی تیزی کے ساتہہ ایسا مجمع چاہتے ہین قران کا
کلام ہونا یا نبوت محمدی کا ثبوت کرین گے یا نہین اگر کرسکتے ہین تو آئے
ہم سنین گے کہ کیا کیا دلائل آپ کے پاس ہین پس بدون طے ان امور کے
مباحثہ نہین ہوسکتا اور دوستانہ ملاقات کے لئے ہر وقت حاضر ہون فقط

سلام۔ عماد الدین لاہر۔

اس خط کے پہونچتے ہی مینے بچہتی تمام یہہ جواب لکہکر فوراً صادق کو اونکے پاس معرفت

Marfat.com

پادری وین صاحب کے روانہ کیا۔

جواب خط عماد الدین

یا د فرمائے دوستان پادری عماد الدین صاحب

عنایت نامہ آپ کا عین انتظار مین کہ بندہ چشم براہ وگوش بر آواز تہا آیا اوسکے معائنہ سے واضح ہوا کہ آپ کو مباحثہ سے گریز ہے اور مجمع مین گفتگو کرنے سے عار وحیا مانع ہے مینے اوس سے ملاقات کو جسکی درخواست آپ نے اپنے رقیمۃ الوداعی پیشین مین کی تھی اور آپ کے خط ثانی سے بھی مستنبط ہے بحکم ضرورت ولحاظ مصلحت اور عاقبت اندیشی کی راہ سے جسکی تفصیل خط سابق مین کر چکا ہون انعقاد مجمع پر منوط و مربوط کیا تہا آپ نے قبل اسکے کہ میرے بیان پر کچھہ التفات وتوجہ کی ہو یا اون وجوہ کا رد وقدح سے قلع وقمع کر کے اوسکی عدم ضرورت ثابت کی ہو وہی مضمون سابق غیر مفید پھر اعادہ کیا آپ کی شان سے یہہ امر نہایت بعید ہے سبحان اللہ آپ تو بڑے سخن سنج وخوش فہم نکلے ابتک توہم آپ کو پادری صاحبان ولایتی کی مانند تصور کرتے تہے لیکن اس سے یقین واثق ہوگیا کہ آپ اونکے برخلاف ہندی نژاد ہین اردو دہنی ومحاورہ دانی مین بھی مہارت تامہ و کمال استعداد رکہتے ہین ہیہ واسطے وقت سوال از آسمان جواب از ریسمان چاہتے ہین۔ سنو صاحب بہادر اگر مباحثہ سے مجمع مین آپ کو ذلت وبدنامی کا خیال

Marfat.com

وخوف مانع ہے تو صاف صاف اوسکو آپنے کیون نہ قلم بند کردیا لیت ولعل
ور تراخی وتمہل اور ارتکاب تطویل واطناب کو ناحق اختیار کیا اب مین اتماماً
للحجۃ آپ کے مقدمات موہومہ کے کشف حقیقت کرتا ہون اوسپر کان دہر ہے
جواب امر اول یہہ ہے کہ مین کچھہ تیلی تنبولی نہین ہون جو میرا حال آپکو
تحقیق سے بھی معلوم نہوسکے علماے لکھنؤ و دہلی اور فضلاے رامپور
وبریلی اور عمائد وصنادید مرادآباد وبدایون اور اعیان واراکین جونپور
ومیرٹھہ وغیرہا سے میرا حال ظاہر ہوسکتا ہے اور اگر آپ کو اون کی تحریر
مہری پر اعتماد ہو تو اوسکو فی الحال بھی مین آپ کے پاس بھیج سکتا ہون
اور اگر اوسمین کسیطرح سے کچھہ تامل ہو تو آپ اپنے آشنایان بے ریا اور احباب
باصدق وصفا سکان اکبرابادسے بشرطیکہ وہ صحبت یافتہ اور متصف بشعور
وسلیقہ ہون میری کیفیت دریافت کرلین اسواسطیکہ آپ نے ہر کوچہ وبرزن
اکبرآباد کی خوب خاک اوڑالی ہے اور لڑکپن ہی یہان کے لوگون سے
آپ کی محبت ویاری رہی ہے اور اگر اسپر بھی اطمینان نہو تو بال صاحب اور
ماسٹر رام چندر صاحب اور پادری ہاسکن صاحب سے کہ ضلع بدایون مین
متعلق ہین اور اوسیطرف میرا مکان ہے اور مجھسے عربی مین نسبت تلمذ رکھتے
ہین دریافت کیجئے پادری وین صاحب نے اون کی جیتی جسمین اونہون نے
میرے علم واستعداد کی کیفیت لکھی ہے حرفاً حرفاً ملاحظہ کی ہے آپ اون سے

Marfat.com

استفسار کرلین اور اگر آپ کے زعم مین وہ بہی زیادہ گو اور لغو نویس ہین تو
آپ کے اطمینان کی یہہ سبیل ہے کہ میرے تلامذہ کو آپ سبق دین اور اونکے
اعتراضات و شکوک کو رفع کرین اور اپنی تعلیم و تدریس سے قرار واقعی اونکی
تسلی و تشفی فرماوین اور مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آپ اون کے اعتراضات
رفع کر دین گے اور مطلب کتاب صحیح طور سے تلقین کرین گے ہر آئنہ آپ کو
آپ سے زیادہ سمجھون گا اور لفظ مباحثہ کا زبان پر لانا فی الواقع غیر مناسب
و بیجا تصور کرون گا اور قطع نظر اسکے جب اپکو خود اس امر کا اقرار ہے کہ اگرہ
مین آنکر چند بار بتکرار میرا نام آپنے سنا ہے باوجود اسکے بھی عوام و خواص
مین تفریق نہ کرنا آپ کی کمال قوت ممیزہ پر دال ہے فرمائیے تو اگرہ مین آنے
ہی عوام الناس سے کہ ہزارہا ہین کس کس شخص کا ذکر بتکرار آپ کے گوش زد
ہو چکا ہے بس معلوم ہوا کہ آپ دیدہ و دانستہ تجاہل و تغافل اختیار کرتے
ہین اور تسلیم کیا کہ مین بزعم آپ کے عوام الناس سے ہی ہون نہ منجملہ خواص تو اپکا
للحق میرے مکان پر آنا اور محققانہ کلام و گفتگو مجھسے کرنا جسکا اظہار خط سابق مین کر چکے ہو کیا عبث
و ہمل و لغو اور لاطائل امر ہے اگر آپنے اسکا التزام کر لیا ہے کہ ہر عامی و بازاری کے مکان پر اظہاراً
للحق تکلیف فرمائین اور ہر ایک سے محققانہ و سنجیدگی کے ساتھہ گفتگو کرین کہ خارج از طاقت بشری ہے تو
میرے نزدیک آپ آدمی نہین شاید مجسم روح القدس ہو جواب امر ثانی جب آپ کے حسب اقرار آگرہ مین
میری شہرت ثابت ہوئی اور کیفیت لیاقت معلوم ہوئی سو اسکو ارسال تحریر ناحق تکلیف ہے بعد ازا

Marfat.com

وقت مباحثہ بذات خود اون لوگونکا میرے ساتھہ موجود ہونا اون کے اعتماد پر شہادت کافی ہے میری فتح سے
اونکو فتح ہوگی اور ایسے ہی آپکے اعوان و انصار کا حال ہوگا تمہاری شکست بعینہ اونکی شکست ہوگی
تحریر دستخطی اون کی ذات کے برابر یا اون سے زیادہ تر قدر و رتبہ ہرگز
نہین رکہتے پس باوجود تحقیق راجح اختیار اودن و مرجوح یعنی چہ اور
اگر آپ نے اپنی ذات سے یہی شرط مباحثہ کرلی ہے تو دہلی و امرتسر
وغیرہ مین جو اپنے معاندین و خصمون سے آپ بحث کی اوسوقت بہی مہری
و دستخطی محضر حاضرین جلسہ سے طلب کئے تہے یا نہین درصورت اوّل اونکو
آپ میرے پاس بہیجدین تاکہ مین بہی اوسی وضع کا محضر بنوا دون والا اوسکی
طلب مجہسے بالتخصیص دلیل لجی و بے انصافی ہے۔ **جواب امر ثالث**
انتظام امور مباحثہ ہم نے اسواسطے نہین کیا کہ آپ کی تصانیف مشہورہ و
کتب مطبوعہ ہی کی بابت عند المباحثہ استفسار ہوگا جو آپ کو بخوبی معلوم و متیقن ہے
باقی رہے مسائل متنازع فیہا مثل اعتقاد تثلیث و کفارہ وغیرہا جنکی حقیت
پر آپ ایمان لائے ہین وہ بنفسہا متعین ہین اور معلوم طرفین اوسکے تعین
کی بابت بحث کرنا غیر مفید ہے بعد مذاکرہ کتاب ہدایت المسلمین و تحقیق الایمان
اوسکے تعین پر اتفاق طرفین دشوار نہین بشرطیکہ احقاق حق مقصود ہو
آپ ہی کے رائے کے مطابق مسائل مذکورہ مین بحث اور انتظام امور اگر
آپ کو منظور ہوگا ہم قبول کرلین گے اوسکی تقدیم و تاخیر مین گو کچہہ ہو

Marfat.com

مطالب حکمیہ اثبات ہولے وصورت جسمیہ اور مباحث جوہر وعرض وغیرہا
مین آپ سے بحث ہمکو مدنظر نہین ہے جو اوسکی تعین واجب ہو اسکے واسطے ا
انتشار وحیرانی اور اعلان واظہار حق سے خفا رکتمان محض بمعنی ہے

جواب امر رابع اثبات نبوت محمدی کے وقت ہم آپ سے ایک فہرست
صحائف مقدسہ اور انبیاے مسلمہ کی لکھوائین گے اوسوقت صحائف مندرجہ
بیبل کا الہامی ہونا اور حضرت موسیٰ سے مسیح اور خرقیل ویشعیاہ وغیرہم کی نبوت کا
اثبات اوس بناپر کہ نبوت آنحضرت صلعم سے چھہ سو برس پیشتر سے مقبول
وسلم ہے آپ کرین گے من بعد باطوار شائستہ ولسندیدہ اور بدلائل حسنہ
وسنجیدہ قران کا کلام الہی ہونا کہ عقیدہ اسلامیہ ہے آپ کے روبرو ہم بھی
بیان کرین گے کہ مخالف وموافق اوسپر داد دین اور در صورت انصاف
امید قوی ہے کہ آپ بھی اوسکو پھر قبول کرلین تنہائی مین اوسکا بیان فضول
ہے درحالت عزلت اوسپر کچھہ مضرت ومنفعت مرتب نہین ہوگی فقط ۔

الراقم السید عبدالباری عفی عنہ ۳۔ مئی سنہ ۷۶ء مطابق ۸ ربیع الثانی
سنہ ۹۳ ہجری روز چارشنبہ ۔

اس خط کو بھیجکر چار روز تک مین منتظر جواب رہا اور پادری عمادالدین
کی جانب سے اس عرصہ مین کچھہ بھی پیام نہ آیا تب لاچار پادری دین صاحب
کے نام مینے یہہ خط تاکیدی لکھا ۔

Marfat.com

خط بنام پادری وین صاحب

زادعنا تیکم

قدر افزاے ارباب تحقیق رتبہ شناس اصحاب تدقیق جناب پادری وین صاحب

عاجز عبد الباری بعد تقدیم تسلیم مع التوقیر ذو التکریم مدعا طراز ہے کہ عرصہ

چار روز کا گزرا کہ مینے ایک تحریر بجواب رقعہ دوم پادری عماد الدین کے آپکی

خدمت مین ارسال کی تھی اوسکے پہونچنے کے وقت آپ نے فرمایا تہا کہ جواب

اسکا کل شام تک ہم بہجوادین گے حسب ارشاد والا اسوقت تک بندہ منتظر جواب

رہا اور کوئی تحریر آپ کی جانب سے میرے پاس نہ پہونچی اسواسطے ثانیاً بہر نوبت

تقاضا آئی اور مثل سابق مجبکو ہی احتیاج عرض مکرر پڑی کہ آپ میری تحریر کا

جواب پادری عماد الدین سے لکہوا کر ارسال فرمائین تاکہ معلوم ہو کہ اب پادری

صاحب کو مباحثہ سے پہلو تہی کرنیکا کیا سبب ہے اور زبانی تقریر سے مجمع مین

کونسا امر مانع ہے اونہون نے جو چند وجوہ رکیکہ سے مباحثہ بالمشافہہ کا ٹالنا

چاہا اون مین سے ہر ایک کا مینے جواب شافی دیا ہے آپ بھی براہ عنایت

اوسکا ملاحظہ بچشم انصاف فرمالیجئے ورصورت نہ آنے جواب کے ناظرین و

سامعین کو یقین کلی ہوجائیگا کہ پادری لوگ اپنے عقائد کے اظہار و اثبات سے

قاصر و عاجز ہین اسواسطے میدان مناظرہ سے فرار اختیار کرتے ہین یا منشا ر

اسکا قلت بضاعت و کم استعدادی خاص پادری صاحب کی ہے ورنہ جو عذر

معقول رکہتے ہین تو اوسکو کیون نہین پیش کرتے کہ اوسپر نظر کیجاوے فقط

Marfat.com

الراقم السید عبدالباری عفی عنہ مورخہ ۶ مئی ۱۸۷۶ع مطابق یازدھم ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ ہجری روز شنبہ۔

اسکا جواب دوسرے روز پادری وین صاحب اور پادری عمادالدین دونون کی جانب سے میرے پاس آیا۔

جواب از پادری وین صاحب و عمادالدین

مولوی عبدالباری صاحب۔ آپکو معلوم ہووے کہ مباحثہ کرنے کی ہمین فرصت نہ ہمارا ارادہ ہے اور ہم اس سے کچھہ فائدہ نہین دیکھتے دوسرے کام مین مصروف ہین سابق مین اکثر مباحثہ ہوئے پر اب یہہ طور ترک کیا گیا ہے بہتر ہے کہ جانبین اپنے اپنے خیالات اپنی تصانیف مین ظاہر کرین اور دنیا دیکھے گی باقی رہی دوستانہ ملاقات تو ہم کرنیکو طیار ہین اگر آپ چاہین تو پیر کے روز چار بجے یا پانچ بجے آپ تشریف لاوین اور ملاقات کر جائین ہم حاضر ہین باقی مباحثہ زبانی بلکہ تحریری کی بھی توقع ہم سے چھوڑ دیجے کیونکہ جانبین کے اکثر خیالات کتب مین ظاہر ہو چکے ہین اسلئے ہم اور باتون مین اور اور قسم کے خیالات مین مصروف ہین فقط زیادہ سلام از طرف پادری وین صاحب و عمادالدین۔

چونکہ اس مرتبہ پادری وین صاحب اور پادری عمادالدین دونون کی جانب سے بالاشتراک ہر قسم کے مباحثہ تحریری و تقریری سے انکار صاف ہو گیا ہمنے بھی من بعد قطعاً ترک خطاب و التفات کر دیا۔ فہم سخن گر نکند مستمع۔

Marfat.com

قوتِ طبع از متکلم مجوے + لیکن ارباب دین و دیانت اور اصحاب اخبار و خبرت پر
یہان سے امور مفصلہ ذیل ہویدا و ظاہر ہین اوّل مشن والون نے جو امرت سر سے
پادری عمادالدین کو اپنی گرم بازاری کیواسطے بلایا تہا اور اون کی ذات سے
مخالفین پر اتمام حجت کرنا چاہا جبکا پادری دین صاحب نے اقرار کیا اور مدت تک
شہر مین بہی شہرہ و چرچا رہا پادری عمادالدین کی سرد مہری سے اوسکی کچھہ
اصلاح نہوئی بلکہ اون کے آنے سے اور بھی زیادہ ذلت و بدنامی اور خرابی و
رسوائی عائد حال ہوئی دوم پادری عمادالدین نے اپنے اوّل خط مین لکہا مخالفانہ
بحث اظہار طاقت علمی کے لئے شیطانی کام ہے اور خود ہی اپنے دوسرے
خط مین بنا بر مباحثہ مستعد و آمادہ ہو گئے حتیٰ کہ اوسکے واسطے چند شرائط بھی
لکہہ بہیجے اور یہہ بھی لکہا کہ اونہون نے مباحثہ کے دنگل خاص لوگون سے باندہے
ہین اگر مجمع مین بحث کرنا پادری صاحب کے نزدیک شیطانی کام تہا تو آخر الامر
اونہون نے اوسپر کیون اپنی رضامندی ظاہر کی اور علی ہذا القیاس کسواسطے شیطانی
کام پر خواص سے راضی ہو گئے والا مینے کب محض اظہار طاقت علمی کے لئے مخالفانہ
بحث پر اون کی طلب و دعوت کی تہی پادری دین صاحب سے یہی تو کہا تہا کہ بغرض
احقاق حق و ابطال باطل بحث ہونا چاہیئے ورنہ وہ کیون شیطانی کام پر راضی و خوش
ہوتے سوم جب کہ پادری صاحب دوسرے خط مین مباحثہ پر آمادہ ہوئے اور اوسکے
چند مقدمات و شرائط بھی لکہے اور ہماری طرف سے بھی اون کا جواب مبسوط

Marfat.com

وشافی پہونچا اوسوقت بلا وجہ اور بدون جرح وقدح کے مباحثہ کا ترک کرنا
بلکہ خط کا جواب تک نہ لکہنا عند العقلا صراحتاً دلیل عجز ومغلوبی پادریصاحب ہے
اثبات مدعا سے کیونکہ کسی امر کا خود ہی پیش کرنا اور اوسپر جو واقعی اعتراض
وارد ہوا اوس سے خاموش ورو کش رہنا یا وجود قوت وقدرت رد وجواب
خلاف داب وبعید از صواب ہے - چہارم پادری صاحب نے اپنی تحریر اخیر مین
یہہ لکہا مباحثہ کرنے کی ہمین نہ فرصت ہے نہ ہمارا ارادہ اگر یہہ بات صحیح ودرست
ہتی تو پادریصاحب نے ناحق میرا حرج اوقات کیا دوسرے خط مین شرایط بحث
لکہکر بہیجے اور دوسرے لوگون کو کیون امیدوار ومنتظر بنایا اور یہہ کسواسطے تحریر فرمایا
صاحب ہماری تو نہایت خوشی ہے کہ ایسے چرچہ کے لوگ ہمین ملین کیا فریب ودغا
اور مکر وزور سے دوسرون کا نقصان وزیان از روے انجیل وتوریت
داخل دین وایمان ہے پنجم احقاق حق کے واسطے دوستانہ ملاقات کرنا جسکا
اظہار واقرار پادری صاحب نے باقتضاے تثلیث اپنے تینون خطون مین کیا ہے
اوسکی کیفیت یہہ ہے کہ گفتگوے مباحثہ کے وقت بنظر مصلحت والقاے وقعت
پادریصاحب نے اوسکو اپنا دار ومحط اسطرح گردانا مناسب ہے کہ میرے اور آپکے
ایک ملاقات ہوجاوے خواہ آپ کے گہر پر یا بندہ کے مکان پر سو مین حاضر ہون
آج شام تک گہر پر ہون آپ آوین یا مجہے بلاوین تو وقت بتلاوین کہ کب آؤن چنانچہ
یہی خط سابق اون کی بعینہ عبارت ہے اور آخر خط مین جب مباحثہ کی بلا اون کے

Marfat.com

سرسے بنام خدا ٹل گئی اوس ملاقات یہہ حقیقت رہ گئی۔ اگر آپ چاہین تو پیر کے
روز چار بجے یا پانچ بجے آپ تشریف لاوین اور ملاقات کر جائین ہم حاضر ہین
انتہی کہ فقط میری ہی ہمت و مشیت اور میری ہی آمد و رفت پر اور وہ بھی متعین
روز و قید وقت خاص ہوگئی اوسکی ذاتی خوبی و بہبودی اور پادری صاحب کی
اوسپر تیاری و مستعدی اس مرتبہ کچھہ مزہی یہان سے بھی پادری عماد الدین کا
ضعف و عجز اور اضطراب و انتشار اور گفتگوے بیروے سے بہروجہ بیچارگی و ناتوانی
اور اختیار فرار ثابت ہے کیونکہ یون مفت مین کسکا سر دکہا اور یہہ کسکا کام ہے
کہ بلا وجہ تن تنہا چلکر پادری صاحب کی خاص چوکہٹ کو سلام کرے۔ ششم پادری صاحب کا
یہہ کہنا کہ ہم اس سے کچھہ فائدہ نہین دیکہتے کلام عجیب و غریب ہے کیونکہ پادریونکو
اوس مباحثہ سے کہ پادری فنڈر اور مولوی رحمت اللہ و وزیر خان ڈاکٹر کے
مابین اکبرآباد مین ہوا تہا بجز ذلت و رسوائی کے کیا فائدہ ہوا جسکے بناپر اونہون نے
عماد الدین سے عیسائی ہونیکے بعد دہلی و امرت سر وغیرہ مین علماے اسلام کے
ساتہہ پھر مباحثہ کرایا اور خود عماد الدین کو مناظرہ امرت سر سے کبیر اوٹہانیکی
جگہہ باقی رہی تہی کہ دہلی مین بھی معرکہ آرائی کرکے اوسکی تکمیل کی اور علی ہذا القیاس
جانبین کے خیالات بھی بذریعہ کتابون کے بیشتر اون کے عیسائی ہونے سے
ظاہر ہو چکی تہی اسصورت مین اون کی کل تصنیف و تالیف کی محنت و تکلیف بھی ضایع
و برباد ہے ہان بیان اس عذر کا تحریک ابتداے تحریر و تقریر کیوقت البتہ اونکو

Marfat.com

اونکو لازم و واجب تہا ورنہ صاف ظاہر ہے کہ خوف شکست و مذلت اور علی رؤس الاشہاد مغلوبی و بدنامی کا خیال مباحثہ دہلی و امرتسر کے قیاس پر مانع از بحث و گفتگو رہا۔ ہفتم پادری عماد الدین کا قول ہمین مباحثہ کرنے کی فرصت نہین ہم اور باتون مین اور اور قسم کے خیالات مین مصروف ہین صریح گریز و حیلہ جوئی ہے کیونکہ اہل علم کے نزدیک تحریر و تقریر اور تصنیف و تالیف سے بہتر و افضل کوئی کلام و شغل نہین خصوصاً متعلقان مشن کے بجز فکر ایسے امور کے اونکو اور کوئی دنیوی کار و خدمت نہین شاید وین صاحب عماد الدین سے گھوڑون کی گہاس چہلواتے ہون جس سے اونکو فرصت نہوئی ہو لیکن اسصورت مین دوستانہ ملاقات کرنیکو حاضر تہا جسکی تصریح آخر وقت تک کی گئی بمعنی ہوتا ہے ان کے اس کید و زور پر مثل مشہور دروغ گو را حافظہ نباشد صادق درست ہے الغرض اس تذکرہ سے عماد الدین پر اسقدر خوف و ڈر طاری ہوا کہ جب لکچر دینے کو ابتداءً مشن کالج مین قیام کیا اولاً سب لوگون کو یہہ سناءا کہ میری تقریر و گفتگو پر کوئی صاحب یہان اعتراض و کلام نہ کرین جسکو سننا ہو وہ رہے ورنہ چلدے اور ہر گلی و کوچہ اون پر خندہ و تالی اور کما ینبغی ذلت و رسوائی ہوئی آئے۔ لطف حق باتو موساہا کند + چونکہ از حد بگذری رسوا کند + الحق مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء تاتی اکلہا کل حین و مثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض مالہا من قرار کیفیت ثانیہ اس مدت کے بعد بحسن اتفاق جب کہ ہماری

Marfat.com

کتاب اعلام الاحبار والاعلام ان الدین عند اللہ الاسلام ملقب باتمام الادلیہ
علی فرق المضلہ تمام ہوگئی اور بعنایت الہی دس جزو تک چھپ بھی چکی تہی کہ
بحکم گورنمنٹ مدرسہ عربی شروع ۱۸۷۸ء سے تخفیف و تنزلی مین آیا اوس
زمانہ مین تلاش روزگار و دیگر افکار سے مراد آباد کو میرا جانا ہوا اور بسبب ضرورت
دو چار روز وہان رہنا پڑا فخر ہند وان نوو کہن منشی اندرمن صاحب تحفۃ الاسلام
کے پاس بہی مین بذات خود پہونچا کیونکہ وہ بہی سرگروہ مشرکین ہنود اور رکن
رکین مخالفین عنود ہین پس از ذکر این وآن وچنین چنان اون سے گفتگوے
مذہبی شروع ہوئی ابتداءً مینے ہی یہہ دعوی کر دیا کہ کل مذاہب کے برعکس ایک
اسلام السیادین ہے جسکی کل مسائل وعقائد یقینی وقطعی ہین اور بدلائل وشواہد
عقلی ونقلی مضبوط وقوی درصورت خلاف اون سے یہہ درخواست کی کہ وہ
مسائل مسلمہ اسلامیہ سے کسی اصل وعقیدہ پر ایراد واعتراض کرین انکا اوسکا
جواب اونکیطرف سے یہہ ہوا کہ میرے رسائل وکتب مین یہہ بیان بشرح وبسط ہے
اوسکی تصریح وتفصیل سے ہمت انسانی پست ہے اوسپر مینے کہا کہ آپ کی اکثر تصانیف
میری نظر سے گزرین اوسمین ایک بہی بات ایسی قابل التفات نہین والا آپ اندکے از بسیار
برعایت اختصار وہ اعتراض پیش کرین جو بزعم آپکے عقدہ لاحل وحجر اصم ہو اسکے
جواب مین کوئی خدشہ وشبہہ بیان نکر سکے اور یہہ کہنے لگے کہ ہر قوم اپنی مسلمات کو ایسا
ہی تصور کرتی ہے اسمین اسلام کی کیا خصوصیت وفوقیت ہے مینے کہا کہ تصور و تصدیق

Marfat.com

مین ہمارا کلام نہین بلکہ نفس الامر و واقع کے لحاظ سے یہہ تقریر و گفتگو ہے اور مطلب
یہہ ہے کہ اصول اولیہ ہر مذہب کے ماورائے اسلام از قبیل محالات عقلیہ ہین جیسے
خدا کے واسطے اثبات جسم و حد کہ عقیدۂ یہود ہے اور بزعم نصاری عیاذ باللہ اوسکا
صاحب فرزند و جد ہونا اور حضرت عیسیٰ کے قتل کو معاصی بنی آدم کے لئے کفارہ کہنا
یا رام چندر و کرشن کو اوتار خدا ماننا اور تناسخ ارواح کو حق جاننا وغیرذلک کہ مسلمات
ہنود ہین ایسے ہین کہ کوئی عاقل و ذی ہوش حالت تحقیق کیوقت بشرطیکہ خالی از
تقلید و تعصب ہو انکو قبول و تسلیم نکریگا اور نہ کوئی حکیم و ذی علم انکا جواز و امکان
بدلیل و برہان ظاہر و بیان کرسکتا ہے چہ جاے تحقق و ثبوت بخلاف اسلام کے کہ ایسی
ہزلیات سے وہ بالکل مقدس و بری ہے باوجود کثرت مخالفین کہ اوسکے بگاڑنے مین
بالخصوص سب کی کوشش و سعی ہے آجتک اوس سے ایک بھی ایسی بات کسی نے پایہ ثبات کو
نہ پہونچائے اسکے جواب مین لالہ جی نے کوئی معقول بات نہ کہی اور وہی تقریر غیر مفید
پھر اعادہ کی کہ ہر شخص جو کسی مذہب کا پابند و مطیع ہے اپنے عقائد کی صحت و صداقت
اسیطرح جانتا ہے ورنہ کوئی اثبات حقیت دین پر خارج از مذہب و مخالف کے
قول سے شہادت نہین گزرانتا اوسوقت جواب مین مینے کہا سبحان اللہ آپ کے اس حدس
و ادراک کے قربان جایئے کہ سوال از آسمان ہے اور جواب از ریسمان اور آپ کے
ماورا مین آپ سے پوچھتا ہون کہ وہ مذہب کیسا جسکی راستی و درستی پر اوسکے مخالفین کا
اقرار اور گواہی ہو کہا کہ ایسا کوئی طریقہ نہین مینے کہا کہ بھلا اوسکا حکم اولاً بیان تو

Marfat.com

روا سکا جواب جب کچھہ ندیا تو مینے خود ہی یہہ کہدیا کہ وہ مذہب اسلام ہے کہ من
یث الدلیل کل مذاہب پر اوسکی ترجیح و تفضیل گبن صاحب اور گاڈفری ہیگنس
رجان دیون پورٹ اور کارلائل صاحب وغیرہم جماعت کثیر نے بتامی بسبط
فصیل اپنی کتابون مین لکھی ہے جب لالہ جی اسپر حیران ہوئے تو یہہ کہنے لگے
ہم کیونکر تسلیم کرین کہ وہ کتابین درحقیقت اونہین کی تصنیف ہین جایز ہے
سی مسلمان نے لکھکر اون کیطرف منسوب کردی ہون مینے کہا اس امر کا تصفیہ
ہ دشوار نہین وہ کتابین انگلستان مین چھپین نصاری کے ہاتھہ سے شایع ہوئین
ض کے مصنفین اوسوقت تک بقید حیات بھی تھے جس سے کسیطرح یہہ گمان
ن ہوسکتا کہ اہل اسلام سے کسی کا یہہ کام ہے اور اگر ایسا ہی باب احتمال و شک
یا جاے تو ذات شریف سے اسکا بہی اثبات ہرگز ممکن نہوگا کہ مصنف تحفہ الا
ہین گہبراکر اسپر جلدی سے بولے کہ مین تو اپنے مونہہ سے کہتا ہون کہ وہ کتا
ری تصنیف ہے مینے کہا کیا خوب تمہاری خلاف بیانی کیا محال و مستبعد ہے
سکتا ہے کہ کسی اور نے اوسکو لکہا ہو اور من بعد حق تصنیف تمکو بخشدیا جسطرح
شہور ہے کہ کوئی بدوین اہل اسلام سے تمہارا ناصر و معین رہا اسپر اونہین محض
وت ہوا اور بمقتضاے فَبُہِتَ الَّذِیْ کَفَرَ تا دیر مبہوت رہے کچھہ عرصہ کے بعد
لوی محمد علیصاحب پر بسبب النقل چند مواخذات کے جسکے جواب الزامی تو اونکو
ن مینے دئے اور بغرض تحقیق حقیقت حال مولوی صاحب موصوف سے کہ مقیم

Marfat.com

مراد آباد تھے اکر بیان کردی اونہون نے مجھکو نسخ منقول عنہا منگوا کر دکھلائی اور وہ
عبارتین جنپر گفتگو تہی سنکا لکر پیش کین مینے حسب وعدہ اسی روز دوسرے وقت
لالہ صاحب کے مکان پر پہونچکے اوسکا بیان کردیا والتفصیل تیفضی بسطا فی الکلام وخروجا
عن المرام۔ خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ اسلام کی جملہ مسائل وعقائد ایسے مدلل ومستحکم
اور روشن وواضح ہین کہ مخالفین ومصنفین نے بہی اوسکی صحت وراستی پر گواہی
دی اور اعدار وملاحدہ سے آجتک کوئی قوی ایراد عقلی ونقلی اوسپر نہوسکا
اسیواسطے مخالفین منکرین کو اوسپر کسیوقت مجال قال ومقال نہین اور عند الجبث
والمناظرہ اثبات مدعا سے ہمیشہ اون کی زبانین قاصر ولال رہین قبول اسلام سے
درحقیقت اون کو بیجا تقلید وتعصب یا رعایت قومی مذلت ودنیوی عزت ومنصب
مانع ہے ورنہ بحکم انصاف کوئی عاقل وھذا ترس اوس سے اعراض وانحراف نہین
کرسکتا ومن یرغب عن ملۃ ابراہیم من سفہ نفسہ ؎

الحمد للہ کہ رسالہ مختصرہ مسمی بہ **دم الاخوین ملقب بہ فتح المبین علی اعداء الدین**
ضمیمہ کتاب اعلام الاحبار والاعلام ان الدین عند اللہ الاسلام ملقب بہ اتمام الادلیہ
علی فرق المضلیہ بتاریخ چہاردہم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۹۵ ہجری از تصنیف
مولانا وقضانا سید عبد الباری صاحب ابن جناب فضیلت مآب زبدۃ المتکلمین مولانا السید
سراج احمد النقوی ابن جناب فیض انتساب طریقت پناہ حقیقت دستگاہ خدا آگاہ حضرت آل احمد
خلف الصدق سلالۃ ابناء الفاطمہ السید نظر محمد السہوانی کان اللہ لہم طبع گردید ؎

تمام شد

Marfat.com

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

تصنیف سنہ ۱۲۸۵ھ

تحقیق الاقاویل فی تاویل الاناجیل

از تصنیف افضل العلماء دہلوی

سنہ ۱۲۸۸ طبع

در مطبع احمدی واقع دہلی مطبوع گردید

Marfat.com

Marfat.com

مقصود

اس رسالہ مین ثابت کیا ہی کہ ذکر اور بشارت باوصاف اور
بجلیہ اور بنام صریح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد عتیق اور
عہد جدید مین مذکور ہے
حضرت عیسے علیہ الصلوۃ والسلام کے الوہیت وکفارہ عہد جدید اور عتیق سے ثابت نہین
از تصنیف مولوی سید محمد ہاشم صاحب محمدی
فطسی دہلوی
اور نام اس رسالہ کا
تحقیق الاقاویل فی
تاویل الاناجیل
ہے
جب اس رسالہ کی تحریر کی یہ ہی کہ مصنف نے وہ انجیل دیکھی جسکی آیات پر ثبوت
مطلب کے لیئے عہد عتیق کے آیات کا حوالہ دیا گیا - اوسکی مطابقت جو
کی گئی تو اکثر درست اور مطابق
نہین پایا اسلیئے اسکی تحقیقات
مین یہ رسالہ لکھا ہے
فقط

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین سب زردنی علما محمد ہاشم فطسی کہتا ہے کہ اس رسالہ مین
اون اخبار کی تحقیقات ہی جو عہد عتیق مین سے عہد جدید مین حضرت عیسی کے لیئے
بشارات قرار دی گئی ہین علیہ السلام وازکاہ وعلی محمد الذی فداہ - اس لیئے
اسکا نام تحقیق الاقاویل فی تاویل الاناجیل ہے اور سوا اسکی میری تحریرات
تردیدی موعظ عقبی جو عیسائیان دہلی نی جاری کیا ہی جاری ہین اور تحقیق الایمان
عیسائیان جو پادری عماد الدین صاحب نے لکھی تہی اوسکی تردید بہی مین کر چکا ہون
اللہ ہو الموفق للصواب **فصل اول** مین تحقیقات اون اخبار کے جو انجیل متی مین
بطور پیش گوئی کے لکھی گئی ہین باب اول آیت ۱ مسیح ابن داؤد - اس سی
ثابت ہی کہ حضرت عیسے آدمی اور از نسل داود ہین - اور اس آیت مین دعوی
اونکی خدائی اور انقطاع نسل آدمیت داود کا ہے کہ حضرت نے کہا کہ پہر داود نے
اوسکو خداوند کیون کہا - یا کلام اول صحیح یا ثانی - مگر دلیل مثبت الوہیت یہ ہے

Marfat.com

کہ خداوند نی میری خداوند کو فرمایا۔ خداوند اول لفظ یہواہ کا ترجمہ ہی کہ یہ اسم ذات ہے
سوائی ذات کے اور کسی پر اطلاق نہین ہوسکتا ہی اور خداوند ثانی ادونا کا ترجمہ ہی
کہ معنی اوسکی مالک ہین کہ یہ اسم وصف ہی اطلاق اوسکا سوائے ذات کے بہی ہوسکتا ہی
۔ پس الوہیت عیسوی جو اصطلاح عیسائیان ہے جب ثابت ہوتا کہ دونو نیز لفظ یہواہ
اسم ذات کا اطلاق ہوتا کیونکہ دونو یہودی بجای یہواہ کے ادنی کے لکہی دونا لوتی
ہین اسکا یہ مطلب نہین ہی کہ ادونا مثل یہواہ غیر ذات پر بولا ہی نہین جاتا اگر
ایسا ہی ہوتا تو ادونیم اوسکی جمع مثل یہواہ کی نہ آتی ۔ ذات واحد ہے اس
کلام داؤدی سی صاف ثابت ہے کہ ایک ذات ہی جو حاکم ہی اور دوسرا غیر ذات
جو محکوم ہے ۔

۲ مسیح بن داؤد بن ابراہیم ۔ اسپر یہ دلیل ہے کہ تیری نسل سی زمین کے ساری
امتین برکت پاوین گی ۔ یہ خطاب ہے حضرت ابراہیم کو ۔ پس نسل سی مراد خصر
علیسے ہین ۔ اسپر کوئی دلیل نہین اور خروج جملہ بنی اسرائیل وانبیاء بنی اسرائیل
از نسل ابراہیم بجز حضرت عیسے لازم آتا ہے

مریم روح القدس سی حاملہ پائی گئی ۔ اسپر یہ بشارت کہ تجہہ مین اور عورت کے نسل مین
دشمنی ہی اور وہ تیرا سر کچلیگی اور تو اوسکی ایڑی کاٹی گا ۔ یہ خطاب اوسیانپ کو ہے
جو باعث خروج آدم وحوا از جنت ہوا ۔ پس نسل سی مراد حضرت عیسی ہین ۔

یہ محض غلط ہی ۔ عبارت اس آیت کی یہ ہی ו בראשית ג ט ו הרבה אשית ג ט ו
پس عورت سی مراد حضرت حوا ہین اور نسل سی مراد اونکی نسل کہ ضمیر وا اونکی لیہ ہے ۔
حضرت مریم اور اونکی نسل حضرت عیسی ہرگز مقصود نہین ہوسکتی ہین

Marfat.com

نبی کی معرفت جو کہا گیا پورا ہوا کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنی گی عمانوئیل نام
یعنی خدا ہمارے ساتہہ ہی یہ آیت اسپر دلیل لکہی ہی - ان دونو مین بہت فرق ہی
- اول وہان جو عورت موجود تہی مراد ہی کہ اوسکی طرف ضمیر پہرتے ہے کہ بی
مرجع معلوم ضمیر کا استعمال کسی زبان مین ممکن نہین ہی - دویم کنواری ایجاد انکا
ہی وہان لفظ علمہ ہی جو عورت سی سالہ کو کہتے ہین - سویم حاملہ ہوگی محض غلط
کہ وہان لفظ ה ה د لفظ مضارع نہین ہی بلکہ ה ה ה فاعل ہے یعنی حامل کہ حمل
موجود ہے بجای فاعل کے مضارع بدلا گیا ہے اور عمانوئیل بموجب بشارت نبی کے
پیدا ہوا اور کامیاب ہوا - حضرت عیسے اوسکی مصداق کیونکر ہو سکتی ہین - اور
وہان نام عمانوئیل اور یہان نام عیسے -

یہودیون کا بادشاہ جو پیدا ہوا - مراد بادشاہت عیسوی ہے - اسپر یہ دلیل ہی
کہ مینی اپنی بادشاہ کو کوہ صیہون پر بٹہلایا - حضرت عیسے تو ایک لمحہ بہی بادشاہ
نہین ہوئے کوئی صاحب سلطنت مقصود ہے نہ صاحب مسکنۃ یہودی اور عیسائی
اور اونکی مطابقت سی بعض اہل اسلام صیہون کے معنی بیت المقدس کہتی ہین
اور یہ معنی صحیح نہین کیونکہ صیہون کے معنی جائی بلند کی ہین یعنی کعبہ زمین تہامہ
مین مکان بلند کو کہتی ہین سو معنی کعبہ اور صیہون کے ایک ہین اور دلیل یہ ہی کہ
سلطنت کا اقبال داؤد کے تخت پر دوام ہوگا اور اوسکی سلطنت اوسکی کندہی پر
- اسکا مصداق کوئی صاحب سلطنت ہے - اور دلیل یہ ہی کہ یعقوب سے ایک ستارہ
نکلیگا اور صاحب اقتدار ہوگا اور مواب کے نواحی اور بنی سبت کو ہلاک کریگا -
یہ سب کچہہ بہی حضرت عیسے پر صادق نہین آتا ہے نہ وہ صاحب اقتدار نہ اونکی

Marfat.com

کنڈہی پر سلطنت نہ اونہون نی کسیکو ہلاک کیا بلکہ بنی اسرائیل اور بنی سبت نے
اونکو ہلاک کیا یہ بشارت تو اولٹی ہوئی
بنی نی کہا کہ زمین بیدلحسم تجہہ مین ایک بادشاہ نکلی گا جو بنی اسرائیل کو پرورش
یا بادشاہت کریگا اسپر یہہ دلیل ہے کہ اوسکی یہ ہی لفظ ہین - یہہ سب بالعکس ہوا
نہ حضرت نی بنی اسرائیل کو پرورش کیا نہ بادشاہت بلکہ اونہون نے اونکو مار ڈالا
- اور ایسا ہی یہ دلیل کہ چوپان کے مانند اپنا گلہ چراوی گا اور برونکو فراہم کریگا
مخالف دعوے کے ہے - اور یہ دلیل ہے کہ داود کی شاخ ہوگی اور بادشاہی
کریگا اور اقبال مند ہوگا مخالف دعوی کی ہی - مقصود داود کے شاخ سی حضرت
سلیمان ہین - سوا اتفاقی مطابقت الفاظ اور کچہہ مناسبت نہین - اب واضح ہو
کہ بمذہب عیسوی دین مجوس اور اونکا علم نجوم سب غلط ہے - کتاب الہامی مین
اونکی قول پر اعتبار اور علم نجوم پر افتخار اوس دین کے خلاف ہے - اونکی قول کی سند
باطل اور سلام کی کتاب الہامی اور اون کتابون مین جن پر اوسکی بنا رہی اس قول پر
اعتماد تو کیا ذکر بہی نہین - اور قصص وغیرہ کا کچہہ اعتبار نہین ہی
اونہون نے اوسکو سجدہ کیا اور سونا اور مر اور لبان نذر دیا - اسپر یہہ دلیل ہی کہ خبر
اوتریسیس کے بادشاہ تحفہ لاوینگے اور سبا کی بادشاہ ہدیہ - مصداق اسکی تو حضرت
سلیمان ہین کہ سبا وغیرہ کی فتوحات اونپر یقیناً آئین - نہ حضرت عیسے کہ مجوس
بادشاہ کسی خبریہ وغیرہ کی نہ تہی - اور نہ خبریہ اور ترسیس سے آئے بلکہ اورشلیم کے
پورب سے آئی تہی - اور بشارت یہہ ہی کہ اوسمین سونہ اور لبان کا ذکر ہی - اور یہ
خطاب ہے اوس سرزمین کو کہ اوسمین مدیان اور الفہ کے اونٹ اور سانڈنیان

Marfat.com

جمع ہونگی اور ملک سبا کا سونا اور لبان آویگا سو یہ مجوس مدیان اور القبہ کی اور
سبا کی رہنی والی نہ تھی - انجیل مین صاف لکھا ہی کہ مجوس یورپ سے آئی - اور
یہ بلاد اور شلیم کے پورب تھین ہین - اور حقیقت اس کلام کے آیت ہفتم سے ظاہر ہوتی ہی
کہ قیدار کے گلے تیری پاس جمع ہونگے - سو یہ وصف تو حضرت سلیمان پر بھی صادق
نہین ہے - اس بشارت کا ممدوح تو حضرت محمود ہی صلی اللہ علیہ وسلم - نبی کی معرفت
کہا گیا کہ مین اپنی بیٹے کو مصر سی لایا اسپر یہ قول نقل ہی کہ مین اسرائیل طفل کو
پیار کرتا ہون اور لڑکے کو مصر سی لایا - پس وہ لڑکا اسرائیل نام طفل ہی اور یہ ماجرا
گزر بھی گیا کہان وہ کہان حضرت عیسی یرمیاہ نبی نی جو کہا تھا پورا ہوا کہ راما مین
رونی اور پیٹنی کی آواز آتی ہی اور راحیل اپنی لڑکون کو روتی ہی - مناسبت
قول انجیل اور یرمیاہ علیہ السلام مین صرف اتفاقی وقوع ماتم اور گریہ کا ہی
ورنہ رونا راحیل بوجہ یعقوب علیہ السلام اپنی لڑکون پر کہ وہ قید ہو ہی چکی
اور سبا ہی ہوئے گزر بھی گیا - اس ماتم انجیلی سی کیا مناسبت ہے
نبیون نی جو کہا کہ ناصری ہوگا پورا ہوا - اسپر حوالہ انجیل یوحنا ہی لکھا ہی کہ
جسکا مضمون یہ ہے کہ جسکا ذکر موسی نی توراۃ مین اور نبیون نی کیا کہ یسوع ناصری
اس مقام مین تین مقام پر نشان ہی - اول توراۃ خطاب خداوندی سانپ کو ہی
جسکا ذکر اوپر ہوا حضرت یعقوب نی حضرت یوسف کو چوما اور گلے لگایا - ان دونو باتون
کچھ بھی مناسبت نہین ہی حضرت عیسی یوسف علیہ السلام کے اولاد بھی نہین ہین
موسی کی مانند ایک نبی ہوگا بنی اسرائیل کے بھائیون مین سے - اس آیت کے تفسیر مین
بہت اختلاف ہے - حضرت عیسے ہی اگر مراد ہون تو چشم ما روشن کہ منکران نبوت

Marfat.com

نبوت عیسوے اور قائلان الوہیت عیسوے کا قول باطل ہوا کہ موسیٰ کی مانند خدا
نہین ہوسکتا ہی - اور صاحب شریعت مستقلہ اور صاحب مطالبہ ہونا دلیل کامل ہی
اسپر کہ حضرت عیسے مراد نہین ہین - بلکہ صاحب شریعت و مطالبہ مراد ہے اسلیئے
کہ آیت ۱۸ باب ۲۵ کتاب پیدایش مین بنی اسماعیل بنی اسرائیل کے بھائی قرار دیئے
گئے ہین - اور تینون پر اس قول کا ذکر کہ جسمین عمانوئیل کا بیان ہے اور باب
آیت اور قول میکہ اوپر گذرا - اور اشعیا باب آیت اگرچہ بعض امر حضرت عیسی پر
صادق آتی ہین مگر آیت وہم کہ وہ اپنی نسل دیکھیگا اور عمر دراز ہوگا دلیل ہی
کہ او کسی جناب پاک کی بشارت ہے کہ صاحب نسل ہو اور عمر دراز ہو - اور حضرت
عیسے لاولد اور کم عمر گذری - کہ کل ۳۳ برس کے تھے اور حضرت محمد کی علیہ السلام
عمر ۶۳ برس کی تھی جو اونکی عمر سے دوچند کے قریب ہے اور ایک عالم یہودی نے
اسکے معنی کیا خوب تبلائی ہین کہ عمر سے ارشاد و ہدایت کا زمانہ مراد ہی سو ظاہر ہی
کہ ارشاد عیسوے تین برس ہا اور ارشاد محمدی ۲۳ برس ہا کسقدر درازی عمر کو ہے
- سویم ناصری پر متی مین یوحنا کا اور یوحنا مین متی کا حوالہ ہی - یہ ثابت نہین
کیا گیا کہ کس نبی نے ناصری ہونا بیان کیا - جملہ عیسائیان یا اس حق کو سچا
کرین یا انجیل مین سے یہ عبارت نکالڈالین ورنہ جھوٹ ہونا کلام الہامی کا
تسلیم کرین - اور کلام الہامی کا جھوٹ ہونا تو محال ہے مگر اناجیل کا اصلاح دینا
دشوار نہین یا کسی نبی کی کتاب مین لکھدینا کیا حرج ہے کہ دیندار عیسائی ہمیشہ
یہ کرتے آئے ہین - جیساکہ تاریخ انگلستان مین ریفورمیشن یعنی اصلاح مذہب کا
ذکر درج ہی کہ مذہب قدیم پر رومن کیتھولک ہے اور مذہب اصلاحی پر

Marfat.com

پروٹسٹنٹ - اور ہنری ہشتم کے عہد مین تبدیلیان اسقدر ہوئین کہ لوگ حیران تہی
کیونکہ مذہب کے پابند رہین صبح کچہہ حکم تہا شام کچہہ - اور جان بادشاہ کے
عہد مین سب احکام نماز و روزہ وغیرہ سوائے عیسائی کرنیکے موقوف ہوگئی
کہ جسکو عیسائیون نے یہ سمجہہ لیا کہ حضرت عیسےٰ ہی ہمکو شریعت پر عمل کرنیسی آزاد
کر گئے - اور اس ہی گمان پر اناجیل کی تاویل کرنی شروع کی ہی - صرف کرشٹان
بنانا باقی رکہا ہی - وہ بہی لاحاصل ہی کہ حضرت عیسےٰ تو عیسائیون ہی کے لیے
کفارہ اور وکیل نہین بلکہ سب عالم کے لیے

یہ وہ شخص ہے کہ جسکا ذکر اشعیا نبی نی کیا کہ بیابان مین پکارنیوالی کی آواز ہے
- چشم ما روشن کہ حضرت عیسیٰ ہماری نبی کی نبوت ثابت اور بنی اسرائیل مستوجب
وعید وَیَقْتُلُونَ النَّبِیِّینَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ہوئی - اور اوسنی خدا کی روح کو اپنی اوپر اترتی
دیکہا - اسپر یہ دو دلیل ہین - اول خداوند کی روح اوسپر ٹہیریگی - دویم
میرا بندہ جس سی مین راضی ہون اوسپر مینی اپنی روح رکہی - اگرچہ حقیقت مراد
ان قولونکی اور ہی کہ آیات ماسبق اوسکو واضح کرتی ہین کہ بنی قیذار کے پہاڑیون پر
گلہ اور غنیمتین جمع ہونگے اور وہ عبداللہ والد مسلم ہے اس سے زیادہ صراحت اور
کیا ہوگی - حضرت عیسےٰ کو قیذا کے پہاڑیون پر گلہ اور غنیمت جمع کرنیسے
کیا علاقہ ہی اور عبداللہ والی مسلم وہ کب ہین - اور اصل آیت یہ ہی م ה
עבדי אחמד یہ ہی بندہ میرا احمد نحر کہ جسمین اوصاف مذکور
موجود پائی گئے ح اب محرقان کلام موسوی نے بجائی ה کے ת اور ד
ה بازدیاد ادنی شوشہ کے احماد کو اتماخ کر دیا اور مدعیان ملت عیسوی نے

اول خط یوحنا بنام جملہ عیسائیان باب دویم آیت ۲
اشعیا باب ۴۰ آیت ۳
اشعیا باب ۱۱ آیت ۲
باب ۴۲ آیت ۱
باب ۳ آیت ۳
آیت ۱۶

Marfat.com

اسکے پابند ہوکر بی تحقیق حق تاویل کرنی شروع کی اور یہ خیال نکیا کہ دھنڈلو
جو احمادمین سے کیونکر بدلا جاویگا اور کوئی اور اوسکا کیونکر مصداق ہوگا - مگر
بالفرض منکران نبوت عیسوے اور قائلان الوہیت عیسوے پر ہمارے لیئے بڑی حجت
حاصل ہی میرا بندہ اور مین اپنی بندہ سی راضی ہون صاف دلیل ہی کہ عبدیت
اور بشریت اونکی ثابت اور ابنیت یعنی ظہور اصل دوم اور الوہیت باطل
- حضرت یحیی بی اونکی الوہیت بیان نہین کرتے ہین یسوع نی شیطان کو
کہا کہ لکھا ہی آدمی خالی روٹی سی نہین بلکہ حکم خدا سے زندہ ہی یہ ہی عبارت
استثنا مین سے نقل کی گئی ہی اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو اپنی کو نیچی گرا فرشتہ تجھکو
ہاتھون پر لینگے اور پتھر پر گرنی نہ دینگے - اسپر یہ دلیل لکھی ہی سو حضرت
داؤد اپنی نفس کو خطاب کرکے کہتے ہین کہ تورات کی ہیبت سے نڈریگا تیری منصل
لوگ ہلاک ہونگے اور یہ مصیبت تجھسے نزدیک نہوگی تجھپر کوئی آفت نہ پڑیگی
فرشتہ تیری راہ مونمین نگہبانی کرینگے اور آیت تا ہم مین متکلم ہوکر کہا ہے
وہ میرا ماہن ہی مجھکو نجات دیگا - تو اس سب مین کہین بی حضرت عیسے کے
لیئے اشارہ نہین ہی - پھر حضرت عیسی نے شیطان کو خطاب کیا کہ تو اللہ کو جو تیرا
خدا ہی مت آزما - صاف معنی اسکے یہ ہین کہ اللہ جو خدا ہے اوسکو آزمانا نہین
چاہیے بلکہ اوسکی تعظیم کرنی چاہیے - اور اسمین اشارہ الوہیت عیسے مطلق
نہین ہے بلکہ پیارا اور عزیز ہونا حضرت عیسے کا ثابت ہے کہ مقصود اس کلام سی
یہ ہی کہ تو اللہ کو مت آزما واسطے تہاسنی اپنے بیٹے کے اور اسپر جو دلیل لکھی ہے
کہ خداوند ہمارا اکیلا ہی اور خداوند کو مت آزما - اس سے صرف وحدت خالی

Marfat.com

از اقانیم ہونا ثابت ہوتا ہی یہ تعلیم موسوی اور ہمارا دین متحد ہی اور دین عیسائیان
خلاف تعلیم موسوی کے - اور خلاف دین عیسوی کے ہے - شیطان نے کہا تو مجھی
سجدہ کر - حضرت نے فرمایا کہ لکھا ہی تو اپنی خدا کو سجدہ کر اسپر ایک قول نقل
کیا ہی کہ اپنی خداوند سی ڈر اور اوسی کی بندگی کر اور دوسرا یہ قول نقل
کیا ہی کہ خداوند سی دل لگا اور اوسی اکیلے کی عبادت کرو اور یہ سب راست
اور صادق اور وحدت خداوندی ہمارے دین کے موافق کفر ناحوم مین جوز بولون
اور نفتالی کے سرحد پر ہے گے اسپر یہ آیت نقل کی ہی - اسمین یہ ذکر ہی کہ جو
لوگ اب تاریکی مین ہین نور مین چلین گے اور امت کو زیادہ کرتا ہی اور خوشی افزود
افزود کرتا ہے جیسیکہ وقت درو یا تقسیم غنیمت کے خوشی ہوتی ہی - اس سبکا
مصداق تو اور کوئی ہی جو باعث ازدیاد امت اور افزایش خوشی وقت
تقسیم غنیمت کی ہووے نہ حضرت عیسے کہ موصوف بدین صفات نہ تھے - اور کفر
ناحوم وغیرہ کا ذکر ہی نہین - دلیل محض ہے جملہ احکام شریعت اور طریقت
واجب الاعتقاد والعمل ہین جنکو عیسائیون نی بدل ڈالا اور اوسپر عمل کرنیکو
باعث عذاب اخروی جانتے ہین اور اس آزادی کو تکمیل کہتی ہین - اور
نہایت عمدہ دلیل ہی اسپر کہ دین والون نی دین کو ترک کیا اور بدل ڈالا
اس لیے کہ ان ابواب مین تو تاکید عمل ہے اور یہ سب اوسکے خلاف اعتقاد
کرتی ہین بلکہ دین کے بہی اتباع کی کچھہ ضرورت نہین ہے ذکر خط یوحنا رسول اوپر
گزرا - اب بنظر انصاف دیکھنا چاہیے کہ جملہ احکام مذکورۃ الابواب ہمارے
شریعت مین مذکور اور معمول اور معتقد بہا ہین سوا چند منسوخ کے کہ یہ نسخ

Marfat.com

حضرت عیسے سی بہی ثابت ہوا جیسے احکام طلاق وغیرہ - جو اشعیا نبی
کے معرفت کیا گیا پورا ہوا کہ اوسنی ہماری آزار اور بیماریان اوٹہالین -
اسکا ذکر اوپر ہوا کہ اوس باب مین ذکر صاحب نسل اور عمر دراز کا ہی -
لوگ تعجب کر کے کہنے لگے ہوا اور دریا بہی اسکے تابع ہین - اسپر یہہ دلیل
نقل کے ہے - بغور ملاحظہ کرلین کہ یہ سب بو قدرت کاملہ خداوند حقیقی کے
بیان مین ہے مین قربانی سی رحم کو زیادہ چاہتا ہون - اسپر یہہ قول نقل ہے
کہ حضرت ہوشع اپنا حال بیان کرتی ہین - مین نبیون کے وسیلہ سی کہتا ہون
اور اپنی موہنہ کا کلام مارتا ہون کہ مین نیکی چاہتا ہون نہ قربانی - اور
دوسرا قول یہ ہی مین خدا کی لیی کیا لاون اور حضتعالی کے حضور کیونکر
سجدہ کرون اور خداوند تجہسے اور کیا چاہتا ہی کہ تو نیکی کری اور راستی
اختیار کرے اور فروتنی سی رفتار کرے پس حضرت میکہ اپنی نفس کو
فرماتی ہین کہ افعال نیک اختیار کرے - سب احکام و اخلاق ہمارے شریعت
کے موافق ہین اور ہم اس سب پر عامل و معتقد ہین - مگر عیسائیان
اس سب کے تارک اور منکر - دیکہو خط پولوس رسول بنام گلاتیان
باب سویم آیت ۱۳ اور خط اول یوحنا رسول بنام جملہ عیسائیان باب دویم
آیت دویم - جسکے ہم منتظر تہے وہ کیا تو ہی ہی - اس مقدم و انتظار عیسے
پر چار دلیل لکہی ہین اول خطاب خداوندی سانپ کو اسکا ذکر اوپر ہوا -
دویم قول موسوی میری مانند تیری بہائیون مین نبی ہوگا اسکا بیان
گزرا کہ نبی صاحب شریعت مستقلہ اور صاحب مطالبہ مقصود ہی اور بہائی نبی اسماعیل

Marfat.com

ہین - سویم قول اشعیا کہ مژدہ کسی صاحب سلطنت و اقبال کا ہی -
اور قصہ عمانوئیل پہلی ذکر ہو چکا اور باب نہم کے آیت خداوند نی یعقوب پر سخن
بہیجا کہ بنی اسرائیل پر نازل ہوا - یہ شخص وجود عیسوی فرض کیا گیا ہے - اور
آیت ۸ و ۹ کہ اسکے تفسیر ہی اوسپر لحاظ نہین کیا گیا اینٹین گر گئین پر ہم
ترشی ہوئی پتہر و نسے بنائینگے اور درخت کاٹی گئے پر ہم صنوبر لگائینگے
- مژدہ ہی مکان برباد کے آبادیکا نہ وجود عیسوی کا - چہارم یہ دلیل ہی کہ جسکی
تم مشتاق اور منتظر ہو عہد کا رسول آویگا - اور ہم ثابت کرتی ہین کہ رسول
معہود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ جنکا نام محمد ابن عبد اللہ
اور لقب جنکا مصطفے ہی - اشعیا علیہ السلام باب ۲۱ آیت کہتے ہین کہ دیکہی
مین نے دو سوار ایک گدہی پر دوسرا اونٹ پر - ظاہر ہی کہ ذکر سوار شتر
بعد ذکر سوار خر ہی اور دو دو سوار جو ترجمہ کیا گیا ہی محض غلط کوئی وجہ
اسکی نہین کہ قاراشیم פ ה ש ו ס جو تثنیہ ہی اور اوسکی معنی دو فارس کے
ہین دو دو سوار معنی کیے جاوین اور قرینہ قویہ اسپر یہ ہے کہ صرف دو سوار
ایک سوار خر اور ایک سوار شتر کا ذکر اسکے بعد کیا گیا ہی - آیت ۲۱ نبوت ہے
عرب مین - نبوت ترجمہ ہی מ ש א مشا کا اور اسکے معنی بیشک اور
منشا اور معجزہ کے ہین - یعنی معجزہ ہی عرب مین کوئی پادری صاحب بوجہ کے معنی
کہتے ہین اور کوئی پادری صاحب پیش گوئی کہتے ہین - یہہ سب اصل لغت کے
خلاف ہے - اور حضرت یحیی سی جب پوچہا گیا تو مسیح ہی کہا نہین پہر پوچہا
کیا ایلیاس ہے کہا نہین پہر پوچہا گیا کہ وہ نبی ہی کہا کہ نہین انجیل یوحنا

Marfat.com

باب ۱ آیت ۱۹ تا ۲۱ پس انتظار یہود پس از مسیح و ایلیاس بنبی آخر ثابت - اور جواب عیسوی بہ سوال یحییٰ علیہ السلام کہ مبارک وہ ہی جو مجہسی ٹہوکر نکہاوی - صریح ہی کہ حضرت عیسےٰ پر اوس انتظار سی رک نہ رہین انجیل لوکا باب ۷ آیت ۱۸ تا ۲۱ - اور جسوقت تک تم نہ کہوگی سلام اوسپر جو خداوند کے نام سی آتا ہے مجہے پہر نہ دیکہوگے باب ۲۳ آیت ۳۹ انجیل متی - صاف ہے کہ حضرت عیسےٰ فرماتی ہین کہ جبتک اوس شخص پر کہ بنام خداوندی آتا ہی سلام نکہوگے مجہی نہ دیکہوگی یعنے سلام جو رسم دین محمدی جاری ہوگے اور جو ببرکت و بوسیلہ نام خدا آتا ہی رسم سلام اوسپر نہوی گی تب تک مین پہر نہ آونگا - ظاہر ہے کہ بعد حضرت محمدؐ کے حضرت عیسےٰ دوبارہ آوینگی - پس اس سے آنا رسول معہود کا بعد حضرت عیسےٰ کے اور پہر آنا اونکا حضرت محمدؐ کے بعد کہ اس زمانہ مین سلام جاری ہوگا متحقق ہوا - اور اسکی سوا اور معنی اس آیت کے سب خلاف واقع اور خلاف سیاق کلام کے ہین -

اور شیر ہشریم عبرانی جسکا ترجمہ غزل الغزلات سلیمانی ہی باب پنجم آیت ۱۰ میرا محبوب سرخ و سفید ہی لاکہون مین نور پیکر ہی اور درمیان دس ہزار پیدل کے ہے آیت ۱۱ اوسکا سر کندن سا ہی - یہ ترجمہ محض غلط ہی کل رنگ سفید ہووے سرخی مائل اور سر

حلیہ و اسم شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی حدیث علی رضہ وکان فی وجہہ تدویر ابیض شرب المشرب الذی فی
سفید سرخی امیز مشرب وہ شخص کہ
بیاضہ حمرۃ - لم ار قبلہ و سفید لا
سفیدی اوسکی مین سرخی ہو نہین دیکہا مین نے پہلے
بعدہ مثلہ صلے اللہ علیہ وسلم باب
اور بعد اونکے مثل اونکے کوئی
غزوۃ الفتح فی رمضان حدیث ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
نبی صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کندن سا ہووی عقل کے خلاف
ہے عبارت یہ ہے روشوکشم
فار یعنی سراونکا خزانہ مین پوشیدہ
کہنے کے قابل نہایت روشن
جلا دیا ہوا - کشم اوس بی بہا
جوہر کو کہتے ہین کہ جو خزانہ مین
پوشیدہ رکہنی کے قابل ہوتا ہی
اور فازا اوسکو کہتے ہین جو بہت
صاف جلا دیا ہوا روشن ہووے -
کزنبیس نے جو ابوالولید کا قول نقل کیا ہے
یہ ہی موتی صاف جلا دیا ہوا
زلفین اوسکی ہلتی ہین

آیت ۱۲ انکہین لب نہر کے کبوترون کے
مانند ہین وہ دودہ مین نہاتے ہے
یہ تشبیہ سیاہی پاکیزگی ہونے مین ہے سونے نہ
وصف موجود ہین
آیت ۱۳ اوسکی رخسارین گلستان مین

خرج فی رمضان من المدینۃ و
نکلے رمضان مین مدینہ سے اور
سبعہ عشرۃ الدف بخاری
اونکے ساتہہ برس ہزار ہے
حدیث انی الطفیل کان ابیض ملیحا
بہت سفید اور صاحت والے
حدیث حسن ازہر اللون
روشن رنگ والے
حدیث ابی ہریرۃ ابیض کانما صیغ من فضۃ
سفید گویا بنی ہین چاندی سے
حدیث حسن مثل القمر لیلۃ البدر
روشن ہین جیسا چاند چودہوین رات کا
حدیث براء بن عازب ما رایت من
نہین دیکہا ہین نے کوئی
ذی لمۃ احسن من رسول اللہ
ذی لمۃ بہتر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم لہ شعر یضرب
صلے اللہ علیہ وسلم سے اونکے بال لگتے ہین
منکبیہ
مونڈہون تک
حدیث ہانی ولہ ابو یعر عذائری
اونکی چار زلفین ہین

حدیث انس لم یبلغ ذوائبہ انما کان شیبا
ہین نہ پہونچی سفیدی کو صرف تہا
فی صعیدغہ وحدیث ابن عمر
بہاکر سر پر ہمہ
عشر من شعرۃ مضاربہ فی راسہ
قریب کانون کے سفید سر اور داڑہی مین
حدیث علی اوسجر العینین حدیث جابر
بہت سیاہ آنکہین
استکل العینین
دراز پلکون کی آنکہہ
بہ وصف سرخ وسفید رنگ آدمی
کا ہے

Marfat.com

اوسکی لب سوسنی ہین جو دسی ٹپکتی ہین	حدیث عائشہ ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسرد کسردکم ولکنہ یتکلم نہین جلدی بولتی تہی مانند تمہارے پر بات بکلام بین فصل کرتی تہے ظاہر صاف صاف
آیت ۱۴ اوسکی ہاتہہ سنہلے دست بند ہین ط ترجمہ فارسی مثل انگشتری زرین	حدیث ابی جحیفہ فاخذت بیدہ مینے پکڑا حضرت کا ہاتہہ فاذہی ابرد من الثلج واطیب رائحۃ تو وہ بہت سرد اور خوشبو والا من المشک ط شثن الکفین زیادہ مشک سی پرگوشت ہاتہہ
اوسکا پیٹ ہاتہی دانت کے کاری گری	حدیث حسن عاری الثدیین والبطن صاف سینہ اور پیٹ سوا اوسکے مما سوی ذلک یعنے ایک بال کے
آیت ۱۵ اوسکا ساقین مرکی عمود کے	حدیث ابی جحیفہ کانی انظر الی مین دیکہہ رہا ہون طرف بیض ساقیہ چمک اوسکی ساقون کے
آیت ۱۵ جو سنہلے پانو پر کہڑی تہین ط ترجمہ فارسی پایہ ہای زر	حدیث علی وجدت برد قدمیہ علی صدری پایا مین نے سردی قدم کو آپکے اپنی سینہ پر ط شثن الکفین پرگوشت ہاتہہ
غرض وہ میان قامت سرو قد ہی	حدیث حسن اطول من المرفوع یعنی زیادہ سا قد والی سے
وہ شیرین لب اور شوق انگیز اونکا جمال	حدیث علی اصدق الناس لہجۃ لہجہ مین سب سی سچے
یہ میرا معشوق ہی یہ میرا زوج ہی ای دختران یروشلیم	لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین دیکہا مینی اونسی پہلے اور نہ بعد اونکی مثل اونکی

اور شروع اس آیت ۱۶ جسکو آیت ۱۵ شمار کیا ہی یہ ہے کہ [illegible]

[illegible]

مشتاق ہین اور کل محمد یم ہے یہہ ہی دوست میرا یہ ہی نگہبان میرا

[illegible]

بنات یروشلام

اسکی مشتاق ہین اور یہ سب محمدیم یعنی محمدی ہی یہ دوست میرا ہے اور
یہ نگہبان میرا ہے اسی بنات پر دمشالم یہ سب عبارت عبرانی کتاب مین
موجود ہی اسکا شروع اور آخر تمام آیت عبرانی ہمنے نقل کردیا ہے
اور ترجمہ اسکا لکھدیا ہی اور راعی کے معنی زوج کے محض غلط ہین
نگہبان کے معنے ہین ۔ اس دلیل کو اگرچہ ان سب یہود اور عیسائیون
نی حذف کیا اور چھپایا لیکن ہمپر روشن ہوئی اب ہم روشن کرتے
ہین سب مسلمان اوسکو اپنا حرز جان کرین اور سب منکرین اسپر
ایمان لاوین اور حضرت عیسےٰ کا نہ یہہ حلیہ ہی اور نہ یہ نام ہی پس
یہ ہی وہ رسول معہود کہ جسکے تم مشتاق ہو اور جسکا ذکر حضرت عیسیٰ نے
کیا کہ جبتک تم اوسپر سلام نہ کرلوگی مین نہ آونگا صلوا اللہ علیہ وسلم
؎ زبان پہ بار خدایا یہ کسکا نام آیا ہ کہ میرے نطق نی بوسہ میرے زبان کے لیے
اب یہان چند امر قابل بحث کی ہین اول حذف کرنا جملہ وکلہ محمدیم کا ثابت
ہوا یہ تحریف ہی دویم حضرت عیسیٰ کا حلیہ یہہ ہی اونکا بدن اور پیٹ
بھاری قدمیانہ سرخ رنگ ہین اور انجیل متی باب آیت ۱ مین اونکا
چہرہ آفتاب سا ہونا جو درج ہی تو بذریعہ معجزہ کی ہوا نہ اصلی رنگ ہے ۔
اور یہ وہ حلیہ ہی جو بیس برس ہوئے کہ مین نی دہلی کی گرجا گھر مین دیکھا
تھا ۔ اب اسکو تغیر دیگر اگر اور کچھ کرلین تو انکی دینداری ہی بعید
نہین کہ ہمیشہ عیسائی دیندار لوگ دین کو صلاح دیتے آئی ہین ۔ الغرض
یہ حلیہ اور یہ نام تو حضرت محمدؐ کا ہے کہ کسی کی ایسی صورت اور یہ کسیکا

Marfat.com

یہ نام شعر دیکھا نہ کوئی روی زمین پر تیرا عدیل ۔ آیا نظر نہ تیرا نظیر آسمان پر
۔ سویم وہ نام جو اسماء کے آخر زیادہ ہوتا ہی وہ اکثر تعظیم کے لیئے ہے
نہ ہمیشہ جمع کے لیئے مثلاً الوہیم اور بعلیم ۔ اسی تعظیم کے ساتھہ حضرت
سلیمان نے یہ نام لیا ہے ۔ چہارم یہ نام محمد سوائے ذات مصطفوی کے
اور کسی پر اطلاق نہین ہو سکتا ہی ۔ جملہ عہد عتیق مین کسی اور معنی پر
استعمال نہین ہوا ۔ بخلاف نام مسیح کے کہ سوائی ذات عیسیٰ کے اور
شخصون پر بہی بولا جاتا ہی کہ القاب ہمیشہ مشترک ہوتی ہین اور نام عیسیٰ کو
تمام عہد عتیق مین کہین نہین ہی چنانچہ زبور ۱۸ آیت ۵۰ وہ اپنی بادشاہ کو
نجات کلی بخشتا ہے اور اپنی مسیح داؤد اور اوسکی نسل پر رحم کرنیوالا
ہے ۔ اور ایسی ہی زبور ۲۰ آیت ۶ اب مین نے جانا کہ خداوند اپنی مسیح کو
چھوڑانیوالا ہی ۔ اور ایسی ہی زبور ۲۸ آیت ۸ اور وہ اپنی مسیح کا
نجات دینی والا ہی ۔ صریح ہے کہ مسیح سی مراد نفس آدمی ہی اور زبور ۸۹
آیت ۱۹ و ۲۰ تو نی رویا مین اپنی مقدس کو فرمایا مین نے ایک بہادر
کی کمک کی مین نی گروہ مین سی ایک کو برگزیدہ کیا ۔ مینی اپنی بندہ
داؤد کو پایا مین نی اوسی متبرک تیل سی مسیح کیا ۔ حضرت داؤد
اپنی کو مسیح کہتے ہین زبور مذکور تا آخر پر تو نی تو دور کیا اور نعوذ
تو تو اپنی مسیح سی بیزار ہوا ۔ اور قول شعیا علیہ السلام باب ۶۱ آیت ۱
خدا کی روح مجہپر نازل ہوئی اور خدا نی مجہے مسیح کیا ۔ سو وہ خود ہمارے
مسیح ہونیکی ہین آیت ۵ اندہی دیکہتے ہین اور لنگڑے چلتے ہین ۔ یہ معجزات

Marfat.com

حضرت مسیح نے اپنی بیان کیئی - اسپر دو قول حضرت اشعیا کے نقل کیے ہین
- قول اوّل ۵۱ - اور اوسدن بہرے کتاب سنین گے اور اندہون کے انکہین تاریکی
مین دیکہین گے - یہ دلیل اعجاز عیسوے کی نہین ہی - مقصود اس کلام کا یہ ہی
کہ جب لبنان باغ ہوگا اور باغ جنگل ہوگا اوسدن کتاب سنین گی اور
اور اندہی یعنے کور باطن اوس زمانہ مین کہ نور ایمان نہوگا دیکہین گے
- پس اندہون سے مراد کور باطن ہین اور تاریکی سی مراد زمانہ بی نور ہی
اور دیکہنی سی مراد حصول نور ایمان ہی - اتفاقاً جو لفظ اندہی وغیرہ
کا اس کلام مین پایا گیا وہ بشارت عیسوے قرار دی گی - گو اوسکی معنی
حقیقت مین کچہہ اور ہون - دوم ۵۲ تا اندہی دیکہین گے اور بہری
سنین گی اور لنگڑے چلین گے اور گونگے گائین گے - مگر آیت ۴ مین
یہ ہی کہ خدا آی گا اور بچائی گا اور اوسمین لفظ خدا ہیوواہ ہی
اور یہ صرف ذات خدا ے حقیقی پر دلالت کرتا ہی یہ اسم ذات ہی کسی
اور پر نہین بولا جا سکتا ہی نہ بمجاورہ عہد عتیق اور نہ باعتقاد عیسائیان
پس اس آیت سے مقصود یہ ہی کہ جسدن اصل اول یعنی خدا ے حقیقی
جلوہ فرما ہوگا اوسدن سب اندہی دیکہین گی اور لنگڑی چلین گے (یہ
قیامت ہوگا) پس حضرت عیسیٰ محمل اس فصل اصل اول کی نہین ہوسکتی ہین
آیت ۵ اور غریبونکو خوش خبری دی جاتی ہی ۔ اسپر یہ قول نقل ہے
کہ خدا نے مجہے مسیح کیا مین حلیمون کو بشارتین دون اور دل شکستہ
لوگون کے مسلی کرون - پس بخوبی ظاہر ہی کہ حضرت اشعیا خود مسیح ہونیکی

Marfat.com

مدعی ہین اور یہ افعال اپنی طرف منسوب کرتی ہین - مبارک وہ ہی جو
مجھسے بیزار نہووی (اور بہت نسخون مین ہے کہ مجھسے ٹھوکر نہ کہاوی) گے
اسپر یہ قول نقل کیا گیا ہی بہت لوگ اوس سے ٹھوکر کہاوین گے اور ٹوٹ جائینگے
یہ دلیل جبکا فی ہووی کہ ضمیر (اوس) کا مرجع معلوم ہووے - سو آیت ۱۳ و ۱۴
یہ ہی کہ رب الافواج کا تقدس کرو وہ پناہ بخش ہوگا اسرائیل کے دونو
گھرانیکے لیئے ٹھوکر کا پتھر ہوگا اوس سے لوگ ٹھوکر کہاوین گے - سو ضمیر
ضمیر رب الافواج ہی نہ رب المسکنۃ و رب الاحتیاج اور بقرائن سیاق کلام کہ وہ
رب الافواج پناہ بخش ظاہری ہوگا اور اسرائیل کے دو گھرانی اوس سے
ٹھوکر کہاوین گے کوی شخص از بنی آدم ہی قول ہووے کہ رب الافواج خدا سے
غلط ہے صفات باریتعالے کا اطلاق غیر باریتعالے پر بہی ہوتا ہے جیسا ہوسیم
غیر خدا پر بہی بولتے ہین بخلاف یہواہ اسم ذات کے کہ سوای ذات کے
اور پر بولا نہین جاتا ہے - اور آیت ۱۱ اسپر دلیل قطعی ہے کہ خدا یتعالے
فرماتا ہے - پس ظاہر ہے کہ خدا یتعالے اور ہے اور رب الافواج اور ہے
کہ جسکے حکمین خدا تعالی یہ سب کچھہ فرماتا ہے ورنہ اوسکا اپنی ہی حکمین
فرمانا کہ وہ ایسا ایسا ہے اور اوس سے اسرائیل کے گھرانی ٹھوکر کہاوین درست
نہین ہوسکتا ہی یعنی رب الافواج کہ یہ وہی ہے جسکے بابت لکھا ہے
کہ مین اپنی رسول کو تیری آگے بہیجتا ہون وہ تیری آگی راہ تیار کرتا ہے
اسپر دو قول نقل کیے ہین - اول بیابان مین پکارنیوالی کی آواز ہے
- اسکا بیان ہم اوپر کر چکے ہین دویم قول ملاکی علیہ السلام کہ جسکا ہمنے

Marfat.com

ذکر کیا کہ رسول جو آنیوالا تہا وہ محمد ہین علیہ الصلوٰۃ والسلام اب ہم
چند امر قابل بحث یہان بیان کرتے ہین اول یہ تحریف صریح ہی
اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ انجیل الہامی نہین ہی ورنہ اسقدر غلطی کلام
الہامی مین نہین ہو سکتی ہے اصل ترجمہ یہ ہی کہ مین اپنے رسول کو
بہیجتا ہون وہ میرے آگے رستہ بناویگا اس آیت مین ضمیر متکلم ہے یعنی
حضرت ملاکی کہتے ہین کہ رب الافواج فرماتا ہے کہ مین اپنی رسول کو
بہیجونگا [illegible] اور [illegible] ان دونون کے آخر مین [illegible] بار متکلم
ہے اور [illegible] کے معنے وجہ کے ہین یعنی میری روبرو نہ یہ کہ میری انیسی
پہلے اور [illegible] درک کے معنی طریق و درجہ کے ہین یہ کاف خطاب کا
نہین ہی یہ سب ایک لفظ ہے - یعنی اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مین اپنے
نبی کو بہیجونگا کہ میرے سامنے میرا رستہ شریعت درست کریگا یہان
کسیکو خطاب نہین کہ اوسکے انیسے پہلے اوسکا کوئی راستہ درست کریگا
- پس حضرت یحیی کہ بقول عیسائیان واسطے راہ درست کرنی حضرت
عیسے کے آئے تہے اس دلیل سے ثابت نہین - دویم بفرض غلط
خطاب ہو حضرت عیسے کی کہ تیری آگے یحیے کو بہیجونگا تو ظاہر کہ رسول
معہود جسکے آنیکا ذکر اور امید ہی وہ یحیی ہوئی اور اوپر بدعوی
عیسائیان رسول معہود حضرت عیسے ہین - ایک دلیل اور ایک رسالت
عہد اور دو مدعے اوسکے کبہی حضرت یحیی اور کبہی حضرت عیسے
سویم اس قول سی اور قول عیسوے سے کہ وہ نبی ہے اور نبی سی بڑائی

Marfat.com

نبوت حضرت یحیی کی ثابت ہی - اور حضرت یحیی کی نبوت سے انجیل
یوحنا باب ۱ آیت ۲۱ مین انکار ہے کہ وہ نور نہین - یعنی خود نور نبوت
نر کہتا تہا اور نبی کے لیے گواہ تہا - ان دونون مین سی ایک کلام
الہامی ضرور غلط ہوگا - ایلیاہ جو آنیوالا تہا یہ ہی ہے - یہ حضرت
یحیی کے حق مین ہی اور باب اول آیت ۱۹ تا ام انجیل یوحنا یحیی
علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین ایلیاہ نہین ہون - ان دونون کلام
الہامی سے ایک کلام الہامی بیشک غلط ہے - اور اونکے ایلیاہ
ہونی پر یہ دلیل ہے کہ جو ناک اور بزرگ دن سے پہلے آویگا - یہ دلیل
جب کافی ہووی کہ دعوی نی نفسہ درست اور صحیح ہووے - مدعی
اور گواہ چست -

ای سب محنتی اور زیر بار لوگ آؤ کہ مین تمکو آرام دونگا ... اسپر
قول دلیل ہے کہ جو گروہ تو نہین جانتا اونکو بلاویگا - اور تمام آیت یہ ہے
جو لوگ تجہکو نہین پہچانتی ہین تیری پاس آوینگے کہ تو ستودہ ہی اور
آیت یہہ ہی کہ مین اوسی قومون پر شاہد بتاؤنگا اور خلق کا پیشوا
اور فرمانروا - سو یہ مضمون دیکہنا چاہیے کہ کسکے لیے بشارت ہے اور کسپر
صادق ہی - شاہد ہونا حضرت عیسے پر تمام خلقت کے لیے صادق نہین
وہ صرف بنی اسرائیل کے لیے پیغمبر تہے - انجیل متی باب ۱۵ آیت ۲۴ مین
اسرائیل کے گہوئی بہیڑون کے سوا اور کسی پاس نہین بہیجا گیا - تو صرف
بنی اسرائیل کے پیشوا - اور فرمان روا تو کسی پر نہ تہے اور سوار مریدن

Marfat.com

اور چند ساکنان یروشلیم کے اور کوئی اونکے پاس نہین آیا - اور یہ
لوگ حضرت کو خوب جانتے تہے ناشناسا بہی نہ تہے - اس سے
ثابت ہوا کہ حضرت عیسے تو مقصود اس کلام سے نہین ہین - بلکہ ایک
شخص اور شاہد قومون پر ہوویگا کہ جسکا نام محمد ہے صلے اللہ علیہ
وسلم ولتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا و
تم ہو گواہ لوگون پر اور ہوگا رسول تمپر گواہ اور
جئنا بک علی ہولاء شہیداء کہ انبیاء سابقین اور اونکے امتون نے
لائے ہین ہم تجھ کو ان رسولون پر گواہ
انکو دیکہا نہین تہا اور ہزارہا آدمی ایشیا اور یوروپ اور افریقہ کے
اونکے خدمت مین آن موجود ہوئی اور جس لفظ کا ترجمہ ستودہ کیا ہے
وہ פֶּאֵר فارا ہے بمعنے فخر کے یہ لقب حضرت مسیح کا نہین ہے
کہ یہ لقب ہے اور عیسے نام ہے اور حضرت محمد کا لقب فخر الاولین والآخرین
مشہور ہے صلے اللہ علیہ وسلم - پر مین تمسے کہتا ہون کہ اس جگہہ ایک شخص
عبادت گاہ سی بڑا ہے - حضرت عیسے اپنی عظمت عبادت گاہ سی زیادہ
بتلاتے ہین - یہ مسئلہ بہت درست ہے کہ ذات نبی اصل مومن یہ اور مقصود ہی
اور عبادت گاہ مقصود نہین ہی بلکہ وہ آلہ ہے اور علامت ہے عبادت معبود
کے لیئے - اس امر لطیف تک تو دماغ عیسائیان نہ پہونچا بلکہ اس بڑی
ہونی سی اونکے خدا سمجہے اور اوسکے ثبوت کے لیئے یہ دلیل پیش کی لیکن
کیا حقیقت مین خدا انسان کے ساتہہ زمین پر سکونت کریگا کہ سارے آسمان
اوسکی گنجایش نہین رکہتے ہین سو اس گہر کی کیا حقیقت ہی جو مینی بنایا
- مقصود اس کلام سلیمانی کا یہ ہی کہ جس گہر کا وعدہ میرے باپ داود نی

Marfat.com

کیا تھا مین نی خدا کے نام پر بنایا آیت ۶ تا ۱۱ لیکن کیا یہ گہر ایسا ہی
کہ خدا اوسمین رہ سکتا ہی کہ خدا ایسا نہین ہی کہ آدمی کے ساتھہ زمین پر
رہی بلکہ وہ ایسا ہے کہ آسمان و زمین اوسکی گنجایش نہین رکہتا ہے
شعر پرتو حسنت نگنجد در زمین و آسمان ٭ در حریم سینہ حیرانم کہ چون جا کردہ
پس یہ قول سلیمانی صرف ستایش اور عظمت خدا تعالی واضح کرتا ہے -
کچہ ذکر عظمت اور بڑی ہونی حضرت عیسی کا اسمین نہین ہی نہ اشارۃً نہ
عبارۃً - دوسری دلیل یہ ہے کہ میرا رسول آویگا رسول یہود کہ جسکی مشتاق
ہو اسکا ذکر اوپر ہوا - اب یہ ایک دلیل کبہی رسالت عہد عیسوی کے لیئے
کبہی رسالت عہد یحیی کے لیئے - کبہی خدائی اور بڑائی عیسے کے لیئے
علیہما السلام - یک انار صد بیمار - اوسکا نام غیر ملکیون کے امیدگاہ ہوگا -
اسپر یہ قول دلیل ہے کہ اوسدن ایسا ہوگا کہ اصل قومون کے لیے جہنڈے
کیطرح اوٹہہ کہڑا ہوگا امتین اوسکی طالب ہونگی - اور آیت ۱۱ یہ ہی کہ
اوسدن ایسا ہوگا کہ خداوند دوسرے مرتبہ اپنا ہاتہہ بڑہاویگا اور جو لوگ
کہ باقی ہین اور اسور اور مصر اور قتروس اور کوش اور عیلام اور حماۃ
اور دریائی جزیرون کے بچے ہوئی لوگ کو پہیر لاوے - اور آیت بارہ
وہ قومون کے لیئے جہنڈا کہڑا کریگا اور اسرائیلیون کو جو نکال گئی تہی
جمع کریگا - صرف امتونکا طالب ہونا جو بمناسبت لفظ غیر کیون کے امیدگاہ
ہونے لکہا ہے مقصود نہین ہے بلکہ دوبارہ اوسکی مدد ہونی اور مصر وغیرہ کے
لوگونکا جمع ہونا یعنی اوسکی زیر حکم آنا اور اوسکا صاحب جہنڈا ہونا یہی مقصود ہے

سو یہ تو کسی صاحب حکومت اور صاحب جھنڈی کے لیے مژدہ ہی - اور جب
جنگ بدر مین جو فتح ہوئی تو نبی نصیر یہود یون نے کہا کہ صاحب جھنڈا جو توراۃ
مین لکھا ہے وہ یہہ ہی نبی ہے پس اول دفعہ یعنی بعہد حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یہود اور نصاریٰ کو جمع کیا گیا یعنی اونمین بہت مسلمان
ہوئی اور بہت جزیرہ عرب سے نکالے گئے - اور دوسرے دفعہ بعہد حضرت عمر
رضی اللہ عنہ ان سب ملکون کے لوگ جو آیت ۱۱ مین مذکور ہین مسخر ہوکر زیر
حکومت آئے - عیسائیان مورخ از مشرق تا بہ مغرب جمع ہوکر ثابت کردین کہ
یہ سب بلاد کتب پر حکومت عیسوے داخل ہوئی - مگر یہ تحریف معنی نکہ جھنڈی کے
اور معنی اور جمع ہونیکی اور معنی اور امیدوار عیسائیان بباد شاہت عیسوے
قیامت کے وعدہ پر ہے - لیکن مین اگر خدا کی روح سی دیودن کو دور کرتا ہون
تو خدا کی بادشاہت تم تک پہنچی ہے - اسکی تصدیق کے لیے یہہ قول نقل
کیا ہی - واضح ہو کہ بخت نصر بادشاہ نے ایک خواب دیکھکر یہ کہا تھا کہ کوی
میرا خواب بمعہ تعبیر کے بتلاوے تو حضرت دانیال علیہ السلام نی اوسکا خواب
بتلایا اور اوسکی تعبیر ہے - تو منجملہ اوسکی ایک امر ہی کہ جب ان بادشاہون
بادشاہت تمام ہوگی تو ایک اور بادشاہت ہوگی جو کبھی زائل نہوگی -
پس ظاہر کہ یہ بشارت بادشاہت دنیا کی ہے نہ قیامت کے سو یہ جملہ منجملہ خواب
بخت نصر کے ہے کہ اس سے کچھ علاقہ حضرت عیسے کو نہین ہے علیہ السلام
اگر کوی کسی وزیر کو جب تک باندہی گہرا وسکا نہین لوٹ سکتا - یہ صریح
تعلیم حضرت کی ہے کوی امر نبوت یا خدا ہی متعلق نہین - ظاہر ہے کہ جبتک

Marfat.com

دشمن کا بندوبست نکری اوسپر غالب نہونگے اور اتفاقاً جو کلمہ زور اور یا زبردست
اوس قول مین ہے تو نقل کیا گیا کیا ہوسکتا ہے کہ زبردست کا صید چہین لیا جاوے
- اس قول مین یہ ہے کہ زبردست کا صید نہین چہین سکتا ہے اور انجیل مین
یہ ہے کہ چہین سکتا ہے دونو مخالف نہ موافق - اور پہر یہ قول نقل کیا ہے
مین اوسی بزرگون مین دونگا اور وہ عظیمون مین غنیمت دیگا اور اپنی
جان کو موت سے سپرد کریگا اور گنہگارونمین شمار ہوکر اونکے گناہ اوٹہائی اور
شفاعت کریگا - اسمین قول انجیل سی کچہہ مناسبت نہین - یہ بشارت تو اوسکی
ہی کہ صاحب نسل ہووے اور عمر دراز ہووی اور غنیمت تقسیم کری اور موت کو
دوست رکہی اور شفاعت کری - بیہودہ لوگ حساب کے دن حساب دینگے
- اسپر تصدیق روز حساب ساتہہ اس قول کے لکہے ہے کہ خدا ہر ایک کام کو
عدالت مین لاویگا اور ہر مخفی کام کو کیا بہلا کیا برا - اس زمانہ کے بدذات اور
اور حرام کار لوگ معجزات مانگتے ہین - اسپر یہ قول تصدیق کے لئے نقل کیا ہے
تم نزدیک آؤ ای جادوگرنی کے بچو اور ای قحبہ کے بچو حال یہ ہے کہ حضرت
اشعیا علیہ السلام اپنا حال بیان کرتے ہین آیت اول صادق ہلاک ہوتا ہے
اور کوئی اوسکو خاطر مین نہین لاتا ہے - یہ کہکر پہر بت پرستون کو کہتی ہین
آیت ۳ و ۴ و ۵ تم قحبہ چہنال کے بچو جادوگرنی کی اولاد تم کس پر ہنستی ہو
بتون کے ساتہہ درختون کے تلے اپنے کو مست کرتی ہو - پس حضرت عیسے اسکی
مصداق نہین ہوسکتی ہین اور نہ دونون مضمون مطابق دکہن کی رانی اون لوگونکی
ساتہ قیامت مین ہوگے اور کہی گی کہ مین سلیمان کے پاس آئی تہی اوسپر نصیر بلقیس

وسلیمان نقل کر دیا ہے - ناپاک روح آدمیون سے دور ہوتی ہے اور سوکہے
مکانون مین آرام ڈہونڈتی ہے پر نہین پاتی - اسپر یہ تصدیق لکہی ہے
کہ خدا نی شیطان سے پوچہا کہ تو کہان سی آیا ہے اوسنی کہا کہ جزیرون پر
گذر کر آیا ہون - پس یہ سب انتخاب کتب مقدسہ کا ہے کلام الہامی نہین ہے
کیونکہ انکے ہان یہ بات مسلم ہے کہ جو امر تعلیمی یا اخباری ہو وہ سب کتب مقدسہ
سے انتخاب کیا گیا ہے - اشعیا نبی کے پیشین گوئی کہ تم سنتی ہو سمجہتی نہین
دیکہتے ہو دریافت کرتے نہین اسپر یہ قول اشعیا علیہ السلام کا نقل کیا ہے
- اسکی اصل یہ ہے کہ جب برص عزیاہ بادشاہ مرگیا تب حکم ہوا کہ اب کسی
بہیجین حضرت اشعیاہ نی کہا کہ مین جاونگا حکم ہوا کہ جاؤ اور اسطرح اونکو
کہو سو یہ امر اونسی صادر و متحقق ہو چکا - نبی کی معرفت جو کہا گیا کہ مین
تمثیلون مین بات کہونگا پورا ہوا اور اوسپر یہ قول لکہا گیا - مین ایک
تمثیل بیان کرتا ہون حقیقت اسکی یہ ہے کہ حضرت داود اپنی شریعت پر
عمل کے تاکید کرتے ہین آیت ۱ ای میرے گروہ میری شریعت پر کان دہرو
اور میری بات سنو - اور سارا حال بنی اسرائیل کے مصر سے آنیکا اور کہانیکا
اور اونکی سرکشی کا بیان کیا - پس یہ تمثیل ہے اور یہ کلام ہے یہ تمام زبور
اسکی تصدیق کرتا ہے - حضرت عیسے کا تمثیل مین کلام کرنا اور بات ہے
اور یہ اور بات - بادشاہت کے دن بعض لوگ سورج کی مانند روشن
ہونگے یہ قول اسپر نقل کیا ہے کہ یہ ہی حال قیامت اوسمین مذکور ہے
حضرت یحیی نی ہیرو بادشاہ سی کہا کہ تجہی بہاوج رکہنا روا نہین اسپر یہ دو قول

کہ جسمین وہ حکم اور اور حکم شرعے سے نقل کی ہین - حکم ہے کہ والدین کے
تعظیم کرے ورنہ مارا جاویگا - اسپر یہ اقوال موسے وغیرہ نقل کئے ہین کہ جنمین
یہ سب احکام درج ہین - قول اشعیا کہ یہ میری تعظیم نہین کرتے ہونٹون سے
میری تعظیم کرتے ہین پر دل سے دور ہین اسپر یہ قول نقل کیا ہے -
حضرت اشعیا قول خداوندی نقل کرتے ہین اور نہ وہ لوگ بنی اسرائیل بلکہ
یا اربیل جو اشعیا علیہ السلام پر ہجوم لائے - پس مصداق نہ حضرت عیسے اور نہ اور
منکران ہوسکتے ہین - ویسی خیال میں نکلتا ہے جو ناپاک کرتا ہے اسپر
دو قول نقل کئے ہین - اول یہ کہ انسان کے خیال بڑہتی جاتی ہین - اور
یہ ہی سبب طوفان کا ہوا - دویم یہ ہے قول عیسیا علیہ السلام - اندہے لنگڑے
گنگے اچھے ہوتے ہین - اسپر یہ قول نقل ہے اسکا بیان اوپر گزرا کہ داؤد
اصل دن کا ہے نہ کسی اور کا - جو کوئی میری پیروی کیا چاہے وہ اپنے
نفس کشی کرے اور اپنی صلیب اوٹھائی پیروی اور جو کوئی جان بچاوے
وہ اوسی گنوائی گا - اسکا مقصود ظاہر ہے کہ اونکی پیروی بی اسکی کہ
اپنی جان اوپر نثار کرے ہی مفید ہوگی یعنی نجات ہوگی اسپر یہ قول نقل
ہے کہ اومنین سے اپنی بہائی کا فدیہ دیوے یا اوسکا کفارہ دیوے یہ ذکر
قیامت ہے کہ بہائی کا فدیہ دیکر چھوڑا سکیگا - اون دونون مین کسقدر
تفاوت ہے - یہ میرا عزیز بیٹا ہے تم اسکی سنو - اسپر جو یہ قول نقل کیا تو
وہ صرف یہ ہے کہ موسی علیہ السلام کی مانند کوئی نبی صاحب شریعت مستقل
اور صاحب مطالبہ ہوگا اونمین بیٹا ہونا ہرگز مذکور نہین - اور اسکا بیان کرنا

Marfat.com

اگر تیرا بھائی تیری نہ سنی تو دو تین گواہ لیجا - یہ ہی حکم استثنا کا نقل کیا ہے
اور احبار کی عبارت کہ اپنی بھائی سی بغض نرکھہ نقل ہے - پس قول موسوے
مین تصریح ہی کہ ایک گواہ کافی نہوگا بلکہ دو تین ضرور ہین - اور قول
انجیل مین ایک کی بہی اجازت - پس یہ نسخہ کہ جسکے عیسائیان قائل نہین
ہین ثابت و متحقق - اور فقرہ اول انجیل کا کہ اوسمین ایک یا دو گواہ کی
اجازت ہی اور فقرہ دوئم مین دو کی لیئی حکم قطعی ہے اوسمین مخالف
قرضدار کا جورو مال بچہ مال بکنا چاہیے - اور احبار مین صرف قرضدار کا
بکنا لکھا ہی اور سلاطین مین صرف اوسکی بیٹونکا بکنا لکھا ہی - اور انجیل مین
جورو اور مال کا بکنا بہی لکھا ہی یہ عدم موافقت دونو کلام الہامی مین
بی دعوے نسخہ دلیل کامل مخالفت کی ہی اور جو احکام لکھی ہین وہ عہد عتیق سے
نقل کی گئی ہین — یہ سخی ہون کہا تو اوس سے بدنظر ہے - مقصود یہ ہی
کہ جب اون مزدورون نے اعتراض کیا کہ ہم بہت محنت کرنیوالی اور تہوڑی
محنت کرنیوالی برابر مزدوری پاوین اوسپر مالک نے کہا کہ مجہکو اپنی مال کا
اختیار ہی مینے تمہاری اوپر ظلم نہین کیا جو حق ٹہیرا تہا وہ دیدیا مین جو
سخی ہون اسلیئے بدنظر ہے - اسپر یہ قول موسوے نقل کیا ہے کہ تیری آنکہہ
تیرے مفلس بہائی سی پہر جاوے اور تو اوسکو کچہہ ندیوی پس ان دونو نمبر
کچہہ مطابقت نہین ہی - بہتیرون کے لیئے اپنی جان فدا کرنی آیا ہے
اسپر یہ قول اشعیاہ و دانیال کا ہے ان دونو کا بیان اوپر گزرا کہ یہ دیکہہ
صاحب بسنل دی سلطنت دعوے دراز کا ہی - نبی کی معرفت جو کہا گیا پورا ہوا

Marfat.com

کہ بادشاہ گدہی پر آتا ہے اسپر یہ دلیل لفظاً نہ معنیً مشابہ ہی صیہون کے بیٹی
دیکہہ تیری نجات آئی اوسکا سلا اوسکی ساتہہ اور اوسکا کام اوسکی آگی ہے اور
اور قول زکریا مین یہ مناسبت ہے کہ اوسمین لفظ گدہی کا ہی بادشاہ آتا ہی
گدہی پر سوار ہی - بفرض منکران نبوت اور قائلان الوہیت عیسوی پر دلیل
قوی ہی جماعتین اوسکے پیچہے کہتی تہین مرحبا داود کے بیٹے مبارک وہ جو
اللہ کے نام سی آتا ہے اور سب سے بلند آسمان مین مرحبا - اسپر یہ لکہا ہی مبارک
وہ ہی جو خداوند کے نام سی آتا ہی ہم خداوند کے گہر مین تمکو مبارکباد دیتے
ہین - حضرت داود کہتے ہین کہ ای خدا مین تیری ثنا کرتا ہون اور
تیری منت کرتا ہون مبارک وہ جو اللہ کے نام سی یعنی مین کہ اللہ کے نام سے
آیا ہون مبارک ہون اسمین کسی کی بشارت نہین ہے - میرا گہر
عبادت گاہ ہی پر تمنی چورونکا غار بنایا - اسپر یہ قول نقل ہی کہ اوسکی
بہی یہ عبارت ہے کہ میرا گہر عبادت گاہ ہوگا -
تو لڑکون اور دودہ پینی والون سے اپنی تعریف کرواتا ہے - اسپر قول
داودی نقل ہے کہ وہ اپنی خداوند کریم کو اسطرح تعریف کرتی ہین حضرت
عیسے مراد نہین ہین ایک تمثیل سنو کہ صاحب خانہ نی انگور لگایا اسپر
یہ قول داودی دلیل ہے کہ ای خدا تو مصر سی تاک نکال لایا اور ایسا
کیا کہ اوسنی گہیری جڑ پکڑی اور زمین گہیر لے - ان دونون مین
بجز لفظ انگور کچہہ مشابہت نہین ہے - حضرت عیسے کسی کا باغ لگانا
تمثیلا بیان کرتے ہین اور حضرت داود اللہ تعالے کے حمد کرتے ہین

Marfat.com

کہ بنی اسرائیل کو مصر سی لایا اور زمین پر پہیلا دیا اور ایسا ہی قول
اشعیا کہ مین تاکستان مین اپنی خدا کے لیے گاؤنگا کچہہ بہی اوس سے
مناسبت نہین ہے - اور یہ ہی حال ہے قول ارمیا کا حکم خداوندی یروشلم کو
کہ مین نی تجہکو بہت اچہا انگور بنایا تہا مگر تو بگڑی ہوئی انگور کی لٹا
ہوگئی قول عیسوی سی کچہہ بہی مناسب نہین -
باغبانون نی اوسکی نوکرونکو مار ڈالا اسپر دو حوالہ ہین - اول مین
یہ کہ جب حضرت ذکریا نی بنی اسرائیل کو سمجہایا تو وہ اوسکو پتہر مارتی
تہے - سو یہ سب قصہ گزر چکا ہے - دوسرا یہ کہ بنی اسرائیل نی پیغمبرونکو
ٹہٹی مین اوڑایا اور اونکی باتونکو ناچیز جانا اسلیے خدا کا غضب
اونپر ہوا - تمثیل سے کچہہ مناسبت نہین -
جس پتہر کو راجون نے چہوڑ دیا وہ کونی کا سرا ہوا تمہاری بادشاہت
تم سی چہپی جائی گی اور ایک قوم کو جو اوسکے میوی لای دیئی
جائی گی - یہ قول داود نقل ہے جس پتہر کو چہوڑا وہ کونی کا
سرا ہوا - صاف ظاہر ہی کہ حضرت عیسے نے بشارت حضرت محمد کے
صلی اللہ علیہما وسلم دی ہے کہ سلطنت بنی اسرائیل یہود و نصاری سب کے
بمخالفت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سردی زمین سے جاتی رہی اور
امت محمدیہ کو دی گئی کہ اب تک قائم ہے اور آیت قران شریف وضربت
علیہم الذلۃ والمسکنۃ صادق ومصدوق ہی - اور حضرت محمد نی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمایا کہ مثل میری اور مثل اور انبیاء کی یہ ہی کہ ایک شخص نے

Marfat.com

مکان بنایا اور اوسکی تکمیل کی مگر ایک اینٹ کی کسر رکھدی سو لوگ
اوسکو دیکھکر تعجب کرتے ہین اور کہتی ہین کاش یہ جگہہ اینٹ کی خالی
نہ رہتی - سو مین وہ تکمیل نبوت کا ہون - بخاری کتاب الانبیاء پارہ ۱۴
سو خانہ نبوت کی تکمیل حضرت داود اور حضرت عیسیٰ دیکھکر یہ ہی کہتے
تہے کہ ایک جگہہ ابتک خالی ہی کہ حضرت محمد سی خانہ نبوت کی
تکمیل ہوگی - جو کوئی اس پتہر پر گریگا کچلا جاویگا اور جب یہ
پتہر گریگا پیس ڈالیگا اسپر یہ قول شعیا علیہ السلام نقل ہے کہ جسکی
معنی اوپر گزری کہ رب الافواج اونکا مقصود ہی نہ رب الغربۃ والسکینۃ -
تب بادشاہ نی غصہ ہوکر لشکر بہیجا کہ قوموںکو قتل کیا اور اونکا شہر جلادیا
یہ جملہ منجملہ ایک تمثیل کے ہے کہ بادشاہت آسمانی کی لیئی بیان کی گئی
ہے اسپر یہ قول دانیال نقل ہی مسیح منقطع ہوگا اور ایک امیر جو
اوسکا لشکر شہر اور مقدس کو غارت کریگا - اسمین بعد مسیح کی حضرت
امیر کے آنیکی بشارت ہی کہ حکم اوسکا بیت المقدس مین اخیر تک یعنی
قیامت تک جاری رہیگا اور حکم مسیح منسوخ ہوگا ان دونون مین کیسی
مخالفت ہی - ایک شخص لاولد مرجاوی تو اوسکی بیوہ کو اوسکا بہائی
بیاہ کریگا تا اولاد ہووے بنام اوس متوفی کی اوسپر یہ حکم از قول ہوسے نقل کیا
کیا تمنے نہین پڑہا کہ مین ابراہیم و اسحق و یعقوب کا خدا ہون خدا مردونکا
خدا نہین ہے بلکہ زندونکا خدا ہے - یہ کلام نہایت خلاف واقع ہی
کہ خدا اپنی خداوندی مردون سے سلب کرے اور صرف زندون کے لیئی ثابت کرے

Marfat.com

اور جملہ اول مین ابرہام و اسحاق و یعقوب جو مردہ ہین اونکا بھی خدا
ہونا ثابت ہی - باوجود اس سب خلاف واقعہ اور اس تناقض کے
یہ قول[۱] موسوی لکھا ہے - اگرچہ بعض الفاظ مطابق ہین لیکن سلب
خدائی خدا تعالی مردون پر سی اوس کلام سی ثابت نہین ہی بلکہ
ابرہام وغیرہ مردون پر بخوبی ثابت ہی - تو کلام عیسوی اور موسوی
بہے آپسمین مخالف - تو اللہ کو جو تیرا خدا ہے دل سی پیار کر -
یہ نہایت عمدہ دلیل ہے کہ توحید خدا ثابت اور تثلیث غیر ثابت ہے
اور ایسی ہی اسکی دلیل[۲] سی توحید ثابت ہے پھر داود روح القدس سے
اوسی کیونکر خداوند کہتا ہے - محاورہ کتب مقدسہ سی صاف ثابت
ہوتا ہے کہ ادونا جسکا ترجمہ خداوند کرتے ہین سوای خدا حقیقی کے
اور[۳] بڑہی بولا جاتا ہے بادشاہ فرشتہ حاکم وغیرہ - اور یہ قول داود
کہ خداوند نی میرے خداوند کو فرمایا کہ جبتک تیرے دشمن
تیرے پاؤن کے چوکی نہون تو میرے دہنی ہاتہہ بیٹہا رہ - حضرت
سلیمان مراد ہین کہ وہ بادشاہت کے مصداق ہین - اور خدا کے دہنے
ہاتہہ بیٹہنا اوسوقت تک حضرت عیسی کے لیئے ثابت نہین تہا
بلکہ احتمال ہے کہ خنوخ مراد ہون کہ وہ زندہ آسمان پر جا بیٹہی ہین
کتاب پیدائش باب ۵ آیت ۲۴ خنوخ غایب ہوگیا کہ خدا نے اوسی لیلیا
- اور اس قول داود کا ذکر اوپر بخوبی ہو چکا ہے وی یعنی یہود
لوگون کے دکہانیکو کام کرتے ہین اور اپنا تعویذ برا بناتے ہین اور

Marfat.com

پوشاک لنبا کرتے ہین - اسپر یہ تین قول ذکر کیئی ہین - اول مین کل
۳۲ آیت ہین اور اون مین احکام حیض وغیرہ لکہے ہین - دویم ارشاد
موسوی ہے کہ احکام شریعت جو مین نی بتائی اپنی دل پر رکہو اور
اپنے ہاتہہ پر باندہو کہ ترک نہون - وہان تعویذ بندہنی سی کچہہ علاقہ
نہین - سویم مین وہ ہے مضمون ہے جو انجیل مین مذکور ہے -
زمین پر کسی کو اپنا نہ کہو تمہارا باپ وہ ہی جو آسمان پر ہے - مژدہ ہو جملہ
عیسائیون کے لیئے جیسا اللہ تعالے کا باپ ہونا بمعنی اصل اول حضرت عیسی
کے لیئے ثابت ہے ویسا ہے اس قول سی جملہ عیسائیون کے لئے بہی
ثابت ہوا اور جیسا اقنوم ثانی حضرت عیسی ہین جملہ عیسائیان بہی ہوے
بہ خصوصیت حضرت عیسی کے بیٹی ہونی کے لئے نہ ہے - اسپر قول
حضرت ملاکی باب ۱ آیت ۶ حوالہ ہے کہ جسمین صرف لفظ باپ کا وارد ہے
ورنہ وہ آیت یہ ہی کہ حضرت ملاکی فرماتی ہین کہ اگر مین باپ ہون
میرے کیا تعظیم اور اگر آقا ہون تو کیا عزت کرتی ہو کہ باپ کی
تعظیم اور آقا کی عزت بیٹا اور نوکر کرتا ہے - جو کوئی عبادت گاہ
کی قسم کہاتا ہے اوسکی اور جو کہ اوسمین رہتا ہے اوسکی قسم کہاتا ہے
اسپر یہ قول نقل کیا ہے جب کاہن بیت المقدس سی نکلی تو خدا کا گہر
بربری پر ہو گیا - اور مین نی ایک مکان تیری جلوس کو بنایا - اور یہ قول
نقل کیا ہے بہمین مضمون اور قول داودی اے خدا تیرا گہر مجہکو بہایا
ہان تیرا جلال ہے - اس سب سے خدا کا گہر ہونا ثابت ہی باقی سب

Marfat.com

مضمون غیر مناسب۔

اور جو آسمان کی قسم کہاتا ہے اوسکی تخت کی اور جو اوسپر بیٹہا ہی اوسکی اوسکی قسم کہاتا ہے۔ اور اسپر جو ذکر ہی یہ ہی کہ خدا فرماتا ہے کہ آسمان میرا تخت اور زمین میری چوکی میرا گہر کہان اور میرا آرام گاہ کہان۔ شریعت کے بہاری حکم چہوڑ دیتی ہو۔ اسپر یہ قول صموئیل اول حکم ماننا اور شنوا ہونا قربانی اور چربی سی بہتر ہی۔ اور حوالہ ہوشع کا قول مین نیکی اور خداشناسی زیادہ چاہتا ہون قربانی سی اور قول میکہ کا ذکر ہے خدا تجہسے چاہتا ہے کہ نیکی کو پیار کرے اور راستی کرے اور خدا کے ساتہہ فروتنی۔ یہ سب تاکید اتباع بر حکم ہے اور آزادی جو تکمیل سے مفہوم ہے صرف ایجاد منکران شریعت ہے ہابیل سے لیکر ذکریا تک کا خون تم پر آوی۔ اسپر ذکر قتل ہابیل نقل کیا گیا ہے ای یروشالم جو تیرے پاس بہیجی گے اونکو سنگسار کرتی ہو۔ اسپر حضرت ذکریا کے سنگسار ہونیکا ذکر کیا گیا ہے۔ جبتک نہ کہوگے سلام اوسپر جو خدا کے نام سی آتا ہے مجہے پہر نہ دیکہوگے۔ اسپر جو قول داود نقل ہے اوسکا ذکر تو اوپر ہو چکا۔ مگر یہ قول مسیح علیہ السلام بشارت ہے ایسے شخص کے کہ خدا نام سے آتا ہے اور اوسپر سلام کہا جاویگا اور جبتک کہ سلام اوسپر نہ کہا جا چکے گا یعنی اونکا طریقہ سنت جاری نہ ہولیگا تب تک حضرت عیسے پہر نہ آوینگے اور عبرانی انجیل میں ٦٦٦ بمعنے برکت کہنے کے لکہا ہے اور گرینیس کے اوسکا ترجمہ السلام علیک

Marfat.com

لکہا ہے - اور یہ عمل اس دین اسلام مین جاری ہوا نماز مین السلام علیک
ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام جو معنی لغوی اور برکات جو بمناسبت
اشتقاق الفاظ مفہوم اوس لفظ ہی سی جاری ہے اور درود شریف
جو بمعنے سلام اور برکت کے ہے پڑہنا ہماری دین مین فرض ہے
- پس جب کہ حضرت محمد کا آنا اس کلام عیسوی سے متحقق اور اونکی
بعد حضرت عیسی کا پہر آنا ثابت - یہ دلیل نہایت عمدہ اور برہان ہے
اسکا جواب ان منکرون کے پاس کچہہ نہین ہی بجز غلطے معنے اور جحود کے
یعنی یہ کہتے ہین کہ اس کلام عیسوی مین جو آنیوالا مذکور ہے روح القدس
فرشتہ ہے - لیکن باب ۲۱ آیت ۹ مین یہ ہی عبارت ہے کہ اوسپر یہ ہے
قول داود نقل کیا ہے کہ وہان حضرت عیسے کے لیئے یہ مژدہ ہی اور یہان
اس ہے قول سی حضرت روح القدس مراد ہے پس تذبذب دعوی اور احتیاط
دلیل بخوبی ظاہر ہے کہ کبہی انیوالا حضرت عیسی اور کبہی روح القدس
اور یہ ہی ایک دلیل کبہی انکے لیئے کبہی اونکے لیئے - سو اس سے حقیقت
دین کے حقیقت خوب ظاہر ہے - مین تمسی سچ کہتا ہون کہ ایک پتہر دوسرے
پتہر پر نرہیگا سب گرایا جاویگا - یہ خبر انہدام بیت المقدس کے ہے
اسپر قول ارمیا بجز انہدام بیت المقدس ذکر کیا گیا ہے - اور ایسی ہی دوسرا
قول بہی میکہ نبی کا السلام علیہم اجمعین - ویرانی کی خبر معرفت دانیال
نبی کی دی گئی - اسپر انکے اقوال بدین خبر نقل کی گئی ہین -
گدہ وہان ہونگے جہان مردار ہونگے - اسپر قول ایوب نقل کیا ہی

Marfat.com

کہ اوسکی بچے لہو پیتی ہین اور جہان مردار وہان وہ - صرف بمناسبت
ذکر کیا ہے ورنہ حضرت ایوب اس تمام باب مین اللہ کی قدرتون کا بیان
کرتے ہین کہ تو بکریون کے جننے کا وقت جانتا ہے تیری حکم سے
عقاب بلند اوڑتا ہے اور اپنا شکار تاکتا ہے اور اوسکی بچے
لہو پیتی ہین اور جہان مردار وہان وہ - اور مقصود عیسوی یہ ہے کہ
جہان جھوٹی لوگ معجزہ اور کرامتین دکہلاوین گے اور اپنی کو رسول
کہلاوین گے وہان مردار خوار یعنی اونکے تابعین جمع ہونگے - ان
دونون قول مین کچھہ بہی مناسبت نہین ہے - ان دونون کے بعد
سورج اندہیرا ہوجاویگا - اسپر قول[۱] شعیا اور یوایل[۲] نقل کیے ہین کہ
اوسمین بہی ذکر روز قیامت ہے -
اوسوقت ابن آدم کا نشان آسمان پر ہوگا - اسپر قول[۳] دانیال[۴] باب ۷
آیت ۱۳ انسان کا بیٹا سا آسمان کے بادلون مین آیا - یہ نبوت
عیسوی بمطابقت اوس خبر کے ہے کہ ہماری دین مین مذکور ہے
آسمان وزمین نیست ہووین پر میری باتین منسوخ نہونگی - اسپر قول
داود[۵] اور اشعیا نقل ہے مذکر روز قیامت -
جسطرح نوح کے وقت طوفان ہوا ابن آدم کا آنا بہی ضرور ہوگا
- اسپر ذکر طوفان[۶] کردیا گیا ہے -
ابن آدم اپنی حشمت سی فرشتون کے ساتہہ آکر تخت پر بیٹہی گا -
اسپر قول دانیال[۷] نقل ہے کہ جسکا ذکر اوپر ہوچکا -

Marfat.com

تب بادشاہ کہیگا جو میرے چھوٹی بہائیون کے ساتھہ کیا میری ساتھہ
گویا کیا تہا - یعنی خطاب خداوندی نیکون کو ہوگا کہ تمنے جو سلوک
غریبون کے ساتھہ کیا تہا گویا میرے ساتھہ کیا تہا اسپر یہ قول نقل
ہے جو مساکین کو دیتا ہے خدا کو دیتا ہے سو یہ مطابقت حکم
شریعت محمدی کے ہے -
یہ لوگ ہمیشہ کے عذاب مین اور نیک لوگ ہمیشہ کی زندگی مین
ہونگے اسپر ذکر قیامت بقول دانیال ہے -
تم جانتے ہو کہ دو روز کے بعد ابن آدم مصلوب ہونے کے لیئے پکڑا
جاویگا - اسپر قول موسوی مذکور ہے کہ وہ در باب تقرر عید فسح وغیرہ
ہے - اور زبور کا جو حوالہ ہے وہ سردار الکہنہ مسیح کے مقابل منصوبہ
باندہتی ہین - سو ہمنی اوپر ثابت کیا ہے کہ حضرت داود اپنی کو مسیح
کہتے ہین اور یہ قصہ بیشک وہ اپنی لیئی بیان کرتے ہین اگرچہ ہی
سمجھہ اور تامل ہووی -
غریب ہمیشہ اپنی ساتھہ ہین پر مین ہمیشہ نرہونگا - اسپر یہ قول موسوی
حوالہ ہے مسکین زمین پر سی جاتی نرہین گے تو اپنی بہائی اور
مسکین کے لیئے ہمیشہ ہاتھہ کشادہ رکہیو - ان دونون مین لفظی
مشابہت نہ معنی - یہوداہ نی تیس روپیہ پر وعدہ کیا کہ مسیح کو
قتل کے لیئے پکڑوا دیگا - اسپر قول ذکریا مذکور ہے مین نے مساکین سے
تیس روپیہ کہ اونکی خاطر سے گلے کو جہنڈ چرایا - بجز موافقت

الفاظ اور کچھہ موافقت نہین ہے۔

مریدون نے کہا کہ عید کا کہانا کہان تیار کرین۔ اسپر وہ احکام کہ جسمین عیدون کے ذکر ہین نقل کی ہین۔ جو میری ساتھہ رکابی مین ہاتھہ ڈالتا ہے وہ ہی پکڑوائیگا۔ اسپر قول داود کہ وہ اپنا حال بیان کرتے ہین کہ جو میرا جان پہچان اور میرا ہم نوالہ تہا اوسنی مجہپر لات اوٹہائی۔ کسی اور نی مجہکو نہین ستایا بلکہ جو میرا برابر کا تہا اوسنی۔ اور اونپر موت آپڑی میرے جیتے جی پاتال مین گئے۔ بجز مناسبت بعض الفاظ کے اور کیا ہے کہ اتفاقاً اذکار مین ایسے الفاظ کا وقوع ہوجاتا ہے۔

ابن آدم کے لیئے جیسا لکہا ہے ویسا ہی ہوگا۔ اسپر زبور کا یہ قول ہے الہی مجہے کیونہ چہوڑا یا میری نجات سے کیون دور ہوا۔ حضرت داود اللہ تعالے سے اپنے لیئے مناجات کرتے ہین۔ اور قول اشعیا مین ذکر کسی صاحب ارادہ کا ہے۔ حضرت عیسے اوسکی مصداق نہین ہین۔ اور قول دانیال اوپر مذکور ہوچکا۔ یہ میرا لہو ہی جو بیگناہون کے لیے بہایا گیا۔ اسپر خروج باب ۲۴ آیت ۸ کہ حضرت موسی نے سب بنی اسرائیل کو جمع کیا اور اونہون نے اتفاق کیا کہ ہم مطیع رہین گے تب حضرت موسی نی یہ باتین لکہی اور سویرے جوانونکو بہیجا کہ چڑہاوہ چڑہاوین اور سلامی کے ذبح کرین تب حضرت موسے نے خون برتنون اور قربان گاہ پر چہڑکا اور وہ عہدنامہ سنایا اونہون

کہا کہ ہم مطیع رہین گے تب پہر حضرت موسی نی یہ لہو لوگون پر چہڑکا کہ
یہ عہد کا لہو ہے جو خدا نی لوگون سی کیا - اس آیت اور قول انجیل مین
کچہہ بہی مناسبت نہین وہ کون عہدنامہ اور کیسا لہو ہے یہ کیسا عہدنامہ
اور کیا لہو ہی - حاجت بیان کے نہین ہے - اور یہ قول جو ذکر ہی اسمین
حضرت ہارون کے ذبح کرنیکا ذکر ہے -

لکہا ہے کہ مین چرواہی کو مارونگا اور گلی چہتر جائینگے - اسپر قول
ذکریا لکہا ہے اے تلوار تو چرواہی پر انسان جو میرا ہمتا ہے نکل اور
چرواہیکو مار حضرت عیسی ہی اگر اس سے مراد ہین تو لفظ انسان اور میرا ہمتا
انسانیت پر اونکے دلیل صریح ہے کیونکہ کوئی ذات موصوف بوصف
الوہیت حضرت زکریا کا ہمتا نہین ہو سکتا ہے سوائے انسان کے -
اور یہ اعتقاد عیسائیان کہ حضرت ذکریا نے اونکو اپنا ہمتا انسان اونکی
انسانیت کے سبب کہا نہ بر بنا الوہیت صرف اونکا اعتقادی ہے بلا دلیل
محض - اور امر حق کا اخفا اونپر لازم آیا کہ اونہون نے بشارت اونکی
الوہیت کی ندی کہ اونکا ذمہ تہا -

مرتی تک میرا دل بہت غمگین رہیگا - قول اشعیا جو اسپر سند ہے اسکا
ذکر ہو چکا ای یار تو کسلیئے آیا - اسپر یہ قول داود ہی اوسکا ذکر اوپر ہو چکا
جو تلوار کہینچتے ہین تلوار سی ہلاک ہونگے - اسپر قول جو حوالہ ہی تو دونون
احکام شریعت قصاص جو نوح کو خدا کی طرف سے ملا ذکر ہے بعض عیسائی
کہتے ہین کہ سوائے حضرت موسی کے اور کوئی نبی شریعت نہین لایا

Marfat.com

فرشتون کے بارہ فوجین میرے ساتھ کر سکتا ہے - اسپر جو یہ قول نقل
ہے کہ الیاع نبی کو شاہ آرام نے جب گھیر لیا تو اونہون نے دعا مانگی کہ
اونکے گرد آگ کے گھوڑی کاڑی ہوگی - قصہ انجیلی سے نہایت غیر مناسب
کتابون کے بات ہونی ضرور ہے اسپر جو قول اشعیا ہے اوسکا بیان اوپر
ہو چکا - مشایخ سرداران نی جھوٹی گواہی یسوع پر طلب کی اسپر
اس قول داودی کا حوالہ ہے اور اوسمین اپنا وہ حال بیان کرتے
ہین اور اپنے لیے دعا مانگتے ہین -
لیکن یسوع چپ رہا - اسپر جو یہ قول اشعیا ہے اسکا ذکر اوپر ہو چکا -
مین تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہون - اسپر جو یہ قول حوالہ ہی کہ شاہ
اسرائیل نے میکہ نبی کو قسم دی کہ وہ بشارت فتح کے دیوے - بالکل نامناسب ہے
مین تمسے کہتا ہون کہ ابن آدم کو قادر کے داہنی ہاتھ بیٹھی ہوئے دیکھوگی
اسپر یہ قول ذکر ہے کہ انسان کا بیٹا سا آسمان پر آتی دیکھا کہ سلطنت
اور عظمت دی گئی اور سب امتین اور قومین اوسکی عبادت کرینگی - پس
بخوبی ظاہر ہے کہ کسی صاحب سلطنت کے لیے یہ مژدہ ہی اور قول
داودی کا مقصود حضرت سلیمان ہین وہ جواب مین بولے کہ وہ قتل کے
لایق ہے - اسپر قول موسوی جسمین احکام حدود و قصاص جو مقرر
کرتے ہین - اونمین ایک یہ بھی ہے کہ جو کوئی خداوند پر لعنت کرے
اور کفر کہے تو وہ مستحق قتل ہے - پس عیسائیون نی اس قول کا
مصداق حضرت عیسے کو ثابت کیا کہ یہ بشارت اونکے لیے ہے

کیا اچہا دین ہے کیا اچہے دیندار - اور منکران نبوت یا منا ان
الوہیت عیسوی پر کفر لگاتے ہین -
تب اونہون نے اوسکے مونہہ پر تہوکا - اسپر قول اشعیا نشان
جسمین وہ اپنا حال بیان کرتے ہین اور دوسرے قول کا ذکر اوپر ہوچکا
سردار اماموں نے یسوع کے قتل پر مشورہ کیا اسپر یہ قول نقل ہے کہ
لوگ مسیح کے مقابل منصوبہ کرتے ہین - اسکا بیان گزرا کہ مسیح سی خود
نفس داودی مقصود ہے - یرمیاہ کی معرفت جو کہا گیا پورا ہوا کہ
تیس روپیہ کو کہیت کمہار کا مول لیا - یہ قول حضرت یرمیاہ کا ہرگز
نہین ہے - کلام الہامی غلط ہونا اس دین عیسائیان مین کیا ظاہر ثابت
ہوا - یہ قول حضرت زکریا کا ہے کہ معنی اسکے اوپر گزر چکے -
یسوع کو کوڑی مار کر اونکو سونپا - قول اشعیا کا بیان نو اوپر گزرا -
اوس سے ہنسنے کے - اسپر قول داودی نقل کیا ہے کہ حضرت داود
اپنے حال زار کے لیئے دعا مانگتے ہین - اور قول اشعیا کا ذکر اوپر ہوچکا
- صلیب دینے لیگئے - اسپر قول اشعیا کا حوالہ ہے اوسکا ذکر گزر چکا -
پت ملا ہوا سرکہ اوسکو دیا - اسپر قول داودی نقل ہے کہ وہ اپنا
حال زار کہتے ہین کہ پینی کو سرکہ اور کہانیکو زہر دیا -
بنی نی جو کہا پورا ہوا کہ میرے کپڑے بانٹ لیے - اسپر قول داودی
ہے کہ وہ اپنا حال کہتے ہین - اوسکے ساتہہ دو چور مصلوب ہوئے -
قول اشعیا کا جو حوالہ ہے اوسکا ذکر گزر چکا - اپنا سر ملا کے ملامت

Marfat.com

کرتے تھے - اسپر یہ قول اوسی نقل ہے کہ یہ لوگ مجھپر ہنستی ہین
اور سر ہلا ہلا کے کہنے ہین کہ اسنی خدا پر توکل کیا وہ ہی اوسکو بچاوے
اور چھوڑاوے - ہین اونکا ننگ ہوا وی مجھے نگاہ کرکے مجھپر سر
ہلاتے ہین - یہ سب اپنا حال حضرت داود کہتے ہین اسطرح
سردار امام نے اوسکو ہنسی سی کہا - اور قول داودی[۴۲] دیر گذر چکا
اوسنی خدا پر اعتقاد کیا - اسپر یہ قول داودی[۴۳] حوالہ ہی کہ وہ اپنا
حال کہتے ہین - میرے خدا مجھے اکیلا کیون چھوڑ دیا - اسپر[۴۴] یہ کا
جو حوالہ ہے تو اوسمین حضرت داود اپنا حال بیان کرتے ہین -
سر کہ اوسی بلایا - اسپر حضرت داؤد[۴۵] کا قول کہ وہ اپنا حال کہتی ہین
نقل کیا - بڑی عبادت گاہ کا پردہ پھٹ گیا - اسپر دو[۴۶] قول موسوے
مذکور ہین - اول مین درخواست موسوی ہے کہ نو پردہ چکن دور
کے آسمان وغیرہ کے رنگت کے بنا - اوس پردہ درہی کچھ مناسب
نہین ہی اور دوسرے مین بھی یہی بیان ہی - لاشین اٹھین
اسپر جو[۴۷] قول اشیاء ہے اوسکو غور دیکھا جاوی کہ اون مین
تو ذکر قیامت ہے - نہ اوس واقعہ کے لیئے کچھ پیش گوئی - اپنی نئی
قبر مین اوسکو دفن کیا - اسپر جو قول اشیاء ہے اوسکا ذکر ہو چکا
زمین پر مجھے اختیار دیا گیا ہے - اسپر قول[۴۸] وانبال ہی کہ جسکا
ذکر اوپر ہو چکا - واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واسلم
اب جملہ مسلمانان اور سب ناظرین کی خدمت مین یہ التماس ہے کہ

Marfat.com

بروقت ملاحظہ اس رسالہ کے حوالہ کو بخوبی ملاحظہ کرین کہ مطلب عہد جدید اور عہد عتیق آیت ماسبق اور مالحق سی خوب واضح ہوتا ہے ورنہ صرف سوای اتفاقی موافقت الفاظ کے اور کچہہ لطف نہوگا۔

اب اسکے بعد ہم دوسرے فصل شروع کرتے ہین کہ جسمین اقوال مندرجہ انجیل مارک مقدس کے نسبت بحث کیجاویگی۔

وباللہ التوفیق وتوفیقہ خیر رفیق

اور واضح ہو کہ جو اقوال عہد جدید اور عہد عتیق کے نسبت اس فصل مین بحث گزر چکی ہے ہم اونکی نسبت اب بحث مکرر نکرینگے بلکہ نئی قول کی بحث ہوگی۔ مگر بضرورت

انجیل مارقس باب اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دویم بیچ تحقیقات اون اخبار کے جو انجیل مرقس مقدس کے اندر مندرج ہین اور جنکی تصدیق عہد عتیق سی کی گئی اور جو حضرت عیسےٰ کے لیے بشارت قرار دی گئی علیہ السلام والصلوٰۃ وعلی سیدنا محمد الذی قفاہ۔ الحمد للہ رب العالمین رب زدنی علما

نبیون کے کتاب مین لکہا ہے دیکہہ مین اپنی رسول کو تیری آگی بہیجتا ہون وہ تیری روبرو راہ کو درست کریگا۔ اسپر قول ملا کی نقل ہے۔

یہ ترجمہ محض غلط ہے - صحیح یہ ہی کہ مین اپنی رسول کو بہیجتا ہون کہ وہ
میری آگے راہ درست کریگا - اور اسکا بیان فصل اول مین بخوبی
ہو چکا ہے - اب عیسائیان اپنی ایمان سے کہدین کہ یہ تحریف نہین تو پہر
کیا ہے - اور لفظ نبیون جو انجیل مین درج ہی ظاہر ہے کہ جمع ہی اور
سوائے ملاکی نبی کے اور کسی نے یہ کلام نہین کہا - پس نبیونکا لفظ بولنا
غلط ہوا یا بقیاس تین ایک اور ایک تین جمع واحد اور واحد جمع ہی
صحیح کر لیا ہے - بیابان مین ایک پکارنیوالی کی آواز ہے کہ خداوند
کی راہ بتاؤ اور اوسکا راستہ سیدہا کرو - اسپر یہ قول اشعیا نقل ہی کہ
جسکا ذکر اوپر گزرا فصل اول مین - وہ روح القدس مین تمکو غوطہ دیگا
- اسپر یہ قول یوال نبی نقل ہے - اور اسکی بعد ایسا ہوگا کہ مین اپنی
روح کو ساری بشر پر برساؤنگا - اور تمہاری بیٹے بیٹیان نبوت
کرینگے - بلکہ مین اپنی روح کو غلام اور لونڈیون پر برساؤنگا -
پس ظاہر ہے کہ یہ کلام تو ایسا ہے کہ جسمین خصوصیت حواریان کے نہی
بلکہ جملہ بشر مرد و زن پیر و جوان غلام لونڈی سب پر روح القدس برسیگی
اور سب نبوت کرینگے - پس چاہیے کہ سب عیسائیان بذریعہ روح القدس
انجیل الگ الگ مرتب کرین اور ہر شخص دعوی نبوت کری - بلکہ ہر
فرد یہود و مجوس ہنود اہل اسلام وغیرہ مع خصوصیت اہل دین عیسائیان
معاشرہ اس بشارت کے کیا ہے -
آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا عزیز بیٹا ہے - اسپر یہ قول ورادے نقل ہی

کہ مین حکم کو ظاہر کرونگا کہ خداوند نی میرے حق مین فرمایا تو میرا بیٹا ہی
مینی آج تجھے جنا ہے - پس بنظر مناسبت الفاظ اس قول کے اور اس جمع
زبور کے نقل کیا ورنہ حضرت داود اپنی حق مین بیان کرتی ہین -
بشارت کسیکی لیے نہین ہے - اور عبارت انجیل تو خود دلالت کرتی ہے
کہ حضرت عیسی کے لیئے یہ آواز مستقل آئی - پہر بشارت بنقل قول
زبور اوسکو بہی مشتبہ کرنا کیا ضرور ہے - معلوم ہوتا ہی کہ خود ہی مشتبہ ہی
جاکر امام کو اپنی کو دکہلا اور جو چیزین کہ موسی نے مقرر کی ہین اپنی پاک
ہونیکی لیے گزران اسپر احبار مین سی جو قول موسی نقل کئے ہین وہ
صرف ابرص کے اچہے ہونیکی تدبیر ہے تب اوسنی ہوا کو ڈانٹا اور دریا سے
کہا ٹہر اور تہم جا - اسپر زبور کا یہ قول نقل کیا خداوند مظلومون کے لیئے
پناہ اور مصیبت کی وقت حمایت - پس یہان قول داودی خدا کے
حقیقے کے لیئے ہے کہ یہواہ کا لفظ موجود ہے - موافق عقائد عیسائیون کے
بہی اطلاق اسکا اقنوم اول کے سوا اقنوم ثانی و ثالث پر نہین ہو سکتا
ہے - پس بشارت حضرت عیسے کے لیئے نہین ہے - سور کا گلہ
چرتا تہا - اسپر یہ قول موسی حوالہ ہے کہ جسمین سور کے کہانیکی ممانعت
شریعت موسی مین ہے - اس قول انجیل سی بجز اتفاق لفظ اور کچہہ مناسبت
نہین - اب کہ عیسائیان گوشت سور کہاتے ہین یا منکر عہد عتیق
کے ہین یا اوسکی ناسخ - اور نسخ کے قائل نہین ہین - اب بجز انکار
بدعوی تکمیل بمعنے آزادی از شریعت خداوندی اور کیا تتمہ ہے

حساب کے دن سزا سروم اور عمورا کی سزا سے کم ہوگی - اسپر ذکر برادی
قوم لوط علیہ السلام کیا گیا -
بہائی کی جورو کو رکہنا روا نہین ہے - اسپر یہ ہی قول موسے نقل کیا ہی
اور ہوا تہم گئی - اسپر یہ مناجات داود ذکر ہے ای خداوند طغیانی
کی ہے سیلابون نے اور نہرون نے جوش و خروش کیا - خداوند بلند پر
بہت سی پانیون کے آواز قوی ہے اس سب مین خدائے حقیقی مقصود ہے
نہ کوئی اور -
اشعیا نے خبر دی کہ یہ لوگ ہونٹون سے میری تعظیم کرتی ہین پر اون کے
دل مجہسے دور ہین - اسپر یہ قول حضرت اشعیا کا نقل کیا ہے -
اور اوسکی پوشاک چمکنے لگے - اسپر یہ قول دانیال نبی کا ذکر کیا ہی -
اور حقیقت یہ ہی کہ اونہون نے ایک خواب دیکہا تہا کہ اوسمین کا ایک جملہ یہ ہی
ہے - اگر یہ حضرت عیسے کے لیئے دلیل ہی تو چاہیے کہ تمام کلام اونپر صادق
ورنہ جزو کلام کہ اتفاقاً اونپر ثابت آگیا باقی سب کلام اونکی مخالف ہے - آگ کے
دہارا بہی اوس سے نکلے اور وہ حیوان مارا گیا کہ آگ مین ڈالا گیا - یہ باتین
کب ہوئین جو بشارت جانی جاوی - اور یہ بات کہ ایک جزو کلام تو دنیا
مین صادق اور باقی قیامت مین ہوگا دعوی بی دلیل ہے - اور
یہ بات کہ مراد یہ ہی کہ کفارہ کی لیئے آگ مین ڈالی گئی صحیح نہین ہے
کیونکہ بیگناہ کو سزا دینا اور گنہگارونکو چہوڑ دینا کمال ظلم ہے اور خدا
اور نبی کو دوزخ مین پڑنا ان ہی ایمان والونکا عقیدہ اور ایمان ہو سکتا ہے

Marfat.com

ورنہ ایمان حقیقی والے تو کیونکر کہہ سکتے ہین تب ایلیاہ موسیٰ کے ساتھہ اونہین
دکہائی دیا کہ وی یسوع سے بات کرتے تہے - پتر نے یسوع سے کہا کہ
ہم تین خیمہ یہان بناوین ایلیاہ اور موسیٰ اور تیرے لیئے - اسپر یہ قول
نقل کیا ہے - اور الیاہ بگولہ مین ہوکر آسمان پر چلا گیا - سوائے اسکے اور کوئی
مناسبت انمین نہین ہے - اور اس تمام انجیل مین اکثر وہ ہی اقوال ہین
جو فصل اول مین ذکر ہو چکے ہین اسلیئے دوبارہ بحث لاحاصل ہی تمام ہوئی فصل دویم
اب شروع ہوئی فصل سویم اور اسمین بہی رعایت اسکی ضرور رہی گی
کہ جس قول کی بحث ہو چکی اوسکی بحث نہو گی - نئی قول کے نسبت بحث ہو گے

انجیل لوقا	باب اول باب دویم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل سویم تحقیقات اقاویل انجیل لوقا کی

مریم نے کہا کہ میری جان خدا کے تعظیم کرتی ہے - اسپر یہ قول نقل کیا ہی
کہ حنہ نی کہا کہ میرا دل خداوند سے خوش ہے - حال اسکا یہ ہی کہ وہ قصہ اور ہی اور
یہ اور حنہ سی مراد مریم کیونکر ہے اور اوسکا پسر جو ہوا مصدق عیسوی کے لیئے
کیا دلیل ہے - یوسف بیت لحم شہر مین گیا - اسپر یہ قول نقل کیا ہی
خداوند نے صموئیل کو کہا تو بیت لحم جا اور وہ وہان گیا - اب ان دونون مین
کیا مناسبت ہے کہ ایک دوسرے کے لیئے بشارت ہووے بجز اتفاق الفاظ کے -
میری آنکہون نے اپنی نجات دینی والیکو دیکہا - اسپر یہ قول نقل ہے کہ زمین
سرتاسر ہمارے خداوند کی نجات کو دیکہے گی - صرف لفظ نجات جو دونون مین

Marfat.com

موجود ہے اسلیئے بشارت مراد دیا گیا ورنہ اصل تو یہ ہی کہ یہ تمام باب اوس
بادشاہ یا اوس شخص معہود اور موعود کے لیئے ہے کہ جسکے عہد مین اور شلیم
اور صیہون نامختون اور ناپاک لوگون کے داخل ہونے سی محفوظ رہیگی
اور ان لوگون ناپاک کو اوسمین داخل ہونا منع ہوجاویگا آیت اول تا آخر
باب ۔ پس ظاہر ہے کہ نہ تصدیق دولت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نامختون
یعنی عیسائیون کا اور ناپاک یعنی یہودیون کا کہ اوسمین پیشاب ناپاک سے
حفاظت نہین ہے بیت القدس مین داخل ہونا قطعاً منع ہوگیا ہے ۔
غیر ملکیون کے روشنی کے لیئے ایک نور ۔ اسپر یہ قول نقل ہے مین خداوند تجہے
بلاتا ہون اور امت کے عہد اور نور کے لیئے تجہے دونگا ۔ اگر کچہہ بہی انصاف ہو
یہ تو سراسر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے سب اوصاف اونکے بیانکر
ہین یہ سب باب دیکہا جاوے تو حقیقت معلوم ہوگی چنانچہ آیت ۱۱ مین صاف ہے
کہ بیابان اور اوسکی بستیان کیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کرین
سنگلاخ کی بستی والی سرود گائین اور پہاڑونکی چوٹیان پر سے للکارین
۔ پس یہ امر کہ بنی کیدار کے لیئے باعث رفعت اور طرف ہوا حضرت
عیسے اوسکی مصداق نہین مگر حضرت محمد علیہما السلام اور دوسرا قول
حضرت اشعیا اپنا حال بیان کرتے ہین ۔ یہ تو کم ہے اور تو یعقوب کے
فرقون کو اوٹہالی اور اسرائیل کے بچے ہوون کو پہرا لائے میرا بندہ ہو
اون دنون مین اوسنی کچہہ نکہایا ۔ اسپر لکہا کہ حضرت موسی چالیس دن تک
خداوند کے پاس رہے سب احکام لوحون مین لکہی اور کچہہ روٹی نہ کہائی ۔

اب یہ فعل موسوے حضرت عیسےٰ کے لیئے کیونکر بشارت ہوسکتا ہے۔
لکھا ہے کہ آدمی فقط روٹی سی نہین جیتا بلکہ ہر ایک حکم سی جیتا ہے۔
اسپر[۱] وہ احسان جو اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ پر کیا کہ ہمنے تجھکو من دیا
کہ تو جانی کہ آدمی خدا کے حکم سی زندہ رہتا ہے لکھا ہے۔ سو اسمناسبت
الفاظ اور کچھہ مناسبت نہین ہے۔ مبارک ہو تم جو بھوکی ہو کہ تم سیر ہوگے
اسپر[۲] یہ قول کہ کیا کہ پیاسو آؤ جسکے پاس نقدی نہو مول لیوے دودھ اور
دین بی مول خریدو۔ اس قول مین اور قول انجیلی مین کیا کچھہ فرق ہے
مین تمکو تمہارے دشمن پر قوت دیتا ہون اور سانپ اور بچھو وغیرہ تمکو نقصان
نکرینگے بلکہ تمکو اونپر اختیار ہے۔ اسپر تین[۳] قول بشارت کی لیئے نقل کیے ہین
۔ اول وہ ہے کہ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے خدا جسنے سونیکو بچھڑا
بنایا اونمین مجھکو میت دے حکم ہوا کہ مین اونکو میت دونگا۔ اور سوم یہ ہے
یہ کہ اوسوقت میکائیل جو سردار قوم کی حمایت کو کھڑا ہوگا۔ اوسوقت تیرے
لوگ نجات پاوینگے۔ پس قول انجیل اور ان اقوال مین کچھہ بھی مناسبت نہین
جبکہ اونسی باتین کہہ رہا تھا تب کاتب اور فریسی اوسکو بہت دق اور
ایذا دینی لگے اسپر[۴] یہ قول اودی نقل کیا ہے کہ مجھے بیلون نے گھیر لیا
وہ مجھپر پھاڑنیوالی شیر کیطرح دوڑتے ہین۔ حضرت داؤد تو اپنا حال
جناب خداوند مین کہتے ہین۔ کسی کی طرف کیا اشارہ اور کسکی لیئے کیا
بشارت مین صفحہ کے لیئے نہین آیا بلکہ جدائی کے لیئے۔ اسپر یہ قول میکہ نبی کا
ذکر ہے۔ لیکن مین خداوند کی طرف دیکھتا ہون اور نجات دینی کا منتظر ہون

Marfat.com

ان دونون قول مین کچھہ مناسبت نہین - اور بجا دینی والیکا ذکر کہ جسکی
انتظار ہے فصل اول مین بخوبی ذکر ہو چکا ہے -
اور اس فصل مین جملہ وہ اقوال کہ باقی ہوا انجیل لوقا مین مذکور ہین لکھنا
کچھہ ضرور نہین کہ سبکا بیان فصل اول اور فصل دوم مین ہو چکا ہے -
ان ہی اقوال کو بار بار بیان کرتے ہین اور پھر بحث کرنی بیفائدہ ہے -
اب فصل سوم کہ ختم ہو چکی فصل چہارم بیچ تحقیقات اقوال مندرجہ انجیل یوحنا
کے شروع کی گئی اور امید ہین یہ ہی لحاظ رہیگا کہ جونسی بحث ضرور ہوگی
وہ لکھی جاویگی اور اقوال مذکورہ کے نسبت بحث نہوگی -
وباللہ التوفیق وتوفیقہ خیر رفیق - وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحابہ
وازواجہ واہل بیتہ وامتہ وہاشم الذی آمن بہ وسلم
اور سوائے بشارات کے جو عہد عتیق سی نقل کیے گئے ہین اور اقوال کے
نقل اور بحث نہوگی کہ اناجیل اور اعمال اور قطوط وغیرہ کے جو اسمین
ایکدوسری کی تاکید کے لیئے حوالہ ہے فقط

انجیل یوحنا

باب اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل چہارم بیچ تحقیقات اون بشارات کے جو حضرت
عیسٰے کے لیئے عہد عتیق سی ان یوحنا مقدس نے اپنی انجیل
مین لکھی ہین اور سوا ر بشارات کے اور سوا ر قول جدید کے

Marfat.com

اور بحث ضرور نہین کہ پہلی ذکر ہو چکا ہی

ابتدا مین کلام تہا اور کلام خدا کے ساتہہ تہا اور کلام خدا تہا۔ یہ ہے ابتدا مین خدا کے ساتہہ تہا۔ سب کچہہ اوس سے پیدا ہوا اور جو سب پیدا ہوئی انمین سے ایک چیز بغیر اوسکی پیدا نہوئی۔ زندگی اوسمین تہی اور وہ زندگی آدمیونکا نور تہا اور نور تاریکیمین چمکا پر تاریکی نے اوسی دریافت نکیا۔ پہلی ہم اس کلام کی شرح لکہتے ہین۔ واضح ہو کہ یہ امر تو مسلم اور معلوم ہی کہ ایک ذات مستجمع جمیع صفات کمالات علت کاملہ جملہ علل ناقصہ اور جملہ معلولات کے لیے ازلی ابدی قدیم لا ابتدا لا انتہا موجود ہے اور جب اوسنی ارادہ کیا کہ ظہور ایک کارخانہ عجائب کا ہووی تو اگرچہ جملہ اوصاف اوسکی مثل رزق و رحم و قہر و اماتت و احیا اور ملک اور علم وغیرہ اوسکی ذات کے ساتہہ قدیم ہین لیکن ایجاد و اظہار اور وجود و ظہور عالم ماسوا کا صرف وصف کلام امر پر موقوف ہے۔ اسی لئی وہ وصف جو بنا عالم ماسوا کا سبب ابتدا مین تہا کلام تہا اور اور اوصاف کا ظہور جو متعلق ساتہہ موجودات کے ہون وہ اسکی بعد اسلئی خیال کیا گیا کہ اونکا اثر بعد ظہور اثر کلام ہوگا یعنی اثر کلام جو اول موثر ہوا سب پر ابتدا شمار کیا گیا۔ اور چونکہ اوصاف خدا کی خدا کے ساتہہ قدیم ازلی ابدی ہین۔ اسی لیے یہ کہا کہ یہ وصف کلام جو ابتدا موثر کیا گیا خدا کے ساتہہ تہا۔ یعنی کوئی یہ نسمجہہ لے کہ معنی ابتدا مین کلام تہا یہہ ہین کہ خدا کلام ہی تہا۔ اور چونکہ موثر حقیقی اور علت تامہ خدا ہے اور یہ وصف کلام بظاہر وسیلہ ایجاد ماسوا ہوا اسلیئی اوسکو تغلیبا یہہ کہا کہ

Marfat.com

کلام خدا تہا جیسا کہ یوحنا مقدس کے عادت ہے کہ تعلیا وصف کو موصوف کے
حمل و اطلاق کرتی ہین خط اول یوحنا مقدس ۱ باب آیت جو کوئی
پیار نہین کرتا سو خدا کو نہین پہچانتا کیونکہ خدا محبت ہے - پس اگر وہ بعض
جو ہمنی کہی ہین صحیح نہون بلکہ خود کلام ہی خدا ہووے تو اس حوالہ کے
موافق محبت بہی خدا ہووے اور یہ تو عیسائیون کے اور خود یوحنا مقدس کے
نزدیک بہی غلط ہوگا - اور یہ ہے معنے آیت دویم کے ہین کہ کلام خود وصف
اپنی موصوف کے ساتہہ تہا جیسا کہ آیت اول جملہ دویم کے معنی ہین -
اور آیت سویم کے معنے صاف ظاہر ہین کہ جو کچہہ پیدا ہوا بذریعہ حکم کے
وہ کلام ہی پیدا ہوا - بمطابقت قرآن شریف کے اور جب کسیکے پیدا کرنیکا
ارادہ کیا تو فرمایا کہ ہوجا سو وہ ہوگیا - پس بے وصف کلام یعنی سوا
اس وصف کلام کے اور وصف کے ذریعہ سی پیدائش نہین ہوئی کہ اور اوصاف
اور کام کے لیئے ہین - اسی لیئی فرمایا کہ سب کچہہ اس سے یعنے کلام سے
پیدا ہوا اور جو چیز پیدا ہوئے اونمین سی ایک چیز بغیر اسکے یعنی بغیر کلام
بذریعہ اور وصف کے پیدا نہوئی - جیسا ان آیات سی ثابت ہوا کہ وصف
کلام خدا کے ساتہہ تہا ایسا ہی اب دوسرا وصف زندگی ہمیشہ یعنی اللہ تعالے
متکلم اور زندہ ازلی ابدی ہے - اور وہ یعنی اللہ تعالے آدمیون کی زندگی کا
نور تہا یعنی خدا تعالے نے اپنی روح آدم مین پہونکی کہ باعث اوسکی
زندگی کا ہوا پیدائش باب آیت کہ خدا نی آدم کی ناک مین زندگی
دم پہونکا اور وہ ہی نور یعنی زندگی اور روح جو خدا نے آدم کو بخشی ؛

Marfat.com

تاریکی مین یعنی جسم و قالب آدم خاکی مین چمکا پر تاریکی نی یعنی آدم
اور اوسکی اولاد نی اوسی دریافت نکیا یعنی جو اوسکا حق معرفت اور حق
عبادت تہا ادا نکیا کہ آدم نے خلاف حکم کیا یعنی درخت جو منع کیا گیا تہا
کہایا اور حکم کو پیش نظر نہ رکہا کہ خلاف اپنی عہدہ عبادت اور معرفت کے
کیا اور ایسی ہی اولاد آدم نی کہ خلاف عہدہ عبادت اور معرفت کے
اتباع حکم نکیا پیدایش ۳ باب ۶ آیت اور پیدایش ۶ باب ۳ و ۴ آیت
تب خدا نے کہا کہ میری روح انسان مین اثر نکریگی اور خدا کے بیٹے آدم کے
بیٹون کے پاس گئی اور آدمیون کے بدی زمین پر بڑہ گئی - پس اصل
معنی اس کلام کے یہ ہین جو ہمنے بیان کیے کہ سیاق و سباق اور محاورہ اور
توراۃ وغیرہ سب اسکی موافق اور مؤید ہے اب عیسائیون کی تقریر یہ ہے
کہ اس کلام یعنی ان پانچ آدمیون سے حضرت عیسی کی الوہیت ثابت ہے کہ وہ
کلام جو ابتدا مین تہا اور جو خدا کے ساتہہ تہا اور جو خدا تہا اور وہ زندگی
جو خدا مین تہی اور وہ نور جو آدمیون کی زندگی کا باعث تہا اور آدمیون مین
چمکا کہ اوسکو نہ پہچانا حضرت عیسی تہے - واضح ہو کہ کوئی دلیل بجز
عیسائیان اس دعوی پر اونکے نہین ہے - کیونکر ہو سکتا ہے کہ
وصف جو اپنی موصوف کے ساتہہ قیام پذیر ہے یعنی عرض کلام اور عرض
زندگی جو جوہر متکلم اور جوہر زندہ کے ساتہہ قایم ہے اپنی جوہر سے
جدا ہو کر بشکل انسان آدمی اور عرض جوہر ہو جاوے اور خدا تعالی
بے وصف تکلم اور حیات کے رہ جاوی - اور یہ بہی نہین ہو سکتا ہے

Marfat.com

کہ کچھہ کلام اور حیات خدا مین رہی اور کچھہ بشکل عیسوے اسی کہ آسمین
تجزی اوسکی عرض اور وصف کے لازم آتی ہے اور اوسکی صفات مین
تجدد اور تغیر اور انتقال پایا جاتا ہے - اور سوا اس محال عقلی اور
نقلی کے کوئی قرینہ اس کلام انجیلی مین اونکے خدا ہونیکا موجود نہین ہے
- اور بعض عیسائی یہ کہتے ہین کہ الفورڈ اور انشاسن جو محقق اور مفسر
ہین یہ کہتے ہین کہ معنی کلام کے پیدا کرنیوالا اور حقیقت کا ظاہر کرنیوالا
- اور کلمہ ظہور ازلی خدا کا ہے اور اوسکا کام ارادہ ہی بلکہ وہ خود
ارادہ ہے اور ارادہ بی علم جاری نہین ہو سکتا ہے کہ وہ فعل ہے
پس خدا مین دو اصل ہین ایک عقل باطنی دوئم ارادہ نہین اول کو باپ
دوئم کو بیٹا کہتے ہین کہ اول حاکم ہے اور دوئم محکوم اور یہ ارادہ
جامہ انسانیت قبول کر کے عیسے مسیح بن گیا - اور ایسی ہی زندگی اور نور
خدا جامہ انسانیت لیکر عیسے مسیح بن گیا - ظاہر ہے کہ جملہ صفات اور
تمام اعراض اپنی موصوف اور اپنی جوہر کے تابع اور محکوم ہوتے ہین
پس حیات اور علم اور قدرت اور تکوین اور اخبار اور رزق دنیا اور
قہر اور رحم اور عدالت اور جملہ اوصاف سب جانتے ہے کہ بیٹا ہووین حیثیت
ایک وصف کلام کے کیا ہے اپنے اپنے ظہور پر سب موثر اور تابع ہین
اور کوئی عقلی دلیل نہین کہ وہ روشنی اور ارادہ حضرت عیسی ہوگی اور
نہ کوئی وجہ نقلی بجز فرض کے اور اگر صرف الفورڈ اور انشاسن مفسرین
کا قول ہی دلیل قابل تسلیم ہے تو ہماری تفسیر جو موافق کتب مقدسہ کے ہے

Marfat.com

بالادلی قابل تسلیم ہے اور انکا کلام صرف عقلی ہے نہ موافق عقل کے ہے
اور نہ از روئی الہام کے ہے - اور آیت اوّل پر جو یہ حوالہ لکھتے ہین اول
یہ کہ ابتدا مین خدا نے آسمان اور زمین پیدا کیا اب ظاہر ہے معلوم ہوتا ہے
کہ وہ کلام جو انجیل مین مذکور ہے یہ آیت ہی جو آسمان اور زمین کے پیدائش
کا جسمین ذکر ہے - اگر یہ ہی معنی ہین تو موافق ہماری تفسیر کے ہین
اور اگر یہ معنی نہین بلکہ یہ معنی ہین کہ اوسمین جو الوہیم ہے وہ لفظ جمع ہے
کہ اوس سے کثرت ذات حقیقی کے ہونے کے مقصود ہے - واضح ہو کہ اگرچہ
یہ لفظ بشکل جمع ہے لیکن صرف تعظیم کے لیے یہ شکل استعمال کے گئے ہے
اور تمام کتب مقدسہ مین جمع کے لیے کہین ایسا ذکر نہین ہے بلکہ بمعنے
حاکم یا سردار وغیرہ تعظیما یہ لفظ بولا گیا ہے کتاب خروج باب آیت
اور صدہا مقام ایسے ہین مگر اونکی نقل مین طوالت ہے - پس صاف ہے
کہ ہر شخص جو ملیے و فرعون کہ جسکے لیے یہ الوہیم بولا گیا ہے سب مین قائم
مثلاثہ موجود ہون -

دوسرے حوالہ مین یہ ہے کہ حکمت زمین کی پیدائش ہی سے پہلے ہوا ہوی
اور بعض یہ کہتے ہین کہ چونکہ حضرت عیسے مختارانہ زندہ اور تندرست کرتے
تھے اسلئے وہ ظہور ارادہ باطنی کے ہین سو واضح ہو کہ انجیل یوحنا باب
پنجم آیت ۱۹ اور آیت ۳۰ اور باب ششم آیت ۳۸ باب ہفتم آیت ۱۶ و ۱۷
باب آیت ۲۸ مین حضرت عیسے خود فرماتے ہین کہ بی مرضی باپ کے
مین کچھ نہین کر سکتا - مین آپ سی کچھ نہین کر سکتا جیسا سنتا ہون

Marfat.com

حکم کرتا ہون اس سی اونکا بی اختیار ہونا معلوم ہے بلکہ مجبور اور محکوم ہین
پس جب دلیل باطل تو دعوی الوہیت بہی باطل - اور پادری فانڈر صاحب
وغیرہ یہ کہتے ہین کہ دلیل اونکی خدائے کی یہ ہے کہ مین خدا مین ہون
اور خدا مجہہ مین ہے لیکن یہ مدعیان الوہیت اس آیت ۲۰ و ۲۱ باب ۱۴
- انجیل یوحنا کو نہین دیکہتے ہین کہ حضرت عیسے کا یہ قول کہ اوس روز تم
جانوگے کہ مین باپ مین ہون اور تم مجہہ مین اور مین تم مین ہون -
پس اس سے تو صرف حضرت عیسی کا خدا ہونا ثابت نہین بلکہ جملہ حاضرین
بلکہ عیسائیونکا خدا ہونا یا [illegible] ثانی ہونا حسب اصطلاح عیسائیان ثابت
ہوتا ہے - اور پادری فانڈر صاحب وغیرہ یہ لکہتے ہین کہ کلام آسمانی
و فرشتہ سے اور کلام عیسوی اور حوارین سے خدا اور خدا کا بیٹا ہونا اونکی
لیے ثابت ہوا - واضح ہو کہ جملہ کتب مقدسہ مین خدا جو ترجمہ الوہیم کا ہی
غیر ذات حقیقی پر بہت بولا گیا مگر نہ بمعنے حقیقی بلکہ بمعنی حاکم و سردار
وغیرہ - اور خدا کا بیٹا ہونا کتاب پیدایش ۶ باب ۳ آیت مین جو بنی آدم
پر بولا گیا ہے - تو خصوصیت حضرت عیسے کے نہین ہی - اور معنی خاص کے
کوئی دلیل نہین ہے - اور خدائے حضرت عیسی کے حسب اصطلاح کہ ذات کا
اقنوم ثانی ہونا جب ثابت ہوتا کہ یہواہ کا لفظ اونپر بولا جانا کہ وہ اسم
ذات ہے اور اسماء صفات الوہیم وادونا کے بولنے سے تو خدائی اصطلاح
ثابت نہین ہوتی ہے -

کلام مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا اور ہمنی خوب حشمت سے اونکو دیکہا -

Marfat.com

پس عیسائیان آیات سابقہ سی خدائے حضرت عیسے کی ثابت کرتی ہین
اور اس کلام سی اونکی انسانیت اور کہتے ہین کہ خدائی نی انسان کے ساتھ
ترکیب اور علاقہ پایا ہے - اسپر کوئی دلیل اور کوئی ثبوت نہین بجز فرض
کہ کلام یا ارادہ مجسم ہوگیا - اگر اسکے معنی یہ ہی لئی جاوین تو خدائی کا
مجسم ہونا ثابت نہین ہوتا ہے بلکہ ایک وصف کلام یا ارادہ کا مجسم ہونا
ثابت ہوا - پس معنی حقیقی اس کلام کے یہ ہین کہ وصف کلام کا اثر
جسم پذیر یعنی مخلوقات تمام ظاہر ہوئی اور اگر یہ معنی بہی نہین تو بجز
اہمال کلام اور کیا معنی ہوسکتی ہین - اسکی بعد تم آسمان کو کہلا اور فرشتہ
کو ابن آدم پر آتی جاتی دیکہوگے - اسپر یہ حوالہ ہے کہ حضرت اسحاق نے
حضرت یعقوب کو نصیحت کی کنعان مین شادی اپنی ماموں کے گہر کرنا
اسمین کچہہ علاقہ اور لگاؤ حضرت عیسے کا نہین ہے اور نہ ان دونون مین
کچہہ مناسبت ہے مین ہے -

میری لیے میری گواہی مقبول نہین - اسپر یہ حکم نقل ہے کہ ایک کے گواہی
عدالت مین مقبول نہوگی - یہ اگر بشارت کے لیے لکہا ہے تو معنی یہ ہین
کہ حضرت عیسے باعتقاد عیسائیان و بہ بشارت موسے باطل الشہادت ہین
ورنہ اس تطبیق کی کوئی وجہ نہین -

مین ابراہیم کے ہونی سی پہلے ہون - اسپر یہ قول موسوی نقل کیا ہے
کہ خدا نی کہا کہ مین وہ ہون جو ہون اور تو بنی اسرائیل سے کہنا کہ وہ جو ہے
اوسنی مجہی بہیجا ہے - ان دونون قولون مین کچہہ بہی مناسبت نہین ہے -

Marfat.com

حضرت عیسے نے کہا کہ کیا کتاب مین نہین لکہا کہ تم بہی خدا ہو تو اگی
مین نے اپنے کو خدا کہا تو کیا کفر ہے - اسپر یہ قول نقل ہے مین نے کہا کہ تم
سب الہ ہو اور الہ کے فرزند - پس یہ کیسی عمدہ دلیل ہے کہ خدائی عیسی
علیہ السلام کی حقیقی نہین ہے اور نہ فرزندی اوسکی اصطلاحی - ورنہ
سب خدا ہین اور سب خدا کے فرزند ہین - اختصاص عیسے باطل اور زائل ہے
اب واضح ہو کہ یہ تمام انجیل صرف ایسی اقوال سے بہری ہوئی جو فصول سابقہ
مین مذکور ہو چکی اور یا اقوال عہد جدید ایک دوسرے کے لیے سند ہین سو
اوسکا ہم اعتبار اسلیے نہین کرتے ہین کہ جو دعوی [illegible] لیا ہے
اب ہم برعایت مراتب مذکورہا اس فصل چہارم کو ختم کر کے فصل
پنجم درباب اقوال مندرجہ اعمال حواریان شروع کرتے ہین -
وباللہ التوفیق وتوفیقہ خیر رفیق وصلے اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ و
اصحابہ اجمعین وعلی ہاشم الافطسے معہم آمین -

اعمال		باب اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علے سیدنا محمد وآلہ وصحابہ اجمعین

فصل پنجم درباب تحقیق اقوال مندرجہ اعمال کے ہی

جب کہ وی دیکہتے تہے کہ وہ اوپر اوٹہایا گیا - اسپر یہ لکہا ہے
تو اونچے پر چڑہا تو نے اسیرون کو اسیر کیا تو نی لوگونکو فتنہ انگیز تک
انعام دی تا کہ خداوند خدا اون مین بسی - اس کلام داود مین اونچی ترجمہ

ماروم کا ہے جسکے یعنے بلندی مرتبہ اور رفعت قدر کے ہین نہ بلندی پہاڑ
یا مکان جو مقصود اس کلام حوارے کا ہے - اور اس قول داود مین
مژدہ ہی اوس شخص کے لیے کہ لوگونکو اسیر کریگا اور لوگونکو انعام دیگا
اور صاحب ہدایت اور ارشاد ہوگا کہ خدا اون مین بسی یعنی خدا کی
عبادت اور اوسکی یاد اون مین ہر وقت جاری رہیگی - سو حضرت
عیسے نے نہ کسیکو اسیر کیا نہ اونہون نے کسیکو انعام دیا سو یہ کام اوسکا ہے
جو سوائے ہدایت باطنی اور رفعت مرتبت کے حکومت اور سلطنت بہی
اوسکو ہووے - لیکن اسکے باب زبور مین لکہا ہے کہ اسکا مکان ویران
ہوگا اور اوسمین کوئی نہ بسی گا - اور ایسی ہی آیت ۱۶ پر بہی زبور کا
حوالہ ہے کہ جنمین حضرت داود اپنی دشمنون کے لیے دعا بد کرتے ہین
یا اپنی دوست کی شکایت کرتے ہین کہ دوست باعث ہلاکت ہوا -
تو گو اسمین کسی کے لیے بشارت نہین ہے لیکن بفرض عجب بشارت ہے
کہ جنکی بی ایمانی کی انبیاء سابقین نے پہلے خبر دی ہے - اسطرح کی
بشارتین نکالنی دشمن منکر کو حجت قوی کا سکہانا ہے - یہود کہینگے
کہ جنکی مذمت پہلے سے ثابت ہے وہ کیونکر مقدس اور قابل اعتقاد ہو سکتے ہین
اوسی جو خدا کے حکم سے تمنے پکڑا اور صلیب پر کہینچکر قتل کیا مگر خدا نے
گرہ موت کی کہول کر اوسکو اوٹہایا کیونکہ ممکن نہ تہا کہ وہ موت کے
قبضہ مین رہے کہ داود کہتا ہے کہ مین اپنے خداوند کو ہمیشہ اپنی سامنے
حاضر دیکہتا ہون وہ میرے داہنی طرف ہے میرا دل خوش ہی میرا بدن

Marfat.com

چین سے رہیگا میرے روح کو برزخ مین نہ چھوڑیگا اور نہ سڑنی دیگا
یہ سب کلام جو بہ نسبت حضرت عیسے کے ہے بہت صحیح اور درست ہے کہ بنی اسرائیل
نے اپنے گمان مین اونکو قتل کیا لیکن اللہ تعالے نے اونکو موت کے قبضہ سے
نکال کر اوٹھا لیا - اور یہ گمان عیسائیونکا کہ مرکر قبر مین تین دن تک
گناہ عالم کے بدلے سزا پاکر اوٹھے اس کلام حوارمین کے خلاف ہے - اگر
ماری گئے تو موت کے قبضہ سے کیونکر اونکو نجات ہوئی اور قبر مین جو
سزا جاری ہوئی تو کیونکر دل خوش اور بدن چین سے رہا اور کیونکر
سڑنا نہوا - یہ سب باتین تو جب ہے متحقق ہوتی ہین کہ ابتداءً موت اونپر
طاری نہو ورنہ یا یہ کلام غلط یا اونکا مرنا غلط - آخر جو بات حق ہی
وہ کبھی نہ کبھی زبان پر آہی جاتی ہے - وما قتلوہ وما صلبوہ الی آخر الآیت
اور سوا اسکے قول داود مین تو لفظ یہواہ ہے جو ذات اقنوم اول پر
بولا جاتا ہے داہنی طرف حضرت عیسی کا ہونا اس کلام سے
ثابت نہین اور یہ سب امور وہ اپنے لیے کہتے ہین نہ اور کے لیے
پر داود نبی ہوکر جانتا تہا کہ خداوند اوسکے کمر سے مسیح کو پیدا کریگا
کہ وہ اوسکے تخت پر بیٹھے گا - اسپر یہ دو قول بشارت اور تائید کے
لیے لکھے ہین - اول مین خطاب خداوندی حضرت داود کو ہے
کہ تیرے تخم کو جو تیرے صلب سے ہوگا تخت اونکا اور اوسکی
سلطنت برپا کرونگا اور وہ میرے نام کا ایک گھر بناویگا - یہ سب
مژدہ حضرت سلیمان کے لیے ہے کہ وہ اونکے صلب سے اونکا

Marfat.com

نطفہ ہے اور صاحب سلطنت ہووے اور اونہون نے بیت المقدس بنایا
حضرت عیسےٰ پر یہ سب بلا تحقیق فرض کرلی ہین اور یہ ہی حال
دوسرے قول کا ہے - اور مسیح سے مراد حضرت سلیمان ہین کہ
ہر بادشاہ جسکے سر پر تیل ملا جاتا تہا اوسکو مسیح کہتے تہے - اور
کودکے اوٹہہ کہڑا ہوا اور چلا اور چلتا پہرتا عبادت گاہ مین گیا
اسپر یہ قول بشارت کے لیئے لکہا ہے لیکن انجیل متی باب ۱۱ آیت ۵
پر یہ ہے قول حضرت عیسےٰ کے لیئے بشارت لکہے ہے کہ جب اونسے
لنگڑے وغیرہ اچہے ہوئے - اب ایک دعوی کبہی اونکے مدعی
حضرت عیسےٰ ہین اور کبہی اونکے حواریین مگر دلیل کیا چیست ہے کہ
ہر مدعی کے دعوی درست ہے -

پاول مقدس نے کہا کہ خدا کا ہاتہ تجہپر ہے تو اندہا ہوویگا سورج
نہ دیکہیگا - اسپر یہ قول موسےٰ ہے کہ جسمین فرعون سے کہا کہ خداوند
کا ہاتہ تجہپر ہے سب مصر کے مورشی مرینگے اور بنی اسرائیل کے
نہ مرینگے - یہ ذکر موسیٰ و فرعون کا ہے حواریین عیسوی سے کچہہ متعلق
نہین الا فرضا اور وہان مرنا مورشی کا ہے اور یہان اوسکا یعنی
پراسماہ کا اندہا ہونا دونون مین مناسبت ہے کچہہ نہین اوس شخص کے
نسل سے خدا نے موافق اپنے وعدہ کے یسوع کو پیدا کیا - اسپر یہ
قول لکہا ہے - حقیقت یہ ہے کہ اسکا بیان باب دویم آیت ۳۰ مین
ہوچکا اور اس کلام مین بہی صاف ذکر ہے کہ یشی یعنی پدر داود کے

Marfat.com

رسل سے ایک شخص صاحب حکمت اور خرد اور صاحب سلطنت
ہوگا کہ وہ سلیمان ہین علیہم السّلام - حضرت یسوع کا کچھہ اشارہ ہے
نہین - اور آخر تک دیکھا گیا تو بجز اون اقوال کے کہ جنکا ذکر ا
ہو چکا کوئی نیا ذکر نہین ہے - اس لیئے یہ فصل ختم کر کے فصل
ششم در باب خطوط پاولوس مقدس کی شروع کی گئی ہین
باللہ التوفیق وتوفیقہ خیر رفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین رب دلی علما

فصل ششم در بیان اون اقوال کے جو پولوس مقدس کے خطوط مین ذکر کیئے ہین ؛

ان سب خطوط کو دیکھا گیا تو کوئی امر نیا ذکر نہین ہے بجز اسکے
کہ شریعت سے آزادی کی تعلیم ہے چنانچہ خط بنام گلاتیان
باب سوئم آیت از ۱۰ تا ۱۳ شریعت کو ایمان سے کچھہ علاقہ نہین
ہے جو کوئی شریعت پر عمل کرے ملعون ہے اسلیئے ہم عیسائی
عمل نکرین ورنہ ملعون ہون گے چنانچہ حضرت عیسے ہمارے بدلی
شریعت پر عمل کر کے ملعون ہو چکے - یہ سب کلام اور عقیدہ توراۃ اور
کلام عیسوی کے خلاف ہے اور کوئی دلیل اسپر پیش نہین کرتے ہین
کہ عمل ایمان سے کیون متعلق نہین ہے، اور کیون باعث نجات
نہین ہے یعنی جب ایمان ہووی تو پھر آزادی شریعت کیون ہے

Marfat.com

اور شریعت باعث لعنت باوصف ایمان کیونکر ہے - لیکن یہ قول شریعت موسوی کا بشارتاً نقل ہے کہ جو صلیب پر کھینچا گیا ہے وہ ملعون ہے کیونکہ وہ بحکم شریعت خداوندی واجب القتل تھا پس چونکہ حضرت عیسےٰ بھی صلیب پر کھینچے گئے اس لیئے واجب القتل ہوئے - اب بنظر انصاف دیکھنا چاہیئے کہ حضرت عیسےٰ مصداق اس لعنت کے ہوئے یا نہین حقیقت یہ ہے کہ یہ حکم شریعت صرف واجب القتل سی متعلق ہے نہ مظلوم اور مقتول بیگناہ سی - حضرت عیسےٰ مرتکب کسیکے قتل یا زنا وغیرہ کے نہ تھے جو یہ حکم اونپر وارد ہووے اور یہ بات کہدانکی ہے کہ وہ ملعون ہوئے انکے سخت دلی پر دلالت کرتا ہے اوس نفس مقدس کو ایسا کہنا اور ایسا جاننا صریح کفر ہے - علاوہ اسکے یہ قول حضرت عیسےٰ کے لیئے بشارت قرار دی گئی ہے یہودیون کو اونکے لعنتی ہونے اور اونکے واجب القتل ہونے کی بہت عمدہ دلیل ان عیسائیون نے دی ہے اسپر اسطے نادان کی دوستی سی جان اور ایمان کا خطرہ ہے فقط واللہ تعالےٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم ثم

خطوط یعقوب و غیرہ رسولان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل ہفتم - خطوط یعقوب اور پطرس اور یوحنا رسولون کی دیکھو کس مین اخلاق کی تعلیم ہے اور کس مین آزادی از حکم و شریعت خداوندی کی تعلیم ہے - مگر یوحنا رسول کے خط اول باب سوم مین

لکھا ہے آیت اوّل میرے بچو گناہ نکرو اور اگر کوئی گناہ کرے
تو باپ کے پاس نیک یسوع مسیح ہمارا وکیل ہے وہ ہمارے گناہونکا
کفارہ ہے اور فقط ہمارے ہی گناہ کا نہین بلکہ تمام دنیا کا۔ یہ
دین عیسائیون نے ایسا اچھا نکالا ہے کہ عیسائیون کو نو کچھ گناہ کا
خوف نہ رہا اور ساری دنیا کو حاجت ایمان کی نہ رہی۔ حضرت
عیسے سب کے لیے کفارہ ہو گئے۔ پس خدا نے جو دوزخ بنایا اور
روز قیامت حساب کے لئے مقرر کیا اور سب انبیا روز حشر اور
دوزخ کے عذاب سے ڈراتے تھے سب بیہودہ اور رائگان گیا
اور اب بھی جو عیسائی واسطے دین پھیلانے کے کوشش کرتے
ہین کار بیکار ہے اسلیئے کہ تمام دنیا بسبب کفارہ عیسوی بخشی گئی
عیسائی لوگ جیسے جہنم سے محفوظ رہین گے ویسے ہی تمام دنیا
مجوسی یہود اہل اسلام ہنود محفوظ رہین گے۔ واللہ تعالے اعلم وعلمہ اتم واحکم
۔ اب ختم ہوئی یہ فصل ہفتم بھی اور مشاہدات کو جو دیکھا گیا تو کوئی امر
ضروری البحث نہین ہے اس لیئے اوسکے اقوال قابل تعرض نہین
ہین مگر بشارت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جو یوحنا مقدس نے حضرت عیسے
کی زبانی بیان کی اور اوسکا سوائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
کوئی اور مصداق نہین ہے وہ یہ ہے باب دوم آیت از ۲۵ تا
آخر مگر جو تم پاس ہے اوسی جبتک کہ مین آؤن تھامی رہو اور مین
اوس سے جو فتحمند ہوتا ہون اور میرے کامون پہ انتہا تک عمل کرتا

Marfat.com

غیر ملکیون پر سلطنت دونگا اور وہ لوہی کے عصا سے اون پر حکمرانی
کریگا اور وہ مٹی کے برتنون کی مانند چورا ہووین گے کہ مین نے
یہ اپنے باپ سی پایا ہے اور مین اوسکو صبح کا ستارہ دونگا
لوہے کا عصا تلوار ہے - کسی حواری اور کسی نصرانی کو تلوار سے
اپنے دین کا کام کرنا نصیب نہین ہوا بلکہ اونکو ممانعت ہے - اور
یہ کام اونکے ارشاد کے موافق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
اونکی امت نے کیا - اور صبح کے ستارہ کی حقیقت یہ ہے کہ حسان
بن ثابت انصاری سی معارج النبوۃ مین یہ روایت ہے کہ صبح روز
ولادت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین نی مدینہ مین ایک یہودی کی
آواز سنی اوسطرف مین گیا دیکہا کہ وہ ایک ٹیلہ پر کہڑا ہے اور چیخ رہا ہے کہ
کوکبہ احمدی نے طلوع کیا کہ اس سے پہلے کبہی طلوع نہ ہوا تہا اور
سوا وقت ولادت پیغمبر آخر زمان کے اور وقت اوسکے طلوع کا نہین
ہے اور وہ ستارہ اوس صبح کے وقت سب حاضرین نے دیکہا اور
یہ خبر ابو قیس بن عدی کو پہنچی اوسنی کہا درست ہے یہ وقت اونکی
ولادت کا ہے - جب حضرت نے صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مین دعوت
اسلام شروع کی اور مدینہ مین خبر آئی ابو قیس نے تصدیق کی اور جب
حضرت مدینہ مین آئی تو ابو قیس ایمان لایا - واللہ تعالے اعلم و
علمہ اتم و اسلم ؞

اب بعونہ تعالے یہ رسالہ ہشتم ذی قعدہ یوم جمعہ سنہ ایک ہزار

دو سو اٹھاسی ہجری قدسی میں ختم ہوا - یا اللہ یہ میرے
میرے مشکور ہو اور یہ عمل میرا مبرور ہو اور حضرت محمد
مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاماں غلام کے ساتھ
تیرے دیدار سے میرا دل مسرور ہو
واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
اشہد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ
صلی اللہ علیہ وعلی
آلہ واصحابہ
وسلم

ذخیرہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ تحقیق الاقاویل فی تاویل الاناجیل کی فہرست ہے

صفحہ	مطلب		
			انجیل مین لکہا ہے علیہ السلام
۴	دیباچہ	"	بحث سلطنت واقتدار عیسوی علیہ السلام
"	فصل اول		
"	الوہیت عیسوی بقول داودی ثابت نہین علیہما السلام	"	بادشاہی واقبال وگلہ بانی عیسوی علیہ السلام
۵	نسل ابراہیم سے حضرت عیسی مراد نہین علیہما السلام	"	شاخ داودی حضرت سلیمان ہین علیہما السلام
۵	کتاب پیدایش باب ۳ آیت ۱۵	"	قول نجومی پر فخر کرنا
	عورت سی مراد حضرت حوا اور نسل سے مراد اونکی اولاد جملہ بنی آدم نہ حضرت مریم اور نہ حضرت عیسی فقط علیہما السلام	"	جزیرہ اور ترسیس کے بادشاہ کا تحفہ لانا بشارت حضرت سلیمان کے واسطے ہے علیہ السلام
		۸	بشارت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۶	باب ۷ آیت ۱۴ کتاب اشعیا مین معنوی اور لفظی تحریف کرکے	۸	ذکر اسرائیل طفل
		"	ماتم ارمیا نبی کا مصداق حضرت

Marfat.com

۷	مریم نبین علیہا السلام	〃	حضرت اشعیا مسیح ہونی کے
〃	ناصری ہونا کسی نبی کی نہین کہا		مدعی ہین علیہ السلام
۹	باب ۵۳ حضرت اشعیا علیہ السلام	۲۱	بحث رب الافواج تقول
〃	اصلاح مذہب عیسوی علیہ السلام		اشعیا باب آیت ۱۵ علیہ السلام
〃	عبدیت وبشریت عیسوی	۲۲	ذکر رسول معہود
	علیہ السلام	〃	صریح معنی غلط لکھے ہین
〃	مباحثہ باشیطان	۲۳	نبوت یحیی علیہ السلام
۱۲	ذکر نور وازدیاد امت	۲۴	حضرت محمد کی بشارت صلی
〃	وتقسیم غنیمت		اللہ علیہ وسلم
〃	تاکید وتعلیم شریعت	〃	نبی کا عبادت گاہ سے بڑا
۱۳	ہونا اور دریا کا تابع ہونا		ہونا
〃	احکام واخلاق کی تعلیم	۲۵	حضرت محمد کی بشارت صلی
〃	ذکر رسول معہود		اللہ علیہ وسلم
۱۴	ثبوت اسکا کہ رسول معہود	۲۶	باد شاہت کا بیان
	حضرت محمد ہین صلی اللہ	〃	حضرت محمد کی بشارت صلی اللہ
	علیہ وسلم		علیہ وسلم
۱۸	چند امر قابل بحث	۲۸	طلب کرنا یہود کا معجزات
۲۰	اندھون سے دل کی اندھی		انتخاب کتب مقدسہ سے
	مراد ہین	〃	اشعیا نبی کی ہیئین گوئی

Marfat.com

	علیہ السلام	۳۲	انگور کی تمثیل
"	تمثیل کا بیان	"	قتل کرنا بنی اسرائیل کا انبیاء کو
"	ذکر بادشاہت تا قیامت	"	بشارت حضرت محمد علیہ السلام
"	بہاوج کرنا روا نہین	۳۳	ذکر رب الافواج
"	تعظیم والدین	"	بشارت حضرت محمد علیہ السلام بقول
۲۹	خیال بد جو سبب طوفان نوح		حضرت دانیال علیہ السلام
	ہوا علیہ السلام	۳۴	عدم موافقت کا ذکر
"	بیان ظہور اصل اول	"	ثبوت توحید و تردید تثلیث
"	پیروی حضرت عیسی علیہ السلام کی اور	"	بحث ادونا بقول اودی علیہ السلام
	عدم مطابقت زبور و انجیل	۳۵	تعویذ سی مراد عہد عتیق مین اور ہی
	بیٹا ہونا حضرت عیسے کا		اور انجیل مین اور ہی
۳۰	ذکر گواہ و عدم موافقت اقوال انجیل	"	خدا کا جملہ عیسائیون کے لیے باپ ہونا
"	ذکر قرضہ و عدم موافقت	۳۶	عبادتگاہ کا ذکر
"	اجرت کم محنت زیادہ اجرت زیادہ محنت کم	"	آسمان تخت گاہ خدا ہے
"	کفارہ کا ذکر	"	تاکید عمل بر شریعت
۳۱	بادشاہ کا گدہی پر آنا	۳۷	سلام اوسپر جو خدا کے نام سے
"	مبارک وہ جو خدا کے نام سی آتا ہے		آتا ہی یہ بشارت حضرت محمد علیہ السلام کی ہی
"	میرا گہر عبادت گاہ ہے	"	انہدام بیت المقدس کی خبر
"	تعریف خدائے حقیقی	"	گدہ کا بیان اور اوس سے جو مراد ہے

Marfat.com

۳۸	ذکر روز قیامت
"	نزول عیسوی علیہ السلام
	تعلیم سخاوت و رحم
۳۹	مسیح سی مراد حضرت داود ہین علیہ السلام
"	یہواہ کا لینا اور حضرت عیسے
"	علیہ السلام کو پکڑوا دینا
۴۰	ذکر خون
۴۱	انسانیت عیسوی نہ الوہیت اونکی علیہ السلام
۴۲	حضرت موسے کے سوا اور نبیونکو
	نہ ہے شریعت ملی ہے علیہم السلام
۴۳	حضرت عیسے کا مستحق قتل ہونا علیہ السلام
۴۴	قول یرمیا بنام زکریا مذکور ہی علیہ السلام
۴۵	فصل دویم
۴۶	غلطی ترجمہ
"	روح کا نازل ہونا تمام آدمیون پر
"	خدای حقیقی کی قدرت کا بیان
"	تکمیل انکار شریعت ہے
۴۹	فصل سویم
۵۰	محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت
"	[illegible]

۵۳	فصل چہارم
"	بحث اون آیات کے جنسے الوہیت عیسوی علیہ السلام
	علیہ السلام عیسے ثابت کرتی ہین
۵۸	کلام الہی حضرت عیسے مجسم ہو گیا علیہ السلام
۵۹	بطلان الوہیت عیسوی بقول
	عیسوی علیہ السلام
۶۰	فصل پنجم
۶۲	بشارت حضرت محمد علیہ السلام
"	نہ مرنا حضرت عیسے کا بلکہ زندہ
	آسمان پر جانا
"	جو دلیل حضرت عیسے علیہ السلام
	کے بہی ہے وہ اونکے حواری
	کے لئیے ہے
۶۴	فصل ششم
۶۵	تعلیم آزادی اور حکم الہی
	حضرت عیسے قابل قتل تہے
	علیہ السلام بقول عیسائیان
۶۵	فصل ہفتم
۶۶	آزادی از شریعت بلکہ از اصل دین
[illegible]	[illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

Marfat.com

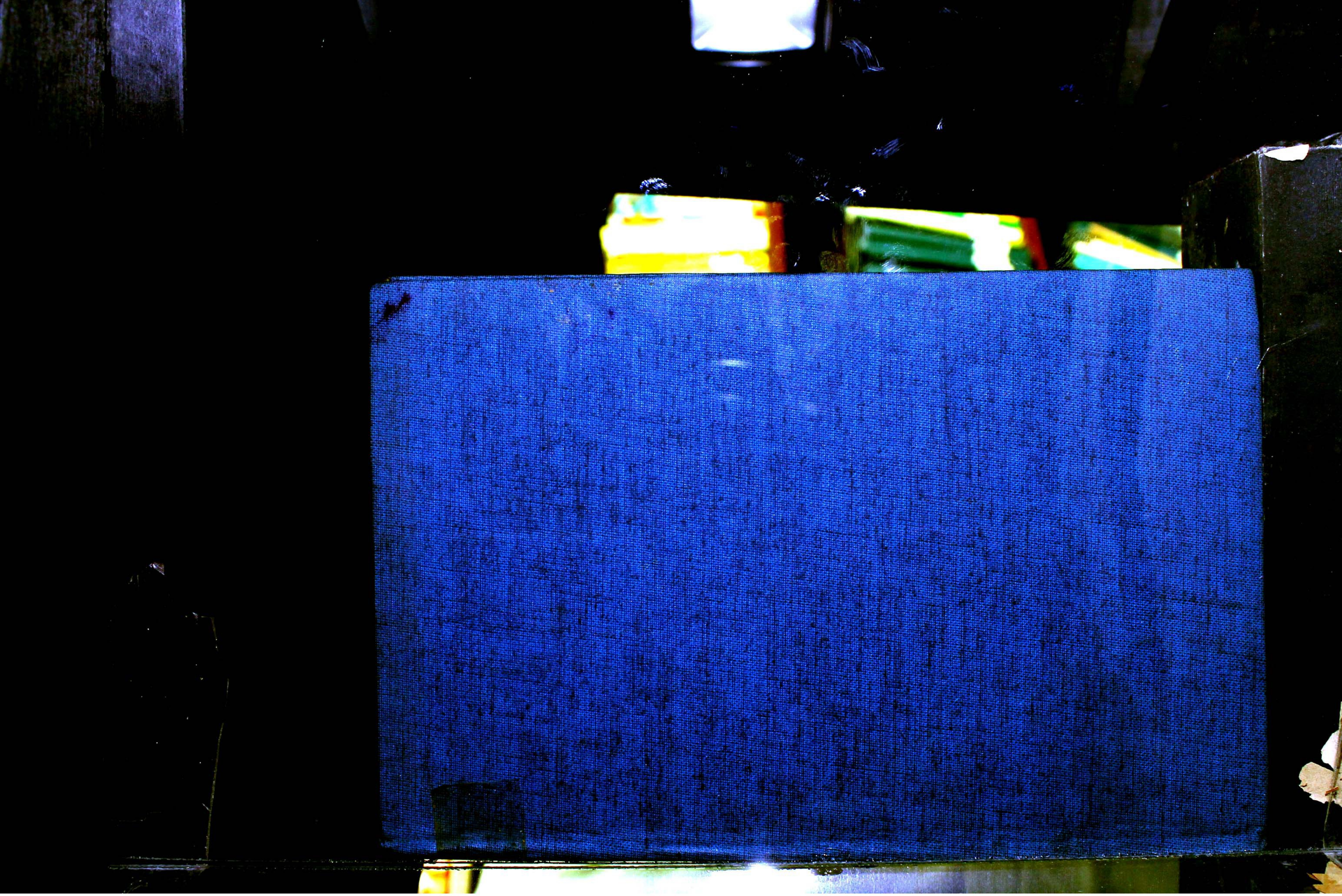

Marfat.com

Marfat.com

